

# حَلِيقَةُ الصَّالِحِينَ

أَحَادِيثُ حَضْرَتِ تَمِيمِ بْنِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَرْتَبَهُ

حَضْرَتِ مَلِكِ سَيْفِ الرَّحْمَنِ مَوْجُومٍ

نام کتاب	:	حديقة الصالحين
مرتبہ	:	مکرم مولانا ملک سيف الرحمن صاحب
پبلا ايڈیشن	:	1967، زیر اہتمام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ناظر ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ
دوسرا ايڈیشن	:	زیر اہتمام نظارت اشاعت ربوہ
حالیہ ايڈیشن	:	2003، زیر اہتمام نظارت نشر و اشاعت قادیان
تعداد	:	1500
مطبع	:	پرنٹ ویل امرتسر

ISBN : 81-7912-049-X

# فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
	پیش لفظ	۱
۱	حدیث - اس کی اہمیت اور ضرورت	۵
ب	سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام	۱۱
ج	راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کی اقسام	۱۱
د	راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام	۱۲
۴	کتب حدیث کی اقسام	۱۳
و	مختصر حالات محدثین صحاح ستہ	۱۴
ز	ایک ضروری تشذیب	۱۶
ح	تابعین اور تبع تابعین کے طبقات	۲۰
ط	جماعت احمدیہ کے نزدیک سنت اور حدیث کا مقام	۲۱
۱	خلوص نیت اور حسن ارادہ	۲۵
۲	وحی کی ابتداء کیسے ہوئی ؟	۳۰
۳	اللہ تعالیٰ اور اس کے نام	۳۳
۴	اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کا شکر	۴۰
۵	سردار دو جہاں حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۴
۶	اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت	۱۲۰
۷	ذکر الہی دعا اور انکی اہمیت	۱۲۵
۸	درو و شریف کی اہمیت	۱۴۲
۹	رضائے الہی اور قرب خداوندی کے حصول کی کوشش	۱۴۴
۱۰	توجہ الی اللہ، تقدیر اور راضی برضا رہنے کا مفہوم	۱۴۸
۱۱	یقین، توکل اور توفیق الہی	۱۵۳
۱۲	تقویٰ و طہارت نیز شبہات سے اجتناب	۱۵۶

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۵۹	خوف و رجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت	۱۳
۱۷۲	توبہ و استغفار اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں حُسنِ ظن	۱۴
۲۰۵	علم اور اسکے حصول کی ترغیب	۱۵
۲۱۶	علماء اور بزرگوں کا ادب و احترام	۱۶
۲۱۸	قرآن مجید اور اس کی قراءت	۱۷
۲۲۲	اطاعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ( بدعات اور کثرتِ سوال سے اجتناب )	۱۸
۲۳۱	ایمان اور اس کے ارکان	۱۹
۲۳۴	اسلام اور اس کے ارکان	۲۰
۲۴۳	احکامِ شریعت کا تعلق ظاہر سے ہے۔ باطن کا علم خدا کو ہے	۲۱
۲۵۱	نماز اور اسکی شرائط	۲۲
۳۰۲	جمعہ اور اس کے آداب	۲۳
۳۰۵	مسجد اور اس کے آداب	۲۴
۳۱۰	روزہ اور اس کی اہمیت	۲۵
۳۲۲	زکوٰۃ اور اس کی اہمیت	۲۶
۳۳۳	حج اور اس کی اہمیت	۲۷
۳۳۸	جہاد اور خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا	۲۸
۳۷۵	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۲۹
۳۸۳	اُمتِ محمدیہ کی فضیلت	۳۰
۳۸۸	نکاح اور شادی - حُسنِ معاشرت اور اولاد کی تربیت	۳۱
۴۱۸	ماں باپ کی خدمت اور صلہ رحمی	۳۲
۴۲۷	ہر اہم کام میں مشورہ لینے - اور استخارہ کرنے کی ہدایت	۳۳
۴۳۲	شہریت اور اس کے حقوق	۳۴
۴۳۸	پڑوسی کے حقوق اور پڑوسی سے حُسنِ سلوک	۳۵
۴۴۲	صفائی اور نفاقت	۳۶
۴۴۵	بیت الخلاء جانے کے متعلق ہدایات	۳۷



نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸	سونے اور بیدار ہونے کے آداب	۴۴۷
۳۹	آدابِ کلام	۴۵۱
۴۰	آداب و امثال	۴۵۵
۴۱	شعر و شاعری	۴۵۶
۴۲	تفریح و مزاح اور ورزش	۴۶۰
۴۳	قسم کھانے کے آداب	۴۶۷
۴۴	ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے کی ہدایت	۴۶۸
۴۵	لباس اور اس کے آداب	۴۷۰
۴۶	سفر اور اس کے آداب	۴۷۳
۴۷	استقبال اور الوداع	۴۷۹
۴۸	آدابِ ملاقات اور سلام کا رواج	۴۸۱
۴۹	گھر کے اندر جانے اور اس کیلئے اجازت لینے کے آداب	۴۸۹
۵۰	صحبتِ صالحین اور آدابِ مجلس	۴۹۱
۵۱	مہمان نوازی اور دعوت کے آداب	۴۹۸
۵۲	حلال و حرام اور کھانے پینے کے آداب	۵۱۵
۵۳	ذبیحہ اور شکار	۵۲۹
۵۴	تجارت و صنعت - خرید و فروخت اور اجارہ کے آداب	۵۳۲
۵۵	صحت و مرض - پرہیز اور علاج	۵۳۹
۵۶	تیمارداری اور عیادت	۵۴۹
۵۷	وفات اور تعزیت	۵۵۴
۵۸	تجہیز و تدفین اور نمازِ جنازہ	۵۶۴
۵۹	قبرستان جانا اور وفات یافتہ عزیزوں کیلئے دعا کرنا	۵۷۸
۶۰	خلافت - حکومت اور شوری	۵۸۲
۶۱	خلافت - پہرہ - امام کی حفاظت	۶۰۲
۶۲	مُقتنہ - استنباطِ مسائل کے بارہ میں رہنما اصول اور حکومت کی	۶۰۴
	بین الاقوامی ذمہ داریاں	

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۶۳	حکومت اور خلافت - بین الاقوامی معاہدے	۶۰۶
۶۴	حکومت اور پبلک ذمہ داریاں - عوام کی خیر خواہی	۶۰۸
۶۵	منصف مزاج امراء اور حکام	۶۱۲
۶۶	امراء اور حکام کی اطاعت	۶۱۶
۶۷	حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ ہے	۶۲۰
۶۸	عدالت اور پبلک انصاف	۶۲۱
۶۹	خصوصیات - مراجعات اور مجرم و منرا	۶۲۶
۷۰	جھوٹی شہادت	۶۳۱
۷۱	لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت	۶۴۵
۷۲	اخلاقِ حسنہ	۶۴۵
۷۳	نیکی کے مختلف راستے اور سبقت الی خیر العمل	۶۵۰
۷۴	صدق و وفا	۶۵۸
۷۵	امانت و دیانت کی فضیلت	۶۶۴
۷۶	وفائے عہد اور ایفاء عہد	۶۶۴
۷۷	احترام آدمیت - یتامیٰ اور کمزوروں سے حسن سلوک	۶۷۰
۷۸	خادموں اور مزدوروں سے حسن سلوک	۶۸۸
۷۹	اتحاد و اتفاق - محبت و اخوت - الفت و شفقت	۶۹۴
۸۰	انفاق فی سبیل اللہ جود و سخا - صدقہ کی اہمیت	۶۹۷
۸۱	ہدیہ - مصافحہ - صہبہ کی اہمیت	۷۱۰
۸۲	دولت اور شکرِ نعمت - احسان کا شکریہ	۷۱۲
۸۳	وقارِ عمل - کسبِ حلال اور سوال سے بچنا	۷۱۵
۸۴	میانہ روی اور متوازن زندگی	۷۳۰
۸۵	تقناعت اور سادگی	۷۴۱
۸۶	دنیا کی محبت سے اجتناب	۷۵۱
۸۷	خیر خواہی اور تعاون علی البر	۷۵۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۸	تواضع اور خاکساری۔ عجز اور انکساری	۷۵۸
۸۹	حلم اور بردباری۔ رافت اور نرمی	۷۵۹
۹۰	حوصلہ اور جرأت۔ شجاعت اور بہادری	۷۶۶
۹۱	حسن کردار۔ بشاشت اور خوش خلقی	۷۶۶
۹۲	شرم و حیا	۷۶۷
۹۳	راز رکھنے کی فضیلت اور افشائے راز کی مذمت	۷۷۱
۹۴	برہہ پوشی اور چشم پوشی	۷۷۲
۹۵	حسن ظن	۷۷۴
۹۶	عفو اور دوسروں کے قصور معاف کر دینا	۷۷۶
۹۷	قرض۔ حسن تقاضا اور حسن ادا	۷۷۷
۹۸	مشکلات اور صبر و ثبات	۷۸۹
۹۹	اخلاق سیئہ۔ انہم اور گناہ	۷۹۹
۱۰۰	تکبر اور غرور	۸۱۰
۱۰۱	ظلم و ستم، ایذا رسانی اور حق تلفی	۸۱۱
۱۰۲	حسد۔ بغض و کینہ اور قطع تعلق	۸۱۴
۱۰۳	جھوٹ اور کذب بیانی۔ احسان جتنا	۸۱۶
۱۰۴	زبان کی حفاظت۔ غیبت اور جھگڑوری	۸۱۷
۱۰۵	زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو برا بھلا کہنا	۸۲۲
۱۰۶	احسان جتنا	۸۲۲
۱۰۷	تجسس۔ عیب جوئی اور دوسروں کی تنقید	۸۲۳
۱۰۸	بد نظری اور جنسی بے راہ روی	۸۲۶
۱۰۹	اسراف اور فضول خرچی	۸۲۸
۱۱۰	حرص اور بخل	۸۲۹
۱۱۱	خیانت اور بددیانتی	۸۳۱
۱۱۲	شہرت کی طلب اور ریاکاری	۸۳۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۱۳	تکلف اور بناوٹ - نقال اور تشبہ بالغیر	۸۳۳
۱۱۴	توہم پرستی اور بدفالی	۸۳۶
۱۱۵	نعماءِ جنت اور مصائبِ دوزخ - ثواب اور عقاب	۸۳۷
۱۱۶	فتنے اور آخری زمانہ کی علامات	۸۴۷
۱۱۷	مسلمانوں کا تنزیل اور ان کا بگاڑ	۸۵۲
۱۱۸	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات	۸۵۶
۱۱۹	دجال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا ظہور	۸۶۲
۱۲۰	دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ	۸۸۹
۱۲۱	عیسیٰ بن مریم یعنی مسیح موعود اور مہدی معبود علیہ السلام کا ظہور	۸۹۲
۱۲۲	نزولِ مسیح اور ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث پر تبصرہ	۹۰۷
۱۲۳	رؤیا اور کشوف کی اہمیت	۹۱۰
۱۲۴	وحی والہام اور اُمتِ محمدیہ	۹۱۷
۱۲۵	وحی والہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ	۹۱۹
۱۲۶	اُمتِ محمدیہ اور اُمتی نبی	۹۲۲
۱۲۷	مناقب صحابہؓ و علامات الاولیاء	۹۳۶
۱۲۸	لَا خَبَرَ بَعْدِی کے الفاظ والی احادیث کی مختصر تشریح	۹۵۵
۱۲۹	خاتم النبیین کے الفاظ والی احادیث کی مختصر تشریح	۹۵۸

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُكَ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِكَ الْكَرِيمِ

## پیش لفظ

### طبع اول

وقف جدید انجمن احمدیہ کی طرف سے احادیث نبوی کا ایک نہایت دلکش مجموعہ احباب کے استفادہ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ مختلف پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے احادیث کے بہت سے مجموعے اور انتخابات سینکڑوں مرتبہ مرتب کئے جا چکے ہیں لیکن یہ ایک ایسا بحرِ ذخار ہے کہ کسی ایک پہلو سے بھی نہ کبھی اس کا پہلے مکمل احاطہ ہو سکا ہے اور نہ آئندہ کبھی ہو سکے گا ہر مرتب اپنے اپنے ذوق کے مطابق وقت کی مخصوص ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے یا پھر کسی خاص مضمون کے مختلف پہلوؤں کو احادیث نبوی کی روشنی میں اجاگر کرنے کیلئے ایک نیا انتخاب تیار کرتا رہا ہے جس کی افادیت اس امر سے بے نیاز کہ اس سے قبل اس سلسلہ میں کیا کیا کوششیں ہو چکی ہیں اپنی ذات میں ایک غیر مشکوک حیثیت رکھتی ہے۔ وقف جدید کی یہ کوشش بھی اس لامتناہی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بہت بابرکت فرمائے اور پڑھنے اور سننے والے اس سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں۔

اس نئے انتخاب کی ضرورت اولاً معلمین و فقہ جدید کی سالانہ تعلیمی کلاس کا نصاب تجویز کرتے وقت محسوس کی گئی تھی چونکہ وقف جدید کا تربیتی حلقہ دیہاتی علاقوں تک محدود ہے اس لئے ضروری تھا کہ احادیث نبوی کا ایک ایسا سادہ اور عام فہم مجموعہ منتخب یا تیار کیا جاتا جو ایک طرف تو اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے عوامی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں

مفیث ثابت ہوتا اور دوسری طرف روزمرہ کے فقہی مسائل اور عقائد سے متعلق اہم امور پر بھی مشتمل ہوتا۔ گویا ایک مختصر کتاب کی صورت میں اسلامی تعلیم کے مختلف پہلو یکجا ہو جاتے۔ ایسا انتخاب صرف معلمین کو تعلیم دینے کیلئے ہی درکار نہ تھا۔ بلکہ ضرورت تھی کہ معلمین آئندہ دیہاتی عوام کی تعلیم و تربیت کے دوران اسی مجموعے کو استعمال کریں۔ ان امور کو مد نظر رکھتے ہوئے جب کتب احادیث پر نظر دوڑائی گئی تو نظر انتخاب ”ریاض الصالحین“ پر جا ٹھہری جو اپنی نوع کی تمام دوسری کتب میں ایک امتیازی شان رکھتی ہے۔ لیکن اس عرض سے اسے اختیار کرنے کی راہ میں یہ مشکل حائل تھی کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہے جو ایک سال کی قلیل مدت میں بطور تعلیمی نصاب ختم نہیں کروائی جاسکتی تھی نیز اس میں احادیث کی تکرار بھی پائی جاتی ہے حجم اور قیمت کے اعتبار سے بھی دیہات میں اس کی کثیر اشاعت ممکن نظر نہیں آتی تھی۔ علاوہ ازیں علم کلام سے تعلق رکھنے والی بہت سی احادیث جن کی فی زمانہ ضرورت پیش آتی ہے، اس مجموعہ میں مفقود تھیں چنانچہ ان دقتوں کے پیش نظر بعد مشورہ یہ طے پایا کہ ”ریاض الصالحین“ کی ہج پر ایک نئی کتاب تالیف کی جائے جو کم و بیش پانچ چھ صد احادیث پر مشتمل ہو اور گو زیادہ تر انتخاب ریاض الصالحین سے ہی ہو لیکن حسب ضرورت دیگر کتب احادیث سے بھی براہ راست استفادہ کیا جائے۔

مجھے یہ بیان کرتے ہوئے دلی مسرت ہوتی ہے کہ انسدادی المکرم جناب ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے اس نہایت اہم کام کی ذمہ داری قبول کرنا منظور فرمایا۔ اور ایک لمبا عرصہ بڑی محنت اور کاوش سے مطلوبہ انتخاب تیار فرمایا۔ جہاں تک محترم ملک صاحب کی قابلیت اور وسعت علم کا تعلق ہے میرا یہ مقام نہیں اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے کہ اس بارہ میں کچھ بیان کروں۔ یہ انتخاب خود آپ کے اعلیٰ مذاق اور علمی تجربہ پر گواہی دے گا۔ البتہ

نامناسب نہ ہوگا کہ تعارف کے رنگ میں انتخاب کے بعض قابل ذکر پہلوؤں کی نشان دہی کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

۱۔ منتخب احادیث کی کل تعداد ۶۱۱ ہے جن میں سے تقریباً ۴۵۰ ریاض الصالحین سے اخذ کی گئی ہیں اور بقیہ دیگر کتب احادیث مثلاً صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ ترمذی۔ مسند احمد۔ دارقطنی کنز العمال وغیرہ سے براہ راست لی گئی ہیں۔

۲۔ ریاض الصالحین سے جو احادیث اخذ کی گئی ہیں۔ ان کے حوالہ جات پوری چھان بین اور تتبع کے بعد ہر حدیث کے آخر پر درج کر دیئے گئے ہیں (ریاض الصالحین میں کتب احادیث کے اسماء پر ہی اکتفا کی گئی ہے مکمل حوالہ درج نہیں ہے)

۳۔ انتخاب میں بالخصوص ایسے مسائل سے متعلق مختلف احادیث جو مسلمانوں میں مابہ النزاع ہیں اکٹھی کر دی گئی ہیں تاکہ ان کے مختلف پہلوؤں پر یکجا نظر ڈالتے ہوئے قارئین کو صحیح نتیجہ پر پہنچنے میں آسانی ہو۔

۴۔ ترجمہ نہایت ہی سلیس اور با محاورہ ہے۔ لیکن ایسا آزلو بھی نہیں کہ اصل مفہوم کے بدلنے کا خطرہ لاحق ہو جائے بلکہ اول سے آخر تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مفہوم کو حتی الامکان محفوظ صورت میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم چونکہ ہر ترجمہ خواہ کیسا ہی اعلیٰ اور محتاط ہو بعینہ اصل کے مطابق ہونا ناممکن ہے۔ اس لئے اس بشری کمزوری کا اس ترجمہ میں بھی پایا جانا لائق درگزر ہے۔

۵۔ اخلاقی حالت کے اعتبار سے مسلمان معاشرے کی روز بروز گرتی ہوئی حالت کو سنبھالنے کی خاطر حتی الامکان ایسی اخلاقی تعلیم پر مشتمل احادیث کو منتخب کیا گیا ہے جو اپنی تاثیر اور روحانی لطافت کے اعتبار سے ایک نمایاں شان رکھتی ہیں اور بعید نہیں کہ بہت سے

پڑھنے والوں کے قلوب میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیں۔

۶۔ اگرچہ مضامین کے لحاظ سے یہ مجموعہ بہت وسیع ہے لیکن حجم کے اعتبار سے اتنا بڑا نہیں کہ اس کا خریدنا اور پڑھنا عوام الناس کیلئے مشکل امر ہو۔

اس کتاب کی تیاری کے دوران مکرم و محترم ملک سید الرحمن صاحب کے علاوہ مکرم و محترم سید شمس الحق صاحب شاہد کارکن دفتر افتاء کی محنت کا بھی بہت دخل ہے۔ انہوں نے دفتری اوقات کے بعد اپنے فارغ وقت کا ایک قابل ذکر حصہ لیے عرصہ تک اس کام کیلئے وقف کئے رکھا۔ کاپی اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بھی انہوں نے بہت محنت اٹھائی ہے۔

اسی طرح مولوی گل محمد صاحب اور مولوی سید عبدالعزیز شاہ صاحب بھی خاص شکر کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے بھی حسب توفیق مسودات کی نقل اور کاپیوں اور پروف کی تصحیح کے سلسلہ میں بہت کام کیا ہے۔ فارٹین سے گزارش ہے کہ ان احباب کیلئے جن کی محنت کا ثمرہ حدیث کی اس نہایت ہی پیاری کتاب کی صورت میں انکے سامنے ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور جان و مال میں برکت دے اور خدمتِ دین کی بیش از بیش توفیق عنایت فرماتا رہے۔ اَللّٰهُمَّ آمین!

خاکسار

مرزا طاہر احمد

ناظم ارشاد، وقفِ جدید انجمن احمدیہ۔ ربوہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## حدیث اس کی اہمیت اور ضرورت

سید ولد آدم فخر المرسلین خاتم النبیین رسولِ محبتی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا، آپ پر اپنا کلام نازل کیا جو قرآن کریم کی شکل میں مسلمانوں کی مقدس ترین کتاب کی حیثیت میں دنیا میں موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے۔ اول اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ جس کی طرف مندرجہ ذیل آیت کریمہ میں اشارہ کیا گیا ہے:-

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ  
فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ - (الحاقة: ۶۸)

”اے رسول تیرے رب کی طرف سے جو کلام بھی تجھ پر اُنازا گیا ہے اسے لوگوں تک پہنچا اور اگر تو نے (ایسا نہ کیا تو اگویا) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا کام کلامِ الہی یعنی قرآن کریم کی تیسرے تفسیر ہے جو سنت و حدیث کی صورت میں مُدَوَّن اور امتِ محمدیہ میں مقبول و مشہور ہے۔ قرآن کریم کی آیت ذیل میں حضور کی اسی حیثیت کو واضح کیا گیا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ - (النحل: ۴۵)

”اور نہچہ پر ہم نے یہ (کامل) ذکر نازل کیا ہے تاکہ تو سب لوگوں کو وہ  
(فرمان الہی) جو (تیرے ذریعہ سے) انکی طرف نازل کیا گیا ہے کھول کر بتائے  
اور تاکہ وہ اس پر تندر کریں۔“

پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کلام الہی کی تلاوت کے ساتھ ساتھ اپنے قول  
اور فعل سے اسکی جو تشریح و تفسیر فرمائی وہ امت کیلئے اسی طرح واجب العمل ہے جس طرح  
قرآن کریم کی اتباع اور فرمانبرداری واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-  
مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ (المشر: ۸)  
”رسول جو کچھ تم کو دے اس کو لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رُک جاؤ۔“

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فعل  
اور ہر قول جس کا تعلق دین کی توضیح و تشریح سے ہے واجب التسلیم ہے اور اسکی اطاعت  
اور اس کے مطابق عمل کرنا امت مسلمہ پر فرض ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ  
جو کائنات نبوت کے تربیت یافتہ، دین اسلام کے امین اور تبلیغ قرآن کے ذمہ دار تھے حضور  
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افعال و ارشادات کی یہی حیثیت سمجھتے تھے، سنت کی پیروی ان  
کا جزو ایمان تھا اور وہ آپ کے ارشادات کا علم حاصل کرنا باعث نجات جانتے تھے۔ چنانچہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب بھی کوئی اہم معاملہ ان کے سامنے آتا تو وہ  
قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کرتے اگر انہیں اس پاک کلام میں کوئی وضاحت نہ ملتی تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے متعلق استفسار کرتے جب انہیں معتبر اور مستند ذرائع سے  
علم ہو جاتا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ارشاد اس بارہ میں موجود ہے تو وہ اسے  
بسر و چشم قبول کرتے اور اپنی رائے پر عمل کرنے کو گمراہی اور ضلالت سمجھتے، یہاں تک کہ

جب کوئی متقدم صحابی کسی اہم معاملہ میں نص کا علم نہ ہو سکنے کی وجہ سے اپنی رائے اور اجتہاد سے کوئی فیصلہ کرتا اور بعد میں اسے معلوم ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا ہے تو اسے اتنی خوشی اور مسرت حاصل ہوتی جیسے دنیا کے عظیم الشان خزانے اُسے مل گئے ہیں اور بہت بڑی نعمت سے اُسے نوازا گیا ہے (دیکھیں حدیث نمبر ۶۶۴) خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا والی بنا کر بھیجا تو آپؐ نے ان سے بوجھا معاملات کس طرح طے کر و گئے؟ انہوں نے عرض کیا قرآن و سنت کی روشنی میں فیصلے دیا کروں گا اور اگر ہدایت کے ان دو ذریعوں سے راہنمائی حاصل نہ کر سکا تو آپؐ کے فیضِ صحبت میں جو دینی تربیت پائی ہے اس کی روشنی میں اپنی رائے اور اجتہاد سے مشکل کو حل کروں گا۔ آپؐ نے حضرت معاذؓ کی اس وضاحت پر اطمینان کا اظہار فرمایا اور خدا کا شکر ادا کیا کہ اس نے آپؐ کے مقرر کردہ افسر کی صحیح راہنمائی فرمائی ہے۔ (مسند احمد ص ۳۳ جلد ۵)

ہم اس اہم مسئلہ پر ایک اور نقطہ نظر سے بھی غور کر سکتے ہیں جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو کام تھے ایک تو کلامِ الہی یعنی قرآنِ پاک کو پہنچانا پڑھانا اور سکھانا اور دوسرے اسکی تفسیر و تفسیر گویا آپؐ کا منصب رسول کا بھی تھا اور مبین و مفسر کا بھی۔ قرآنِ کریم چونکہ بنیادی ذریعہ تعلیم دین تھا اس لئے علاوہ زبانی تعلیم کے آپؐ نے اسکے لکھنے کا بھی مکمل اہتمام فرمایا۔ پھر صحابہؓ نے اس کلامِ پاک کی حفاظت کا حق ادا کیا اور اپنی اس اہم ذمہ داری کو ایسے شاندار طریق سے نبھایا کہ دنیا عیش و عشرت کراٹھی اور حیرت سے اسکی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تو کیا ایسی فرض شناس قوم سے توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے اہم کام یعنی آپؐ کے ارشادات و اقوال کو ضائع اور فراموش کر دے گی اسکی حفاظت اور آگے اُمتِ مرحومہ تک اسے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کریگی

جس سے معمولی سی بھی محبت ہوتی ہے۔ انسان اس کی ہر بات کو نہ صرف یاد رکھتا ہے بلکہ ہر ایک کو سناتا پھرتا ہے۔ تو کیا وہ جاں نثار صحابہؓ جنہوں نے اپنے آقاؐ اپنے مادی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسی محبت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، ان سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے محبوب کی پیاری باتوں کو بے اعتنائی اور لاپرواہی کی نذر کر دیں گے اور لوگوں کو سناتے کا کوئی اہتمام نہ کریں گے۔ پھر اگر صحابہؓ نے آپؐ کی باتیں ایمان لانے والوں کو سنائیں، آگے پہنچائیں اور کسی قسم کی غفلت اور لاپرواہی سے کام نہیں لیا تو آخر وہ باتیں کہاں گئیں؟ سوائے سنت و حدیث کے کوئی کتابِ محفوظات اس دنیا میں موجود نہیں جس میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپؐ کی پیاری باتیں درج ہوں۔ پس سنت و حدیث کا انکار دراصل وہی لوگ کر سکتے ہیں جو یا تو آپؐ کے اس منصب کو نہیں مانتے کہ آپؐ مبلغِ قرآن ہونے کے علاوہ مُبینِ قرآن بھی ہیں اور رسول کی حیثیت سے یہ دونوں منصب آپؐ کو حاصل ہیں اور یا پھر وہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپؐ نے تبیینِ قرآن کے فریضہ کو ادا ہی نہیں کیا۔ یا صحابہؓ نے العیاذ باللہ اپنے فرض کو نہیں پہچانا اور آپؐ کے اقوال و ارشادات کو ضائع کر دیا اور اُمت تک اُن کے پہنچانے کا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ جب یہ تینوں باتیں بالبداہت غلط ہیں تو پھر احادیثِ رسولؐ سے انکار کا سوائے اس کے کوئی مفہوم نہیں کہ یا تو ایسے لوگوں کی عقل میں فتور ہے یا پھر وہ دین سے آزادی کے خواہاں ہیں اور من مانی کو ناپا جتتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بعض مصالح کی وجہ سے شروع میں احادیث کے لکھنے اور کتاب کی شکل میں انہیں مدون کرنے کا اجتماعی اہتمام صحابہؓ نے اس طرح نہیں کیا جس طرح کا اہتمام قرآن کریم کے لکھنے اور مختلف علاقوں میں اس کی مستند نقول بھجوانے کا کیا ہے اور اسکی ایک اہم وجہ یہ تھی کہ تانے مسلمان ہونیوالے کے لئے کوئی غلط فہمی کی صورت

پیدا نہ ہوا اور وہ نا سمجھی سے کسی حدیث کو قرآن کریم کی آیت ہی نہ سمجھ لیں۔ لیکن اس کے باوجود انفرادی طور پر متعدد صحابہ احادیث کو زبانی یاد رکھنے کے علاوہ لکھ بھی لیتے تھے اور یہ صحائف اپنے پاس محفوظ رکھتے اور بوقت ضرورت لوگوں کے سامنے انہیں بیان کرتے۔ یہی حال تابعین کا تھا انتہائی شوق اور پوری توجہ سے وہ ارشادات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم حاصل کرتے اور پھر دوسروں تک انہیں پہنچاتے۔ تبع تابعین کے زمانہ تک تو علم حدیث کے حصول کا شوق ساری مملکت اسلامی میں عام ہو چکا تھا اور ہر گھر میں حدیث رسول کا چرچا تھا۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث پیدا ہوئے۔ حضرت امام حسن بصریؒ، سعید بن المسیبؒ، سعید بن جبیرؒ، ابن شہاب زہریؒ، امام شعبیؒ، سفیان ثوریؒ، سفیان بن عیینہؒ اور حضرت امام مالکؒ کی جلالت شان اور خدمت حدیث کے عظیم الشان کام سے کون انکار کر سکتا ہے۔ ان ائمہ حدیث کے بعد ان کے شاگردوں نے اس علم میں اور اضافہ کیا۔ علم حدیث اور جمع احادیث کیلئے مختلف ممالک کے سفر اختیار کئے ہر جگہ پھرے اور احادیث کے عظیم الشان مجموعے مرتب کر کے انہیں کتابی شکل دی۔ انہی مجموعوں میں سے حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی بے نظیر کتاب ”مسند احمد“ ہے جو قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے بعد اور ائمہ آئے جنہوں نے صحت و ضعف کے اعتبار سے احادیث کی چھان بین کی، ان کا انتخاب کیا اور ایسے عمدہ مفید مجموعے مرتب کئے جن میں مضامین کی ترتیب کو بھی مد نظر رکھا گیا اور ساتھ ہی صحت احادیث کے معیار کو بھی پوری محنت اور دقت نظر کے ساتھ ملحوظ رکھا گیا جیسے حضرت امام بخاریؒ کی کتاب ”صحیح بخاری“ اور امام مسلمؒ کی کتاب ”صحیح مسلم“ ہے۔ اسی زمانے میں صحت حدیث کے پر رکھنے کے بھی اصول مرتب ہوئے اور طے پایا کہ کسی حدیث کو مستند اور صحیح قرار دینے کیلئے درایت اور روایت کے اصولوں کو مد نظر رکھنا

ضروری ہے۔

## درایت

- درایت سے مراد یہ ہے کہ حدیث عقل سلیم اور واقعاتِ ثابتہ کے مطابق ہو، ان کے خلاف نہ ہو۔ درایت کی جانچ پڑتال کیلئے مندرجہ ذیل اصول قائم کئے گئے ہیں۔
- ۱۔ حدیث قرآن کریم کے کسی واضح ارشاد اور اسکی صریح نص کے خلاف نہ ہو۔
  - ۲۔ حدیث سنتِ نبویؐ اور صحابہؓ کے اجتماعی تعامل کے خلاف نہ ہو۔
  - ۳۔ حدیث مشاہدہ اور ثابت شدہ واقعہ کے خلاف نہ ہو۔
  - ۴۔ حدیث بدیہات اور عقلِ صریح کے خلاف نہ ہو۔

## روایت

روایت سے مراد یہ ہے کہ کتاب لکھنے والے کو جن راویوں کے ذریعہ حدیث پہنچی ہے وہ کون کونسے ہیں، کتنے ہیں اور امانت و دیانت، حفظ و ذمات میں ان کا معیار کیا ہے اس لحاظ سے احادیث کی مندرجہ ذیل قسمیں ہیں۔

## سند

سند سے مراد حدیث بیان کرنیوالے راویوں کا وہ سلسلہ ہے جس کے ذریعہ حدیثیں جمع کرنیوالے یا کتاب لکھنے والے امام تک یہ حدیث پہنچی ہے۔ مثلاً حدیث اِتِّمَّ الْأَعْمَالُ بِالْيَتِّاتِ کی سند جو امام بخاری نے اپنی کتاب میں بیان کی ہے، درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ اس مثال میں حَدَّثَنَا  
الْحَمِيدِيُّ سے لے کر قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
سند کی عبارت سند کہلاتی ہے اور حدیث إِنَّمَا کے لفظ سے شروع ہوتی ہے۔

## سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام

- ۱۔ مرفوع : وہ حدیث ہے جس کی سند میں حدیث کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو مثلاً راوی کہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔ یا آپ نے یہ فرمایا۔ یا آپ نے یہ کیا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث مرفوع ہے۔
- ۲۔ مُتَّصِل : وہ حدیث جس کی سند میں تسلسل ہو وہ ٹوٹی ہوئی نہ ہو، یعنی درمیان سے کوئی راوی نہ گیا ہو۔ اس کی مثال بھی اوپر کی حدیث ہے جو امام بخاری نے روایت کی ہے گویا اس حدیث کی سند مرفوع بھی ہے اور متصل بھی
- ۳۔ مُرْسَل : وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو مثلاً ایک تابعی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا۔
- ۴۔ منقطع : وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کی بجائے کوئی اور راوی رہ گیا ہو اور سند کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو۔

## راویوں کی تعداد کے اعتبار سے احادیث کی اقسام

- ۱۔ متواتر : وہ حدیث جو واضح المعنی ہو اور اسے بیان کرنے والے اتنے زیادہ لوگ ہوں

کہ عقل ان سب کو جھوٹا سمجھنے کیلئے تیار نہ ہو۔

۲۔ مشہور : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں بھی تین سے کم نہ ہوں۔

۳۔ عزیز : وہ حدیث جس کے راوی سند کے کسی حصہ میں دو رہ گئے ہوں لیکن کہیں بھی دو سے کم نہ ہوں۔

۴۔ غریب : وہ حدیث جس کی سند کے کسی حصہ میں ایک راوی رہ گیا ہو۔

## راویوں کی صفات کے لحاظ سے احادیث کی اقسام

۱۔ صحیح : وہ حدیث جسے ایسے راویوں نے بیان کیا ہو جو سچ بولنے اور سچ پر قائم رہنے

میں شہرت رکھتے ہوں، نیک ہوں، بڑے دیانت دار، صوم و صلوٰۃ کے پابند اور

منہیات شرعی سے پرہیز کر نیوالے ہوں، ان کا حافظہ قوی اور سمجھ بہت عمدہ ہو اور اس حدیث کی سند متصل ہو یعنی درمیان سے کوئی رہا ہوا نہ ہو۔

۲۔ حسن : وہ حدیث ہے جس کے کسی راوی کے حافظہ میں کسی قدر کمی ہو لیکن باقی صفات مکمل طور پر صحیح والی موجود ہوں کوئی اور نقص ان میں موجود نہ ہو۔

۳۔ ضعیف : وہ حدیث ہے جس میں صحیح یا حسن والی شرطیں نہ پائی جاتی ہوں مثلاً

حدیث کے راوی کی دیانتداری میں کسی کو کلام ہو یا راوی کا حافظہ خاصہ کمزور ہو

۴۔ موضوع : جھوٹی حدیث یعنی ایک بات غلط طور پر یا جھوٹ موٹ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دی گئی ہو اور آپ نے ایسا نہ فرمایا ہو۔

۵۔ مقبول : وہ حدیث ہے جو صحیح ہو یا حسن۔



۶۔ مردود : وہ حدیث ہے جو ضعیف ہو یا موضوع - ایسی حدیث رد کرنے کے قابل ہے

## کتب حدیث کی اقسام

کتب احادیث کو طرز تصنیف، مقصد تحریر اور مصنف کی ذاتی محنت اور دقت نظر کے اعتبار سے مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ مثلاً :

- ۱۔ **مُسْنَد** : حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی بیان کردہ احادیث کو الگ الگ بلا لحاظ مضمون جمع کر دیا گیا ہو۔ مثلاً پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث، و علیٰ ہذا القیاس دوسرے صحابہ کی احادیث۔ جیسے مسند احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ مختلف صحابہ کی روایات سے قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف حضرت امام احمد بن حنبلؒ ہیں جو ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔
- ۲۔ **مُعْجَم** : حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں ہر استناد یا ہر شہر کی احادیث کو بلا لحاظ مضمون الگ الگ اجزاء میں بیان کیا گیا ہو۔ جیسے معجم طبرانی۔

۳۔ **جَامِع** : وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے مضامین کی حدیثیں خاص ترتیب سے مطابق بیان ہوں مثلاً عقائد، احکام، آداب، معاشرہ، تصوف، اخلاق، تاریخ و تفسیر وغیرہ جیسے : جامع صحیح بخاری - جامع ترمذی -

- ۴۔ **سُنَن** : وہ کتاب جس میں صرف احکام و آداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہوں یعنی وہ کتاب فقہی ابواب سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو جیسے سنن ابو داؤد، سنن نسائی
- ۵۔ **صَحِیحَیْن** : صحت کے لحاظ سے حدیث کی دو بہت ہی مشہور کتابیں یعنی صحیح بخاری

اور صحیح مسلم۔

۶۔ صحاح ستہ، صحت کے لحاظ سے حدیث کی چھ مشہور کتابیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

(اس فہرست میں مؤطا امام مالک کا ذکر اس لئے الگ نہیں آیا کیونکہ اس کتاب کی سب احادیث صحیحین میں آچکی ہیں۔)

## مختصر حالات محدثین صحاح ستہ :

حضرت امام بخاریؒ : آپ کا نام محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے۔ ۱۹۴ھ میں بخارا میں پیدا ہوئے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ آپ حافظ حدیث، زاہد و متقی اور بلند پایہ امام المحدثین تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ”جامع صحیح بخاری“ ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کتاب کو ”صح الکتب بعد کتاب اللہ“ کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام مسلمؒ : آپ کا نام مسلم بن حجاجؒ ہے۔ ۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ حدیث کے مانے ہوئے امام، تقویٰ اور ورع میں بلند مقام اور حافظ احادیث رسولؐ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ”صحیح مسلم“ ہے۔ مضامین کے اعتبار سے اس کتاب کی احادیث کی ترتیب بہت عمدہ ہے لیکن امام صاحب نے اپنی طرف سے ابواب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ ترتیب کو مد نظر رکھ کر احادیث روایت کرتے چلے گئے۔ صحیح بخاری کے بعد بلحاظ صحت ”صحیح مسلم“ کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام ترمذیؒ: آپ کا نام محمد بن عیسیٰؒ ہے۔ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے ۲۶۹ھ میں وفات ہوئی۔ ترکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث کے مشہور امام اور تقویٰ شعاری کے بلند مقام کے مالک تھے۔ آپ کی کتاب کا نام ”جامع ترمذی“ ہے۔ صحاح میں اس کا درجہ تیسرا ہے۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں روایت حدیث کے ساتھ ساتھ علماء میں اس کی مقبولیت اور صحت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو بھی بیان کرنے لگے ہیں کتاب کی یہ خصوصیت اسے دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت امام ابو داؤدؒ: آپ کا نام سلیمان بن اشعث ہے۔ ۲۲۲ھ میں پیدا ہوئے ۲۶۵ھ میں وفات ہوئی۔ سجستان کے رہنے والے علم حدیث کے مسلمہ امام اور ورع و تقویٰ میں مشہور و معروف تھے۔ بعد میں بصرہ ہجرت کرائے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ”سنن ابی داؤد“ ہے اور صحاح میں اس کا چوتھا درجہ ہے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ: آپ کا نام محمد بن ماجہؒ ہے۔ ماجہ آپ کے والد ماجد کا نام یا ان کا لقب تھا۔ ۲۰۹ھ میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ ۲۶۵ھ میں وفات پائی۔ مانے ہوئے امام حدیث اور اپنے زمانے کے مشہور و مقبول بزرگ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام ”سنن ابن ماجہ“ ہے اور صحاح میں اس کا پانچواں درجہ ہے۔

حضرت امام نسائیؒ: آپ کا نام احمد بن شعیب ہے۔ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے ۳۳۳ھ میں وفات ہوئی۔ خراسان کے مشہور شہر نساء کے رہنے والے تھے۔ تقویٰ اور زہد میں بلند مقام پایا۔ امامت حدیث کا مرتبہ نصیب ہوا۔ آپ کی کتاب کا نام ”سنن نسائی“ ہے صحاح ستہ میں اس کا چھٹا مقام ہے۔

حضرت امام مالکؒ: مالک بن انس نام ہے۔ ۱۶۳ھ میں پیدا ہوئے۔ ۲۴۱ھ میں

وفات پائی۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث میں ان کا مرتبہ امام المحدثین کا ہے تمام عالی مقام محدثین کے شیخ اعلیٰ تھے۔ سب علماء آپ کی جلالت شان کے معترف تھے اور آپ کی عظمت علمی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے تھے۔ ”عالم مدینۃ الرسول“ کا معزز لقب پایا۔ زہد و توکل میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی مرتب کردہ تصنیف کا نام ”موطا امام مالک“ ہے جسے کتب حدیث میں اولیت کا نثر حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ امام بخاری اور امام مسلم نے اس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی۔

## ایک ضروری تشریح

۱۔ محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حدیث قویٰ آپ کے عمل کو حدیث فعلیٰ اور آپ کے صحابی کے کسی ایسے فعل یا قول کو جسے آپ کی تائید حاصل ہو حدیث تقریری کہتے ہیں۔

ب۔ صحابی سے مراد وہ خوش قسمت مسلمان ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ پر ایمان لایا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔  
کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہؓ کی کل تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ ان صحابہ کو درجہ، سبقت، قربانی اور ذمہ داری کے لحاظ سے مختلف طبقات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ل۔ الاكثر على ان الصحابي هو كل من اسلم ورأى النبي صلى الله عليه وسلم

وصحبه ولو قل زمان وكان عددهم عند وفاته مائة الف واربعه وعشرين

الفأ حاشية الاسلام والحضارة العربية ص ۱۵۹ مصنف محمد كرد علي مطبعه لجنة التأليف والترجمة بقاهره طبع ثلثه

مثلاً ۱۔ وہ صحابہ رض جو بالکل ابتداء میں اسلام لائے جیسے حضرت خدیجہ رض، حضرت ابو بکر رض، حضرت علی رض وغیرہم

۲۔ وہ صحابہ رض جو دارالندوہ میں شامل ہوتے تھے۔

۳۔ وہ صحابہ رض جنہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

۴۔ وہ صحابہ رض جو بیعت عقبہ اولیٰ میں شامل ہوئے۔

۵۔ وہ صحابہ رض جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔

۶۔ وہ صحابہ رض جو بیعت عقبہ ثالثہ میں شامل ہوئے۔

۷۔ وہ صحابہ رض جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور اسوقت مدینہ پہنچے جبکہ ابھی

حضور قباء میں قیام فرما تھے اور ابھی قباء میں مسجد کی تعمیر شروع نہیں ہوئی تھی۔

۸۔ وہ صحابہ رض جو غزوہ بدر میں شامل ہوئے اور بدری صحابی کہلائے۔

۹۔ وہ صحابہ رض جنہوں نے غزوہ بدر کے بعد اور صلح حدیبیہ سے پہلے مدینہ کی طرف

ہجرت کی۔

۱۰۔ ”اہل بیعت رضوان“ یعنی وہ صحابہ جو حدیبیہ کے مقام پر بیعت رضوان میں شامل ہوئے

۱۱۔ وہ صحابہ رض جنہوں نے صلح حدیبیہ کے بعد اور فتح مکہ سے پہلے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔

۱۲۔ وہ صحابہ رض جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔

۱۳۔ وہ صحابہ رض جو حضور کی حیات میں ابھی نابالغ بچے تھے لیکن انہوں نے حضور کو دیکھا

تھا۔ بعض نے ”اہل صفہ“ کو صحابہ کا الگ طبقہ شمار کیا ہے<sup>۱</sup>

۱۔ حاشیہ مالک بن انس ص ۱۰۱، ص ۱۰۲ مصنف عبدالحلیم الجنیدی انشوردار المعارف - القاہہ - مصر ۱۳۷۰ھ

حفظ اور بات آگے پہنچانے کے ذوق نیز فراست اور مختلف الانواع ذمہ داریوں کے لحاظ سے صحابہؓ کی روایات کی تعداد مختلف ہے۔ سب سے زیادہ روایتیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہیں جن کی تعداد ۵۳۷۴ بتائی گئی ہے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایات کی تعداد ۲۶۳۰۔ حضرت انس بن مالکؓ کی ۲۲۸۶۔

حضرت عائشہؓ ۲۲۱۰۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی ۱۶۶۰۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ کی ۱۵۴۰۔ حضرت ابوسعید الخدریؓ کی ۱۱۷۰۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ۸۴۸۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی ۷۰۰۔ حضرت علیؓ کی ۵۸۶۔ حضرت عمرؓ کی ۵۳۷۔ حضرت ابوذرؓ کی ۲۸۱۔ اور حضرت ابوبکرؓ کی روایات کی کل تعداد ۱۳۲ ہے۔

امام مالکؒ نے مؤطا میں کل ۱۷۲۰ روایات شامل کی ہیں۔

تالبعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اور اس سے ملا اور شرف تلمذ حاصل کیا۔

تابع تالبعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالت اسلام میں کسی تابعی کو دیکھا اس سے ملا اور شرف تلمذ سے سرفراز ہوا۔

دور صحابہ کے بعد احادیث کی روایت میں یہ الجھن پیدا ہوئی کہ اس دور میں مختلف مذہبی اور سیاسی اختلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہر طبقہ اپنے اپنے مسلک کی تائید میں روایات بیان کرتے لگا جس کی وجہ سے روایات کا اعتبار مجروح ہونے لگا۔ اس وجہ سے علماء حدیث نے تابعین اور بعد کے راویوں کی چھان بین ضروری سمجھی اور ان کے حالات اور انکی سیرت، خاص طور پر ان کے حفظ، ان کے صدق اور دیانت کے بارہ میں بڑے جامع اور مانع نوٹ لکھے اور

اس طرح "اسماء الرجال" کے فن کی بنیاد پڑی۔ اسی ضمن میں تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات کی بھی تعین ہوئی تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ کسی روایت نے کب اور کس طبقہ میں زیادہ شہرت پائی مثلاً اگر ایک روایت تابعین کے ہر طبقہ میں مشہور اور متداول رہی ہو تو اس کا اعتبار زیادہ ہوگا بہ نسبت اس روایت کے جس کو بہت بعد کے طبقہ میں شہرت ملی گویا پہلے طبقات کے تابعی وغیرہ بظاہر اس روایت سے واقف نہ تھے۔ اس سے پیشہ قوی ہو سکتا ہے کہ اگر یہ روایت بالکل صحیح ہے تو پہلے طبقات کی اکثریت کو اس کا علم کیوں نہ ہوا۔ حالانکہ روایت کے الفاظ کا انداز ایسا ہے جس سے طبعاً یہ خیال تقویت پاتا ہے کہ اس کا علم عام ہونا چاہیئے تھا مثلاً "بسنہ" کی روایت کہ شرم گاہ کو ہاتھ لگ جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اب اس مسئلہ اور صورت کا تعلق عمومِ بلوچی یعنی ہر ایک سے ہے اگر یہ حضور کا فرمان تھا تو اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا علم ہونا چاہیئے تھا جبکہ صورتِ حال یہ ہے کہ صرف ایک عورت یہ روایت بیان کرتی ہے اور کوئی مرد صحابی اس روایت کا راوی نہیں ہے۔

تابعین اور تبع تابعین وغیرہ کے طبقات میں تو اس قسم کے نقص کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ عرصہ زیادہ ہو جانے کی وجہ سے بات بھول بھی سکتی ہے۔ طبقاتی تعصب کی وجہ سے یہ بات گھڑی بھی جاسکتی ہے بہر حال اس قسم کے اسباب کی وجہ سے اسماء رجال کے فن میں تابعین اور تبع تابعین کے زمانی طبقاتی تفاوت کو بھی بڑی اہمیت حاصل ہوئی۔

## تابعین اور تبع تابعین کے طبقات

طبقات کے تعین کے لئے تقریباً بیس سال کے عرصہ کو معیار بنایا گیا ہے

- ۱۔ طبقہ اولیٰ : کبار تابعین جیسے سعید بن المسیب - عروہ بن زبیر وغیرہ۔
- ۲۔ طبقہ ثانیہ : اوسط تابعین جیسے حسن بصری - ابن سیرین وغیرہ۔
- ۳۔ طبقہ ثالثہ : تابعین کا وہ طبقہ جس نے صحابہؓ کو دیکھا تو ہو لیکن اس کی اکثر روایات کبار تابعین سے مروی ہوں جیسے محمد بن شہاب زہری۔
- ۴۔ طبقہ رابعہ : صغار تابعین جنہوں نے ایک دو سے زیادہ صحابہؓ کو نہ دیکھا ہو اور صحابہؓ سے ان کا سماع برائے نام ہو۔ جیسے ہشام بن عروہ، اعمش وغیرہ۔
- ۵۔ طبقہ خامسہ : تابعین کا وہ طبقہ جو طبقہ رابعہ کا تقریباً تقریباً ہم عصر لیکن کسی صحابیؓ سے اس کی لقاء کی تصریح نہ ملتی ہو جیسے جریر وغیرہ۔
- ۶۔ طبقہ ساوسہ : کبار تبع تابعین جیسے امام ابو حنیفہؒ - امام مالکؒ - امام ثوریؒ وغیرہ۔
- ۷۔ طبقہ سابعہ : اوسط تبع تابعین جیسے ابن عیینہؒ - امام محمدؒ وغیرہ۔
- ۸۔ طبقہ ثامنہ : صغار تبع تابعین جیسے امام شافعیؒ - ابو داؤدؒ - طبرانیؒ - عبد الرزاقؒ وغیرہ۔
- ۹۔ طبقہ ناسعہ : تبع تابعین سے روایت کرنیوالا راویوں کا ایسا بڑا طبقہ جس کا کسی تابعی سے ملنا تاریخی طور پر ثابت نہ ہو جیسے امام احمد بن حنبلؒ - یحییٰ بن یحییٰؒ - ابن المنذرؒ۔
- ۱۰۔ طبقہ عاشرہ : تبع تابعین سے روایت کرنے والا درمیانی طبقہ جیسے امام بخاریؒ - امام مسلمؒ - امام ڈہلیؒ۔
- ۱۱۔ طبقہ حادیہ عشرہ : تبع تابعین سے بہت کم روایت کرنیوالا چھوٹا طبقہ جیسے امام ترمذیؒ - امام ابوبکر بن ابی شیبہؒ۔



اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ صحابہ کے بعد احادیث کی مشہور کتابوں کی تدوین تک راویوں کے کل گیارہ طبقات متعین ہوئے تھے جن میں سے تابعین کے پانچ طبقات، تبع تابعین کے تین طبقات اور تبع تبع تابعین کے تین طبقات ہیں۔ کتابوں کی تدوین کے دور سے پہلے روایات حدیث کا زیادہ تر دار و مدار حفظ اور زبانی روایت پر تھا۔

سنہ ۱ھ تک طبقہ اولیٰ کے تمام راوی وفات پا چکے تھے۔  
 سنہ ۲ھ تک طبقہ ثانیہ سے ساتویں طبقہ تک کے تمام راوی وفات پا گئے تھے۔  
 سنہ ۳ھ کے بعد آٹھویں طبقہ سے گیارہویں طبقہ کا دور ہے جس میں مشہور کتب حدیث کی تدوین ہوئی جیسے مسند احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری۔ صحیح مسلم وغیرہ۔

## جماعت احمدیہ کے نزدیک سنت اور حدیث کا مقام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”مسلمان کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کیلئے تین چیزیں ہیں۔

(۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی

کلام قطعی اور یقینی نہیں وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی

آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری سنت.... سنت سے مراد.... آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر توازن رکھتی ہے اور ابتداء سے

قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل۔ اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کیلئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں..... مثلاً جب نماز کیلئے حکم ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کے اس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلادیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کیلئے یہ رکعات ہیں ایسا ہی حج کر کے دکھلادیا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزار بار صحابہؓ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلہ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا پس عملی نمونہ جواب تک امت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنت ہے۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے۔ اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے.... جب.... دور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم کا گزر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہیئے

تب حدیثیں جمع ہوئیں۔ اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہوں نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا حدیثوں کی تنقید کی اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو ان کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی بہت محنت کی مگر تاہم ساری کارروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر ہے۔ بایں ہمہ سخت نا انصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو اور نکتہ اور بے فائدہ اور جھوٹی ہیں بلکہ ان حدیثوں کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی گئی جس کی نظیر دوسرے مذہب میں نہیں پائی جاتی تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے کہ جب تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اس وقت تک لوگ نمازوں کی رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے نا آشنا تھے کیونکہ سلسلہ تعامل نے جو سنت کے ذریعہ سے ان میں پیدا ہو گیا تھا تمام حدود و فرائض اسلام ان کو سکھا دیئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدتِ دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا

کیونکہ قرآن اور سلسلہ تعالٰی نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا  
تھا تاہم حدیثوں نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نور علی  
نور ہو گیا اور یہ حدیثیں قرآن اور سنت کے لئے گواہ کی طرح  
کھڑی ہو گئیں“

(ریویو بر مباحثہ چکڑاوی ص ۳۲)

خاکسار  
ملک سیف الرحمن  
ربوہ ضلع جھنگ  
۲۶ جون ۱۹۶۷ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## خلوص نیت اور حسن ارادہ

۱ — حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۚ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

(۱- بخاری باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ۲- بخاری کتاب الایمان والنذور)

باب النیۃ فی الایمان ۳- مسلم کتاب الامارۃ باب انما الاعمال بالنیۃ۔)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔ سب اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اسکی نیت

کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی (اور ان کی خوشنودی کیلئے اپنے وطن اور خواہشات کو ترک کیا) اسکی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہی ہوگی لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔“

۲ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يُبْعَثُ النَّاسُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

(ابن ماجہ - الجواب الزهد باب النية)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
لوگوں کا حشر انکی نیتوں کے مطابق ہوگا (یعنی اپنی اپنی نیت کے مطابق وہ اجر پائیں گے)  
۳ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ صَخْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى أَجْسَامِكُمْ وَلَا إِلَى صَوَرِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب تحريم ظن المسلم وخذنه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو (کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت)  
بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے (کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسن نیت ہے۔)

۴ — عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوَعَاءِ إِذَا

طَابَ اسْفَلُهُ طَابَ اَعْلَاهُ وَاِذَا فْسَدَ اسْفَلُهُ فْسَدَ اَعْلَاهُ۔

(ابن ماجہ البواب الزہد باب التوقی علی العمل)

حضرت معاویہ بن ابوسفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال ایک برتن میں پڑی شے کی طرح ہیں جب برتن میں پڑی شے کا پخلا حصہ اچھا ہو تو اس کا اوپر کا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اس کا پخلا حصہ گندہ اور خراب ہو تو اوپر کا حصہ بھی گندہ اور خراب ہوتا ہے (یہی حال اعمال کا ہے)

۵ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةٍ ضَعُفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ تَعَالَى عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ سَيِّئَةً وَاجِدَةً۔ (مسلم کتاب الایمان باب اذا همم العبد بحسنة)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کی یہ بات ہمیں بتائی کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور بدیاں دونوں لکھ لی ہیں۔ اور ہر ایک کو واضح کر دیا ہے۔ پس جو شخص نیکی کا ارادہ کرے لیکن اسے نہ کر سکے تو اسے پوری ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور اگر وہ نیت کے بعد اس نیکی کو کر لے تو اللہ تعالیٰ دس سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیاں اس کے حساب میں لکھ دیتا ہے۔ اور اگر

کوئی شخص برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کے ارتکاب سے باز رہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور میں اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر یہ بدی کرے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی ایک بدی شمار ہوتی ہے۔

۶ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرَجُلًا مَا بَسَرْتُمْ مَسِيرًا، وَلَا قَطَعْتُمْ وَاْدِيًّا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْعُدُوْ-

(بخاری کتاب المغازی)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگی مہم میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ (سفر کے دوران ایک دفعہ) حضورؐ نے فرمایا۔ مدینہ میں کچھ لوگ رہ گئے ہیں جو تمہارے اس سفر میں برابر کے شریک ہیں۔ ان راستوں میں بھی جن پر تم چلتے ہو اور ان وادیوں میں بھی جو تم طے کرتے ہو۔ (کیونکہ وہ جان بوجھ کر پیچھے نہیں رہے بلکہ بیماری یا کوئی اور) حقیقی عذر ان کی راہ میں حائل ہو گیا ہے۔

۷ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ! فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ! فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَا تَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيِّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تَصَدَّقْتُ اللَّيْلَةَ



عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: اَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعِيْفَ عَنْ سَرَقَتِهِ وَاَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا اَنْ تَسْتَعِيْفَ عَنْ زِنَاهَا وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّعْتَبِرَ فَيَنْفِقَ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی غنی وهو لا یعلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ ایک آدمی نے یہ نیت کی کہ آج میں خدا تعالیٰ کی راہ میں کچھ صدقہ دوں گا۔ رات کے وقت کچھ پیسے لے کر وہ باہر نکلا تو ایک چور کو عزیز آدمی سمجھتے ہوئے اسکے ہاتھ پر وہ پیسے رکھ دیئے۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو چور کو بھی صدقہ دیا جانے لگا ہے۔ اس شخص کو جب علم ہوا تو اس نے کہا اے میرے اللہ تو ہی حمد کا مالک ہے (صدقہ کا مستحق تلاش کرنے میں مجھ سے غلطی ہوئی) اب میں صبح رنگ میں کسی حقیقی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ اگلی رات صدقہ لے کر نکلا تو غلطی سے ایک زانیہ کو یہ صدقہ دیدیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگ چہ میگوئیاں کرنے لگے کہ اب تو زانیہ بھی صدقہ کی مستحق سمجھی جانے لگی ہے۔ جب اس آدمی کو یہ بات پہنچی تو اس نے کہا اے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے۔ مجھ سے ایک زانیہ کو صدقہ دینے میں غلطی ہوئی اب میں صبح کو شش کر کے کسی مستحق کو صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا لیکن غلطی سے ایک دولتمند کو یہ صدقہ دیدیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں میں چرچا ہوا (کہ مایہ کو مایہ ملے کر کر لے ہاتھ) کا اصول چلتا ہے اب دولت والوں کا خیال رکھا جاتا ہے بھلا عزیزوں کو کون پوچھتا ہے!) اس پر اس نے کہا۔ اے میرے اللہ! تو ہی حمد کا مالک ہے

میں نے ایک دفعہ چور کو صدقہ دے دیا۔ ایک دفعہ زانیہ کو اور ایک دفعہ دولتمند کو۔ ہر دفعہ کی غلطی پر نادام ہوں۔ وہ اسی سوچ میں تھا کہ اسے آواز آئی : تو نے ایک چور کو جو صدقہ دیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت پوری ہوتی دیکھ کر چوری سے باز آجائے۔ اسی طرح زانیہ پر جو تُو نے خرچ کیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ رقم پا کر زنا کاری چھوڑ دے۔ رہا دولتمند تو اس کو صدقہ دینے کا یہ نتیجہ ہو سکتا ہے کہ اس دولتمند کو عبرت حاصل ہو اور وہ سوچے کہ دوسرے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں لیکن میں اس برکت سے محروم ہوں۔ اس طرح وہ نادام ہو کر اپنے اس مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق پائے جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دیا ہے۔

## کَيْفَ كَانَتْ بَدْءُ الْوَحْيِ وحی کی ابتداء کیسے ہوئی

۸ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ اتَّعَبَدُ اللَّيْلَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ

يُمِثِّلُهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ جِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ  
فَقَالَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاخْذْنِي فَنُطِّينِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ  
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَاخْذْنِي فَنُطِّينِي الثَّانِيَةَ  
حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ  
فَاخْذْنِي فَنُطِّينِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ يَا سَمِ رِبِّكَ الَّذِي  
خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِن عَلَقٍ - اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ، فَرَجَعَ بِهَا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ  
بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمِلُونِي زَمِلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ  
فَقَالَ لِي خَدِيجَةُ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ  
كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَ  
تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ  
بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى آتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزَى  
ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَمْتَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكُتَابَ  
الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ يَا لِعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ  
شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِن ابْنِ  
أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَجْنٍ مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي  
نَزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ  
قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِي هُمْ قَالَ

نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي وَإِنْ يُذِرْكُنِي  
يَوْمَكَ أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةً أَنْ تُمْوتِي -

(بخاری کتاب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سب سے پہلے حضور کو سچی خوابیں آنے لگیں جو خواب بھی آتی وہ نمودِ صبح کی طرح روشن اور صحیح نکلتی۔ حضور کو خلوت پسند تھی اور غارِ حرا میں جا کر عبادت کرتے تھے۔ آپ کچھ سامان اپنے ہمراہ لے جاتے جب ختم ہو جاتا تو دوبارہ گھر آکر کھانے پینے کا سامان لے جاتے۔ اسی اثنا میں آپ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا پڑھو آپ نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتے نے آپ کو سختی سے دبایا پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضور نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ فرشتہ نے دوسری مرتبہ دبایا، پھر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ حضور نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا۔ تیسری دفعہ فرشتے نے پھر دبایا اور چھوڑ دیا۔ اور کہا اپنے اس پروردگار کا نام لیکر پڑھو جس نے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھو درآں حالیکہ تیرا رب عزت والا اور کرم والا ہے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر واپس آئے آپ کا دل لرز رہا تھا۔ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ کے پاس آکر کہا مجھے کبیل اور حادو چنانچہ انہوں نے کبیل اور حادیا۔ جب آپ کی یہ گھبراہٹ جاتی رہی تو حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ بتایا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں (کہ میں یہ اہم کام کر بھی سکوں گا یا نہیں) اس پر حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں ہونے دے گا۔ آپ صلہ رحمی کرنے میں، کمزوروں کو اٹھاتے ہیں، جو خوبیاں معدوم ہو چکی ہیں ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں، ضروریاتِ حق میں امداد دیتے ہیں۔ پھر خدیجہؓ ان کو ورنہ بن نوفل کے پاس

لے گئیں۔ یہ حضرت خدیجہؓ کے چچا زاد بھائی تھے۔ اور زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے۔ عبرانی جانتے تھے اور عبرانی اناجیل لکھ پڑھ سکتے تھے جو بہت بوڑھے ہو چکے تھے بینائی بھی جاتی رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے ورقہؓ سے کہا اپنے بھتیجے کی بات سنو۔ چنانچہ ورقہؓ نے کہا میرے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے۔ حضورؐ نے سارا واقعہ بیان فرمایا۔ اس پر ورقہؓ نے کہا یہ وہی روح القدس ہے جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا۔ کاش، جس وقت تیری قوم تجھے نکالے گی۔ اس وقت میں مضبوط جہان ہوتا یا زندہ رہتا تو میں پوری طاقت سے آپؐ کی مدد کرتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیران ہو کر پوچھا کیا یہ مجھے نکال دیں گے؟ انہوں نے کہا جس آدمی کو بھی یہ مقام ملا ہے جو آپؐ کو دیا گیا۔ اس سے ضرور دشمنی کی گئی۔ اگر مجھے وہ دن دیکھنا نصیب ہوا تو میں پوری مستعدی سے آپؐ کی مدد کروں گا، لیکن افسوس کہ ورقہؓ اس کے بعد جلد ہی فوت ہو گئے۔

## اللہ تعالیٰ اور اُسکے نام

۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهِمِّنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ،

الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ  
 الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، السَّمِيعُ،  
 الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ،  
 الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْحَفِيزُ، الْمُقِيتُ، الْحَسِيبُ، الْجَبِيلُ، الْكَرِيمُ،  
 الرَّقِيبُ، الْمُجِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِيدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ،  
 الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِئُ،  
 الْمُعِيدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاحِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ الْاَحَدُ  
 الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ،  
 الْبَاطِنُ، الْوَالِي، الْمُتَعَالَى، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنتَقِمُ، الْعَفُو، الرَّؤُوفُ،  
 مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُفْصِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي  
 الْمَنَاجِعَ، الْفَاسِّرُ، النَّافِعُ، النُّورُ، الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيدُ،  
 الصَّبُورُ - ( ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا: (اسم ذات "اللہ" کے علاوہ ) اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو  
 زندگی میں ان کو مد نظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل  
 ہوگا۔ یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح گنے : اللہ تعالیٰ جس کے سوا کوئی  
 معبود نہیں، وہ بن مانگے دینے والا، بار بار رحم کرین والا، بادشاہ، ہر قسم کے نقائص سے  
 پاک اور منقرض، تمام آفات سے بچانے والا، امن دینے والا، ہر قسم کے بگاڑ سے محفوظ رکھنے والا، غالب،  
 نقصان کی تلافی کرین والا، کبریائی والا، پیدا کرنے والا، نیست سے ہست کرین والا، صورت گری کرنے

والا، ڈھانپنے اور پردہ پوشی کرنیوالا، مکمل غلبہ رکھنے والا، بے دریغ عطا کرنیوالا، روزی  
رساں، مشکل کشا، سب کچھ جاننے والا، روک لینے والا، کشادگی پیدا کرنے والا، پست  
کرنے والا، بالا کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سُسنے والا، دیکھنے  
والا، فیصلہ دینے والا، عدل کرنیوالا، باریک بین، باخبر، حلم والا، عظمت والا، خطا  
پوشش، قہر دان، بلند مرتبہ، بڑی شان والا، سب کا حافظ و ناصر، حساب کتاب  
لینے والا، جلالتِ شان والا، صاحبِ کرم، نگہبان، قبول کرنے والا، وسعت والا،  
حکمت والا، بڑا محبت کرنیوالا، بزرگی والا، دوبارہ زندگی دینے والا، ہمہ بین، ہر  
کمال کا دائمی اہل، کفایت کرنے والا، صاحبِ قوت، صاحبِ قدرت، مددگار، لائیو محمد  
شمار کنندہ، پہلی بار پیدا کرنیوالا، دوبارہ پیدا کرنے، زندگی بخشنے والا، موت دینے والا، زندہ جاوید  
قائم بالذات، بے نیاز، صاحبِ بزرگی، یکتا، یگاتہ، مستغنی، قدرت والا، صاحبِ  
اقتدار، آگے بڑھانے والا، پیچھے ہٹانے والا، پہلا، آخری، عیاں، نہاں، مالک  
متصرف، بلند و بالا، نیکیوں کی قدر کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، انتقام لینے والا، معاف  
کرنے والا، نرم سلوک کرنے والا، بادشاہت کا مالک، عظمت و کرامت والا، انصاف  
کرنے والا، یکجا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کرنے والا، روکنے والا، ضرر کا مالک، نفع  
دینے والا، نور ہی نور، ہدایت دینے والا، نئی سے نئی ایجاد کرنے والا، صاحبِ بقا، اصل  
مالک، راہنما، سزا دینے میں دھیما۔

۱۰ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ :

وَالسَّمُوتُ مَطْطَوِيَّاتٌ بِإِيمَانِهِمْ، سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ - قَالَ

يَقُولُ اللَّهُ أَنَا الْجَبَّارُ، أَنَا الْمُتَكَبِّرُ، أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا الْمُتَعَالِ يُمَجِّدُ نَفْسَهُ  
قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُهَا، حَتَّى رَجَفَ  
بِهَا الْمُنْبَرُ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَخِرُّ بِهِ - (مسند احمد ص ۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی ”آسمان پلٹے ہوئے ہیں اس کے دلہنے ہاتھ میں۔ وہ پاک ہے اور بہت بلند ان شریکوں سے جو لوگ اس کے مقابل میں ٹھہراتے ہیں“ حضورؐ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”میں بڑی طاقتوں والا اور نقصان کی تلافی کرنے والا ہوں۔ میرے لیے ہی بڑا ہی ہے۔ میں بادشاہوں میں بلند شان والا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس طرح اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو بار بار بڑے جوش سے دہرا رہے تھے یہاں تک کہ منبر لرزنے لگا اور ہمیں خیال ہوا کہ کہیں آپ منبر سے گر ہی نہ جائیں۔

۱۱ — عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَذَّبَنِي  
عَبْدِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذِيكَ، وَشَتَمَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذِيكَ، تَكْذِيبُهُ  
إِيَّايَ إِنَّ يَقُولَ فَلَنْ يُبَيِّدَنَا كَمَا بَدَأَنَا، وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ يَقُولُ اتَّخَذَ  
اللَّهُ وَلَدًا، وَأَنَا الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ أَلِدْ وَلَمْ أُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِي  
كُفُوًا أَحَدٌ - (مسند احمد ص ۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا بندہ میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے



وہ مجھے گالیاں دیتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں تھا۔ مجھے جھڈنے سے مراد یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ دوبارہ ہمیں اس طرح پیدا نہیں کر سکتا جس طرح اس نے ہمیں پہلے پیدا کیا ہے اور مجھے گالی دینے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے حالانکہ میری ذات صمد یعنی بے نیاز ہے اور نہ میرا کوئی بیٹا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں یعنی نہ میں کسی کا بیٹا ہوں اور نہ ہی کوئی میرا ہمسر ہو سکتا ہے۔

۱۲ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَزُورُ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَزَمْتُ الظُّلُمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ وَمُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي أَطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضُرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعَنِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ كَالنُّوَى عَلَى الثَّقَى قَلْبَ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ كَالنُّوَى عَلَى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَأَنْسَكُمْ وَجَعَلْتُكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَالُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ

إِنْسَانٍ مَسْأَلَتُهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمُخَيَّطُ  
إِذَا أُذْخِلَ الْبُخْرَ، يَا عِبَادِي إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ  
أَوْفِيكُمْ إِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذَلِكَ  
فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ - (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے - تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جنکو میں صیح راستہ کی ہدایت دوں - پس مجھ سے ہدایت طلب کرو - میں تمہیں ہدایت دوں گا - اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں - پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو - میں تم کو رزق دوں گا - اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں - پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا - اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرو تو بھی میں تمہارے گناہ بخش سکتا ہوں - پس مجھ سے ہی بخشش مانگو - میں تمہیں بخش دوں گا - اے میرے بندو! تم مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرو، اور نہ ہی تم مجھے نفع پہنچا سکتے ہو کہ نفع پہنچانے کی کوشش کرو - اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس سب کے سب اول درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے - تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا - اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور

پچھلے جن و انس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلب بدبند  
 کی طرح ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔ اے  
 میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے جن و انس ایک میدان میں  
 اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری  
 کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال  
 کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو!  
 یہ تمہارے اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا  
 پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جو شخص اس کے  
 علاوہ کوئی اور چیز پائے۔ یعنی ناکامی کا منہ دیکھے تو وہ اپنی ہی ذات کو ملامت  
 کرے کہ اس کی اپنی ہی بد عملی کا نتیجہ ہے۔

۱۳ — عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا  
 عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ  
 إِنَّكُمْ سَتَرُونَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ  
 فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ إِلَّا تَعَلَّبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ  
 قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا۔ (بخاری کتاب التوحید والرد علی الجہمیۃ)

وغیرہم باب قول اللہ وجوہ یومئذ تاضرة الی ربہا ناظرۃ )

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، رات کا وقت تھا۔ آپؐ نے چودہویں کے  
 چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا تم اپنے پروردگار کو اسی طرح بلاروک ٹوک دیکھو گے

جس طرح اس چود ہوئیں کے چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اگر تم اس شرف کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہتے ہو تو فجر اور عصر کی نماز وقت پر پڑھنے میں کوتاہی نہ ہونے دو۔

۱۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ - (مسند احمد جلد دوم ص ۳۲۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس میں یہ استعداد ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظلی طور پر اپنا سکے۔

## اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اس کا شکر

۱۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى مَنْ مَحَامِدَهُ وَحُسْنَ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَى أَحَدٍ قَبْلِي -

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ بنی اسرائیل بابت قولہ ذَرِّیَّةٌ مِّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنے محمد اور ثناء کے معارف اس طور پر کھولے ہیں کہ مجھ سے قبل کسی اور شخص پر اس طرح نہیں کھولے گئے۔

۱۳ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ ، وَكَبَّرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ - (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ <sup>رضی</sup> بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار اللہ اکبر کہے اور پھر پورا سو کرنے کیلئے یہ ذکر کرے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی بادشاہ ہے اور مستحق حمد و ثناء ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر (یعنی بہت زیادہ) ہی ہوں۔

۱۴ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا صَلَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً بَعْدَ أَنْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ : إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ - إِلَّا يَقُولُ فِيهَا سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي۔

(بخاری کتاب التفسیر - سورۃ اذا جاء نصر اللہ والفتح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورۃ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نازل ہونے کے بعد جب بھی آپؐ نماز پڑھتے تو اس میں بکثرت یہ دُعا مانگتے۔ اے ہمارے پروردگار! تو پاک ہے ہم تیری حمد کرتے ہیں، اے میرے اللہ! تو مجھے بخش دے۔

۱۸ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ۔

(ترمذی باب مَا جَاءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ یعنی کسی شخص کے احسان کے نتیجہ میں انسان کو اگر کوئی نعمت یا بھلائی حاصل ہو تو جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے وہاں اس عُمس شخص کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔

۱۹ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ عُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللَّهَ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

(ترمذی باب مَا جَاءَ فِي إِمَامَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، بخاری کتاب النِّظام)

باب اخذ العُصْنِ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمَى بِهِ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص راستہ میں جا رہا تھا کہ اس نے کانٹے دار ٹہنی پڑی ہوئی

پائی۔ اس نے اس کو ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکی اس نیکی کو بصورت شکر یہ قبول فرمایا اور اُسے بخش دیا۔

۲۰ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ فِيهِ بِالْحَمْدِ أَقْطَعُ وَفِي رِوَايَةٍ كُلُّ كَلَامٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللَّهِ فَهُوَ أَجْزَمُ۔ ( ابن ماجہ ابواب النکاح باب خطبة النکاح ، البوداؤد کتاب

الادب باب الهدی فی الکلام )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قابلِ قدر اور سنجیدہ کام اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کیا جائے تو وہ بے برکت اور ناقص رہتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ہر قابلِ قدر گفتگو (اور تقریر وغیرہ) اگر خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے بغیر شروع کی جائے تو وہ برکت سے خالی اور بے اثر ہوتی ہے۔

۲۱ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَهُوَ أَقْطَعُ۔ ( الجامع الصغير للسيوطی حدیث کاف (۳) کشف )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ کام جو بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔

# سرورِ دو جہاں حضرت خاتم النبیین

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

۲۲ — عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ  
خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَافًا عَنْ حَلِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَشْتَعِي أَنْ يَصِفَ لِي شَيْئًا اتَّعَلَقَ  
بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مُفَخَّمًا  
يَتَلَا لَأُوجْهِهِ تَلَا لَأُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلَ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَ  
أَقْصَرَ مِنَ الْمُشَدَّ بِ عَظِيمِ الْهَامَةِ رَجَلَ الشَّعْرَانِ انْفَرَقَتْ  
عَقِيْقَتُهُ فِرْقَ وَإِلَّا فَلَا يُجَاوِزُ شَعْرُهُ شَحْمَةً أَذُنِيهِ إِذْهُوَ وَفَرُهُ  
أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَاسِعَ الْجَبِينِ أَرْجَحَ الْحَوَاجِبِ سَوَاحِغَ مِنْ غَيْرِ قَرْنٍ  
بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهُ لُورٌ يُعْلُوهُ يَحْصِبُهُ  
مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثَّ اللَّحْيَةِ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعَ الْفِمْ مِفْلَجِ  
الْأَسْنَانِ دَقِيقَ الْمَسْرَبَةِ كَانَ عُنُقُهُ جَيِّدَ دُمِيَّةٍ فِي صَفَاءِ الْفِضَّةِ  
مُعْتَدِلَ الْخَلْقِ بَادُو مَتَمَاسِكٌ سَوَاءَ الْبُطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضَ الصَّدْرِ  
بَعِيدَ مَا بَيْنَ مَنْكَبَيْنِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ أَلُو رَ الْمُتَجَرِّدِ مَوْصُولِ  
مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعْرِ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي الشَّدَائِيْنِ وَالْبُطْنِ



مِمَّا سَوَىٰ ذَٰلِكَ اشْعَرَ الزَّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكَبَيْنِ وَآعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلِ  
 الزَّنْدَيْنِ رَحْبِ الرَّاحَةِ شَتْنِ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلِ الْأَطْرَافِ  
 أَوْ قَالَ سَائِلِ الْأَطْرَافِ خُمَصَاتِ الْأَحْمَصَيْنِ مَسِيحِ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُؤُ  
 عَنْهُمَا الْمَاءُ إِذَا زَالَ زَالَ قَلْعًا يَخْطُو تَكْفِيًا وَيَمْنَىٰ هُوَذَا ذَرْعُ الْمَشِيَةِ  
 إِذَا مَشَىٰ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا انْتَفَتَحَتْ انْتَفَتَحَتْ جَمِيعًا خَافِضِ  
 الطَّرْفِ نَظْرُهُ إِلَى الْأَرْضِ الْكُثْرُ مِنْ نَظْرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظْرِهِ  
 الْمُلَاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ يَبْدُءُ مَنْ لَبِقُ بِالسَّلَامِ -

( شمائل ترمذی باب فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم )

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے  
 ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ پوچھا۔ یہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے میں بڑے ماہر تھے اور میں چاہتا تھا کہ یہ میرے  
 پاس ایسی باتیں بیان کریں جنہیں میں گھر میں باندھ لوں۔ چنانچہ ہند نے بتایا کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارعب اور وجیہہ شکل و صورت کے بھٹے چہرہ مبارک لوں  
 چمکتا تھا گویا چود ہو جس کا چاند۔ میانہ قد یعنی پستہ قامت سے دراز اور طویل قامت  
 سے کسی قدر چھوٹا۔ سر بڑا۔ بال خم دار اور گھنے جو کانوں کی لوت تک پہنچتے تھے۔ مانگ  
 نمایاں، رنگ کھلتا ہوا سفید، پیشانی کشادہ، ابرو لمبے باریک اور بھرے ہوئے جو  
 باہم ملے ہوئے نہیں تھے بلکہ درمیان میں سفید سی جگہ نظر آتی تھی جو غصہ کے  
 وقت نمایاں ہو جاتی تھی۔ ناک باریک جس پر نور جھلکتا تھا جو سر سر می دیکھنے والے  
 کو اٹھی ہوئی نظر آتی تھی۔ ریش مبارک گھنی، رخسار نرم اور ہموار دہن کشادہ۔ دانت

ریخدار اور چمکیلے۔ آنکھوں کے کوٹے باریک۔ گردن صراحی دار چاندی کی طرح شفاف جس پر سرخی جھلکتی تھی۔ معتدل الخلق۔ بدن کچھ فرہہ لیکن بہت موزوں شکم و سینہ ہموار۔ صدر چوڑا اور فراخ، جوڑ مضبوط اور بھرے ہوئے، جلد چمکتی ہوئی نازک اور ملائم، چھاتی اور پیٹ بالوں سے بالکل صاف سوائے ایک باریک سی دھاری کے جو سینے سے ناف تک چلی گئی تھی۔ کہنیوں تک دونوں ہاتھوں اور کندھوں پر کچھ کچھ بال، پہنچے لمبے، ہتھیلیاں چوڑی اور گوشت سے بھری ہوئی، انگلیاں لمبی اور سڈول، پاؤں کے تلوے قدرے بھرے ہوئے، قدم نرم اور چکنے کہ پانی بھی ان پر سے پھسل جائے جب قدم اٹھاتے تو پوری طرح اٹھاتے۔ رفتار باوقار لیکن کسی قدر تیز جیسے بلندی سے اتر رہے ہوں جب کسی کی طرف رخ پھیرتے تو پورا رخ پھیرتے۔ نظر ہمیشہ نیچی رہتی۔ یوں لگتا جیسے فضا کی نسبت زمین پر آپ کی نظر زیادہ پڑتی ہے۔ آپ اکثر نیم وا آنکھوں سے دیکھتے۔ اپنے صحابہؓ کے پیچھے پیچھے چلتے اور ان کا خیال رکھتے، ہر ملنے والے کو سلام میں پہل فرماتے

۲۳ — عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلْتُ

خَالِي هِنْدَبْتُ أَبِي هَالَةً وَكَانَ وَصَافًا قُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَوَاصِلَ الْأَحْزَابِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلَ السَّكْتِ لَا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَحُ الْكَلَامَ وَيَخْتِمُهُ بِأَشْدَاقِهِ وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلَامُهُ فَضْلٌ لَا فَضُولَ وَلَا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَانِي وَلَا الْمُهِنِ يُعْظِمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لَا

يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا خَيْرَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَاقًا وَلَا يَمْدَحُهُ وَلَا  
تَغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلَا مَا كَانَ لَهَا قَبَازًا تَعْدِي الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِعَظْمِهِ  
شَيْئٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ لَا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلَا يَنْتَصِرُ لَهَا اِذَا اَشَارَ  
اَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَاِذَا تَعَجَّبَ قَنَبَهَا وَاِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ  
بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطْنِ اِبْهَامِهِ الْيُسْرَى وَاِذَا غَضِبَ اَعْرَضَ وَاشْتَبَحَ  
وَاِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرَفَهُ جُلَّ ضَحْكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ  
الْعَمَامِرِ - (شمائل ترمذی باب کیف کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی کا بیان ہے کہ میں نے اپنے  
ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے انداز کے بارہا  
پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یوں لگتے جیسے کسی  
مسلل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے  
آپ اکثر چپ رہتے۔ بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت  
سے کرتے۔ آپ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ۔ پر حکمت اور جامع مضامین پر مشتمل  
اور زائد باتوں سے خالی ہوتی۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا۔  
نہ کسی کی مذمت و تحقیر کرتے نہ توہین و تنقیص، چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی  
بڑا ظاہر فرماتے۔ شکر گزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ نہ  
اتنی تعریف جیسے وہ آپ کو بے حد پسند ہو۔ مزید یا بدمزہ ہونے کے لحاظ  
سے کھانے پینے کی چیزوں کی تعریف یا مذمت میں زمین و آسمان کے تقابلیے ملانا  
آپ کی عادت نہ تھی۔ ہمیشہ میانہ روی شعار تھا۔ کسی دنیوی معاملے کی وجہ سے نہ

غصے ہوتے نہ بُرا مناتے۔ لیکن اگر حق کی بے حرمتی ہوتی یا حق غصب کر لیا جاتا تو پھر آپ کے غصے کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا تھا۔ جب تک اس کی تلافی نہ ہو جاتی آپ کو چین نہیں آتا تھا۔ اپنی ذات کیلئے کبھی غصے نہ ہوتے اور نہ اس کے لیے بدلہ لیتے۔ جب اشارہ کرتے تو پورے ہاتھ سے کرتے صرف انگلی نہ ہلاتے جب آپ تعجب کا اظہار کرتے تو ہاتھ کو اٹا دیتے۔ جب کسی بات پر خاص طور پر زور دینا ہوتا تو ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے اس طرح ملا تے کہ دائیں ہاتھ کی پھٹی پر بائیں ہاتھ کے انگوٹے کو مارتے۔ جب کسی ناپسندیدہ بات کو دیکھتے تو منہ پھیر لیتے۔ اور جب خوش ہوتے تو آنکھ کسی قدر بند کر لیتے۔ آپ کی زیادہ سے زیادہ ہنسی کھلے تبسم کی حد تک ہوتی یعنی زور کا قہقہہ نہ لگاتے۔ ہنسی کے وقت آپ کے دندان مبارک ایسے نظر آتے تھے جیسے بادل سے گرنے والے سفید سفید اولے ہوتے ہیں۔

۲۴ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ رُبْعَةً مِنْ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَكَانَ أَزْهَرَ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ، وَكَانَ رَجُلَ الشَّعْرِ لَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالْسَّبْطِ، بُعِثَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ طَفَأَ قَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتِينَ، لَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَا فِي لِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ - (المعجم الصغير للطبرانی باب الحییم من اسمہ جعفر ص ۲) دلائل

النَّبوة للبيهقي باب صفة لون رسول الله صلى الله عليه وسلم ص ۲ جلد اول

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد کے تھے نہ تو بہت زیادہ لمبے اور نہ چھوٹے قد والے، آپؐ کا رنگ نکمترنا سفید تھا نہ بہت زیادہ چمٹے اور نہ گہرے گندم گس رنگ والے تھے آپؐ کے بال ایک حد تک سیدھے تھے نہ بہت زیادہ گھنگرا لے اور نہ بالکل سیدھے۔ آپؐ جب مبعوث ہوئے اس وقت آپؐ کی عمر چالیس سال تھی بعثت کے بعد دس سال مکہ رہے اور مدینہ میں دس سال قیام رہا اور جب آپؐ کی وفات ہوئی اس وقت آپؐ کی عمر ساٹھ سال تھی آپؐ کے سر اور داڑھی میں بیس سے زیادہ سفید بال نہ تھے۔

۲۵ — عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِينِي بِخُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ أَمَا تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقِ عَظِيمٍ - (مسند احمد ص ۹ ، دلائل النبوة للبيهقي ص ۲۹)

حضرت سعد بن ہشام بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ عالیہ کے بارہ میں ہمیں کچھ بتائیں۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ حضورؐ کے اخلاق و اطوار قرآن کے عین مطابق تھے۔ پھر پوچھا کہ کیا تم نے قرآن کریم میں یہ نہیں پڑھا 'وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقِ عَظِيمٍ' کہ اے رسول تو یقیناً اخلاق کے اعلیٰ ترین مقام پر ہے۔

۲۶ — عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْنَا إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أُنَبِّئُنِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ قُلْتُ بَلَى قَالَتْ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانِ الْقُرْآنَ - وَفِي رِوَايَةٍ كَانَتْ خُلُقَهُ الْقُرْآنَ -

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب جامع مسلاۃ اللیل ، مجمع البحار جلد

اول ص ۳۴ ، دلائل النبوة للبيهقي ص ۳۱)

حضرت سعد بن ہشامؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں نے عرض کی کہ اے ام المومنین مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں کچھ بتائیں۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا۔ کیوں نہیں، ضرور پڑھتا ہوں تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نبی کے اخلاق قرآن کریم کے عین مطابق تھے

۲۷ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ خُلُقُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ -

(مستدرک للحاکم تفسیر سورۃ المؤمنون جلد ۳ ص ۳۹۲ ، دلائل النبوة

للبيهقي باب ذکر اخبار رویت فی شأنہ و اخلاقہ ص ۳۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور اطوار زندگی قرآن کریم کے عین مطابق تھے۔

۲۸ — مَا لَيْكَ أَنْتَ بَلَّغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ -

( مؤطا امام مالک - باب فی حسن الخلق ص ۳۶۴ : السنن الکبریٰ

مع جواهر النقی کتاب الشہادۃ باب بیات مکارم الاخلاق ص ۱۹۲ )

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا اخلاقِ حسنہ کی تکمیل کیلئے مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ یعنی میں اچھے اور  
 اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کیلئے مبعوث ہوا ہوں۔

۲۹ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ احْسِنْتَ خَلْقِي فَأَخْبِرْ خُلُقِي.

( مسند احمد ص ۳۰ - ۳۱ )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تو نے میری شکل و صورت  
 اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق و عادات بھی اچھے  
 بنا دے۔

۳۰ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ اسْتَشْرَفَهُ النَّاسُ فَقَامُوا  
 قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجْتُ فِيمَنْ  
 خَرَجَ فَلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ

فَكَانَ أَوَّلُ مَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا  
الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

( سنن دارمی کتاب الاستئذان باب فی افشاء السلام ، ترمذی البواب

صفة القيامة ص ۲۶ )

حضرت عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کیلئے نکلے۔ میں بھی ان لوگوں  
میں شامل تھا۔ جب میں نے حضور کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی  
جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ حضور نے اس موقع پر فرمایا: اے لوگو! سلام  
کو عام کرو، ضرور مندوں کو کھانا کھلاؤ، رشتہ داروں کیساتھ صلہ رُحی کرو اور جب  
لوگ سوئے ہوئے ہوں تو نماز پڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تم امن اور سلامتی  
کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۱ — عَنْ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ  
عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ  
وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُمْحَىٰ بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ  
الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ  
نَبِيٌّ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت جبیر بن مطعمؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعہ  
کفر کا قلع قمع ہوگا۔ میں حاشر ہوں میری پیروی میں لوگوں کا حشر ہوگا اور



میں آخر میں آنے والا ہوں میرے بعد کوئی (مستقل) نبی نہیں ہوگا۔

۳۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتِّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُجِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِنَبِيِّنَا. (مسلم کتاب المساجد ص ۱۹۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ حقائق و معارف کے جامع کلمات مجھے دیئے گئے ہیں۔ رعب سے میری مدد کی گئی۔ میرے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں۔ میرے لیے ساری زمین پاک و صاف مسجد اور جائے عبادت قرار دی گئی۔ اور مجھے ساری مخلوقات کی طرف بھیجا گیا اور مجھے بیوں کا خاتم بنایا گیا۔

لے قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجِدُكُ فِي طِينِهِ - (مسند احمد ص ۶۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

۳۳ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَإِنَّمَا أَذَرَكَ الرَّجُلُ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً۔

(نسائی کتاب الطہارت باب التیمم بالصعیذ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ باتیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ ساری زمین میرے لیے مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنائی گئی ہے۔ جہاں بھی میری امت کے کسی آدمی پر نماز کا وقت آئے وہ وہاں نماز پڑھ سکتا ہے (دوسرے مذاہب کی طرح انہیں عبادت خانے میں نہیں جانا پڑتا) مجھے شفاعت کا شرف حاصل ہوا جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو حاصل نہیں ہوا۔ مجھے تمام لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے حالانکہ مجھ سے پہلے خاص قوم کیلئے نبی مبعوث ہوتا تھا۔

۳۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(ترمذی ابواب العنایب باب ما جاء فی بشاشۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن حارثؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکراتے ہوئے کسی اور شخص کو نہیں دیکھا۔  
(یعنی ہر وقت آپ کے چہرہ مبارک پر تبسم کھلا رہتا۔)

۳۵ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِيهِ - إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ - (بخاری کتاب الادب باب التبسم والضحك)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی زور کا قہقہہ لگا کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ کا ہنسنا تبسم کے انداز کا ہوتا تھا۔

۳۶ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَيْلٌ وَكَانَ يَلْقَاهُ جَبْرَيْلٌ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرَيْلٌ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ - (رياض الصالحين باب الجود)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور جب رمضان میں جبرائیل آپ کے پاس قرآن کریم کا دور کرنے آتے تو آپ پہلے سے بھی زیادہ سخاوت کا اظہار فرماتے بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ بھلائی اور سخاوت میں آپ موسلا دھار بارش اور اسمیں چلنے والی تیز ہوا سے بھی تیز رفتار دکھائی دیتے۔

۳۷ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَ لَقَدْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَأَعْطَاهُ عَنَّمَا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ: يَا قَوْمِ اسْلِمُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءَ مَنْ لَا يَخْشَى الْفَقْرَ، وَإِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمَ مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يَلْبَثُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (مسلم كتاب الفضائل باب ما سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قط فقال لا ، مستد احمد ۱۴۵-۱۴۸)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کا واسطہ دیکر مانگا جاتا تو آپؐ حسب استطاعت ضرور دیتے ایک دفعہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپؐ نے اس کو بکریوں کا اتنا بڑا ریوڑ دیا کہ دو پہاڑیوں کے درمیان کی وادی بھر گئی۔ جب وہ بکریاں لیکر اپنی قوم میں واپس آیا تو آکر کہا لوگو! اسلام قبول کر لو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس طرح دیتے ہیں جیسے عزت و احتیاج کا انہیں کوئی ڈر ہی نہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر کوئی آدمی دنیا کی خاطر اسلام قبول کر لیتا تو کچھ مدت کے بعد وہ محسوس کرنے لگتا کہ دنیا و مافیہا میں سے اسلام سے زیادہ اسے اور کوئی چیز محبوب نہیں۔

۳۸ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ زَحَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْثِيٍّ وَ

فِي رَجُلٍ نَعَلَ كَثِيفَةً فَوَطَّئَتْ بِهَا عَلَى رَجُلٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْفَحَتِي نَفْحَةً يَسُوطٍ فِي يَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ  
 اللَّهِ أَوْجَعَتْنِي قَالَ فَبِتْ لِنَفْسِي لَا ثَمًا أَقُولُ أَوْجَعَتْ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِتْ بِبَيْنَلَةٍ كَمَا يَعْلَمُ اللَّهُ فَلَمَّا  
 أَصْبَحْنَا إِذَا رَجُلٌ يَقُولُ آيَتُ فُلَانٌ قَالَ قُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي كَانَ  
 مِنِّي بِالْأُمْسِ قَالَ فَاَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مُتَخَوِّفٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ وَطَّئْتَ بِنَعْلِكَ عَلَى رَجُلٍ  
 بِالْأُمْسِ فَأَوْجَعَتْنِي فَانْفَحْتُكَ نَفْحَةً بِالسَّوْطِ فَهَذِهِ ثَمَانُونَ  
 نَعْجَةً فَخُذْهَا بِهَا - (مسند دارمی باب فی سخاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۳۲)

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں ایک عرب نے ان سے  
 ذکر کیا کہ جنگِ حنین میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا پاؤں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کے پاؤں پر جا پڑا۔ سخت قسم کی چلی جو میں نے پہن رکھی تھی اس کی  
 وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پاؤں بُری طرح زخمی ہو گیا۔ حضورؐ نے  
 تکلیف کی وجہ سے ہلکا سا کوڑا مارنے بوئے فرمایا، بسم اللہ! تم نے میرا پاؤں زخمی کر دیا ہے  
 اس سے مجھے بڑی ندامت ہوئی۔ ساری رات میں سخت بے چین رہا کہ  
 مائے مجھ سے یہ غلطی کیوں ہوئی۔ صبح ہوئی تو کسی نے مجھے آواز دی کہ حضورؐ  
 تمہیں بلاتے ہیں۔ مجھے اور گھبراہٹ ہوئی کہ کل کی غلطی کی وجہ سے شاید  
 میری شامت آئی ہے۔ بہر حال میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے بڑی شفقت سے  
 فرمایا۔ کل تم نے میرا پاؤں کچل دیا تھا اور اس پر میں نے تمہیں ایک کوڑا ہلکا

سامارا تھا اس کا مجھے افسوس ہے۔ یہ انٹی بکریاں تمہیں دے رہا ہوں یہ لو (اور جو تکلیف تمہیں مجھ سے پہنچی ہے، اسے دل سے نکال دو۔ حضورؐ کی اس شفقت اور مشفقانہ انداز سے میری پریشانی کو دور کرتے پر میں حیران رہ گیا۔)

۳۹ — عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَهُ مِنْ حُنَيْنٍ فَعَلِقَهُ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ فَحَطَفَتْ رِدَائِهِ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطُونِي رِدَائِي فَلَوْ كَانَ لِي عَدَدُ هَذِهِ الْعِصَاهِ نَعَمًا لَقَسَمْتُهِ بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخِيَلًا وَلَا كَذَابًا وَلَا جَبَانًا۔

(بخاری کتاب الجہاد مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطَى

المؤلفة قلوبهم ، مشکوٰۃ باب فی اخلاقہ وشمائلہ ... الخ)

حضرت جُبَیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی کے دوران ایک موقع پر کچھ اُجڑ دیہاتی آپؐ کے پیچھے پڑ گئے وہ بڑے اصرار سے سوال کر رہے تھے۔ جب آپؐ انہیں دینے لگے تو انہوں نے اتنا رش کیا کہ آپؐ کو مجبوراً ایک درخت کا سہارا لینا پڑا۔ حتیٰ کہ آپؐ کی چادر چھین لی گئی۔ آپؐ نے فرمایا میری چادر مجھے واپس دے دو۔ پھر کیکروں کے بہت بڑے جنگل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا۔ اگر اس وسیع جنگل کے برابر بھی میرے پاس اونٹ ہوں تو میں ان کو تقسیم کرنے میں خوشی

محسوس کروں گا اور تم مجھے کبھی بھی بخل سے کام لینے والا، بڑا نکتے والا یا بزدلی دکھانے والا نہیں پاؤ گے۔

۴۰ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَوْقَدَ نَارًا ، فَجَعَلَ الْجُنَادُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا أَخِذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي۔

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ جلائی تو بھورے اور پروانے اس میں گرنے لگے وہ آدمی ان پروانوں کو آگ سے ہٹانے لگا گیا تاکہ وہ آگ میں جل نہ مرے۔ ایسا ہی دوزخ کی آگ سے بچانے کیلئے میں تم کو پیچھے سے پکڑتا ہوں اور تم میرے ہاتھوں سے نکل نکل جاتے ہو۔

۴۱ — عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَثَلِي وَمَثَل مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا التَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالْتَجَاءُ فَاطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مُهْلَتِهِمْ وَكَذَبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاَحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَ

مَثَلٌ مِّنْ عَصَانِيْ ذَكَذَبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ -

(مسلم کتاب الفضائل باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الامۃ)

حضرت ابو موسیٰ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری مثال اور اللہ تعالیٰ نے جو شریعت دیکر مجھے مبعوث کیا ہے، اسکی مثال اس انسان کی طرح ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا: اے میری قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بہت بڑا شکر دیکھا ہے۔ میں کھلے انداز میں تم کو متنبہ کر رہا ہوں کہ اپنا بچاؤ کر لو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔ اس پر کچھ لوگوں نے اس کی بات مان لی اور رات کے پہلے حصّہ میں ہی نکل گئے۔ اور اس فرصت سے فائدہ اٹھایا اور اس علاقے سے نکل کر محفوظ جگہ میں چلے گئے۔ قوم کے دوسرے لوگوں نے اسکی بات نہ مانی اور صبح تک وہیں رہے اور دشمن شکر نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ یہی مثال ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری بات مان لی اور اطاعت کی اور جو شریعت میرے لایا ہوں اس کی پیروی کی اور ان لوگوں کی ہے جنہوں نے میری نافرمانی کی اور جو میں حق لایا ہوں اس کی تکذیب کی اور اس وجہ سے برباد ہو گئے۔

۴۲ — عَنْ خُذُوَةَ بْنِ الْيُسَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رَوَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ بَرَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ أَتَى عَلَيْكَ

يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ

وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي



عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ  
فَانْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ فَلَمْ أَسْتَفِقْ إِلَّا بِقُرْبِ  
التَّعَالِي فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي فَتَنَظَرْتُ  
فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ  
قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ  
بِتَأْمُرِهِ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ وَسَلَّمْ عَلَيَّ  
ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَا مَلَكَ  
الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ إِنَّ  
شِئْتَ أَنْ أُطَبِّقَ عَلَيْهِمَا الْأَخْشَبِينَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ  
يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب الجہاد باب ما تلقى النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی

المشرکین والمنافقین)

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا  
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور اُحد والے دن  
سے بھی کوئی زیادہ تکلیف دہ دن آپ پر آیا ہے؟ (جنگ اُحد میں حضور علیہ السلام  
کے دندان مبارک شبید ہو گئے تھے اور خود کا ایک حصہ سر میں گر گیا تھا)  
حضورؐ نے فرمایا عائشہؓ تمہاری قوم سے مجھے بہت سی تکلیفیں پہنچی ہیں لیکن  
عقبہ والے دن تو بہت ہی زیادہ تکلیف اٹھائی جبکہ پیغام حق پہنچانے کے

لیے میں طائف میں ابن عبدیالہیل (کنانہ) کے پاس گیا (کہ وہ یہاں کے لوگوں کو تشدد سے باز رکھے اور تبلیغ حق کے سلسلہ میں میری مدد کرے) اور اس نے میری کوئی مدد نہ کی اور لوگوں کا تشدد اس قدر بڑھا کہ میں شدتِ غم اور تھکاوٹ کی وجہ سے یہ بھی نہ جان سکا کہ میں کس طرف جا رہا ہوں یہاں تک کہ قرنِ ثعالب (ایک پہاڑی چٹان) کی اوٹ میں کچھ سستانے کیلئے بیٹھ گیا وہاں پر جب میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو دیکھا کہ بادل سایہ کیے ہوئے ہے اور اس میں جبرئیل ہے۔ جبرئیل نے کہا کہ اللہ نے وہ تمام باتیں سن لی ہیں جو تیری قوم نے تجھے کہی ہیں اور جو تکالیف تجھے پہنچائی ہیں۔ میرے ساتھ اللہ نے پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ جو بھی تم اس قوم کے بارہ میں فیصلہ کرو وہ اس کو بجا لاوے۔ پھر پہاڑ کے فرشتے نے بھی مجھے سلام کیا اور کہا کہ اے محمدؐ میں ملک الجبال ہوں اللہ نے تمہاری قوم کی باتیں جو تجھے کہی ہیں اور وہ تکالیف جو تجھے پہنچائی ہیں سن لی ہیں اور مجھے تمہاری مدد کے لیے بھیجا ہے۔ آپ مجھے جو بھی حکم دیں گے وہ میں بجا لاؤں گا۔ اگر آپ کہیں کہ ان دو پہاڑوں کو (جن کے درمیان طائف کا شہر آباد ہے) آپس میں ملا دوں اور اس کے درمیان رہنے والوں کو پیس دوں تو میں ایسا کر دوں گا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑوں کے فرشتے کو کہا مجھے امید ہے کہ ان لوگوں کی نسل سے شرک سے بچنے والے اور خدائے واحد کی عبادت کرنے والے افراد پیدا ہوں گے اس لیے میں ان لوگوں کو نیست و نابود کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

۴۳ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلِفُ الْبَعِيرَ وَيُقِيمُ  
 الْبَيْتَ وَيَخْصِفُ النَّعْلَ وَيَرْقَعُ الثَّوبَ وَيَحْلِبُ الشَّاةَ وَ  
 يَأْكُلُ مَعَ الْخَادِمِ وَيَطْحَنُ مَعَهُ إِذَا أُعْيَا وَكَانَ لَا يَمْنَعُهُ  
 الْحَيَاءُ أَنْ يَحْمِلَ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوقِ إِلَى أَهْلِهِ وَكَانَ  
 يُصَافِحُ الْغَنَى وَالْفَقِيرَ وَيُسَلِّمُ مُبْتَدِيًا وَلَا يَحْتَقِرُ مَا دُعِيَ  
 إِلَيْهِ وَلَوْ إِلَى حَشْفِ الثَّمَرِ وَكَانَ هَيِّئَ الْمُؤْنَةِ لَيْتَنَ الْخُلُقِ  
 كَرِيمِ الطَّبِيعَةِ جَمِيلِ الْمَعَاشِرَةِ طَلِقَ الْوَجْهَ بَسَامًا مِنْ غَيْرِ  
 ضَحْكِ مَحْزُونًا مِنْ غَيْرِ عُبُوسَةٍ مُتَوَاضِعًا مِنْ غَيْرِ مَذَلَّةٍ  
 جَوَادًا مِنْ غَيْرِ سَرَفٍ رَقِيقَ الْقَلْبِ رَحِيمًا بِكُلِّ مُسْلِمٍ لَمْ  
 يَتَجَشَّأْ قَطُّ مِنْ شَبِيعٍ وَلَمْ يَمُدَّ يَدَهُ إِلَى طَمْعٍ -

(اسد الغابہ جلد اول ص ۲۹ ، تشییریہ ص ۵۷ ، الشفاء ص ۷)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی زندگی بڑی سادہ تھی۔ آپؐ کسی کام کو عار نہیں سمجھتے تھے) اپنے اونٹ کو خود چارہ ڈالتے۔ گھر کے کام کاج کرتے۔ اپنی جوتیوں کی مرمت کر لیتے۔ کپڑے کو پیوند لگا لیتے۔ بکری دوہ لیتے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھا کر کھانا کھلاتے۔ آٹا پیستے پیستے اگر وہ تھک جاتا تو اس میں اسکی مدد کرتے۔ بازار سے گھر کا سامان اٹھا کر لانے میں شرم محسوس نہ کرتے امیر غریب ہر ایک سے مصافحہ کرتے۔ سلام میں پہل کرتے اگر کوئی معمولی

بکھوروں کی بھی دعوت دیتا تو آپ اسے حقیر نہ سمجھتے اور قبول کرتے۔ آپ نہایت ہمدرد، نرم مزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپکا رہن سہن بڑا صاف ستھرا تھا۔ بشارت سے پیش آتے۔ تبسم آپ کے چہرے پر جھلکتا رہتا۔ آپ زور کا قبضہ لگا کر نہیں بنستے تھے۔ خدا کے خوف سے فکر مند رہتے لیکن ترش روئی اور خشکی نام کو نہ تھی۔ منکسر المزاج تھے لیکن اس میں کسی کمزوری، پست ہمتی کا شائبہ تک نہ تھا۔ بڑے سخی (کھلے ہاتھ کے) لیکن بیجا خرچ سے ہمیشہ بچتے۔ نرم دل، رحیم و کریم تھے۔ ہر مسلمان سے مہربانی سے پیش آتے۔ اتنا پیٹ بھر کر نہ کھاتے کہ ڈکار لیتے رہیں۔ کبھی حرص و طمع کے جذبہ سے ہاتھ نہ بڑھاتے بلکہ صابر و شاکر اور کم پرتال رہتے

۴۴ — عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَ زَيْدٌ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا هَلْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا قَالَتْ نَعَمْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيُخِيطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ۔

(مسند احمد ۱۶۶ - ص ۱۶۷)

ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کوئی کام کاج کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا ہاں حضورؐ اپنی جوتی خود ممت کر لیتے تھے، اپنا کپڑا اسی لیا کرتے تھے اور اپنے گھ میں

اسی طرح کام کیا کرتے تھے جس طرح تم سب اپنے اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔

۴۵۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ (تَعْنِي فِي خِدْمَةِ أَهْلِهِ) فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

(بخاری کتاب الاذان باب من كان في حاجة اهله الخ)

حضرت اسود بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا: آپ کام کاج میں گھروالوں کا ہاتھ بٹاتے اور جب نماز کا وقت ہوتا تو باہر نماز کیلئے چلے جاتے۔

۴۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ فِدَاشُ رَسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ حَشَوْدُ مِنْ لَبِيفٍ۔

(بخاری کتاب الرقات باب کیف کان تیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے باریک نرم ریشے بھرے ہوئے تھے۔

۴۷۔ عَنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَكَاةٍ شَكَاةً فَإِذَا هُوَ مُصْطَبِحٌ عَلَى نِبَاءَةٍ قُطُوبَانِيَةٍ وَمَرَفَقُهُ مِنْ صُوفٍ حَشَوَهَا

إِذْ خَرُّ فَقَالَ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَرْتَنِي وَقَتَصِرْ عَلَيَّ  
الذُّبَابُ فَقَالَ يَا عُمَرُ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكُمْ  
الْآخِرَةُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ مَسَّهُ فَإِذَا هُوَ فِي شِدَّةٍ الْحُمَّى فَقَالَ  
تَحُمُّ هَكَذَا وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ هَذِهِ الْأُمَّةِ  
بَلَاءً نَبِيَّهَا ثُمَّ الْخَيْرُ ثُمَّ الْخَيْرُ وَكَذَلِكَ كَانَتْ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكُمْ  
وَالْأُمَمُ - (مسند الامام الاعظم كتاب الرقاق ص ۲۱)

حضرت اسود بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور بیمار تھے اور ایک قطوانی  
چادر پر لیٹے ہوئے تھے اور تکیہ ایسا تھا جس کے اندر اذخر گھاس بھری  
ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے حضور میرے ماں باپ آپ پر  
قربان ہوں قیصر و کسریٰ تو ریشمی گدے پر آرام کریں اور آپ اس حالت  
میں ہوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمر کیا تم اس  
بات پر خوش نہیں کہ یہ آرام وہ سامان تمہیں آخرت میں میسر آئیں اور  
ان دنیا داروں کے لیے صرف یہ دنیا ہو یعنی عیش و عشرت اور مسرفانہ  
زندگی ہمارا شیوہ نہیں۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے حضور کے جسم مبارک کو چھوا تو دیکھا  
کہ آپ شدید بخار میں مبتلا ہیں۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے حضور آپ تو اللہ  
کے رسول ہیں، تعجب ہے کہ آپ کو بھی اس قدر تیز بخار ہے۔ حضور نے  
فرمایا اس امت میں سب سے زیادہ آزمائش اس کے نبی کی ہے کہ وہ  
نمونہ ہے، پھر درجہ بدرجہ نیک اور بڑے لوگوں کی اور یہی طریق گزشتہ

نبیوں اور امتوں کے ساتھ بھی ہوتا رہا ہے۔

۴۸ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَرٌ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ أَذْنَتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِينُكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا إِنَّمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا كَرَالٍ اسْتَظَلَّتْ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا۔

(ابن ماجہ البواب الزہد باب مثل الدنيا ۳۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر نشانات تھے میں نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ ہماری جان آپ پر فدا ہو اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس چٹائی پر کوئی گدیلا وغیرہ بچھا دیں۔ جو آپ کو اس کے کھر درے پن سے بچائے یہ سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا ”مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا“ مجھے دنیا و دین سے لذتوں سے کیا عرض؟ میں تو صرف ایک مسافر کی طرح ہوں جو کچھ دیر سستانے کی عرض سے سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھ جاتا ہے اور پھر اسے چھوڑ کر اپنے سفر پر روانہ ہو جاتا ہے۔

۴۹ — عَنْ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخْرَجَتْ لَنَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كِسَاءً وَإِزَارًا غَلِيظًا قَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَيْنِ۔

(بخاری کتاب اللباس باب الاكسية مسلم کتاب اللباس باب التواضع فی اللباس .... الخ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موٹی کھدر کی چادر اور تہبند نکال کر دکھائی اور کہا کہ حضورؐ نے وفات کے وقت یہ کپڑے پہن رکھے تھے

۵۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... لَا يَأْتِيهِ وَلَا يَسْتَنْكِفُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ فَيَقْضِي لَهَا حَاجَتَهُمَا۔

(مسند دارمی باب فی تواضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں تبرک نام کو بھی نہ تھا۔ نہ آپؐ ناک چڑھاتے اور نہ اس بات سے بُرا مناتے اور بچنے کہ آپؐ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلیں اور ان کے کام آئیں اور انکی مدد کریں۔ یعنی بے سہارا عورتوں اور مسکینوں اور غریبوں کی مدد کے لیے ہر وقت کمر بستہ رہتے اور اس میں خوشی محسوس کرتے۔

۵۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرُ بْنُ حَرَامٍ وَكَانَ يُفْدِي بِلَبَتَيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيَجْهَرُكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَّتًا وَنَحْنُ حَاضِرُونَ وَكَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلًا دَمِيمًا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَهُوَ يَبْنِعُ مَتَاعَهُ فَاخْتَصَمَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لَا يُبْصِرُهُ فَقَالَ أَرْسِلْنِي مِنْ هَذَا فَأَلْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ لَا يَأَلُو مَا أَلَزَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَذَفَهُ وَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَتَّ يَشْتَرِنِي الْعَبْدَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا وَاللَّهِ تَجَدُّنِي كَأَسَدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّتَ عِنْدَ اللَّهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ وَقَالَ أَنْتَ عِنْدَ اللَّهِ غَالٍ۔

(شمائل الترمذی - باب ما جاء في صفته من احوال رسول الله صلى الله عليه وسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ گاؤں کا رہنے والا ایک صحابی جس کا نام زاہر بن حرام تھا اور دیکھنے میں بڑا بے مروت تھا گاؤں کی چیمہیں بطور تحفہ حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا کرتا تھا۔ جب وہ واپس جانے لگا تو حضورؐ بھی کچھ نہ کچھ تحفہ دے کر روانہ فرماتے۔ حضورؐ فرماتے زاہر ہمارا دیہاتی دوست ہے اور میں اس کا شہری دوست ہوں۔ حضورؐ اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے اسے دیکھا کہ منڈی میں اپنا سامان فروخت کر رہا ہے آپؐ نے پیچھے سے جا کر اسکی آنکھوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیئے۔ اس پر وہ کہنے لگا چھوڑو میری آنکھیں کس نے بند کی ہیں۔ جب اس نے محسوس کیا کہ آنکھیں بند کرنے والے تو حضورؐ ہیں تو اپنی پیٹھ کو حضورؐ کے سینے سے چٹا کر خوب رگڑنے لگا۔ حضورؐ مزاً فرماتے لگے یہ غلام مجھ سے کون خریدنا ہے۔ یہ سُن کر اُس نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم اس طرح تو

آپ گھائے میں رہیں گے۔ (مجھ حقیر اور بد صورت کو کون خریدے گا) اس پر حضورؐ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے نزدیک تم حقیر نہیں بلکہ بڑا قیمتی اور انمول وجود ہو۔

۵۲ — عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزْوَارَةً لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْرِعَا - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُسُلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتِ حُيَيٍّ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ : إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا ، أَوْ قَالَ شَيْئًا - (بخاری کتاب الاعتکاف باب هل يخرج المعتكف لحوائجهم ۲۴۲ - مسلم ۹۱۶)

حضرت ام المؤمنین صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ اعتکاف میں تھے۔ رات کے وقت میں آپ سے ملنے آئی کچھ دیر باتیں کرتی رہی۔ جب واپس جانے کیلئے اُٹھی تو حضورؐ بھی مجھے کچھ دُور چھوڑنے کیلئے میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ ہم دونوں جاہے تھے کہ پاس سے دو انصاری گزرے۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تیزی سے آگے نکل گئے۔ حضورؐ نے ان کو فرمایا: بھڑو یہ میری بیوی صفیہؓ ہیں۔ اس پر اُن انصاری انہوں نے عرض کیا

سبحان اللہ! (معاذ اللہ کیا ہم آپ پر بدگمانی کر سکتے ہیں؟) آپ نے فرمایا شیطان انسان میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ۔

۵۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدَيْ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب مباحثہ للامام واختیارہ من المباح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کو نہیں مارا، نہ کسی عورت کو نہ خادم کو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں آپؐ نے خوب جہاد کیا۔ آپ کو جب کبھی کسی نے تکلیف پہنچائی تو بھی آپؐ نے کبھی اُس سے انتقام نہیں لیا۔ ہاں جب اللہ تعالیٰ کے کسی قابل احترام مقام کی ہتک اور بے حرمتی کی جاتی تو پھر آپ اللہ تعالیٰ کی خاطر انتقام لیتے۔

۵۴ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا

فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَتْبَعَهُ النَّاسُ مِنْهُ -

(مسلم کتاب الفضائل باب مباحثہ صلی اللہ علیہ وسلم للأشام و

اختیارہ من المباح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو باتوں میں سے کسی ایک کے انتخاب کا اختیار دیا گیا تو آپ نے ان میں سے جو آسان ہو اُسے اختیار کیا لیکن اگر وہ بات گناہ کی ہوتی تو پھر آپ سب سے زیادہ اس سے دور رہنے والے ہوتے۔ یعنی گناہ کی بات کے آپ قریب بھی نہ جاتے خواہ وہ کتنی ہی آسان اور فائدہ مند نظر آتی۔

۵۵ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْوَاحِدُ مِنْ رَمَضَانَ أَحْيَا اللَّيْلَ كُلَّهَا وَيَقْظُ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِثْرَ -

(بخاری کتاب الصوم باب العشر الاواخر من رمضان، صحيح مسلم کتاب

الصوم باب الاجتهاد في العشر الاواخر من شهر رمضان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آجائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساری رات کو زندہ رکھتے۔ یعنی خود بیدار رہتے اور اپنے اہل و عیال کو بیدار رکھتے۔ خوب کوشش میں لگ جاتے اور عبادتِ الہی کے لیے اپنی کمر کس لیتے۔

۵۶ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَتْ رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم أَحْصَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ النَّاسِ  
وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزَعَ أَهْلَ الْمَدِیْنَةِ ذَاتَ لَیْلَةٍ فَأَنْطَلَقَ  
نَاسٌ قِلَّ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم  
رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِابْنِ طَلْحَةَ  
عُرِيٍّ فِي عُنُقِهِ السَّیْفُ وَهُوَ یَقُولُ : لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا  
قَالَ وَجَدْنَاكَ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا یَبْطَأُ

(مسلم کتاب الفضائل باب فی شجاعة النبی و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سب لوگوں سے زیادہ حسین، سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر  
تھے۔ ایک رات مدینہ میں (کسی طرف شور اٹھا اور) گھبراہٹ کے حالات پیدا  
ہوئے۔ لوگ اس شور کی طرف چل پڑے۔ راستے میں حضورؐ ان کو واپس  
آتے ہوئے ملے کیونکہ آپؐ سب سے پہلے اس طرف تیزی سے تشریف لے  
گئے تھے جدھر سے شور کی آواز آرہی تھی۔ حضورؐ ابو طلحہؓ کے گھوڑے کی  
انگی پیٹھ پر سوار تھے آپکی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی۔ آپؐ فرما رہے  
تھے: ڈر کی کوئی بات نہیں، ڈر کی کوئی بات نہیں۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا  
ہم نے اس گھوڑے کو سمندر پایا، یہ تو سمندر ہے! یعنی بہت تیز ہے  
حالانکہ گھوڑا بہت سست چلتا تھا۔ (حضورؐ کی برکت سے تیز رفتار ہو گیا۔)

۵۷ — عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم كَانَ فِي سَفَرٍ لَّهُ فَعَطِشُوا فَأَنْطَلَقَ سُرْعَاتٍ النَّاسِ

فَلَزِمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ  
حَفِظَكَ اللَّهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهِ نَبِيَّهٗ -

(ابوداؤد کتاب الادب باب الرجل يقول للرجل حفظك الله)

حضرت ابوقحادہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ لوگ پیاس کی شدت کی وجہ سے حضورؐ  
سے آگے نکل گئے (ناکہ پانی والی جگہ پر جلد پہنچ جائیں) اور میں حضورؐ کی  
حفاظت کی غرض سے اس رات حضورؐ کے ساتھ ساتھ رہا۔ اس پر حضورؐ نے  
مجھے وعادی اور فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے جس طرح تم نے اس  
کے نبی کی حفاظت کی ہے۔

۵۸ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ لَيْلًا حَتَّى نَزَلَ : وَاللَّهُ  
يَعِصْمُكَ مِنَ النَّاسِ - فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوا عَنِّي  
فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - (ترمذی ابواب التفسیر سورة المائدة)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضورؐ پر جب  
واللہ یعصمک من الناس کی وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے  
برے ارادوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
اُس رات خیمہ سے باہر بھانکا اور فرمایا۔ اب تم لوگ جا سکتے ہو کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے۔

۵۹ — عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ أَنَا وَالْبُسَفِيَّاتُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءُ فَلَمَّا اتَّقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُذِيرَيْنِ ، فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قَبْلَ الْكُفَّارِ ، وَأَنَا أَخِذُ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُفُهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ ، وَالْبُسَفِيَّاتُ أَخِذُ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَحَى عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابِ السَّمُرَةِ ، قَالَ الْعَبَّاسُ : وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا، فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوْتِي أَبْنُ أَصْحَابِ السَّمُرَةِ فَوَاللَّهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ جِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقْرِ عَلَى أَوْلَادِهَا - فَقَالُوا : يَا لَبَيْكَ يَا لَبَيْكَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكَفَّارَ وَالِدَعْوَةَ فِي الْأَنْصَارِ، يَقُولُونَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزَرَجِ ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ: هَذَا جِينٌ حَمَى الْوَهَيْسُ - ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيَّاتٍ فَرَفِي بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ :  
 اِنْهَزْ مُوَاوَرِبَ مُحَمَّدٍ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلَى هَيْئَتِهِ  
 فَيَمَّا ارَاى ، قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصِيَّاتِهِ ، فَعَاذَلْتُ  
 اَرَاى حَدَّهْمُ كَلِيلًا وَاَمَرَهُمْ مُدْبِرًا -

( مسلم کتاب الجہاد باب غزوة حنین )

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ حنین میں  
 مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا شرف حاصل تھا۔ میں اور  
 میرا بھتیجا ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب دونوں حضورؐ کے بالکل ساتھ  
 ساتھ تھے اور کسی وقت بھی آپؐ سے الگ نہ ہوئے تھے۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفید خچر پر تھے جب مسلمانوں اور مشرکوں میں  
 جنگ شروع ہوئی تو تیروں کی یکدم بوچھاڑ سے مسلمانوں کے قدم کچھ اٹھڑے  
 اور وہ پیچھے کی طرف بھاگنے لگے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر  
 کو ایڑ لگاتے ہوئے کافروں کی طرف برابر بڑھ رہے تھے۔ ابوسفیان آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب پکڑے ہوئے اور میں حضورؐ کے خچر کی لگام تھامے  
 خچر کو اس خیال سے روک رہا تھا کہ وہ زیادہ تیز نہ چلے۔ اس وقت  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اے عباسؓ! کیکرواں کو یعنی جنہوں  
 نے لیکر کے درخت کے نیچے بیعت رضوان کی تھی ان کو بلاؤ۔ حضرت عباسؓ کی آواز  
 بلند تھی۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے پوری آواز سے پکارا کہ بیعت رضوان  
 کربیوالے کہاں ہیں؟ جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ یوں مڑے



جس طرح گائے اپنے بچوں کی طرف مڑتی ہے ۔ اور لبتیک لبتیک کہتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑے اور کافروں کا مقابلہ کرنے لگے پھر انصار کو بلانے کیلئے حضورؐ نے فرمایا ۔ یعنی اے انصار ! اے انصار ! اللہ تعالیٰ کے رسولؐ آپ کو بلاتے ہیں ۔ پھر بنی حارث بن خزرج کو بلاوا ہوا ۔ غرض سب صحابہؓ نے واپس آکر کفار کا ڈٹ کر مقابلہ شروع کر دیا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خنجر پر سے ہی ذرا گردن اونچی کر کے جنگ کی صورتِ حال کو دیکھا اور فرمایا گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ۔ پھر آپؐ نے چند لنگریاں لیں اور کفار کی طرف پھینکیں اور فرمایا ۔ ” محمدؐ کے رب کی قسم وہ بھاگ گئے “ میں صورتِ حال کا جائزہ لینے کیلئے کچھ آگے بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دشمن کا زور ٹوٹ چکا ہے ۔ خدا تعالیٰ کی قسم ! یہ اُن لنگریوں کی برکت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں کی طرف پھینکی تھیں ۔ آخر کار کفار کو ہزیمت ہوئی اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے نمایاں فتح عطا کی ۔

۱۰۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ضِعَادًا أَقْدَمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أُرْدِ شَنْوَاءَ وَكَانَ يَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ فَسَمِعَ سُفْهَاءَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوْ أَنِّي رَأَيْتُ هَذَا الرَّجُلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ قَالَ فَلَقِيَهُ ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَرْقِي مِنْ هَذِهِ الرِّيحِ وَإِنَّ اللَّهَ يَشْفِي عَلَى يَدَيَّ مَنْ شَاءَ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَ

نَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ  
لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا  
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ قَالَ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَاءِ  
فَاعَادَ هُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
قَالَ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ وَقَوْلَ السَّحَرَةِ وَقَوْلَ  
الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنَ نَاعُوسُ  
الْبُخَيْرِ قَالَ فَقَالَ هَاتِ يَدَكَ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى قَوْمِكَ قَالَ  
وَعَلَى قَوْمِي قَالَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَرِيَّةً فَمَرُّوا بِقَوْمِهِ فَقَالَ صَاحِبُ السَّرِيَّةِ لِلْجَيْشِ هَلْ  
أَصَبْتُمْ مِنْ هُوَ لَاءٍ شَيْئًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَصَبْتُ مِنْهُمْ  
مِطْهَرَةً فَقَالَ رُدُّوْهَا فَإِنَّ هُوَ لَاءِ قَوْمُ ضِمَادٍ -

(مسلم کتاب الجمعة باب صلاة الجمعة وخطبتها)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ انہ شعوۃ کا ایک آدمی  
جس کا نام ضماد تھا مکہ میں آیا۔ وہ دم درود اور جھاڑ پھونک کرتا تھا اُس  
نے مکہ کے بعض بیوقوفوں سے سنا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانہ ہو گیا ہے  
اس پر اس نے دل میں خیال کیا کہ اگر میں انکے پاس جاؤں اور ان کو دم  
کروں تو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شفاء دے دے۔ چنانچہ وہ حضورؐ سے ملے اور  
کہا اے محمدؐ! میں دیوانگی کی اس بیماری کا دم کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اللہ

تعالیٰ میرے دم کی وجہ سے آپ کو شفاء دیگا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ضماد کے سامنے یہ کلمات بیان فرمائے۔ سب تعریف اللہ کے لیے ہے سو ہم اسی کی حمد کرتے ہیں، ہم اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ بٹھرائے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کا بندہ اور رسول ہے۔“ اس کے بعد آپؐ کچھ فرماتے گئے تو ضماد نے کہا: ذرا یہی کلمات دوبارہ فرمائیے۔ چنانچہ حضورؐ نے تین بار ان کلمات کو دوہرایا۔ اس پر ضماد نے کہا میں نے بڑے بڑے کاہنوں اور جادو گروں کا کلام سنا ہے۔ شعراء کو بھی سنا ہے لیکن ایسا پُر تاثیر کلام میں نے کسی سے نہیں سنا جیسا آپؐ سے سنا ہے۔ یہ تو سمندر کی گہرائی تک اثر کرنے والا کلام ہے یعنی دل میں اتر جانے والا ہے۔ اپنا مانہ بُرجائے میں بیت کرتا ہوں اور اسلام قبول کرتا ہوں چنانچہ اُس نے بیعت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی قوم کی طرف سے بھی تم یہی بیعت کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ (آپؐ جب مدینہ تشریف لے گئے تو) آپؐ نے اس قبیلہ کے علاقہ کی طرف ایک ہم بھیمی امیر لشکر نے اپنے فوجیوں کو کہا کیا ان لوگوں کی کوئی چیز انکی اجازت کے بغیر کسی نے لی ہے؟ ایک شخص نے کہا۔ ہاں میں نے ایک لوٹا لیا ہے۔ امیر لشکر نے اسے کہا کہ اسے واپس کر دو کیونکہ ان کا تعلق ضماد کی قوم سے ہے (اور ان کو امان حاصل ہے)

١١ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو  
 سُفْيَانَ مِنْ فِيهِ إِلَى ابْنِ أَبِي قَالٍ انْطَلَقْتُ فِي الْمَدِينَةِ الَّتِي كَانَتْ  
 بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا  
 أَنَا بِالشَّامِ إِذْ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنَ ابْنِ أَبِي قَالٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 إِلَى هِرْقُلَ قَالَ وَكَانَ وَحْيُهُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى  
 عَظِيمٍ بَصْرِيٍّ فَدَفَعَهُ عَظِيمٌ بَصْرِيٍّ إِلَى هِرْقُلَ قَالَ  
 فَقَالَ هِرْقُلُ هَلْ هُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي  
 يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ  
 فَدَخَلْنَا عَلَى هِرْقُلَ فَأَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ  
 نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ  
 فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي  
 ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلُ هَذَا عَنْ  
 هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوكُمْ  
 قَالُوا أَبُو سُفْيَانَ وَآيُمُ اللَّهِ لَوْلَا أَنْتَ يُؤْثِرُونَ عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَبْتُ  
 ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُنْ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ مِنَّا  
 ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ  
 فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ  
 لَا قَالَ أَيْتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ  
 ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ قَالِ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ

قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ  
 سَخْطَةُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ  
 قَالَ فَكَيْفَ كَانَتْ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا  
 وَبَيْنَهُ سَجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قَالَ  
 قُلْتُ لَا وَتَحْتُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ  
 فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَكَنْتَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخُلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ  
 هَذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ  
 لِيَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسْبِهِ فَيَكُفُّ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ  
 فَيَكُفُّ دُوْحَسْبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَ  
 سَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ  
 كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ  
 عَنْ اتِّبَاعِهِ أَضَعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ  
 وَهُمْ اتِّبَاعُ الرُّسُلِ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ بِالْكَذِبِ  
 قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ  
 لِيَدْعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ  
 هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةُ  
 لَهُ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بِشَاشَةَ الْقُلُوبِ  
 وَ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ  
 وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَتِمَّ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ

أَنْكُمْ قَاتِلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ  
 مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ يُبْعَثُ ثُمَّ تَكُونُ لَهَا الْعَاقِبَةُ  
 وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَعْدِرُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ لَا يَعْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ  
 لَا تَعْدِرُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدُ هَذَا الْقَوْلِ قَبْلَهُ فَرَعَمْتُ أَنَّ  
 لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا الْقَوْلُ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَرَ  
 بِقَوْلِ قَبْلِهِ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ قَالَ قُلْتُ يَا مَرْئِي  
 بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالْعَفَاةِ قَالَ إِنَّ يَكُ مَا تَقُولُ فِيهِ  
 حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ وَلَمْ أَكُ أَظُنُّهُ مِنْكُمْ  
 وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهِ لَأَحْبَبْتُ بَقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ  
 لَنَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنِي مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ قَالَ  
 ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا  
 فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ إِلَى  
 هَرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَا بَعْدُ  
 فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلِمًا وَأَسْلِمْ يَوْمَكَ  
 اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ  
 وَيَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ  
 إِلَّا اللَّهَ إِلَى قَوْلِهِ اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ  
 قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَكَثُرَ اللَّغَطُ وَأَمْرُنَا  
 فَأَخْرَجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ خَرَجْنَا لَقَدْ أَمَرَ أَمْرًا بَيْنَ

ابْنُ كَبْشَةَ إِنَّهُ لِيَخَافُهُ مِثْلُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَارِلْتُ مُؤْتِنًا  
 بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَيَطْفُرُ حَتَّى  
 أَذْخَلَ اللَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ - قَالَ الرَّهْرِيُّ فَذَعَاهِرَ قُلُوبَ  
 عَظَمَاءِ الرُّومِ فَجَمَعَهُمْ فِي دَارٍ لَهُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الرُّومِ هَلْ  
 تَكُمُ فِي الْفَلَاحِ وَالتَّرْشِدِ اخِرًا لَابِدٍ وَأَنْ يَثْبُتَ لَكُمْ مُلْكُكُمْ  
 قَالَ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا  
 قَدْ عُلِقَتْ فَقَالَ عَلَى بِهِمْ فَدَعَا بِهِمْ فَقَالَ إِنِّي إِنَّمَا اخْتَبَرْتُ  
 شِدَّةَ تَكُمُ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكُمْ الَّذِي أَحْبَبْتُ فَسَجَدُوا  
 لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ - (بخاری کتاب التفسیر سورة آل عمران قل یا اهل الکتاب تعالوا الی کلمۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ  
 مجھ سے خود ذکر کیا کہ میں اس زمانے میں جبکہ ہمارے اور آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کے درمیان صلح حدیبیہ کا معاہدہ ہوا تھا۔ شام کے علاقے  
 میں تجارت کی غرض سے گیا۔ ابھی میں شام میں ہی تھا کہ آنحضرتؐ کا تبلیغی  
 خط قیصر روم ہرقل کے پاس پہنچا۔ یہ خط وحیۃ الکلبی لائے تھے۔ انہوں  
 نے بصری کے سردار کو یہ خط دیا تاکہ وہ ہرقل کے پاس آپؐ کا یہ خط پہنچا  
 دے۔ جب یہ خط ہرقل کو ملا تو اس نے پوچھا یہاں اس عربی شخص کی قوم  
 کا کوئی آدمی ہے جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں (کچھ  
 لوگ اس علاقہ میں آئے ہوئے ہیں) چنانچہ قریش کی جماعت سمیت مجھے  
 بلایا گیا۔ ہم جب ہرقل کے دربار میں پہنچے تو ہمیں اس کے سامنے بٹھایا

گیا۔ پھر ہرقل نے پوچھا تم میں اس عربی شخص کا جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟ ابو سفیانؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس کا قریبی رشتہ دار ہوں۔ چنانچہ منتظمین نے مجھے ہرقل کے سامنے بٹھادیا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھایا۔ پھر ہرقل نے ترجمان کو بلایا اور اسے کہا۔ ان لوگوں کو جو میرے سامنے بیٹھے ہیں، کہو کہ میں اس شخص کے متعلق جو نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، ابو سفیان سے بعض باتیں پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو تم مجھے پیچھے سے اشارہ کر کے بتا دینا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ ابو سفیانؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے پیچھے بیٹھنے والے ساتھی میرا جھوٹ ظاہر کر دیں گے تو میں ضرور کذب بیانی سے کام لیتا۔ بہر حال ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو تمہارے نبی کا حسب نسب کیسا ہے؟ ابو سفیانؓ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا وہ بڑا خاندانی آدمی ہے۔ پھر اس نے پوچھا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ نہیں۔ پھر اس نے کہا نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کبھی تمہیں اس کے جھوٹ کا تجربہ ہوا؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا بڑے امیر اور با اثر معزز لوگوں نے اسکو مانا ہے یا کمزور لوگوں نے؟ میں نے جواب دیا کمزور اس پر ایمان لائے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا۔ بڑھ رہے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا مسلمان ہونے کے بعد کوئی اس دین کو بُرا سمجھتے ہوئے مرتد بھی ہوا ہے؟ میں نے کہا۔ نہیں۔ پھر



اُس نے کہا کیا تم نے اس سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔  
اُس نے پوچھا تمہاری لڑائی کا نتیجہ کیا رہا؟ میں نے جواب دیا لڑائی کا  
ڈول کبھی ہماری طرف جھک جاتا اور کبھی اس کی طرف۔ کبھی ہم کامیاب  
ہو جاتے اور کبھی وہ۔ پھر اس نے پوچھا کبھی اُس نے غداری اور بدعہدی  
بھی کی ہے؟ میں نے کہا اس سے پہلے تو نہیں کی لیکن آج کل ہمارا اس  
سے صلح کا معاہدہ ہوا ہے نامعلوم اب اس کے بارہ میں وہ کیا رویہ  
اختیار کرے۔ ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اس ساری گفتگو میں سوائے  
اس بات کے مجھے اور کوئی موقعہ آپ کے خلاف کہنے کا نہ ملا۔ پھر اُس  
نے پوچھا کیا یہ دعویٰ اس سے پہلے وہاں کے لوگوں میں سے کسی نے  
کیا ہے؟ میں نے جواب دیا نہیں۔ پھر شہنشاہ نے اپنے ترجمان کو کہا  
ابوسفیان کو بتاؤ کہ میں نے تجھ سے اس مدعی نبوت کے حسب و نسب کے  
متعلق پوچھا تو تم نے جواب دیا کہ اس کا خاندان معزز ہے اور رسول  
ہمیشہ معزز خاندان میں سے ہی آتے ہیں۔ میں نے تم سے پوچھا اس  
کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ بھی ہوا ہے؟ تم نے جواب دیا۔ نہیں  
اس سے میں نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ  
ہوتا تو میں سمجھتا یہ اپنے باپ دادا کی سلطنت کی خواہش رکھتا ہے  
میں نے اس کے ماننے والوں کے متعلق پوچھا کہ وہ غریب ہیں یا امیر  
اور با اثر؟ تم نے جواب دیا کہ وہ کمزور ہیں۔ اور شروع میں رسولوں پر  
ایمان لانے والے کمزور ہی ہوا کرتے ہیں۔ میں نے تجھ سے پوچھا اس

دعویٰ سے پہلے بھی کبھی تم نے اس پر جھوٹ بولنے کا الزام لگایا؟ تو نے کہا نہیں۔ میں نے یقین کر لیا کہ جو شخص لوگوں سے جھوٹ نہیں بولتا وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔ پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا اسلام قبول کرنے کے بعد اس کو تاپسند کرتے ہوئے ان میں سے کوئی مرتد بھی ہوا ہے؟ تو نے جواب دیا نہیں۔ اور ایمان کی یہی حالت ہوتی ہے کہ جب بشاشتِ قلبی کے ساتھ وہ مل جائے تو پھر اس سے پھرنا محال ہوتا ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تم نے جواب دیا۔ بڑھ رہے ہیں تعداد میں بھی اور استقامت میں بھی۔ اور ایمان کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کیا کبھی تم نے اس سے جنگ کی ہے؟ تو نے جواب دیا ہم نے اس سے کئی لڑائیاں لڑی ہیں۔ کبھی لڑائی کا پلڑا ہماری طرف جھک جاتا کبھی اس کی طرف، کبھی وہ ہم پر فتح پاتا ہے اور کبھی ہم۔ اور رسولوں کی یہی حالت ہوتی ہے ابتداء میں ابتلاء آتے ہیں اور پھر آخر انہیں فتح حاصل ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے یہ بھی پوچھا کبھی اس نے غداری کی ہے؟ تو نے کہا۔ نہیں۔ رسولوں کی یہی شان ہونا کرتی ہے وہ کبھی بد عہدی اور غداری نہیں کرتے (وہ قول کے پکتے اور عہد کے سچے ہونے ہیں) پھر میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم میں سے کسی نے پہلے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ تم نے کہا نہیں۔ میں نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر اس سے پہلے کسی اور نے نبوت کا دعویٰ

کیا ہوتا تو میں سمجھتا یہ شخص پہلے شخص کی نقل کر رہا ہے۔ البوسفیان کہتے ہیں پھر ہرقل نے پوچھا وہ تم کو کیا کام کرنے کیلئے کہتا ہے۔ میں نے جواب دیا وہ کہتا ہے نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، صلہ رحمی کرو، پاک دامن بنو۔ اس پر ہرقل نے کہا۔ جو باتیں تم نے بتائی ہیں اگر وہ سچی ہیں تو یقیناً وہ نبی ہے۔ مجھے یہ تو توقع تھی کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ وہ تم میں مبعوث ہوگا۔ اگر میرے حالات مجھے اجازت دیتے تو میں ضرور اس نبی کو ملنے کیلئے جانا اور اگر میں اسکی خدمت میں ہوتا تو اس کے قدم دھوتا۔ اس نبی کی سلطنت اس زمین تک پہنچے گی جہاں میں نے قدم رکھے ہوئے ہیں۔ البوسفیان کہتے ہیں کہ پھر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوا یا اور اسے پڑھا جس میں لکھا تھا۔ ”بے انتہاء کرم کرنیوالے اور بار بار رحم کرنیوالے خدا کے نام کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں۔“ یہ خط اللہ تعالیٰ کے رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے شاہِ روم ہرقل کی طرف ہے۔ جو شخص ہدایت کی پیروی کرتا ہے اس پر سلامتی ہو۔ اس تمہید کے بعد میں تجھے اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام قبول کرو سلامتی پاؤ گے۔ اگر تم قبول کرو گے تو اللہ تعالیٰ تجھے دوہرا اجر دیگا لیکن اگر تم نے منہ پھیرا اور مجھے نہ مانا تو سارے اہل روم کا گناہ تیرے سر ہوگا۔ اے اہل کتاب! اس مقصد میں ہمارے ساتھ تعاون کرو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے جسے تم بھی صحیح مانتے ہو اور ہم بھی کہ ہم

اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ خط میں یہ آیت یَا هَلْ الْكِتَابِ  
تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ سے  
لے کر اَشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ تک لکھی ہوئی تھی۔ جب ہرقل یہ  
خط پڑھ چکا تو دربار میں شور مچا اور چہ میگوئیاں بڑھ گئیں چنانچہ اُس  
نے ہمارے متعلق حکم دیا اور ہمیں دربار سے باہر بھیج دیا گیا۔ باہر آکر میں  
نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ ابن ابی کبشہ یعنی آنحضرتؐ کی شان تو بہت  
بڑھ گئی ہے۔ کیا ہی شان ہے کہ شاہِ روم بھی اس نبی سے ڈرتا ہے!  
پس مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرتؐ ضرور غالب ہوں گے۔ آخر کار اللہ نے  
مجھے بھی اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔ اس حدیث کے راوی امام  
زہری کہتے ہیں کہ ہرقل کی خدمت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا خط پہنچا تو اس نے تمام حالات کی تحقیق کے بعد ارکانِ سلطنت کو  
دربار میں بلایا اور کہا: اے سردارانِ قوم! اگر تمہیں کامیابی اور رشد  
کی ضرورت ہے اور تم چاہتے ہو کہ تمہاری سلطنت قائم رہے تو اس  
نبی کو مان لو۔ سردارانِ قوم یہ بات سُن کر دروازوں کی طرف یوں بھاگے  
جیسے جنگلی گدھے بدک کر بھاگتے ہیں۔ لیکن انہوں نے دروازوں کو بند  
پایا۔ اس پر ہرقل نے ان کو واپس بلایا اور کہا میں تو دراصل تمہاری دینی  
پختگی کا امتحان لے رہا تھا۔ چنانچہ تمہاری دینی پختگی کا مجھے علم ہو گیا ہے  
(کہ تم عیسائیت پر بڑی سختی سے قائم ہو) یہ سُن کر سب درباری اپنے  
بادشاہ کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور اس سے خوش اور راضی

ہو گئے۔

۶۲ (۱) — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفِي ابْتِهَارَ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبْشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْعِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيَنْ تَرْيِدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرِجْنِي قَوْمِي فَأَرِيدُ أَنْ أَسِيرَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكُلَّ وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَإِنَّا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَأَعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَارْجِعْ وَارْتَحِلْ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ اتَّخِرْجُونِ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكُلَّ وَيَقْرَى الضَّيْفَ وَيعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَابِ ابْنِ الدَّغْنَةِ وَقَالُوا لَا بِنِ الدَّغْنَةِ مُرَّابَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيَصِلْ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِنَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ

لَا يَنْبَغِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعِينُ  
بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي دَارِ غَيْرِهِ ثُمَّ بَدَأَ الْإِنْسِي بَكْرٍ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا  
بِفَنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَدَّفُ عَلَيْهِ  
نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ  
وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَاءَ لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْرَعَ  
ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ  
فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَحْزَنًا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكَ عَلَى أَنَّ  
يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَأَبْتَنَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ  
فَاعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنَّ يُفْتِنَ نِسَاءَنَا  
وَأَبْنَاؤَنَا فَأَنْهَاهُ فَإِنَّ أَحَبَّ أَنْ يُقْتَصَرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي  
دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَمَى إِلَّا أَنْ يُعْلَنَ بِذَلِكَ فَسَلَّهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ  
ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِإِنْسِي بَكْرٍ  
إِلَّا سِتْلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى إِمَامِي بَكْرٍ فَقَالَ  
قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِنَّمَا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ  
وَأَمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَأَحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ إِنِّي  
أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ  
وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ  
إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هَجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَا بَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَتَانِ

فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ وَرَجَعَ عَامَّةٌ مَنْ كَانَ هَاجِرًا  
 بِأَذْنِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ وَتَجَهَّرَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ فَقَالَ  
 لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكَ فَإِنِّي أَرْجُو  
 أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ يَا بَنِي أُمِّ قَيْسٍ  
 نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ لِيُصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاغِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَّ السَّمُرُ  
 وَهُوَ الْخَبْطُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ.

قَالَتْ عَالِشَةُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي  
 بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ هَذَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقِنًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا  
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِدَاءُ لَهْ أَبِي وَأُمِّي وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ  
 السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
 إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ يَا بَنِي أُمِّ قَيْسٍ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ  
 لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصَّحَابَةُ يَا بَنِي أُمِّ قَيْسٍ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ  
 أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ يَا بَنِي أُمِّ قَيْسٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَى رَاغِلَتَيَّ هَاتَيْنِ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالثَّمَنِ قَالَتْ عَالِشَةُ

فَجَهَّزْنَا هُمَا أَحَثَ الْجَهَّازِ وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ  
فَقَطَعْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا فَرَبَطْتُ  
بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ فَبَذَلْتُ سُعَيْتُ ذَاتِ النِّطَاقِ قَالَتْ  
ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ بِغَارٍ  
فِي جَبَلٍ ثَوْرٍ فَكَمْنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ  
ابْنُ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفُ لَقِنُ فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا  
بِسَحَرٍ فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا  
يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاةٌ حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ  
الظَّلَامُ وَيَزْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ  
مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنْ  
الْعِشَاءِ فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلِ وَهُوَ لَبَنٌ مِنْحَتُهُمَا وَرَضِيفُهُمَا  
حَتَّى يَنْبَغِيَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ يَخْسِرُ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ  
لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ أَبِي بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ  
بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا حَزْرِيًّا. وَالْخَزْرِيَّةُ الْمَاهِرُ بِإِلْهَادِيَةِ قَدْ  
عَمَسَ جِلْفًا فِي الْإِلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ وَهُوَ عَلَى  
دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَأَمَنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاجِلَتَيْهِمَا وَاعْدَاهُ غَلًا  
ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بِرَاجِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا  
عَامِرُ بْنُ فَهَيْرَةَ وَالدَّيْلُ فَآخَذَ بِهِمْ عَلَى طَرِيقِ السَّوَالِجِ



قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدَلِّجِيُّ  
 وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ  
 أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ ابْنَ جُعْشَمٍ يَقُولُ جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ  
 يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ بَكْرِ  
 دِيَّةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِمَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ  
 فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدَلِّجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ  
 مِنْهُمْ حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ فَقَالَ يَا سُرَاقَةَ إِنِّي  
 قَدْ رَأَيْتُ ابْنًا أَسْوَدًا بِالسَّاحِلِ أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ قَالَ  
 سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ لَيَسُؤُا بِهِمْ وَلَكِنَّكَ  
 رَأَيْتَ فَلَانًا وَفُلَانًا إِنِ انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ سَاعَةً  
 ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَ  
 وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْكَمَةِ فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ وَأَخَذْتُ رُمْحِي فَخَرَجْتُ  
 بِهِ مِنْ ظَهْرِ الْبَيْتِ فَخَطَطْتُ بِرُجْهِ الْأَرْضَ وَخَفَضْتُ عَلَيْهِ  
 حَتَّى اتَّيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ  
 مِنْهُمْ فَعَثَرْتُ بِي فَرَسِي فَخَرَرْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي  
 إِلَى كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا  
 أَضَرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الذِّئْيُ الْكَرَّةُ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَعَصَيْتُ  
 الْأَزْلَامَ تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ لَا يَنْتَفِتُ وَالْبُؤُوكُ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ سَاخَتْ

يَدَا فَرِسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ فَخَرَرْتُ عَنْهَا  
ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ فَلَمْ تَكُدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا فَلَمَّا اسْتَوَتْ  
قَائِمَةً إِذَا لَا ثَرِيْدِيْهَا غُبَارُ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ  
فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ فَخَرَجَ الَّذِي الْكُرَّةُ فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ  
فَوَقَفُوا فَرَكِبْتُ فَرِسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حَيْثُ  
لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ إِنَّ سَيِّظَهُرُ أَمْرُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا  
فِيكَ الدِّيَةَ وَأَخْبَرْتَهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ وَعَرَضْتُ  
عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالْمَتَاعَ فَلَمْ يَزَالِي وَلَمْ يَسْأَلَانِي إِلَّا أَنْ تَالَ  
أَخْفَ عَنَّا فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ نُفَيْرَةَ  
فَكَتَبَ لِي فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَ فِي عُرْوَةَ بِنْتُ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ  
كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ  
بِالْمَدِينَةِ بِمُخْرَجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ  
مَكَّةَ فَكَانُوا يَخْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى  
يَرُدَّهُمْ حَرَّ الظَّهِيرَةِ فَانْقَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطْلَوْا انْتِظَارَهُمْ

فَلَمَّا أَوْذَا إِلَىٰ بُيُوتِهِمْ أَذْنًا مِنْ رَبِّكَ مِنْ يَهُودَ عَلَىٰ أَطْمٍ مِنْ  
أَطْمِهِمْ لَا مَرِيضٌ يُنْظَرُ إِلَيْهِ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُوقُ بِهِمُ السَّرَابَ فَلَمْ يَمْلِكِ  
الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ يَا عَلِيُّ صَوْتِهِ يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمْ  
الَّذِي تَنْتَظِرُونَ فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلَاحِ فَتَلَقَّوْا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَظْهَرُ الْحَرَّةُ فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ  
الْيَمِينِ حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ وَذَلِكَ يَوْمَ  
الْإِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْوَلَدِ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ وَجَلَسَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ  
الْأَنْصَارِ بِمَنْ لَمْ يَرِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ  
أَبَا بَكْرٍ حَتَّى أَصَابَتْ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَاقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً  
وَأُتِيَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَ النَّاسِ  
حَتَّى بَرَكْتَ عِنْدَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ  
وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ مَرْبِدًا  
لِلتَّمْرِ بِسَهْلٍ وَسَهْلٍ غُلَامِينَ يَتِيمَيْنِ فِي حَجَرٍ اسْعَدَ بَنِي زُرَّارَةَ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ بِكَ رَاجِلَتُهُ هَذَا  
 إِنَّ شَاءَ اللَّهُ الْمُنْزِلُ ثُمَّ عَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 الْغُلَامَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمَرْبِدِ لِيَتَّخِذَهُمَا مَسْجِدًا فَقَالَا بَلْ نَهْبُهُ  
 لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَجَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يَقْبَلَهُ  
 مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتِاعَهُ مِنْهُمَا ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا وَطَفِقَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّيْلَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ  
 وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّيْلَ - هَذَا الْجَمَالُ لَا جَمَالَ خَيْرَ  
 هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرُ  
 وَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ أَجْرُ الْآخِرَةِ  
 فَأَرْحِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

(بخاری باب ہجرتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المدینۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی میں نے اپنے والدین کو مسلمان پایا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں حضورؐ صبح یا شام ہمارے گھر نہ آتے ہوں۔ جب مسلمانوں کا ابتلاء بڑھ گیا اور کفار نے مظالم کی حد کر دی تو حضرت ابو بکرؓ بھی جنتہ کی طرف ہجرت کی نیت سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ جب آپؐ برکۃ الغماد کے مقام پر پہنچے تو آپؐ کو ابنِ دغنه ملا وہ قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے کہا: اے ابو بکرؓ آپ کہاں جاتے ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے۔ اب چاہتا ہوں

کہ دنیا میں گھوموں اور پھروں اور اللہ کی عبادت کروں۔ ابنِ دغنه نے کہا۔ اے ابوبکر تیرے جیسے کو نہ شہر سے نکلنا چاہیئے نہ نکالا جانا چاہیئے تو مٹی ہوئی نیکیوں کو حاصل کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہے۔ قوم کی سچی ضرورتوں میں مدد کرنے پر آمادہ رہتا ہے۔ میں تجھے پناہ دیتا ہوں۔ اپنے شہر میں واپس چلو اور اللہ کی عبادت کرو (آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا) چنانچہ ابوبکر واپس آگئے۔ ابنِ دغنه بھی آپ کے ساتھ آیا۔ شام کے وقت قریش کے معزز لوگوں میں گھوما پھرا اور ان کو کہا ابوبکر جیسے نافع الناس شخص کو نہ نکلنا چاہیئے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مٹی ہوئی نیکیوں کو زندہ کرتا ہے۔ صلہ رحمی کرتا ہے۔ گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے یعنی بے سہاروں کا سہارا ہے اور مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے اور قوم کی حقیقی ضرورتوں میں مدد کیلئے آمادہ رہتا ہے۔ قریش نے ابنِ دغنه کی ان باتوں کو نہ جھٹلایا اور اس کی طرف سے دی گئی پناہ کو قبول کر لیا۔ البتہ یہ کہا کہ ابوبکر کو کہیں کہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کریں۔ وہاں ہی نماز پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں۔ لوگوں کے سامنے ایسا کر کے ہمیں تکلیف نہ دیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوں گے اور فتنہ میں پڑیں گے۔

چنانچہ ابنِ دغنه نے ابوبکرؓ کے پاس جا کر یہ باتیں کہہ دیں ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ گھر میں ہی اللہ کی عبادت

کرتے اور لوگوں کے سامنے نہ نماز پڑھتے نہ تلاوت کرتے۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے دل میں آیا۔ انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی۔ اس میں نماز پڑھنے لگے اور بیٹھ کر تلاوت کرنے لگے۔ اس وجہ سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپ کے پاس هجوم ہونے لگا۔ وہ بڑے تعجب سے آپ کو دیکھتے کیونکہ حضرت ابوبکرؓ اللہ تعالیٰ کے حضور بہت آہ و زاری کر نیوالے شخص تھے۔ جب قرآن پڑھتے تو آپ کو اپنی آنکھوں پر قابو نہ رہتا اور رورو کر تلاوت کرتے۔ اس بات سے قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابنِ دغنه کو بلوا بھیجا۔ اور جب وہ آیا تو اُسے کہا: ہم نے آپ کی وجہ سے ابوبکر کو پناہ دے دی تھی اور شرط یہ رکھی تھی کہ وہ اپنے گھر میں عبادت کرے لیکن اُس نے اس سے تجاوز کیا اور گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے۔ اور علی الاعلان اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ ہم ڈرتے ہیں کہ اس سے ہماری عورتیں اور بچے متاثر ہوں گے۔ آپ اسے منع کریں پھر اگر وہ اپنے رب کی عبادت کو اپنے گھر کے اندر تک محدود رکھنا مان لے تو ٹھیک، ورنہ اسے کہیں کہ وہ آپ کی امان آپ کو واپس لوٹا دے کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم آپ کی طرف سے دی ہوئی امان کی بے حرمتی کریں لیکن ہم ابوبکر کو بھی علی الاعلان ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ابنِ دغنه ابوبکر کے پاس آیا اور کہا: آپ کو علم ہے کہ میں نے کن شرائط پر آپ کو امان دی تھی، یا تو ان پر قائم رہیے

یا پھر میری امان واپس کر دیجئے کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عرب یہ سُنیں کہ میری دی ہوئی امان کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا میں آپ کی امان آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امان اور اس کی عطا کردہ حفاظت پر خوش ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مکہ میں تھے اور حضورؐ نے مسلمانوں کو بتا دیا تھا کہ میں نے خواب میں ہجرت کا مقام دیکھا ہے دو گھاٹیوں کے درمیان کھجوروں کے باغوں والی جگہ ہے۔ پس حضورؐ کے اس ارشاد پر کچھ صحابہؓ مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے اور حبشہ کی طرف جن لوگوں نے ہجرت کی تھی ان میں سے بھی کئی مدینہ واپس چلے آئے حضرت ابوبکرؓ بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی تیاری کرنے لگے۔ جب حضورؐ کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا۔ ابھی ٹھہرو۔ کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ میرا باپ آپؐ پر قدا ہو، کیا واقعی آپؐ کو امید ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ چنانچہ ابوبکرؓ رک گئے مقصد یہ تھا کہ وہ حضورؐ کیساتھ ہی ہجرت کریں گے۔ انہوں نے اپنی دو اونٹنیوں کو چار ماہ تک گھر میں کیکر کے پتوں کا چارہ ڈال کر اچھی طرح تیار کیا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دن ہم اپنے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ عین دوپہر کے وقت کسی نے آکر حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی کہ سر پہ چادر اوڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے آ رہے ہیں۔ حالانکہ

آپ اس وقت کبھی ہمارے گھر تشریف نہ لائے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ گھبرا کر اٹھے اور کہا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ خدا کی قسم! کوئی بڑی اہم بات ہے جس کی وجہ سے آپ اس وقت تشریف لائے ہیں۔

حضورؐ جب آئے تو آپ نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر اندر تشریف لائے اور ابوبکرؓ کو کہا (مجھے ایک اہم بات کرنی ہے) جو اس وقت یہاں بیٹھے ہیں ان کو کمرے سے باہر بھیج دو۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ میرا باپ آپ پر فدا ہو! یہ آپ کے گھر کے ہی لوگ ہیں (اور غیر نہیں ہیں۔ راز رکھنے والے ہیں) بہر حال حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بتایا کہ مجھے مکہ سے ہجرت کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس پر ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ کیا حضورؐ مجھے بھی ساتھ لے چلیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ حضورؐ میرا باپ آپ پر فدا ہو ان دو اونٹنیوں میں سے ایک آپ لے لیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں اس کی قیمت دوں گا۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ہم نے دونوں کا سامانِ سفر تیار کیا اور دونوں کے لیے زاوراہ ایک تھیلے میں ڈالا۔ (تھیلے کا منہ باندھنے کے لیے اس وقت کوئی چیز نہیں مل رہی تھی)۔ میری بہن اسماءؓ نے اپنے کمر بند سے ایک ٹکڑا بھاڑا اور اس سے تھیلے کا منہ باندھ دیا اسی وجہ سے اسماءؓ کا نام ذاتِ انطاق پڑ گیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ مکہ سے نکل کر جبلِ ثور



کی ایک غار میں جا چُپے اور تین راتیں وہیں چُپے رہے۔ میرے بھائی عبداللہ ان دونوں بالکل جوان تھے، بڑے مضبوط اور مستعد۔ وہ دن بھر مکہ میں قریش کے پاس رہتے اور جو کچھ سُنتے اُسے یاد کر لیتے۔ رات کو وہ غار میں چلے جاتے، سب خبریں بتاتے اور منہ اندھیرے سحری کے وقت واپس مکہ میں چلے آتے جیسے یہ رات مبہر مکہ میں ہی رہے ہوں۔

حضرت ابوبکرؓ کے ایک غلام عامر بن فہیرہ تھے۔ وہ آپ کی بکریاں چرایا کرتے تھے۔ عشاء کے قریب عامر بکریاں غار کے قریب لے آتے اور تازہ دودھ دَوَہ کر حضورؐ اور ابوبکرؓ کو پلاتے اور منہ اندھیرے واپس چلے جاتے۔ یہ ہر رات ان کا معمول تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے بنی دیل کے ایک شخص کو راہنمائی کے لیے بطور نوکر رکھ لیا۔ راہنمائی میں وہ بڑا ماہر تھا۔ چپے چپے سے واقف تھا۔ اگرچہ وہ کافر تھا لیکن قابلِ بھروسہ تھا۔ چنانچہ حضورؐ اور ابوبکرؓ دونوں نے اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور اُسے تاکید کی کہ تین راتوں کے بعد صبح صبح سواریاں لے کر غار کے پاس پہنچ جائے۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عامر بن فہیرہ اور یہ راستہ دکھائی والا غار سے چلے۔ راہنما نے مدینہ کی طرف جانے والا ساحلی راستہ اختیار کیا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ عبدالرحمن بن مالک مدلی جو سراقہ کا بھتیجا

تھا۔ اُس نے مجھے بتایا اور یہ بات اُس نے اپنے باپ سے سنی تھی کہ اُسے اُس کے بھائی سراقہ نے بتایا۔ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور آکر بتایا کہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ کو مارنے والے یا زندہ پکڑ کر لانے والے کیلئے تنو تنو اونٹ کی دیت مقرر کی ہے۔ یعنی ہر ایک کی دیت تنو اونٹ دی جائے گی ایک دن میں اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے کہا اے سراقہ! میں نے ابھی سمندری ساحل کے قریب کچھ لوگ چلتے ہوئے دیکھے ہیں (مجھ سے وہ دُور تھے اس لیے میں پہچان تو نہیں سکا لیکن) میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کا بیان ہے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن اس آدمی کو ٹالنے کیلئے میں نے کہا۔ نہیں یہ وہ نہیں ہیں۔ تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گزر کر گئے ہیں۔ بہر حال کچھ دیر میں اس مجلس میں بیٹھا رہا۔ پھر چُپکے سے اٹھا اور گھر آگیا۔ اپنی خادمہ کو کہا: ٹیلے کی اس طرف میری گھوڑی لے آؤ اور وہاں میرے آنے تک اُسے روکے رکھو۔ میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پچھلی طرف کود گیا۔ کچھ فاصلہ طے کر کے اور اونچی جگہوں میں سے چُھتے چُھپاتے میں اپنی گھوڑی کے پاس پہنچ گیا اور اس پر سوار ہو کر اسے دوڑایا۔ وہ ہوا ہو گئی جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی پھیلی اور میں اس سے آگے جاگرا۔ میں جلدی سے اٹھا اپنی

نزکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے فال کا تیر نکالا اور یہ فال لیا کہ آیا میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ لیکن وہ تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ بہر حال میں گھوڑی پر پھر سوار ہو گیا تیر کی بات نہ مانی اور گھوڑی نے مجھے قافلہ کے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضورؐ تو مڑ کر نہ دیکھتے لیکن ابو بکرؓ بار بار مڑ کر میری طرف دیکھتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے۔ میں اس سے تیزی سے اُتر آیا۔ اسے بہت جھڑکا۔ وہ اٹھی اور اپنے پاؤں نکالنے کی کوشش کی۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو اس کے پاؤں زمین سے نکلنے کی وجہ سے ایسا غبار آسمان کی طرف اٹھا جیسے دھواں اٹھتا ہے۔ اس وقت میں نے پھر تیروں سے فال لیا لیکن وہی تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس پر میں نے گھبرا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلہ کو آواز دی۔ پُر امن رہنے کا وعدہ کیا۔ اس پر وہ ٹھہر گئے گھوڑی پر سوار ہو کر میں قافلے کے قریب پہنچا۔ یہ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا تھا۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور غالب اور کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو بتایا کہ حضورؐ آپکی قوم نے آپؐ کو پکڑ کر لانے والے کی دیت مقرر کی ہے۔ دوسرے حالات بھی میں نے بتائے کہ لوگوں کے آپکے متعلق کیا ارادے ہیں۔ میں

نے یہ پیشکش کی کہ میں کچھ زادِ راہ اور سامانِ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن حضورؐ نے میری یہ پیشکش قبول نہ فرمائی۔ البتہ یہ فرمایا کہ ہمارے بارے میں اخفاء سے کام لو اور کسی کو نہ بتاؤ۔ اس موقع پر میں نے حضورؐ سے یہ بھی درخواست کی کہ مجھے امن کی ایک تحریر لکھ دیجئے۔ حضورؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ اس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ دی۔ پھر حضورؐ آگے چل پڑے۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے عروہ بن زبیر نے بتایا کہ اس سفر میں زبیر بھی حضورؐ سے ملے جو مسلمانوں کے ایک تجارتی قافلہ میں شام سے واپس آرہے تھے۔ زبیر نے حضورؐ اور ابوبکرؓ کو سفید کپڑے بطور نذرانہ پیش کیے۔ جو دونوں نے پہنے۔ ادھر مدینہ میں مسلمانوں کو یہ خبر مل چکی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل کر مدینہ کی طرف روانہ ہو چکے ہیں اور پہنچنے ہی والے ہیں۔ چنانچہ وہ ہر روز صبح کے وقت مدینہ کی اپنی سیاہ پتھروں والی ہموار گھلی جگہ پر جسے حرہ کہتے تھے آکر حضورؐ کا انتظار کرتے اور دوپہر کو واپس چلے جاتے۔ ایک دن وہ لمبے انتظار کے بعد واپس آئے اور ابھی گھروں میں پہنچے ہی تھے کہ ایک یہودی اپنے کسی کام کے لیے ایک ٹیلے پر چڑھا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے ساتھیوں کو آتے دیکھا جو سفید براق لباس پہنے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ وہ نمایاں ہو رہے تھے یعنی قریب آرہے تھے۔ یہ دیکھ کر یہودی بے اختیار چلا اٹھا اور اس نے پوری آواز کے ساتھ شور مچایا۔

اے عربو! یہ ہے وہ جس کا تم کئی دنوں سے انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان یہ سنتے ہی اپنے ہتھیار لے کر دوڑ پڑے اور بڑے والہانہ انداز میں حرہ کے وسط میں حضورؐ کا استقبال کیا۔ حضورؐ سب مسلمانوں کے ساتھ دائیں طرف گھوم گئے اور بنی عمرو بن عوف کے ہاں فروکش ہوئے۔ یہ ربیع الاول کی دوسری تاریخ تھی۔ ابو بکرؓ آنے والے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے اور حضورؐ مستقبل کی گہری سوچ میں خاموش بیٹھے ہوئے تھے جن انصار نے حضورؐ کو نہیں دیکھا ہوا تھا وہ ابو بکرؓ کو ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سمجھتے۔ جب دھوپ اس طرف آئی جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے تو ابو بکرؓ آئے اور اپنی چادر سے آپؐ پر سایہ کیا۔ اس سے لوگوں نے پہچانا کہ حضورؐ یہ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنی عمرو بن عوف میں دس سے کچھ زیادہ دن قیام پذیر رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کا قرآن کریم میں ان الفاظ میں ذکر آتا ہے :- لَمْسَجِدْ اُسَسَّ عَلَى التَّقْوَى۔

حضورؐ نے اس مسجد میں نماز پڑھی۔ پھر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوئے اور اصل مدینہ کی طرف چل پڑے۔ آپؐ کی اونٹنی وہاں آکر بیٹھ گئی جہاں ان دنوں مسجد نبویؐ ہے وہاں مسلمان عارضی طور پر نماز پڑھتے تھے۔ یہ جگہ سہیل اور سہل نامی دو یتیم بچوں کی تھی اور کھجوریں کھانے کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ یہ یتیم بچے اسد بن زرارہ کی نگرانی میں رہتے تھے۔

بہر حال جب حضورؐ کی اونٹنی وہاں بیٹھی تو حضورؐ نے فرمایا ہماری اصل منزل یہی ہے۔ پھر حضورؐ نے ان دونوں لڑکوں کو بلوایا اور اس میلان کی قیمت چکانے کے سلسلہ میں بات کی تاکہ آپؐ وہاں مسجد بنائیں تو ان دونوں بچوں نے عرض کیا کہ حضورؐ ہم یہ جگہ بطور ہبہ آپؐ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں لیکن حضورؐ نے اسے قبول نہ فرمایا اور قیمت دے کر جگہ خریدی اور وہاں مسجد تعمیر کروائی جو اب مسجد نبویؐ کے نام سے مشہور ہے۔ تعمیر مسجد کے دوران حضورؐ بھی لوگوں کے ساتھ اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے اور ساتھ ہی یہ شعر پڑھتے:

یہ بوجھ خیر والا بوجھ نہیں یہ تو ہمارے رب کا اچھا اور پاکیزہ قرار دیا ہوا کام ہے۔ اے میرے اللہ حقیقی اجر تو اگلی زندگی کا اجر ہے، انصار اور مہاجرین پر اپنا رحم نازل فرما۔

۲۲ (ب) — سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى ابْنِي فِي مَنْزِلِهِ فَأَشْتَرِي مِنْهُ رَحْلاً فَقَالَ لِعَازِبٍ اِبْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلُهُ مَعِيَ قَالَ فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ وَخَرَجَ ابْنِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ ابْنِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطَتْ عَلَيْهِ  
فَرُودَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ  
فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِإِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى  
الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا فَقُلْتُ لَهُ لِمَنْ أَنْتَ  
يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَلَكَةٍ قُلْتُ  
أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلُبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ  
شَاةً فَقُلْتُ أَنْفُضِ الصَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالْقَذَى فَحَلَبَ فِي  
قَعْبٍ كَثْبَةً مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِلُّوْى مِنْهَا يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حِينَ  
اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ اسْفَلُهُ فَقُلْتُ  
اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ  
أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ  
وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةَ بَنِي مَالِكٍ فَقُلْتُ أُتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا  
تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا أَرَى فِي جِلْدٍ مِنَ  
الْأَرْضِ شَكَّ زُهَيْرٍ فَقَالَ إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَى فَلَدَعَا  
اللَّهُ لِي وَاللَّهِ لَكُمَا أَنْ أُرَدَّ عَنْكُمَا الْطَلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجَا فَجَعَلَ لَا يُلْقَى أَحَدٌ إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ

مَا حُنَّا فَلَا يُلْقِي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفَى لَنَا۔

(بخاری باب علامات النبوة فی الاسلام)

براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ کی بات ہے کہ ایک دن ابوبکرؓ ہمارے گھر آئے اونٹ کا ساز و سامان خریدنا اور میرے والد عازب سے کہا کہ اپنے بیٹے کو کہو کہ یہ سامان اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے۔ چنانچہ میں اٹھا کر وہ لے گیا۔ میرے باپ اس کی قیمت وصول کرنے کیلئے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور باتوں باتوں میں ان سے کہا کہ مجھے کچھ ہجرت کے واقعات بتائیے۔ ابوبکرؓ نے فرمایا اچھا۔ صبح کے وقت ہم غارِ ثور سے چلے اور ایک ویران سارا سستہ اختیار کیا جس پر لوگ عام طور پر نہیں چلتے تھے۔ دوپہر کے وقت ہمیں ایک بسی سی چٹان نظر آئی۔ آگے بڑھی ہونے کی وجہ سے اس کا سایہ تھا اور وہاں دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم وہاں اترے۔ میں نے جگہ ٹھیک ٹھاک کی۔ اپنا کبل وہاں بچایا اور حضورؐ سے عرض کیا آپ یہاں آرام کریں میں ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ چنانچہ حضورؐ سو گئے اور میں ماحول کا جائزہ لینے کیلئے ادھر ادھر پھرنے لگا، مجھے ایک چرواہا نظر آیا جو اس چٹان کی طرف اپنی بکریاں لیے آ رہا تھا۔ غالباً وہ بھی سائے کا متلاشی تھا۔ جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے اسے کہا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں مدینے کے ایک شخص کا چرواہا ہوں (راوی کو شک ہے کہ مدینے کا لفظ اس نے بولا تھا یا مکہ کا) بہر حال میں نے اس



سے کہا کہ کیا تیری بکریوں میں سے کوئی ایسی بکری ہے جو دودھ دے؟ اور کیا اسے دوہو گے؟ اس نے کہا ہاں۔ چنانچہ وہ بکری پکڑ کر لایا۔ میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھن اچھی طرح صاف کر لو۔ مٹی اور گند نہ لگا رہے۔ اس نے ایک پیالہ دودھ کا بھر دیا۔ میں ایک ٹوٹا بھی ساتھ لے آیا تھا جس سے حضور پانی پیتے اور وضو کرتے مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں دودھ کے لیے حضور کو اٹھاؤں۔ اس لیے میں نے انتظار کیا کہ آپ بیدار ہوں تو آپ کو دودھ پلاؤں۔ جب آپ بیدار ہوئے تو میں نے دودھ میں پانی تلایا اور اسے ٹھنڈا کیا اور پیش کیا کہ نوش فرمائیں۔ حضور نے خوب سیر ہو کر پیا اور پھر فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا۔ وقت ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہم سورج ڈھلنے کے بعد چل پڑے۔ مھوڑی ہی دور گئے تھے کہ سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم تو پکڑے گئے۔ آپ نے فرمایا ڈرو نہیں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضور نے سراقہ کے شر سے بچنے کی دعا کی۔ جس کی برکت سے اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے بلند آواز سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم نے مجھے بددعا دی ہے۔ میرے لیے دعا کرو اب میں تمہیں کچھ نہیں کہوں گا بلکہ آپ کے پیچھے جو آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں ان کو واپس کرنے کی بھی ذمہ داری تینا ہوں۔

چنانچہ حضور نے دعا کی اور اس کی مصیبت جاتی رہی۔

واپسی میں سراقہ جس سے بھی ملتے اس سے کہتے ادھر کچھ نہیں، یونہی  
فضول جاؤ گے۔ اور اس طرح اسے واپس کر دیتے۔ عرض انہوں نے  
جو عہد کیا تھا اُسے پورا کر دیا۔

۶۳ — عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى قَتْلَى أَحَدٍ فَصَلَّى عَلَيْهِمْ  
بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ كَالْمُودِّعِ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ إِلَى  
الْمُنْبَرِ فَقَالَ : إِنِّي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فَرَطٌ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ  
وَأَنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ، وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مِنْ مَقَامِي هَذَا، وَإِنِّي لَسْتُ  
أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوهَا قَالَ  
فَكَانَتْ آخِرَ نَظَرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ : ”وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ  
تَنَافَسُوهَا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَتْ قَبْلَكُمْ“ قَالَ  
عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَلَى الْمُنْبَرِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ : إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ  
عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ  
مَقَاتِلَ حَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَقَاتِلَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ  
أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوهَا فِيهَا۔

(مسلم کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، بخاری

کتاب المغازی باب غزوة احد، کتاب الجنائز باب الصلوة علی الشہید)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور آٹھ سال بعد انکی نماز جنازہ پڑھی۔ دعا کا رنگ ایسا تھا جیسا کوئی زندوں اور وفات پانے والوں کو اَلوداع کہہ رہا ہو۔ پھر آپ منبر پر چڑھے اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں تمہارا پیشرو ہوں یعنی تم سے کچھ دن پہلے دنیا سے جاؤں گا اور تمہارا نگران بھی ہوں حوضِ کوثر پر ملنے کا تم سے وعدہ کرتا ہوں۔ جہاں میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا وہ مقام مجھے نظر آ رہا ہے۔ مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم شرک اختیار کرو گے۔ البتہ یہ ڈر ضرور ہے کہ تم دنیا میں پھنس کر حرص و طمع میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔ راوی کہتے ہیں یہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار تھا اس کے بعد حضور جلد وفات پا گئے۔

ایک اور روایت میں ہے : مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی حرص و طمع میں بڑھنے کی کوشش کرو گے اور اس کے نتیجے میں تم آپس میں لڑو گے اور اپنی ہلاکت کا سامان کرو گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ایسا کر کے ہلاک ہوئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا: میں تم سے کچھ پہلے دنیا سے جا رہا ہوں تاکہ تمہاری بہتری کا سامان کروں۔ میں تمہارا نگران بھی ہوں۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ جگہ مجھے نظر آ رہی ہے جہاں میں حوضِ کوثر کے کنارے کھڑا

ہوں گا۔ مجھے زمین کے خزانوں بلکہ سارے عالم کی کنجیاں دی گئی ہیں۔  
خدا تعالیٰ کی قسم مجھے اس بات کا ڈر نہیں کہ تم میرے بعد شرک  
اختیار کر لو گے بلکہ ڈر اس بات کا ہے کہ دنیا کی حرص و طمع میں  
ایک دوسرے کا مقابلہ کر و گے۔

۶۴ — عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَتِ الْيَوْمُ  
الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ  
إِضَاءً مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَتِ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ  
أُظْلِمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا لَفَضْنَا أَيْدِينَا عَنِ التُّرَابِ وَإِنَّا  
لَفِي دَفْنِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبُنَا۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ و

سلم۲۔ شمائل ترمذی - باب فی وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)  
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس  
دن مدینہ تشریف لائے تھے۔ آپؐ کی آمد کی وجہ سے اس دن مدینہ کا  
گوشہ گوشہ روشن ہو گیا تھا اور جس دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت  
ہوئے مدینہ کی ہر جگہ تاریک ہو گئی۔ اور ہم نے حضور علیہ السلام  
کو دفن کیا اور ابھی ہمارے ہاتھوں سے مٹی بھی صاف نہیں ہوئی  
تھی کہ ہمارے دل بدلنے لگے۔

۶۵ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ

وَلَا فَخْرَ وَبَيْدَى لِيَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمِئِذٍ  
 أَدْمُ قَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ  
 عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْرَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَرَاعَاتٍ  
 فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَلْبُونَا أَدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ  
 فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ  
 اسْتُؤْتُوا لَوْحًا فَيَأْتُونَ لَوْحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ  
 دَعْوَةً فَأُهْلِكُوا وَلَكِنْ اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ  
 فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ  
 اللَّهِ وَلَكِنْ اسْتُؤْتُوا مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي قَدْ  
 قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ اسْتُؤْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي  
 عُبِدْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ اسْتُؤْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْتُونََنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ ..... فَيَقَالُ مَنْ  
 هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ . فَيَفْتَحُونَ لِي وَيُرْجَبُونَ بِي فَيَقُولُونَ  
 مَرْحَبًا فَأَخِرُ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ  
 فَيَقَالُ لِي: ارْفَعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشْفَعَ وَقُلْ يُسْمَعْ  
 لِقَوْلِكَ . وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَسَى أَنْ  
 يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا - (ترمذی ابواب التفسیر سورة بنی اسرائیل ۲۰ بخاری

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نسلِ آدم کا سردار میں ہوں لیکن یہ کوئی فخر کی بات نہیں۔ حمد کا علم میرے ہاتھ میں ہوگا اور اس پر مجھے کوئی فخر نہیں۔ آدم اور اس کے سوا دوسرے تمام نبی اُس دن میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور میں وہ پہلا انسان ہوں گا جس پر سے قبر کو پھاڑا جائے گا یعنی سب سے پہلے اُنھوں گا اور اس پر بھی مجھے کوئی فخر نہیں۔ پھر فرمایا لوگوں پر خوف کی تین گھڑیاں آئیں گی اس وقت وہ آدمؑ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہمارے باپ ہیں اپنے رب کے پاس ہماری شفاعت کیجئے لیکن وہ کہیں گے میں تو (تمہارے خیال میں) ایک گناہ کا مرتکب ہوا تھا جس کی وجہ سے مجھے زمین کی طرف گرا دیا گیا ہاں تم نوحؑ کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری مدد کر سکے لوگ نوحؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ناحق اہل ارض کے خلاف ایک بددعا کی تھی جس سے وہ سب ہلاک ہو گئے تھے ہاں تم ابراہیمؑ کے پاس جاؤ۔ لوگ ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) تین جھوٹ بولے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا ان میں سے کوئی ایک بھی جھوٹ نہیں تھا صرف اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کے سلسلہ میں چند تدابیر تھیں۔ بہر حال ابراہیمؑ لوگوں کو جواب دیں گے کہ تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ شاید وہ تمہاری

مدد کر سکے۔ لوگ موسیٰؑ کے پاس آئیں گے تو وہ کہیں گے کہ میں نے تو (تمہارے خیال میں) ایک شخص کو ناحق قتل کر دیا تھا تم عیسیٰؑ کے پاس جاؤ لوگ عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں نے تو (تمہارے عقیدہ کے مطابق) اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے اپنی عبادت کی لوگوں کو ترغیب دی تھی۔ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا اس پر وہ میرے پاس آئیں گے (چونکہ میرے سچے پیروں نے کبھی مجھ پر کوئی اتہام نہیں لگایا اور میری امت کا ایک حصہ ہمیشہ اس سچائی پر قائم رہا اس لیے) میں ان کیساتھ (اللہ کے حضور) جاؤں گا۔ (حجاب کی طرف سے) پوچھا جائے گا کون

اے اس سے صاف ظاہر ہے اس جگہ لوگوں کے ان تصورات اور نظریات کا ذکر ہو رہا ہے جو وہ اپنے اپنے پیشواؤں کے بارہ میں رکھتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ صرف اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے انبیاء کے معصوم ہونے کی تعلیم دی اور واضح کیا کہ کسی نبی سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا پس اس تعلیم کو قبول کرنے میں ہی نجات ہے اور اس بناء پر آپؐ کو خاتم النبیین کا اعزاز بخشا گیا یعنی آپؐ ہی کے فیضان اور آپؐ کی ہی تعلیم کے نتیجہ میں تمام انبیاء کی سچائیاں ثابت ہوئیں اس لیے عالم انسانیت کے اصل شفیع اور منجی آپؐ ہیں کیونکہ آپؐ کی تعلیم ہی دائمی اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔

پہلے تو راہ میں مارے پار اُس نے ہیں اتارے پڑ میں جاؤں اُسکے وارے بس رہنما یہی ہے

ہے؟ جواب دیا جائے گا محمد (آئے ہیں) یس وہ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ میں (دربار الہی میں) سجدہ میں گر جاؤں گا اور اس وقت جناب الہی کی طرف سے اعلیٰ انداز کی حمد و ثناء الہام ہوگی (جب وہ حمد و ثناء میں کروں گا) تو مجھے کہا جائے گا اپنا سراٹھاؤ اور (جو کچھ مانگنا ہے) مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ کہو تمہاری بات سنی جائے گی اور یہی وہ مقام محمود ہے جس کے بارہ میں خدائے فرمایا ہے :

عَسَىٰ اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا (سورہ بقی اسرئیل : ۸۰)

۶۶ ————— عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ ، وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَتِي فَقِيلَ لِي : هَذَا مُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَتَنْظُرُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي : انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخِرِ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ فَقِيلَ لِي : هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ - ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أَوْلَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِأَحْصَابٍ وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ



اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ  
وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللّٰهِ - وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ -  
فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ ؟ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ : هُمُ الَّذِينَ  
لَا يَرْقُوتَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ  
فَقَامَ عُمَا شَةُ بْنُ مُحْصِنٍ فَقَالَ : أَدْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ  
فَقَالَ : أَنْتَ مِنْهُمْ - ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ : أَدْعُ اللّٰهَ  
أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُمَا شَةُ - (مسلم

کتاب الایمان ، بخاری کتاب الرقاق باب یدخل الجنة سبعون الفاً)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا - میرے سامنے گزشتہ امتیں پیش کی گئیں -  
میں نے دیکھا کہ کسی نبی کے ساتھ چھوٹا سا گروہ ہے اور کسی کیساتھ  
ایک دو آدمی ہیں اور کسی نبی کے ساتھ کوئی بھی نہیں - اسی اثناء  
میں ایک بہت بڑا نبوہ عظیم میرے سامنے لایا گیا - میں نے خیال کیا یہ  
میری امت ہے لیکن مجھے بتلایا گیا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان  
کی امت ہے - آپ اُفق کی طرف دیکھیں - جب میں نے نظر اٹھائی  
تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے پھر مجھے کہا  
گیا کہ اب دوسرے اُفق کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا کہ اس طرف  
بھی لوگوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے - مجھے بتلایا گیا کہ یہ میری

اُمت ہے اور ان میں ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بلا حساب اور ہر قسم کی بازپرس یا سنرا کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ پھر حضور اُٹھے اور گھر چلے گئے۔ لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں کہ وہ کون ہیں جو بلا حساب کسی قسم کی بازپرس کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ کسی نے کہا۔ وہ آنحضرتؐ کے صحابہ ہیں۔ کسی نے کہا شاید وہ لوگ ہیں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے شرک نہیں کیا۔ اسی طرح مختلف خیالات کا اظہار کیا گیا (یہ سن کر) حضورؐ باہر تشریف لائے اور پوچھا۔ تم کن خیالات اور بحث و مباحثہ میں اُلجھے ہوئے ہو؟ صحابہؓ نے حضورؐ کو اپنی گفتگو سے آگاہ کیا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو یقینِ کامل پر قائم ہیں، ہر قسم کے اوہام کے دور میں نہ خود تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ کراتے ہیں۔ اور نہ بد فال لیتے ہیں نہ کسی کا بُرا چاہتے ہیں۔ بلکہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ اس پر عکاشہ بن محسن کھڑے ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تو ان میں شامل ہے۔ اس پر ایک اور آدمی کھڑا ہوا اور کہا۔ دُعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عکاشہ تجھ سے سبقت اور پہل حاصل کر چکا ہے۔

نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ  
النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا:  
كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ: لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَتْ خَيْرًا فَتَرَكَوْهُ  
فَنَفَضْتُ أَوْ فَنَقَصْتُ قَالَ: فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا  
بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ  
بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ  
يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنِّي إِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤْخِذُونِي  
بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي  
لَنْ أَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: أَنْتُمْ أَعْلَمُ  
بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ - (مسلم كتاب الفضائل باب وجوب امتثال مَا قَالَهُ شَرَعًا)

حضرت رافع بن خدیجؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور لوگ کھجوروں کے زمرہوں کا پورن مادہ  
پھوٹ پر پھیرتے تھے حضورؐ نے فرمایا تم ایسا کیوں کرتے ہو ؟ لوگوں نے  
عرض کیا کہ ہم قدیم زمانہ سے ایسا کرتے آئے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا  
کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید اس میں بہتری ہو ۔ لوگوں نے اسے  
چھوڑ دیا ۔ لیکن اس سال پھل بہت کم آیا ۔ لوگوں نے حضورؐ سے  
اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا ۔ میں بھی انسان ہوں جب میں کوئی  
دینی بات کہوں تو اس کو اختیار کرو کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف  
سے ہے لیکن اگر میں اپنی رائے سے کہوں تو میں بھی انسان ہوں

(ہو سکتا ہے کہ وہ بات میرے تجربے میں نہ آئی ہو اور وہ درست نہ ہو۔) ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا اگر تاہیر کرنا مفید ہوتا ہے تو ہمیں ضرور کرنا چاہیئے۔ میں نے تو اپنے خیال کا اظہار کیا تھا۔ تم پر میرے خیال کی پیروی لازم نہیں۔ البتہ جب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمیں کوئی بات بتاؤں تو اس کی تعمیل ضروری ہے کیونکہ میں خدا تعالیٰ پر جھوٹ کا مرتکب ہرگز نہیں ہو سکتا ایک دوسری روایت کے مطابق حضورؐ نے فرمایا کہ تم اپنے دنیوی معاملات کے بارے میں مجھ سے زیادہ تجربہ رکھتے ہو۔

## اللہ تعالیٰ اور اُسکے رسولؐ سے محبت

۶۸ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ : اَللَّهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ ، وَإِلَيْكَ اَنْبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ : اَللَّهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ ، لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تَصَلِّيَنِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجَنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوتُونَ ۔ (مسلم کتاب الذکر باب التَّوَكُّلِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے : اے اللہ میں تیری فرمائشیں کرتا ہوں، تجھ پر ایمان لاتا ہوں، تجھ پر توکل کرتا ہوں۔ تیری طرف جھکتا ہوں، تیری مدد سے دشمن کا مقابلہ کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ تو مجھے گمراہی سے بچا۔ تو زندہ ہے۔ تیرے سوا کسی کو بقا نہیں، جنّ و انس سب کیلئے فنا مقدر ہے۔

۶۹ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَ اَهْلِیْ وَمِنْ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ ”اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور اُن لوگوں کی محبت جو تجھ سے پیار کرتے ہیں۔ اور اس کام کی محبت جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے میرے خدا! ایسا کر کہ تیری محبت مجھے اپنی جان، اپنے اہل و عیال اور ٹھنڈے شیریں پانی سے بھی زیادہ پیاری اور اچھی لگے۔“

۷۰۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حِلَاوَةَ الْإِيمَانِ : أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ ، وَأَنْ يَكْرَهُ أَنْ يُعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ اتَّقَدَّ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقَذَّفَ فِي النَّارِ - (بخاری کتاب الایمان باب حلاوة الایمان)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تین باتیں ہیں - جس میں وہ ہوں ، وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا - اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اسکا رسولؐ باقی تمام چیزوں سے اُسے زیادہ محبوب ہو - دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہو -

۷۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَعْدَدْتُ لَهَا؛ قَالَ : حُبَّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ : أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ ، وَفِي رَوَايَةٍ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ صَوْمٍ وَلَا صَلَوةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ - (بخاری کتاب الادب باب علامة الحب فی اللہ)

حضرت انس رضی بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا " قیامت کب ہوگی ؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے اس کیلئے تیاری کیا کی ہے ؟ بدوی نے جواب دیا " صرف اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت " آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تجھے اس کا ساتھ نصیب ہوگا جس سے تجھے محبت ہے ۔ ایک روایت میں ہے کہ اس بدوی نے کہا میں نے نماز روزہ اور صدقے کے ذریعہ تو قیامت کیلئے کوئی زیادہ تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ محبت رکھتا ہوں ۔

۶۲ — عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْنٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مَزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ - فَقَالَ: أَصْبِرْنِي قَالَ: اصْطَبِرْ! قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَأَخْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ فَقَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ -

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی قبلة الجسد مشکوۃ باب المصافحۃ والمعانقۃ)

حضرت اسید بن حُضَیْر انصاری رضی کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ بڑے با مذاق آدمی تھے ایک دن لوگوں میں بیٹھے ہنسی مذاق

کی باتیں کر رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پہلو میں اپنی چھڑی چھوٹی - اس پر وہ کہنے لگے حضورؐ میں نے تو بدلہ لینا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس پر وہ کہنے لگے حضورؐ آپ نے تو قمیص پہتی ہوئی ہے اور میں تو ننگے بدن ہوں اس پر حضورؐ نے بدلہ دینے کیلئے اپنی قمیص کو اوپر اٹھایا - یہ دیکھ کر اسید بن حضیر حضورؐ سے لپٹ گئے اور جسدِ مبارک کے بوسے پر بوسے لینے لگے اور کہنے لگے کہ حضورؐ میرا تو یہ مقصد تھا ( میں نے تو یہ برکت حاصل کرنے کیلئے دل میں یہ تدبیر سوچی تھی )۔

۳۴ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي قُرَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ يَوْمًا فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَتَمَسَّحُونَ بِوَضُوئِهِ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَحْمِلُكُمْ عَلَى هَذَا قَالُوا: حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُحِبَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَوْ يُحِبَّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلْيُصَدِّقْ حَدِيثَهُ إِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ أَمَانَتَهُ إِذَا أُمِّنَ وَلْيُحْسِنُ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَهُ۔

(مشکوٰۃ باب الشفقة والرحمة على الخلق بحوالہ بیہقی)

(فی شعب الایمان)



حضرت عبدالرحمن بن ابی قراذہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز وضو کر رہے تھے کہ آپ کے صحابہ وضو والا پانی اپنے ہاتھوں اور چہروں پر ملنے لگے۔ یہ دیکھ کر حضور علیہ السلام نے فرمایا ایسا تم کس سبب سے کر رہے ہو؟ صحابہ کرام نے جواب دیا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی وجہ سے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول سے واقعی محبت کرتے ہو اور چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کا رسول بھی تم سے محبت کرے تو اس کیلئے تمہیں یہ کرنا چاہیئے کہ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسن سلوک کرو۔

## ذکر الہی، دعا اور انکی اہمیت

۴۴ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ -

(ترمذی کتاب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین ذکر کلمہ توحید ہے  
یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بہترین  
دعا الحمد للہ ہے۔

۴۵ — عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَثَلُ الذِّیْ يَذْكُرُ رَبَّهُ  
وَالَّذِي لَا يَذْكُرُهُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ . وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ فَقَالَ  
مَثَلُ الْبَيْتِ الذِّیْ يُذَكِّرُ اللَّهَ فِيهِ وَالْبَيْتِ الذِّیْ لَا يُذَكِّرُ  
اللَّهُ فِيهِ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ -

(بخاری کتاب الدعوات باب فضل ذکر اللہ تعالیٰ - مسلم

کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیته وجوارھا فی المسجد)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ذکر الہی کرنے والے اور  
ذکر الہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی  
جو ذکر الہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے  
مسلم کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ وہ گھرجن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھرجن میں  
خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے  
۴۶ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَعَوْا فِي

رِيَاضِ الْجَنَّةِ - قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ  
مَجَالِسُ الذِّكْرِ قَالَ اغْدُوا وَارْجُوا وَادْكُرُوا مَنْ كَانَ  
يُحِبُّ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَتَهُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ مَنْزِلَةُ  
اللَّهِ تَعَالَى عِنْدَهُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُنْزِلُ الْعَبْدَ مِنْهُ حَيْثُ  
أَنْزَلَهُ مِنْ نَفْسِهِ - (قشیریہ باب الذکر ۱۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا ”اے لوگو!  
جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو“ ہم نے عرض کیا۔  
یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا  
”ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں“ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ  
صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ  
چاہتا ہے کہ اُسے اس قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں  
اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور  
ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی  
اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔

— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فَضُلًّا  
يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ  
قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى

يَمْلِكُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا  
وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ: فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ  
أَعْلَمُ بِهِمْ: مَنْ آيَنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِ  
لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيُحَمِّدُونَكَ  
وَيَسْأَلُونَكَ: قَالَ: وَمَاذَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ  
وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي؟ قَالُوا: لَا أَيْ رَبِّ، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي،  
قَالُوا: وَيَسْتَجِيرُونَكَ: قَالَ: وَمِمَّا يَسْتَجِيرُونََنِي؟ قَالُوا: مِنْ  
نَارِكَ يَا رَبِّ، قَالَ: وَهَلْ رَأَوْا نَارِي؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا  
نَارِي؟ قَالُوا: وَيَسْتَغْفِرُونَكَ: قَالَ: فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ  
فَاعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَاجْرَتْهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ  
رَبِّ فِيهِمْ فَلَانُ عَبْدُ خَطَاةٍ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ: قَالَ:  
فَيَقُولُ: وَلَهُ غَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ.

(مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

حضرت ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا - اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے  
ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے  
ہیں جہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو  
ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے اس سایہ برکت سے معمور ہو  
جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی

آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کر رہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ اس پر فرشتے عرض کرنے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے رب انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے: اُن کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُن کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے

ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی ۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں : اے ہمارے رب ! ان میں فلاں غلطکار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور اُن کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ انکے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بد بخت نہیں رہتا۔

۸۷ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَى جُنَسًا ثَنًا خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ ذَكَرَكُمُ اللَّهُ رُوِيَتْهُ وَزَادَ فِي عِلْمِكُمْ مَنْطِقُهُ - وَذَكَرَكُمُ يَا لَأَخِرَةَ عَمَلُهُ

(الترغيب والترهيب - الترغيب في مجالسة العلماء ص ۲۶)

(بحوالہ ابو یعلیٰ -)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا دینی لحاظ سے ، بہتر ہے آپ نے فرمایا ۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے ۔ جسکی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے ۔ ( اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کیلئے تم کوشش کرنے لگو۔ )

۷۹ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَاحِيٍّ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ ، وَيُجْزَى مِنْ ذَلِكَ رُكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الصُّحَى .

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب صلوٰۃ الصُّحَى .. الخ)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے جسم کا ہر حصہ نیکی اور صدقہ میں شامل ہو سکتا ہے ۔ ہر تسبیح صدقہ ہے ، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے ، تکبیر کہنا صدقہ ہے ، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے ، برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے ۔ اور چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا ان سب نیکیوں کے برابر ہے ۔

۸۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظِلِّ عَبْدِي يَتَى وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأِ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْتَنِي

أَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً - (ترمذی الباب الدعوات)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

۸۱ — عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ ؟ فَقُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ - (مسند احمد باب قول الاحول والاقوة الآيات)

نات ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! مجھے ضرور بتائیے۔ آپ نے فرمایا۔ لا حول۔ یعنی اللہ تعالیٰ



کی مدد کے بغیر نہ مجھ میں برائیوں سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکیوں کے کرنے کی قوت۔

۸۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَحِينَ تُصْبِحُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔

(البوداؤد کتاب الادب باب ما یقول اذا اصبح )

حضرت عبداللہ بن حبیبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم سورۃ اخلاص اور بعد کی دو سورتیں صبح و شام تین بار پڑھا کرو۔ یہ ذکر تجھے ہر چیز سے بے نیاز کر دے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری تمام ضرورتوں کا مشغل ہو جائے گا۔

۸۳ — عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِاتِّكْبِيرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ارْجِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ۔

(مسلم کتاب الذکر استحباب خفض الصوت بالذکر )

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے لوگ زور زور سے نعرۂ تکبیر لگانے لگے اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! میانہ روی اختیار کرو۔ نہ تو تم کسی بہرے کو بلا رہے ہو اور نہ ہی کسی ایسے کو جو موجود نہ ہو۔ تم ایسی ہستی کی بڑائی بیان کر رہے ہو جو سمیع ہے، تم سے قریب ہے اور تمہارے ساتھ ہے۔

۸۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبَّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتَّى يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَخِيرِ فَيَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَاَسْتَجِيبْ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔  
(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارا رب ہر رات قریب آسمان تک نزول فرماتا ہے جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں! کون ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں! کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں!

۸۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنَ

رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ ما یقول فی الركوع والسجود)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لیے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

۸۶۔ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ حَيٌُّ كَرِيمٌ يُسْتَحْيٰ إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّ هُمَا صِفْرًا خَائِبَيْنِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بڑا جیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے ٹھہراتا ہے یعنی صدقِ دل سے مانگی ہوئی دعا کو وہ رد نہیں کرتا بلکہ قبول فرماتا ہے۔

۸۷۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ بِطُوبَى الْكُفْمِ وَلَا تَسْأَلُوهُ بِظُهُورِهَا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَدُوا اللَّهَ بِطُوبَى الْكُفْمِ وَلَا تَسْأَلُوهُ

يُظْهِرُهَا فَإِذَا فَرَغْتُمْ فَاْمْسَحُوا بِهَا وُجُوْهُكُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الدعاء)

حضرت مالک بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں سامنے پھیلا کر مانگو۔ ہاتھوں کو الٹا کر کے نہ مانگو اور جب تم دعا کر کے فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لو۔

۸۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ۔

(ترمذی ابواب الدعوات باب دعوة المسلم مستجابة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔

۸۹ — عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطَى لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیر دیتے تو یہ ذکر کرتے۔  
 ”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک نہیں، وہی بادشاہ ہے، وہی مستحق حمد و ثناء ہے اور ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ جو تو دے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اُسے کوئی دے نہیں سکتا۔ کسی مالدار اور طائفور کو اس کا مال اور اُسکی طاقت تجھ سے نہیں بچا سکیں گے اور نہ ہی کوئی فائدہ دے سکیں گے۔“

۹۰۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ.

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی الدعاء اذا اصبح)

حضرت عثمانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزانہ صبح و شام تین بار یہ دعا مانگتا ہے کہ میں اس اللہ تعالیٰ کے نام کی مدد چاہتا ہوں جس کے نام کے ہوتے

ہوئے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی ، وہ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جانتے والا ہے ۔ تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی ۔

۹۱ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: اَللّٰهُمَّ اَقِسْمُ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ ، وَمِنْ الْيَقِيْنِ مَا تُفَوِّضُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا ، وَأَبْصَارِنَا ، وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمْنَا ، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا الْكَرْهَمَنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات ص ۱۸۸)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی کسی مجلس سے اُٹھتے تو آپ دعا کرتے : اے میرے اللہ ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے

مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے  
 کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح  
 فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث  
 بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے  
 دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں  
 کسی ابتلا کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا  
 غم اور فکر نہ ہو اور نہ یہ دنیا ہمارا مبلغ علم ہو یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف  
 دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر  
 رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

۹۲۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ  
 تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ، أَلْتَّصِمُ إِيَّاهُ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ  
 أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزِلَّ، أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ، أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

(البوداؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتیہ)

حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام سے  
 شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ!  
 میں گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اسی طرح گمراہ کیے  
 جانے سے بھی۔ پھسلنے اور پھسلانے جانے سے تیری پناہ مانگتا

ہوں - ظالم اور مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس بات سے بھی کہ میں کسی سے جہالت سے پیش آؤں اور اس پر زیادتی کروں یا مجھ سے ایسا ناروا سلوک کیا جائے۔

۹۳ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ وَالْقُبَىٰ وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى - (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من شر ما عمل)

حضرت عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تجھ سے ہدایت طلب کرتا ہوں۔ تقویٰ اور عفت مانگتا ہوں۔ مجھے فارغ البالی عطا کر اور ہر دوسرے سے بے نیاز کر دے۔

۹۴ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ -

(مسلم کتاب العیدین باب التعوذ عند روية الريح، ترمذی)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے۔ اے میرے خدا! تجھ سے اس آندھی کی خیر چاہتا ہوں اور وہ بھلائی چاہتا ہوں جو اس میں ہے اور جس کے لیے اسے بھیجا گیا ہے۔ اور میں تجھ سے اس



آندھی کے شر سے پناہ چاہتا ہوں اور اس نقصان سے پناہ چاہتا ہوں جو اس میں مخفی ہے اور جن شرانگیز اور نقصان دہ حالات کے لیے اسے بھیجا گیا ہے ان سے بھی پناہ چاہتا ہوں۔

۹۵ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
إِسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَأَذِنَ  
لِي وَقَالَ : لَا تَسْنَأْ يَا أَخِي مِنْ دُعَائِكَ - فَقَالَ كَلِمَةً مَا  
يَسُرُّنِي أَنْ لِي بِهَا الدُّنْيَا -

(ترمذی کتاب الدعوات ، مستند احمد ص ۲۹ ، ص ۵۹)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عمرہ کے لیے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت مرحمت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا۔ میرے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں نہ بھولنا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے حضورؐ کی اس بات سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر اس کے بدلے میں مجھے ساری دنیا مل جائے تو اتنی خوشی نہ ہو۔

۹۶ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ  
لَا شَكَّ فِيهِمْ : دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ  
الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ -

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما ذکر فی دعوة المسافر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تین دعائیں بلا شک قبول ہوتی ہیں ۱۔ مظلوم کی دُعا ، مسافر کی دُعا اور باپ کی بیٹے کے متعلق دُعا۔

## دُرود شریف کی اہمیت

۹۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحِي أَرُدُّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

( ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارة القبور )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے اللہ تعالیٰ میری رُوح کو واپس لوٹا دیگا تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دے سکوں۔ ( یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے والے کو اس درود کا ایسا اجر اور ثواب ملے گا جیسے خود حضورؐ سلام و درود کا جواب مرحمت فرما رہے ہوں )

۹۸ — عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ

عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى اٰلِ  
 اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ - اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ  
 عَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی ، بخاری )

حضرت کعب بن بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 جب ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ۔ اے اللہ کے  
 رسول! ہمیں یہ تو معلوم ہے کہ آپ پر سلام کس طرح بھیجا جائے  
 لیکن یہ پتہ نہیں کہ آپ پر درود کیسے بھیجیں ۔ آپ نے فرمایا ۔ تم  
 مجھ پر اس طرح درود بھیجا کرو ۔ اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور  
 محمدؐ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے ابراہیمؑ کی آل پر درود بھیجا  
 اے ہمارے اللہ! تو محمدؐ اور محمدؐ کی آل کو برکت عطا کر جس طرح  
 تو نے ابراہیمؑ کی آل کو برکت عطا کی ۔ تو حمد والا اور بزرگی والا ہے

۹۹ — عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ  
 لَمْ يُمَجِّدِ اللَّهَ تَعَالَى ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلْ هَذَا  
 ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ - أَوْ لِيْغَيْرِهِ - إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُبْدَأْ  
 بِتَحْمِيدِ رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَالتَّنْائِ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُو بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔

(البوداؤد کتاب الصلوة باب الدعاء)

حضرت فضالہ رحمہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اُس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق سے دعا نہیں کی۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثناء کرے، پھر نبی کریم پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے۔

## رضائے الہی اور قرب خداوندی کے حصول کی کوشش

۱۰۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى تَتَفَطَّرُ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهُ : لِمَ تَصْنَعُ هَذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ ؟ قَالَ : أَفَلَا أُحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الفتح، مسلم)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر بھٹ جاتے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی اے اللہ کے رسول! آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب قصور معاف فرمادیئے ہیں یعنی ہر قسم کی غلطیوں اور لغزشوں سے محفوظ رکھنے کا ذمہ لے لیا ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے فضل و احسان پر اس کا شکر گزار بندہ بنوں۔

۱۰۔ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ إِلَّا سَلِمَتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَادِمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ الصُّفَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَّتِهِ فَقَالَ : سَلْنِي فَقُلْتُ : أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ : أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ ؟ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ : فَأَعِيتَنِي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ“ (مسلم باب فضل السجود والحث عليه)

حضرت ربیعہؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور اہل الصّفۃ میں سے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لیے آپ کے گھر سویا کرتا تھا۔ رات کو اٹھ کر آپ کے وضو کا پانی لاتا اور دوسرے کام کاج

کرتا۔ ایک دن آپؐ نے فرمایا۔ مجھ سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ میں نے کہا۔ میں اس دعا کے لیے آپؐ سے درخواست کرتا ہوں کہ جنت میں بھی آپؐ کا ساتھ میسر ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ اور چاہیئے؟ میں نے کہا۔ بس یہی کافی ہے اس پر آپؐ نے فرمایا۔ میں دعا کروں گا۔ لیکن کثرتِ سجد و صلوٰۃ سے تم بھی اس بارہ میں میری مدد کرو۔

۱۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيمَا يَزُودِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَى شَبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِذَا لَقَرَّبَ إِلَى ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا، وَإِذَا آتَانِي يَمْشِي أَتَيْتُهُ هَرُولًا۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے بطور حدیثِ قدسی بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ جب بندہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں۔ جب وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑے ہوئے جاتا ہوں۔

۱۰۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : مَنْ جَاءَ  
 بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِيهَا اَوْ اَزِيدُ ، وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ  
 فَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَعْفِرُ . وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا  
 تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا ، وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ  
 بَاعًا ، وَمَنْ آتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرَوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ  
 الْأَرْضِ خَطِيئَةً لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً .

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الذکر والدعاء)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص کوئی نیکی کرتا ہے  
 اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب میں دوں گا۔ اور اگر  
 وہ برائی کرتا ہے تو اس کو اس بُرائی کے برابر سزا دوں گا یا اُسے  
 بخش دوں گا۔

اور جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک گز اُس  
 کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک گز میرے قریب ہوتا ہے میں دو  
 گز اس سے قریب ہوتا ہوں۔ اور جو میرے پاس چلتے ہوئے  
 آتا ہے میں اس کے پاس دوڑے ہوئے جاتا ہوں اور اگر کوئی  
 شخص دنیا بھر کے گناہ لے کر میرے پاس آئے گا بشرطیکہ اس نے  
 میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی  
 بڑی مغفرت اور بخشش سے پیش آؤں گا اور اسے معاف کر دوں گا۔

## توجہ الی اللہ، تقدیر اور راضی برضا رہنے کا مفہوم

۱۰۴ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ: يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ: احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ: إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ، وَإِنْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ - وَفِي رِوَايَةٍ احْفَظِ اللَّهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ، تَعَرَّفْ إِلَى اللَّهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفَكَ فِي الشَّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُضِلِّكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ: وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرْحَ مَعَ الْكُرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا - (ترمذی البواب صفة القيمة)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اے برخوردار! میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اول یہ کہ تُو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ



پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ۔ اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے۔ اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفہ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ۔ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا، وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر رہ نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر کا لکھا یوہنی تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسْر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

۱۰۵ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى

إِذَا كَانَ بِسَرْعٍ لَقِيَهُ أُمَرَاءُ الْأَجْنَادِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ  
 وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوُبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِأَرْضِ الشَّامِ -  
 قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ : أَدْعُ إِلَى الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ  
 فَدَعَاهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوُبَاءَ قَدْ وَقَعَ  
 بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَدْ خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا  
 نَرَى أَنَّ تَرْجِعَ عَنْهُ ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ  
 وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنَّ  
 تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوُبَاءِ ، فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ :  
 أَدْعُوا إِلَى الْأَنْصَارِ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلُّوا سَبِيلَ  
 الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوا عَنِّي ،  
 ثُمَّ قَالَ : أَدْعُ إِلَى مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنْ مَشِيخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ  
 مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ ، فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ مِنْهُمْ عَلَيْهِ  
 رَجُلَانِ فَقَالُوا ! نَرَى أَنَّ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمُهُمْ عَلَى  
 هَذَا الْوُبَاءِ فَنَادَى عُمَرُ فِي النَّاسِ بِإِتِّ مَصْبِحٍ عَلَى ظَهْرِ  
 فَأَصْبَحُوا عَلَيْهِ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ : أَفِرَارًا مِنْ  
 قَدَرِ اللَّهِ ، فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا أَبَا عُبَيْدَةَ : نَعَمْ  
 نَفَرُ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ إِلَى قَدَرِ اللَّهِ ، أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ بِإِلٍ  
 هَبَطْتَ وَإِذَا لَهُ عَذْوَتَانِ إِحْدَاهُمَا خَصِيبَةٌ وَالْأُخْرَى  
 جَذْبَةٌ أَلَيْسَ إِنْ رَعَيْتَ الْخَصِيبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللَّهِ وَ

إِنْ رَعَيْتَ الْجَذْبَةَ رَعَيْتَهُمَا يَقْدِرُ اللَّهُ ؟ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَخَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ : إِنْ عِنْدِي  
 فِي هَذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ  
 بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ - قَالَ فَحَمِدَ اللَّهُ  
 عَمْرُثُمَّ انْصَرَفَ - (بخاری کتاب الطِّبِّ - باب ما یذکر فی الطاعون)

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت  
 عمر بن الخطابؓ شام کے علاقہ میں آئے ہوئے تھے۔ جب  
 آپ سرغ نامی مقام میں پہنچے تو فوجوں کے سردار حضرت ابوعبیدہؓ  
 اور ان کے ساتھی آپ کی پیشوائی کے لیے آئے۔ وہیں آپ  
 کو خبر ملی کہ شام کے علاقہ میں طاعون کی وباء پھیلی ہوئی ہے  
 ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا کہ مہاجرین  
 کو بلائیے۔ چنانچہ ابن عباسؓ انکو بلا لائے اور حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا بعض نے کہا  
 کہ آپ یہاں فوجوں کا جائزہ لینے اور ان سے ملنے آئے ہیں  
 بے بغیر آپ چلے گئے تو اس کا اچھا اثر نہیں ہوگا۔ دوسروں  
 نے اس سے اختلاف کیا اور کہا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کی  
 ایک خاصی تعداد ہے ہم یہ مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ ان کو  
 لے کر وباء زدہ علاقہ میں جائیں۔ آپ نے ان کا اختلافی مشورہ  
 سن کر فرمایا اچھا آپ جائیے۔ پھر آپ نے انصار کو بلا یا جب

وہ آگئے اور آپ نے مشورہ شروع کیا تو وہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف رائے تھے۔ آپ نے ان کا مشورہ سن کر فرمایا اچھا آپ جائیے۔ پھر مجھے فرمایا کہ قریش کے ان شیوخ (بزرگوں) کو بلائیے جو فتح مکہ کے موقع پر یا اس کے بعد ہجرت کر کے آئے ہیں چنانچہ ابن عباسؓ انکو بلا لائے۔ سب نے متفقہ رائے دی کہ آگے جانے کی بجائے آپکو واپس جانا چاہیئے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے ان کے متفقہ فیصلہ کو پسند فرمایا اور یہ اعلان کرنے کیلئے کہا کہ ہم کل صبح صبح روانہ ہونگے قافلہ والے صبح چلنے کیلئے تیار رہیں۔ حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ سن کر حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا۔ کیا امیر المومنین اللہ کی تقدیر سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا۔ ابو عبیدہ یہ بات کسی دوسرے کو کہتی چاہیئے تھی آپ جیسے سمجھدار قائد سے اسکی توقع نہ تھی۔ ہاں میں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف فرار ہو رہا ہوں۔ دیکھیں اگر آپ اپنے اونٹ ایک ایسی وادی میں چرنے کیلئے لے آئیں جسکا ایک کنارہ سرسبز و شاداب ہے اور دوسرا بنجر خشک آپ اپنے جانور وادی کے خس کنارہ پر چرائیں گے وہ اللہ کی تقدیر ہی ہوگی آپ کا کوئی فیصلہ اسکی تقدیر کے دائرہ سے باہر نہیں ہوگا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف اپنے کام سے کہیں گئے ہوئے

تھے وہ مشورہ میں شریک نہیں تھے آپ کو جب اس صورتِ حال کا علم ہوا تو آپ نے بیان کیا کہ انہیں اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد معلوم ہے آپ نے فرمایا کہ: وبارزہ علاقہ میں لوگوں کو نہیں جانا چاہیئے اور جو لوگ وہاں رہ رہے ہیں انہیں وباء کے خوف سے بھاگ کر دوسرے علاقوں میں نہیں جانا چاہیئے اس طرح ان علاقوں میں بھی بے چینی بڑھے گی۔ حضرت عمرؓ یہ روایت سُن کر بہت خوش ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ صحیح فیصلہ کی توفیق ملی۔ پھر آپؐ وہیں سے واپس چلے آئے۔

## یقین، توکل اور توفیق الہی

۱۰۶۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ عَزَامَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَفَلَ مَعَهُ فَأَذْرَكَتْهُمْ الْقَائِلَةُ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِضَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ سَمَرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ

وَنِمْنًا نُّؤَمَّةً فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَدْعُونَا وَإِذَا عِنْدَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ  
عَلَى سَيْفِي وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِي يَدِهِ صَلْتًا  
قَالَ : مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي ؟ قُلْتُ : اللَّهُ، ثَلَاثًا - وَلَمْ يُعَاقِبْهُ  
وَجَلَسَ ، وَفِي رِوَايَةٍ : قَالَ جَابِرٌ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ فَإِذَا أَتَيْنَا عَلَى شَجَرَةٍ  
ظَلِيلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ  
رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَسَيْفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَعْتَقٌ بِالشَّجَرَةِ فَاخْتَرَطَهُ فَقَالَ تَخَافُنِي ؟ قَالَ  
لَا- فَقَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي ؟ قَالَ : اللَّهُ ؛ فَسَقَطَ السَّيْفُ  
مِنْ يَدِهِ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْفَ  
فَقَالَ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي ؟ فَقَالَ : كُنْ خَيْرٌ اخِذِ فَقَالَ :  
تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ؛ قَالَ لَا  
وَلَكِنِّي أَعَاهِدُكَ أَنْ لَا أُقَاتِلَكَ وَلَا أَكُونَ مَعَ قَوْمٍ  
يُقَاتِلُونَكَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَأَتَى أَصْحَابَهُ فَقَالَ : جِئْتُكُمْ مِنْ  
عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ - ( بخاری کتاب المغازی باب غزوة ذات الرقاع )

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر گئے جب حضورؐ صحابہ کے ساتھ  
واپس آرہے تھے کہ قافلہ ایک روز دوپہر کو ایک ایسی وادی

میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درختوں کے جھنڈ تھے۔ آپؐ نے وہیں پڑاؤ فرمایا۔ اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لیے چلے گئے۔ آنحضرتؐ نے ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام فرمایا اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ ہم سب سو گئے اچانک کیا سُنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں۔ جب ہم آپؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہاں آپؐ کے پاس ایک دیہاتی آدمی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ مجھ سے کہنے لگا کہ بتا تجھے کون بچا سکتا ہے؟ میں نے تین بار اللہ۔ اللہ۔ اللہ کہا۔ اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی اور وہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ حضورؐ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ ایک اور روایت میں جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع کا واقعہ ہے کہ ایک دن ہم ایک جگہ سایہ دار درختوں کے پاس پہنچے اور وہاں آرام کرنے کا فیصلہ ہوا۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے ایک سایہ دار درخت منتخب کیا۔ آپؐ آرام فرما رہے تھے کہ اچانک ایک مُشرک وہاں آ پہنچا۔ آپؐ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اور آپؐ سوئے ہوئے تھے اس نے تلوار سونت لی اور حضورؐ کو جگا کر کہنے لگا۔

نم مجھ سے ڈرتے نہیں؟ حضورؐ نے اسے جواب دیا۔ نہیں۔  
 اس نے کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا  
 اللہ تعالیٰ۔ حضورؐ کے اس جواب کا اس کا فرپر ایسا رعب  
 پڑا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور  
 فرمایا۔ اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر وہ بدو  
 گھبرا گیا اور کہنے لگا آپؐ درگزر فرماویں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو  
 گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں  
 اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس نے جواب دیا۔ میں یہ نہیں مانتا  
 لیکن میں آپؐ سے عہد کرتا ہوں کہ آئندہ آپؐ سے کبھی نہیں  
 لڑوں گا۔ اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپؐ سے  
 لڑتے ہیں۔ آپؐ نے اسے آزاد فرما دیا۔ اور وہ اپنے ساتھیوں  
 سے جا ملا اور ان کو بتایا کہ میں ایسے شخص کے پاس سے آیا  
 ہوں جو دنیا میں سے سب سے بہتر ہے۔

## تقویٰ و طہارت اور شبہات سے اجتناب

۱۰۷ — عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ



لُعْبَدَ التَّقَى الْغَنَى الْخَفَى - (مسلم کتاب الزهد والرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گناہی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر نیوالا ہو۔

۱۰۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اتَّقَاهُمْ ، فَقَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ : فَيُوسُفُ بْنُ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ بْنِ نَبِيِّ اللَّهِ ، خَلِيلِ اللَّهِ ، قَالُوا : لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ ، قَالَ : فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا -

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ کان یوسف و اخوته آیات للسائلین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسفؑ جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (اسحقؑ) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے

متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

۱۰۹۔ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ مَعْبِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
 أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : جِئْتَ  
 تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ . فَقَالَ : اِسْتَفْتِ قَلْبَكَ ،  
 الْبِرُّ مَا أَطْمَأْنَنْتَ إِلَيْهِ النَّفْسُ وَالْطَّمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ ، وَالْإِثْمُ  
 مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ  
 وَافْتَوَوْكَ .  
 (مسند احمد ص ۲۲۷-۲۲۸)

حضرت وائلہ بن معبدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ  
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے  
 فرمایا۔ کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض  
 کیا ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی  
 وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جگر مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے  
 جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لیے اضطراب کا موجب بنے  
 اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔  
 ۱۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ

أَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنَعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَاجِبَ لِلنَّاسِ  
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحْسِنُ جَوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ  
تَكُنْ مُسْلِمًا وَأَقِلَّ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ  
الْقَلْبَ۔ (ابن ماجہ کتاب الزہد باب الورع والتقویٰ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ  
تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر۔ تو سب سے بڑا عبادت گزار بن  
جائے گا۔ قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔  
جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو  
تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بتا ہے، اس  
سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو  
گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسا دل کو مردہ  
بنا دیتا ہے۔

## خوف و رجاء اور اللہ تعالیٰ کی خشیت

— عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ

اللّٰهُ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ  
مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب فی سعة رحمة اللہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کی سزا اور گرفت کا  
اندازہ ہو کہ کتنی سخت اور شدید ہے تو وہ جنت کی امید نہ  
رکھے اور یہی سمجھے کہ اس گرفت اور سزا سے بچنا محال ہے اور  
اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائن رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اس کی  
جنت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت  
سے بھلا کون بد قسمت محروم رہ سکتا ہے۔

۱۱۲۔ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِمَّا  
كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
كَانَ عِنْدَكَ ؟ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرُ الدُّعَاءِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ  
ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ۔ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
لِأَكْثَرِ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ  
قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ آدَمِيٌّ إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ  
مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ أَرَاغَ ۔

(ترمذی البواب الدعوات)

حضرت شہر بن حوشبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت اُم سلمہؓ سے پوچھا کہ اے اُم المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ کے یہاں ہوتے تھے تو زیادہ تر کونسی دعا کرتے تھے۔ اس پر اُم سلمہؓ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے : **يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ**۔ اے دلوں کے پھرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔ اُم سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپؐ نے فرمایا اے اُم سلمہ! انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے، جس شخص کو ثابت قدم رکھنا چاہے اس کو ثابت قدم رکھے اور جس کو ثابت قدم نہ رکھنا چاہے اس کے دل کو ٹیڑھا کر دے۔

۱۱۳ — **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: اذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاذْنَبَ فَقَالَ: اَيُّ رَبِّ اَغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اذْنَبَ عَبْدِيْ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنْ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاذْنَبَ فَقَالَ: اَيُّ رَبِّ اَغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اذْنَبَ**

عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ  
قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَفْعَلْ مَا شَاءَ۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب وان تکررت

الذنوب والتوبۃ وَبخاری کتاب التوحید )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے اپنے رب کی طرف سے ہمیں یہ بات بتائی کہ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے : میرا بندہ گناہ کرتا ہے اور پھر دعا مانگتا ہے کہ اے  
اللہ! میرے گناہ بخش دے ۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :  
میرے بندے نے نا سمجھی سے گناہ تو کیا لیکن اُسے علم ہے کہ  
اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش دیتا ہے اور چاہے تو پکڑ  
بھی لے پھر میرا بندہ توبہ توڑ دیتا ہے اور گناہ کرتے لگ جاتا  
ہے اور پھر نادام ہو کر کہتا ہے : اے میرے رب میرا گناہ  
بخش دے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا  
لیکن وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے وہ گناہوں کو معاف  
بھی فرماتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے پھر بندہ توبہ توڑ دیتا ہے  
اور گناہ کرتا ہے لیکن نادام ہو کر دعا مانگتا ہے کہ اے میرے  
رب ! میرا گناہ بخش ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا بندہ جو  
جانتا ہے کہ میرا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور کبھی گرفت بھی  
کرتا ہے ( میرا بندہ کمزور ہے اپنے آپ پر قابو نہیں رکھ سکتا

غلطی کر بیٹھتا ہے لیکن اگر وہ نادم ہو کر توبہ کرے تو میں اُسے بخش دوں گا اور آئندہ گناہوں سے اُسے بچاؤں گا۔ وہ میری منشاء کے مطابق ہی کام کریگا۔

۱۱۴ — عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يُدْنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَقَرُّ رُكْبَتَيْهِ فَيَقُولُ : أَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ أَلَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا ؟ فَيَقُولُ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ : فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَعْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى صَحِيفَةً حَسَنَاتِهِ ۔

(ریاض الصالحین باب الرجاء حدیث نمبر ۴۳۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قیامت کے دن مومن اپنے رب کے بہت قریب لے جایا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کے سایہ رحمت میں آجائے گا پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروائے گا اور کہے گا کہ کیا تو فلاں فلاں گناہ جانتا ہے جو تو نے کیے۔ اس پر بندہ کہے گا۔ ہاں میرے رب! میں جانتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دنیا میں میں نے اس گناہ کے متعلق تیری پردہ پوشی کی اور اب قیامت کے دن تمہارا وہ گناہ بخشتا ہوں۔ الغرض اس کو صرف

اسکی نیکیوں کا اعمال تامہ دے دیا جائے گا۔

۱۱۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَأُبْنُ قَدَرًا عَلَى رَبِّي لِيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا بِهِ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلْأَرْضِ: أَدِّئِي مَا أَخَذْتِ، فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ قَالَ خَشِيتُكَ أَوْ مَخَافَتُكَ يَارَبِّ فَغَفَرَ لَهُ۔ (بخاری کتاب التوحید، ابن ماجہ کتاب الزہد)

باب ذکر الذنوب، مستند احمد ص ۲۶۹

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے اپنے آپ پر بہت زیادتی کی، خوب گناہ کیے۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا، پھر میرے جلے ہوئے جسم کو باریک پیس لینا اور میری اس راکھ کو سمندری فضا کی ہوا میں اڑا دینا۔ خدا کی قسم مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر میں اپنے خدا کے ہاتھ آگیا تو میرے گناہوں کی وجہ سے وہ مجھے ایسی سزا دے گا جس کی مثال نہیں مل سکے گی۔ حضورؐ نے فرمایا چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا۔ لیکن



خدا نے زمین کو حکم دیا کہ جہاں جہاں اس شخص کی راہ کے ذرے گرے ہیں وہ سب واپس کر دو۔ چنانچہ وہ شخص پورے جسم کے ساتھ خدا کے حضور لرزاں ترساں آ حاضر ہوا۔ خدا نے اس سے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا۔ اے میرے خدا! تیری خشیت اور تیرے خوف سے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ خدا کو اس کی یہ ادا اور احساسِ ندامت پسند آیا اور اس کو بخش دیا۔

۱۱۶ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمْ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ : إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسَاجِدِ ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ .

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل اخفاء الصدقة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ اس دن اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اپنے

سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ اول امام عادل۔ دوسرے وہ نوجوان جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے جوانی بسر کی۔ تیسرے وہ آدمی جس کا دل مسجدوں کے ساتھ لگا ہوا ہے، چوتھے وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اسی پر وہ متحد ہوئے اور اسی کی خاطر وہ ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔ پانچویں وہ پاکباز مرد جس کو خوبصورت اور بااقتدار عورت نے بدی کے لیے بلایا لیکن اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ چھٹے وہ سخی جس نے اس طرح پوشیدہ طور پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ ساتویں وہ مخلص جس نے خلوت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اسکی محبت اور خشیت سے اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۱۱۷ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ فَاتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ مُنْكَسًا رَأْسَهُ فَقَالَ لَهُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ شَرُّكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَأَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ

فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْمُرَّةَ الْأُخْرَى بِبَشَارَةٍ عَظِيمَةٍ فَقَالَ أَذْهَبُ  
إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَكِنَّكَ مِنْ  
أَهْلِ الْجَنَّةِ - (بخاری کتاب التفسیر سورة الحجرات باب لا ترفعوا

اصواتکم فوق صوت النبی )

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ثابت بن قیس کو نہ پایا اور پوچھا کہ  
وہ کہاں ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ اے اللہ کے  
رسول! میں اس کا پتہ لے آتا ہوں۔ چنانچہ وہ ثابت کے پاس  
آیا اور اُسے اس حالت میں دیکھا کہ سر جھکائے غمگین بیٹھا ہے  
اس نے ثابت سے پوچھا۔ تمہاری یہ کیا حالت ہے۔ اُس نے  
جواب دیا۔ بہت بُری ہے۔ میری آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی آواز سے بلند ہے (اور قرآن کریم میں یہ آیت  
نازل ہوئی ہے کہ رسول کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو۔ مجھ  
سے تو اس کی خلاف ورزی ہوتی رہی ہے) لہذا میں دوزخی ہو  
گیا اور اس غم میں گھر بیٹھ گیا ہوں۔ اس آدمی نے آکر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حالات بتائے کہ ثابت یہ کہتا  
ہے۔ حضورؐ کے ارشاد پر وہ شخص دوبارہ ثابت کے پاس گیا  
اور اسے یہ عظیم بشارت جا کر دی کہ حضورؐ فرماتے ہیں کہ اے  
ثابت! تو دوزخی نہیں بلکہ جنتی ہے۔ (یہ آیت تو ان لوگوں

کے بارہ میں ہے جو بُری نیت سے اور بے ادبی کے ارادہ سے آنحضرتؐ کے سامنے بیچ کر بولتے ہیں)

۱۱۸ — عَنْ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَعْرِفِيِّ قَالَ : حَضَرْنَا عُمَرَ وَبْنَ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ فَبَكَى طَوِيلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ : يَا أَبَتَاكَ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا ؟ فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ فَقَالَ : إِنَّ أَفْضَلَ مَا نَعِدُ شَهَادَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، إِنْ قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْيَابِ ثَلَاثٍ : لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدْ اسْتَطَمَكْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ فَلَوُمْتُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا جَعَلَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلَاُ بَايَعَكَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَبَضْتُ يَدِي فَقَالَ : مَا لَكَ يَا عُمَرُو؟ قَالَ قُلْتُ : أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ : تَشْتَرِطُ بِمَاذَا ؟ قُلْتُ أَنْ يُغْفِرَ لِي ، قَالَ : أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا ، وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَجَلَ

فِي عَيْنِي مِنْهُ وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا  
لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ  
مِنْهُ وَلَوْ مُتَّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ ثُمَّ وَلَّيْنَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا؛ فَإِذَا أَنَامْتُ  
فَلَا تَصْحَبُنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَسْتَوُوا عَلَى  
الْتُّرَابِ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنَحَرُ جُرُورٌ وَ  
يُقَسَّمُ لَحْمًا حَتَّى اسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَالنَّظَرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ  
رُسُلَ رَجِيٍّ - (مسلم کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ما قبله وکذا الہجۃ)

حضرت ابن شماسؓ یعنی عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ہم  
حضرت عمرو بن العاصؓ کی وفات کے وقت ان کے پاس گئے  
آپؓ پر نزع کی حالت طاری تھی وہ ہمیں دیکھ کر رونے لگے اور  
اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا۔ آپ کے بیٹے آپ سے کہنے لگے  
ابا جان! آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ایسی  
بشارت نہیں دی؟ آپ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا -  
ہمارے لیے بہترین توشہ یہ ہے کہ ہم اس بات کی گواہی دیں  
کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کے رسول  
ہیں۔ مجھ پر تین حالتیں آئیں۔ ایک وقت تھا کہ مجھے آنحضرتؐ  
سے سخت بغض تھا۔ ایسا بغض شاید ہی کسی کے دل میں ہو۔ میری  
خواہش ہوتی تھی کہ اگر مجھے موقع ملے تو آپ کو شہید کر دوں

اگر میں اس حالت میں مرجاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں صداقت ڈال دی۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ آپؐ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں، میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ عمرو! یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ بیعت کیلئے ایک شرط رکھوں۔ حضورؐ نے دریافت فرمایا کون سی شرط؟ میں نے کہا کہ میرے گناہ بخشے جائیں حضورؐ نے فرمایا۔ کیا جانتے نہیں کہ اسلام تمام سابقہ قصوروں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت تمام سابقہ کوتاہیوں کو دھو ڈالتی ہے اور حج تمام سابقہ برائیوں کو صاف کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہ تھا اور نہ ہی میری آنکھوں میں آپؐ کے سوا کسی کا جلال چلتا تھا۔ آپؐ کے جلال کی وجہ سے میں آنکھ بھر کر آپؐ کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ اگر مجھ سے پوچھا جائے کہ آنحضرتؐ کا حلیہ کیا تھا تو میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ آنکھ بھر کر میں نے کبھی آپؐ کو نہیں دیکھا (نہ اسلام سے پہلے اور نہ اسلام قبول کرنے کے بعد) اگر اس حالت میں میں مرجاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہمیں اقتدارِ ملا، اختیارِ ملا اور اب میں نہیں جانتا کہ ان ذمہ داریوں کے بارے میں میرا

کیا حال ہو۔ میری بخشش ہوگی بھی یا نہیں۔ جب میرا انتقال ہو تو میرے جنازے پر کوئی نوحہ نہ کرے، نہ جنازے کے ساتھ آگ لے جائی جائے۔ پھر جب تم مجھے دفن کر لو تو میری قبر پر جلدی جلدی مٹی ڈالنا اور پھر اتنی دیر بٹھرنا جتنی دیر ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کے گوشت کو تقسیم کرنے میں لگتی ہے اس طرح تمہاری موجودگی کی وجہ سے میں اپنی قبر سے مانوس ہو جاؤں گا اور یہ سوچنے کا موقع مل جائیگا کہ اپنے رب کے فرستادہ ملائکہ کو کیا جواب دوں۔

۱۱۹ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جَهَدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ تَدْعُو؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ وَلَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب عقد التبیح بالید)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ بیماری کی وجہ سے وہ سوکھ کر چوڑے کی طرح ہو گیا

ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا۔ کیا تم دعا نہیں کرتے تھے۔ کیا تم خدا تعالیٰ سے عافیت طلب نہیں کرتے تھے۔ وہ شخص کہتے لگا۔ میں تو یہ دعا کرتا تھا کہ اے خدا تو میرے گناہوں کے بدلے جو سزا آخرت میں دیگا وہ اس دنیا میں ہی دیدے اس پر حضورؐ نے (تعجب سے) فرمایا۔ سبحان اللہ! تم نہ تو اس سزا کو برداشت کر سکتے ہو اور نہ اسکی استطاعت رکھتے ہو۔ تم نے یہ دعا کیوں نہ مانگی کہ اے ہمارے اللہ! ہمیں اس دُنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

## توبہ واستغفار اور اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حُسنِ ظن

۱۲۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِذَا نُصِرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَادِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضٍ فَلَاةٍ : وَ



فِي رِوَايَةٍ : اَللّٰهُ اَشَدُّ فَرْحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلَى رَاجِلَيْهِ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ فَاَنْفَلَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيَسَ مِنْهَا فَاَتَى شَجَرَةً فَاَضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا وَقَدْ اَيَسَ مِنْ رَاجِلَيْهِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخَطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ ، اَخْطَا مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ - (بخاری کتاب الدعوات باب التوبة مسلم)

خادمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل بیابان میں (کھانے پینے سے لدا ہوا) گمشدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کو یہ حادثہ پیش آیا کہ جنگل بیابان میں اس کی اونٹنی گم ہو گئی جب کہ اس پر اس کا کھانا اور پانی سب لدا ہوا تھا۔ وہ بہت گھبرایا اور ادھر ادھر تلاش سے ناامید ہو کر شدتِ غم کی وجہ سے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اسی گھبراہٹ میں اس کی آنکھ لگ گئی۔ اچانک اس کی آنکھ جو کھلی تو کیا دیکھتا ہے کہ اس

کی اونٹنی اس کے پاس کھڑی ہے۔ وہ خوشی سے اُچھل پڑا،  
اونٹنی کی نیکیل پکڑی اور خوشی کے عالم میں اس کے منہ سے  
بے ساختہ نکلا۔ اے میرے اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا  
رب۔ یعنی خوشی میں مدہوش ہو کر وہ اُلٹ کہہ گیا۔

۱۲۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَ  
جَلَّ: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي  
وَاللَّهُ! اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ  
ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاحَةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ  
ذِرَاعًا، وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ  
يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهْرُولُ۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فی الحض علی التوبہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے  
سے اس کے اس حُسنِ ظن کے مطابق سلوک کرتا ہوں جو وہ  
میرے متعلق رکھتا ہے۔ جہاں بھی وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ میں  
اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ خدا کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے  
بندہ کی توبہ پر اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنا خوش وہ شخص بھی  
نہیں ہوتا جسے جنگل بیابان میں اپنی گمشدہ اونٹنی مل جائے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے : جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں ، اگر وہ مجھ سے ایک ماتھ قریب ہوتا ہے تو میں دو ماتھ قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اسکی طرف دوڑ کر جاتا ہوں ۔

۱۲۲ — عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأُسْقَعِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي فَلْيُنْظَرْ بِي مَا شَاءَ۔ (بخاری کتاب التوحید

باب يحذركم الله نفسه مسند دارمی فی باب حسن الظن)

حضرت وائلہؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے ۔

۱۲۳ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا لَمْ يَضُرَّهُ ذَنْبٌ شَمًّا تَلَا - إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا عَلَامَةُ التَّوْبَةِ؟

قَالَ: النَّدَامَةُ - (الدَّر الْمُنْتَوِرُ ص ۲۶ قشیریہ باب التوبہ ص ۴۹)  
حضرت انس رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی  
توبہ کرنیوالا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔  
جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اُسے  
کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی  
کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ  
اسے محفوظ رکھتا ہے۔ پھر حضور نے یہ آیت پڑھی۔ اللہ تعالیٰ  
توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔  
عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپ نے  
فرمایا۔ ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔

۱۲۴ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ فِيمَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ  
أَعْلَمِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاتَاهُ فَقَالَ: إِنَّهُ  
قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ  
لَا، فَقَتَلَهُ فَاكْمَلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ أَعْلَمِ أَهْلِ  
الْأَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ  
فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَ

بَيْنَ التَّوْبَةِ ۚ اِنطَلِقْ اِلَى اَرْضٍ كَذًا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا  
يَعْبُدُونَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَاَعْبُدِ اللّٰهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى  
اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضٌ سُوِّءٌ ، فَاِنطَلِقْ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ  
اَتَاكَ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمْتَ فِيْهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ  
الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ : جَاءَ تَائِبًا مُّقْبِلًا بِقَلْبِهِ  
اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ، وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ : اِنَّهُ لَمُزِيْعٌ  
خَيْرًا قَطُّ ، فَاَتَاهُم مَّلَكٌ فِيْ صُوْرَةٍ اَدَمِيٍّ فَجَعَلُوْهُ بَيْنَهُمْ  
اَنّٰى حَكَمًا ، فَقَالَ : قَيِّسُوْا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلٰى اَيَّتِمَا كَانَ  
اَدْنٰى فَمُوْلَاهُ ، فَقَاسُوْا فَوَجَدُوْهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ اَرَادَ  
فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ -

(مسلم کتاب التوبہ باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتله بخاری)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - تم سے پہلے لوگوں میں ایک  
آدمی تھا جس نے تنانوے<sup>۹۹</sup> قتل کئے تھے آخر اس کے دل  
میں ندامت پیدا ہوئی اور اس نے اس علاقے کے سب سے  
بڑے عالم کے متعلق پوچھا تا کہ وہ اس سے اس گناہ سے  
توبہ کرنے کے بارہ میں پوچھے - اسے ایک تارک الدنیا عابد  
زاهد کا پتہ بتایا گیا - وہ اس کے پاس آیا اور کہا - اس نے  
تنانوے<sup>۹۹</sup> قتل کئے ہیں - کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟

اس نے کہا - ایسے آدمی کی توبہ کیسے قبول ہو سکتی ہے اور اتنے بڑے گناہ کیسے معاف ہو سکتے ہیں - اس پر اس نے اسکو بھی قتل کر دیا - اس طرح پورے تنو قتل ہو گئے - پھر اسے اور ندامت ہوئی اور اس نے کسی اور بڑے عالم کے متعلق پوچھا - اُسے ایک بڑے عالم کا پتہ بتایا گیا - وہ اس کے پاس آیا اور کہا - میں نے تنو قتل کیے ہیں ، کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے ؟ اس نے جواب دیا - ہاں ، کیوں نہیں - توبہ کا دروازہ کیسے بند ہو سکتا ہے اور توبہ کرنیوالے اور اس کی توبہ کے قبول ہونے کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے - تم فلاں علاقے میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوں گے اور دین کے کام کر رہے ہوں گے ، تم بھی ان کے ساتھ اس نیک کام میں شریک ہو جاؤ اور انکی مدد کرو - نیز اپنے اس علاقے میں واپس نہ آنا - کیونکہ یہ بُرا اور فتنہ خیز علاقہ ہے - چنانچہ وہ اس سمت میں چل پڑا لیکن ابھی آدھا راستہ ہی طے کیا تھا کہ اسے موت نے آیا تب اس کے بارہ میں رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے - رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہے اور اپنے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوا ہے اس لیے ہم اسے جنت میں لے جائیں گے - عذاب کے فرشتے کہتے :

اس نے کوئی نیک کام نہیں کیا - یہ کیسے بخشا جا سکتا ہے۔  
 اسی اثناء میں ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا۔  
 اس کو انہوں نے اپنا ثالث مقرر کر لیا - اس نے دونوں  
 کی باتیں سُن کر کہا - جس علاقے سے یہ آرہا ہے اور جس کی  
 طرف یہ جا رہا ہے، ان دونوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو۔ اس  
 میں سے جس علاقے سے وہ زیادہ قریب ہے وہ اسی علاقے  
 کا شمار ہوگا۔ پس انہوں نے فاصلہ کو پایا تو اس علاقے کے  
 زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جا رہا تھا - اس پر رحمت کے  
 فرشتے اسے جنت کی طرف لے گئے۔

۱۲۵ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ - قَالَ سَمِعْتُ  
 كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِهِ حِينَ تَخَلَّفَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ  
 قَالَ كَعْبٌ : لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي  
 قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَذْرِ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ  
 عَنْهُ ، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ غَيْرَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ تَعَالَى  
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ - وَلَقَدْ شَهِدْتُ  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ

تَوَاتَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَمَا أُحِبُّ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ  
وَأِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرُ فِي النَّاسِ مِنْهَا . وَكَانَ مِنْ خَبْرِي  
حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ  
تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهُ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا  
رَاجِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَلَمْ يَكُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى  
بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ ، فَغَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِرِّ شَدِيدٍ ، وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا  
وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا ، فَجَلَّ لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرُهُمْ  
لِيَتَأَهَّبُوا أُهْبَةً غَزَوْهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي  
يُرِيدُ ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ  
كِتَابٌ حَافِظٌ ، يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ : فَقَدْ  
رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنَّ ذَلِكَ سَيُخْفِي لَهُ مَا لَمْ  
يُنْزَلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الشَّمَارُ وَالْإِطْلَالُ فَأَنَا  
إِلَيْهَا أَصْعُرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِيقْتُ أَغْدُو لِي أَتَجَهَّزَ مَعَهُ فَأَرْجِعُ  
وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ



إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ  
 الْجِدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادِيًا  
 وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَارِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ  
 فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَتَمَادَى بِي حَتَّى  
 أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أَرْتَجِلَ فَأَذَرَكَهُمْ  
 فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يَقْدَرْ ذَلِكَ لِي فَطَفِقتُ إِذَا خَرَجْتُ  
 فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَحْزُنُنِي أَنْ لَا أَرَى لِي أُسْوَةً إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي  
 التَّفَاقِي أَوْ رَجُلًا مَعْنَى عَذَرِ اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الضُّعْفَاءِ وَلَمْ  
 يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ  
 فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبُوكُ مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ؟  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَبَسَهُ بُرْدَاةٌ وَالنَّظَرُ  
 فِي عِطْفِيهِ - فَقَالَ لَهُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَسُ  
 مَا قُلْتَ ! وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا ،  
 فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى  
 ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبِخَضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو  
 خَيْثَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ  
 لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَتِي  
 بَثْنِي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ : بِمِ أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ  
 غَدًا وَاسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ  
 إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا زَااحَ  
 عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ  
 فَاجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَادِمًا ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَحَ فِيهِ  
 رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخْلَفُونَ  
 يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَخْلِفُونَ لَهُ ، وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا  
 فَقَبِلَ مِنْهُمْ عِلًّا نِيَّتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَّلَ  
 سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ  
 تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ : تَعَالَ فَجِئْتُ أَمْسَيْتُ حَتَّى جَلَسْتُ  
 بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي : مَا خَلَفَكَ ؟ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ  
 قَالَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ  
 مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَتَى سَاخِرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ ؛  
 لَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَنْ حَدَّثْتُكَ  
 الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَنِّي لِيُوشِكَنَّ اللَّهُ يُسْخِطَكَ  
 عَلَيَّ وَإِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو  
 فِيهِ عُقْبَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُذْرٍ ، وَاللَّهِ

مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَقَ قَوْمُ  
حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رَجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمْ  
فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي : وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ  
هَذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ الْمُخَلَّفُونَ ، فَقَدْ كَانَ  
كَأَنِّيكَ ذَنْبَكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ  
قَالَ : قَوْلَ اللَّهِ مَا زِلُوا يُؤْتِيُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكْذِبَ نَفْسِي ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ :  
هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا : نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ  
قَالَ مِثْلَ مَا قُلْتُ وَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ ، قَالَ : قُلْتُ :  
مَنْ هُمَا ؟ قَالُوا : مُرَارَةُ بْنُ الرِّبِيعِ الْعُمَرِيُّ ، وَهَلَالُ بْنُ  
أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ ، قَالَ : فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا  
بِذُرٍّ فِيهِمَا أُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوا هُمَا لِي ، وَنَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ كَلَامًا مَاتَ فِيهَا  
الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ : فَاجْتَبَيْنَا النَّاسَ -  
أَوْ قَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ  
بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعَرِنُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً . فَأَمَّا  
صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ ، وَأَمَّا أَنَا

فَكُنْتُ أَشَبَّ الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَشْهَدُ  
الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ  
وَأَتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ عَلَيْهِ وَهُوَ  
فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ  
يَرِدُ السَّلَامَ أَمْ لَا ؟ ثُمَّ أُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأُسَارِقُهُ النَّظَرَ  
فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرًا لِي وَإِذَا التُّفْتُ نَحْوَهُ اعْرَضَ  
عَنِّي ، حَتَّى إِذَا طَالَ ذِكُّكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ  
حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي تَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاحَبْتُ  
النَّاسَ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ  
لَهُ : يَا أَبَا تَتَادَةَ ! أُنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ إِلَهُ  
رَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ  
فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ  
فَقَاضَتْ عَيْنَايَ وَكَوَلَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ ، فَبَيْنَا أَنَا  
أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ نَبَطِ أَهْلِ الشَّامِ  
مَعْنٍ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ : مَنْ يَدُلُّ عَلَى  
كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ؟ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي  
فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مِلْكِ عَسَّانَ ، وَكُنْتُ كَاتِبًا ، فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا  
فِيهِ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغْنَا أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ  
يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ ، فَالْحَقُّ بِنَا نَوَاسِكَ

فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتُهَا : وَ هَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَمَّمْتُ بِهَا  
الْتَّنُورَ فَسَجَرْتُهَا ، حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْخُمُسِينَ  
وَاسْتَلْبَثْتُ الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِينِي فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ  
أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ : أُطْلِقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ فَقَالَ  
لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبَنَّهَا وَأَرْسَلْ إِلَى صَاحِبِي بِمِثْلِ ذَلِكَ  
فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي : الْحَقُّ بِأَهْلِكَ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ  
اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ . فَجَاءَتِ امْرَأَةُ هِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
هِلَالَ بِنِ أُمَيَّةَ شَيْخٌ صَاحِبٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَعَلْ تَكْرَهُ أَنْ  
أَخْدُمَهُ ؟ قَالَ : لَا وَلَكِنْ لَا يَقْرَبَنَّكَ ، فَقَالَتْ : إِنَّهُ وَاللَّهِ  
مَا يَمُ مِنْ حَرَكَةٍ إِلَى شَيْءٍ . وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ  
مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا . فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي :  
لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ  
فَقَدْ آذَنْ لَامْرَأَةَ هِلَالِ بِنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ ؟ فَقُلْتُ :  
لَا اسْتَأْذَنْ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا  
يُذَرِّبُنِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا  
اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ ، فَكَيْفَ تُبْذِلُكَ عَشْرَ لَيَالٍ  
فَكَمَلْ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نَهَى عَنْ كَلَامِنَا ثُمَّ صَلَّيْتُ

صَلَوةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا  
 فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ  
 عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ  
 صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلَجٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ  
 الْبَشْرُ، قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ  
 فَأَذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَوةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ  
 يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبَيَّ مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ إِلَى رَجُلٍ  
 فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ قَبْلِي وَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ، فَكَانَ  
 الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ  
 يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبُشْرَاهُ وَاللَّهُ مَا  
 أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا وَأَنْطَلَقْتُ  
 اتَّأَمُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ  
 قَوْجًا قَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِي: لِيَتُوبَكَ تَوْبَةُ  
 اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ، فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُهَرِّوْلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي، وَاللَّهُ مَا قَامَ  
 رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرَهُ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِبَطْلِحَةٍ. قَالَ  
 كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهَهُ مِنَ السَّرُورِ : الْبَشَرُ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ  
 عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمَّكَ فَقُلْتُ ، أَمِنْ عِنْدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 أَمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ؟ قَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَكَانَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا سَرَّ اسْتَنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَأَنَّ  
 وَجْهَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ  
 يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلَعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً  
 إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
 أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، فَقُلْتُ : إِنِّي أَمْسِكُ  
 سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ وَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ اللَّهَ تَعَالَى  
 إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحْدِثَ إِلَّا  
 صِدْقًا مَا بَقِيْتُ ، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاهُ  
 اللَّهُ تَعَالَى فِي صَدَقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللَّهُ تَعَالَى وَاللَّهُ  
 مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَا رَجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ تَعَالَى فِيْمَا  
 بَقِيَ قَالَ : فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ  
 وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ - حَتَّى بَلَغَ إِلَهُ بِهِمْ  
 رُؤُوفٌ رَّحِيمٌ - وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ  
 الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ : حَتَّى بَلَغَ اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ -

قَالَ كَعْبٌ : وَاللَّهِ مَا أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ  
 هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ اَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ لَا أَكُونُ كَذِبْتُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ  
 الَّذِينَ كَذَبُوا إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا جِئْنَاكَ بِالْبَيِّنَاتِ  
 شَرَّ مَا قَالَ لِأَحَدٍ فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : سَيَحْلِفُونَ يَا لِلَّهِ لَكُمْ إِذَا  
 انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَا وَهُمْ  
 جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ . يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ  
 فَإِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَى عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ .  
 قَالَ كَعْبٌ : كُنَّا خَلْفَنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أُولَئِكَ الَّذِينَ قِيلَ  
 مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْنَاكَ حَلَفُوا لَهُ  
 فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَعْفَرَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ أَمْرَنَا حَتَّى قَضَى اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ بِذَلِكَ : قَالَ اللَّهُ  
 تَعَالَى : وَ عَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا ، وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ مِمَّا  
 خَلَفْنَا عَنْ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ إِيَّانَا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ  
 حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ إِلَيْهِ فَقِيلَ مِنْهُ - وَفِي رِوَايَةٍ : أَنَّ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّلَتْ يَوْمَ الْخُمَيْسِ  
 وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا تَهَارًا فِي الصُّحَى  
 فَإِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ

( بخارى حديث كعب بن مالك )



حضرت عبداللہ بن کعبؓ اپنے باپ حضرت کعب بن مالکؓ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے وہ واقعہ سنا جس کا تعلق غزوہ تبوک میں شامل نہ ہوئے اور اس وجہ سے مقاطعہ کی سزا پانے سے تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں کسی غزوہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے میں پیچھے نہیں رہا تھا۔ صرف غزوہ تبوک میں یہ غلطی ہوئی۔ ہاں غزوہ بدر میں بھی شامل نہ ہو سکا تھا۔ لیکن اس موقع پر آپؐ نے کسی پیچھے رہنے والے پر ناراضگی کا اظہار نہیں فرمایا تھا۔ دراصل اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قریش کے قافلہ کو روکنا چاہتے تھے اور لڑائی کا ارادہ نہ تھا۔ اس لیے بہت سے لوگوں نے آپؐ کے ساتھ جانے کی ضرورت محسوس نہ کی اور نہ ہی حضورؐ نے اس کیلئے کوئی خاص غریب فرمائی تھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں اور ان کے دشمن یعنی قریش کی اتفاقیہ بغیر کسی الٹی میٹم یا سابقہ ارادہ کے مٹھ بھڑکرا دی۔ لیکن میں لیلۃ العقبہ کی بیعت میں شامل تھا جبکہ ہم نے اسلام قبول کیا تھا اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کا معاہدہ طے پایا تھا اور مجھے اس موقع پر حاضری اتنی پسندیدہ اور محبوب ہے اور اس پر اتنا فخر ہے کہ اس کے مقابلہ میں بدر کے موقع پر غیر حاضری کی زیادہ خلش محسوس نہیں کرتا

اگرچہ بدر کا چرچا لوگوں میں بیعتِ عقبہ کے واقعہ سے زیادہ ہے۔ بہر حال غزوہ تبوک کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ جا سکنے کی یہ وجہ نہ تھی کہ مجھ میں کوئی کمزوری یا مالی تنگی تھی۔ بڑی اچھی صحت اور خوب مالدار تھا اور اپنی دو سواریاں بھی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق یہ تھا کہ جب مہم پر جانے کا ارادہ کرتے تو اس کے پروگرام کو بڑی حد تک مخفی رکھتے اور جدھر جانا ہوتا اس کے الٹ سمت سفر کا آغاز کرتے۔ بہر حال غزوہ تبوک کے لیے جب آپؐ نکلے تو اس وقت شدید گرمی تھی۔ بڑا لمبا سفر تھا۔ ویران صحرا سے گزرنا تھا۔ بہت بڑے لشکر کا سامنا تھا۔ اس لیے مسلمانوں پر آپؐ نے اس صورتِ حال کی نزاکت اور اہمیت اچھی طرح واضح کر دی تھی تاکہ وہ اس جنگ کے لیے خوب تیاری کر لیں اور کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہ رہے۔ آپؐ نے واضح طور پر بتا دیا کہ آپؐ کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپؐ اس غزوہ کے لیے نکلے تو بہت سے مسلمان جن کی فہرست کسی رجسٹر میں درج نہ تھی آپؐ کے ساتھ ہو گئے۔ کثرتِ ازدحام کی وجہ سے ایسا ممکن تھا کہ جو شخص آپؐ کے ساتھ نہ جانا چاہتا تھا وہ اپنی اس غیر حاضری کو مخفی رکھ سکتا تھا سوائے اس کے کہ اسکے بارہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی وحی نازل ہو۔ غرض آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جنگ کیلئے نکلے تو پھل پکے ہوئے تھے اور شدید گرمی کی وجہ سے سائے اچھے لگتے تھے اور میرا دل آرام طلبی کی طرف مائل تھا اور مجھے اپنی فصلوں کا بھی خیال تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی تیاری کی ہوئی تھی اور مسلمانوں کا لشکر کثیر آپ کے ساتھ تھا۔ میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ تیاری کر کے آپ سے جا ملوں لیکن اس کو عملی جامہ نہ پہنا سکا اور اس تذبذب میں کوئی کام بھی صحیح معنوں میں نہ ہو سکا۔ بہر حال میں کتنا جب چاہوں گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں گا۔ اس سستی نے مجھے روکے رکھا۔ یہاں تک کہ لشکر تیز چلنے کی وجہ سے بہت دُور نکل گیا اور میں ارادے ہی باندھتا رہ گیا۔ کاش میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا سکتا۔ مگر یہ میرا مقدر نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جانے کے بعد جب بھی میں گھر سے نکلتا تو مجھے اس بات کا سخت افسوس ہوتا کہ میری طرح کا کوئی اور آدمی پیچھے نہیں رہا تھا۔ سوائے ایسے آدمیوں کے جن پر نفاق کا شبہ نہ تھا یا کچھ معذور لوگ تھے۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران میں مجھے یاد نہ فرمایا یہاں تک کہ آپ بنوک پہنچ گئے۔ ایک دفعہ آپ وہاں لوگوں میں بیٹھے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ کعب کو کیا ہو گیا یعنی وہ کیوں نہیں آیا۔ اس پر قبیلہ

بنی سلمہ کے ایک آدمی کو میرے خلاف کچھ کہنے کا موقع مل گیا۔ اور کہا۔ اس کو چادروں کے گھنٹہ نے روک لیا ہوگا۔ اس وقت معاذ بن جبلؓ نے اس شخص کو کہا تم نے بہت بُرا کیا کہ ایسی بدگمانی کی۔ اے اللہ کے رسولؐ! خدا تعالیٰ کی قسم! ہم تو کعب کو بڑا نیک اور اچھا آدمی سمجھتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ اسی اثناء میں حضورؐ نے ایک آدمی کو جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا دُور سے آتے ہوئے دیکھا آپؐ نے بطور آرزو اور دعا فرمایا: خدا تعالیٰ کرے یہ ابوخیثمہ ہو۔ خدا تعالیٰ کی قدرت وہ ابوخیثمہ ہی نکلے۔ یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے کعبور کا ایک صاع بطور صدقہ دیا تھا۔ اور منافقین نے اس کی ہنسی اڑائی تھی۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ جب یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لارہے ہیں تو مجھے سخت افسوس ہوا اور بہانے سوچنے لگا کہ کس طرح آپؐ کی ناراضگی سے بچ سکتا ہوں۔ میں نے اپنے گھر کے تمام سمجھدار لوگوں سے مشورہ بھی کیا۔ آخر جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ نے تمام باطل و سادس کو میرے دل سے نکال دیا اور میں سمجھ گیا کہ آپؐ کی ناراضگی سے مجھے کوئی چیز نہیں بچا سکتی۔ پس میں نے پکا ارادہ کر لیا کہ پچ بولوں گا۔ صبح کے وقت آپؐ واپس مدینہ پہنچے۔ آپؐ کا طریق تھا کہ جب آپؐ

سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے ۔ وہاں مسجد میں دو رکعت نفل پڑھتے پھر لوگوں سے باتیں کرنے کے لیے کچھ دیر بیٹھتے ۔ اس سفر میں بھی آپؐ نے ایسا ہی کیا ۔ پیچھے رہنے والے بہت سے لوگ عذر معذرت کرنے آئے اور قسمیں اٹھانے لگے کہ اس اس وجہ سے ہم شامل نہ ہو سکے تھے ۔ یہ روک تھمی اور وہ روک تھمی ۔ یہ سب لوگ کچھ اوپر اُستیٰ تھے ۔ آپؐ نے اُن کے پیش کردہ عذر قبول کیے ۔ ان سے دوبارہ بیعت لی ۔ ان کے لیے بخشش کی دعا کی اور ان کے اندرون کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا ۔ جب میں آیا اور آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے اس انداز میں تبسم فرمایا جس میں ناراضگی کا پہلو نمایاں تھا ۔ بہر حال آپؐ نے کہا ۔ آؤ کیا کہتے ہو ۔ میں آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا ۔ آپؐ نے پوچھا ۔ تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے ۔ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی ؟ میں نے کہا ۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ! اگر میں آپؐ کے سوا کسی اور کے سامنے ہوتا تو کوئی عذر پیش کر کے ناراضگی سے بچ جاتے کا خیال کر سکتا تھا کیونکہ مجھے باتیں بنانا آتی ہیں ۔ لیکن خدا تعالیٰ کی قسم ! میں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر میں جھوٹی بات کہہ کر آپؐ کو خوش کر لوں تو ہو سکتا ہے کہ کل اللہ تعالیٰ آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے اور اگر میں اب سچی بات کہوں جس کی وجہ سے آپؐ ناراض ہو جائیں تو میں

امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام بخیر کرے گا۔ سچی بات یہ ہے کہ میرے پاس کوئی عذر نہیں۔ اس وقت میں خوب طاقتور تھا۔ ہر طرح کی مالی آسائش میسر تھی اور بغیر کسی دقت کے آپ کے ساتھ جا سکتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے سچ بولا ہے۔ پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ جاؤ اللہ تعالیٰ تمہارے بارہ میں کوئی فیصلہ کریگا تو پھر بات کریں گے قبیلہ بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے پیچھے آئے اور مجھے کہنے لگے۔ خدا کی قسم! ہمارے علم کے مطابق تم نے کبھی کوئی قصور نہیں کیا۔ کیوں نہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی عذر پیش کر دیا۔ جس طرح دوسرے پیچھے رہنے والوں نے عذر پیش کیے تھے۔ تمہارے قصور کی معافی کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تیری بخشش کی دعا کافی تھی کعبہ کہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ مجھے اُکساتے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک دفعہ ارادہ کر لیا کہ میں آپ کے پاس جاؤں اور اپنے آپ کو جھٹلاؤں کہ جو کچھ پہلے کہہ چکا ہوں وہ غلط تھا پھر میں نے بنی سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ کیا میرے اور بھی ساتھی ہیں جنہوں نے سچ بولا ہو اور کوئی جھوٹا عذر پیش نہ کیا ہو۔ انہوں نے کہا۔ ہاں دو آدمیوں نے ایسا کیا ہے اور وہی کچھ کہا ہے جو تُو نے کہا ہے اور ان کو وہی کچھ جواب

دیا گیا ہے جو تجھے دیا گیا ہے۔ میں نے کہا وہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا۔ مرارہ بن ربیعہ عامری اور ہلال بن امیہ واقفی یہ دونوں آدمی بہت نیک تھے۔ بدر کے معرکہ میں شامل ہو چکے تھے۔ میرے لیے ان کا نمونہ کافی تھا۔ جب لوگوں نے ان کا یہ واقعہ مجھے بتلایا تو میں نے دل میں عہد کر لیا کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہے وہی ٹھیک ہے۔ سچ بولنے میں میں اکبلا نہیں ہوں دوسرے دو نیک نام آدمی بھی میرے ساتھ ہیں۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ہم تینوں سے بول چال رکھنے سے منع فرما دیا۔ ہمارے علاوہ کسی اور پیچھے رہنے والے کو یہ سزا نہ دی۔ لوگ ہم سے بچنے لگے گویا کہ وہ بالکل بدل گئی ہیں۔ زمین بھی اوپری اوپری سی نظر آنے لگی گویا وہ زمین ہی نہیں جس کو میں اچھی طرح جانتا تھا۔ غرض مقاطعہ کے پچاس دن سخت پریشانی اور گھبراہٹ میں بسر ہوئے۔ میرے دونوں ساتھی تو خانہ نشین ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے۔ وہ ہر وقت روتے رہتے۔ میں ان میں جوان تھا اور سخت جان بھی۔ گھر بیٹھ نہ سکتا تھا۔ اس لیے باہر بازار میں نکل آتا۔ نمازوں میں مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوتا، بازاروں میں گھومتا پھرتا لیکن مجھ سے کوئی بات نہ کرتا۔ نماز کے بعد کچھ دیر آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تو میں بھی مجلس میں حاضر ہوتا اور سلام کتنا اور دل میں کتنا۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سلام کے جواب میں اپنے ہونٹ مبارک ہلائے ہیں یا نہیں؟ پھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی نماز پڑھتے لگتا اور چور نظروں سے آپ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ میری طرف دیکھتے۔ اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ اپنا رخ پھیر لیتے اور دوسری طرف دیکھنے لگتے۔ مسلمان بھائیوں کی یہ زیادتی اور خشک سلوکی مجھے بہت شاق گزرتی۔ میں سخت پریشان ہو گیا۔ ایک دفعہ میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا۔ وہ میرے چچا زاد بھائی لگتے تھے اور مجھے بہت پیارے لگتے تھے۔ انہیں میں نے سلام کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میرے سلام کا کوئی جواب نہ دیا۔ میں نے کہا۔ اے ابوقتادہ! میں تجھے خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن وہ چپ رہے۔ پھر میں نے دوبارہ ان کو قسم دی۔ پھر بھی وہ چپ رہے۔ پھر سہ بار ان کو قسم دی تو انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ میں پیچھے مڑا اور دیوار پھاند کر باہر آ گیا۔ ایک دن مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ



پتہ چلا کہ علاقہ شام کا ایک قبطنی یعنی اس علاقہ کا کسان جو ان لوگوں میں شامل تھا جو مدینہ میں غلہ بیچنے آئے تھے۔ میرے متعلق پوچھ رہا ہے۔ تو لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اور وہ میرے پاس آیا۔ اُس نے مجھے بادشاہِ غسان کا خط دیا۔ میں خود لکھ پڑھ سکتا تھا۔ اس لیے میں نے اسے پڑھا۔ اسمیں لکھا تھا۔ بعد سلام عرض مدعا یہ ہے کہ ہمیں یہ معلوم کر کے افسوس ہوا ہے کہ آپ کے سامتی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد سے زیادتی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ایسا نہیں بنایا کہ تم سے ایسا ذلت آمیز سلوک کیا جائے اور تجھے ضائع کر دیا جائے۔ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تمہاری بہت عزت افزائی کریں گے اور ہر طرح کا خیال رکھیں گے۔ جب میں نے یہ خط پڑھا تو میں نے دل میں کہا۔ یہ بھی میرے لیے آزمائش اور ابتلاء ہے۔ میں وہ خط لے کر سیدھا تنور کے پاس گیا اور اس خط کو اس میں جھونک کر کہا۔ یہ اس کا جواب ہے۔ ایسے ہی پریشان کن حالات میں چالیس دن گزر گئے اور میرے بارہویں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل ہونے میں دیر ہوتی گئی۔ ایک دن میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک قاصد آیا کہ حضورؐ فرماتے ہیں تم اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ، اس کے پاس رہنے کی اجازت نہیں ہے۔ میں نے پوچھا۔ حضورؐ کا کیا منشاء

ہے۔ کیا میں اسے طلاق دیدوں یا کیا کروں؟ قاصد نے جواب دیا۔ حضورؐ کا صرف یہ حکم ہے کہ تم اس سے الگ رہو، مقاربت سے بچو۔ ایسے ہی حضورؐ نے تیرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی حکم بھجویا تھا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا تم اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے بارہ میں کوئی فیصلہ نازل فرمائے۔ ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ ہلال بن امیہ بوڑھے ہیں اور سہارے کے محتاج ہیں۔ اپنا کام خود نہیں کر سکتے۔ ان کے پاس کوئی نوکر بھی نہیں ہے۔ کیا آپ ناپسند فرماتے ہیں کہ میں انکی خدمت کروں۔ آپؐ نے فرمایا صرف مقاربت سے میں نے منع کیا ہے۔ اُس نے کہا خدا تعالیٰ کی قسم! اس میں ہلنے کی بھی طاقت نہیں ہے مقاربت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے اسی دن سے وہ رو رہا ہے۔ چنانچہ اسے اپنے میاں کے پاس رہنے کی اجازت مل گئی۔ میرے کچھ رشتہ داروں نے مجھے بھی کہا کہ تم بھی جا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیوی کے بارہ میں اجازت لے لو۔ امید ہے تمہیں بھی اجازت مل جائے گی جیسا کہ ہلال بن امیہ کی بیوی کو اجازت مل گئی ہے میں نے کہا۔ میں اپنی بیوی کے بارہ میں نہیں پوچھوں گا۔

نامعلوم ، حضور کیا جواب دیں ۔ میں تو جوان ہوں ۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی غلطی مجھ سے ہو جائے ۔ انہی حالات میں دس دن اور گزر گئے ۔ گویا ہمارے مقاطعہ کے پچاس دن پورے ہو گئے ۔ میں پچاسویں دن فجر کی نماز اپنے مکان کی چھت پر پڑھ کر بیٹھا ہوا تھا اور اپنی اس حالت کے بارہ میں سوچ رہا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یعنی زمین باوجود فراخی کے مجھ پر تنگ ہو گئی تھی اور خود اپنی جان سے میں بیزار تھا کہ اسی اثناء میں میں نے ایک زور سے پکارنے والے کی آواز سنی جو کہ کوہِ سلع پر چڑھ کر انتہائی بلند آواز سے کہہ رہا تھا ۔ اے کعب بن مالک ! تجھے بشارت ہو ۔ میں نے یہ آواز سنی تو فوراً سجدے میں گر گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ خوشی اور کشائش کی گھڑی آ گئی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے بعد لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رجوع برحمت ہوا اور اس نے ہماری توبہ قبول کی ہے ۔ لوگ ہمیں بشارت دینے کے لیے دوڑے ۔ کچھ میرے ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک آدمی گھوڑے پر سوار ہو کر میری طرف دوڑا ۔ لیکن قبیلہ اسلم کا ایک اور آدمی دوڑ کر سلع پہاڑ پر چڑھ گیا اور زور زور سے پکارنے لگا ۔ گھوڑ سوار کے پہنچنے سے پہلے ہی اس کی بلند آواز مجھ تک پہنچ گئی ۔ جب وہ خوشخبری دینے والا میرے پاس آیا تو میں نے خوشی

میں اپنے کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! اس دن میرے پاس وہی کپڑے تھے۔ میں نے اپنے پہننے کیلئے دو کپڑے کسی سے مانگے اور ان کو پہن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چل پڑا۔ گروہ در گروہ لوگ مجھے ملتے اور توبہ کے قبول ہونے کی مبارک دیتے اور کہتے مبارک ہو، خدا تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی۔ جب میں مسجد میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔ آپ کے ارد گرد اور لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ طلحہ بن عبید اللہ دوڑتے ہوئے آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا، مجھے مبارکباد دی۔ خدا تعالیٰ کی قسم! مہاجرین میں سے صرف یہی اٹھ کر مجھے مبارکباد دینے آئے تھے اور کوئی نہیں اٹھا تھا۔ کعب بن کعب، حضرت طلحہؓ کے اس نیک سلوک کو عمر بھر نہ بھولے۔ بہر حال کعبؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ کا چہرہ خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ تجھے اس بہترین دن کی مبارک ہو جب سے تجھے تیری ماں نے جنا ہے۔ ایسا مبارک دن تجھ پر کبھی نہیں چڑھا ہوگا۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا آپ یہ خوشخبری اپنی طرف سے دے رہے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمت مجھے عطا ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا خدا تعالیٰ کی طرف سے

یہ خوشخبری تجھے عطا ہوئی ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہونے تو آپ کا چہرہ مبارک چمکنے لگتا اور یوں لگتا جیسے چاند کا ٹکڑا ہے ۔ اور آپ کی اس کیفیت کو ہم سب جانتے تھے میں جب حضورؐ کے پاس بیٹھ گیا تو عرض کیا ۔ یا رسول اللہ! توبہ قبول ہونے کی خوشی میں میں اپنے مال سے دستبردار ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حضور بطور صدقہ پیش کرتا ہوں ۔ آپؐ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھو ۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا ۔ میں نے عرض کیا ۔ اچھا ، میں خیبر کی جائیداد اپنے پاس رکھ لیتا ہوں ۔ میں نے حضورؐ سے عرض کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے میری سچائی کی وجہ سے نجات دی ہے اور ہلاکت سے بچا لیا ہے اور میری توبہ کی تکمیل اس طرح ہوگی کہ آئندہ میں ہمیشہ سچ بولوں گا ۔ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے کوئی ایسا مسلمان معلوم نہیں جس کو سچی بات کہنے میں اس قسم کی آزمائش سے دوچار ہونا پڑا ہو اور پھر اس ابتلاء کا نتیجہ ایسا شاندار اور بابرکت نکلا ہو ۔ کعبؓ کہتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ عہد کرنے کے بعد میں نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا ۔ میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ آئندہ زندگی میں بھی وہ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا اور ہمیشہ سچ بولنے کی توفیق دیگا ۔ حضرت کعبؓ کا بیان ہے کہ سورۃ توبہ کی ان آیات میں

اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے جو میرے ساتھ پیش آیا کہ : اللہ تعالیٰ ہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کی گھڑیوں میں آپ کی پیروی کی اور صدق و صفا کا مظاہرہ کیا ، رجوع برحمت ہوا اور ان تین پر بھی جو پیچھے رہتے دیئے گئے تھے یہاں تک کہ اس یاداش میں زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ ہو گئی ان آیات میں اَتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ تک یہی مضمون چلتا ہے ۔ کعبؓ یہ بھی کہتے تھے کہ اسلام لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ سب سے بڑا فضل تھا کہ اس نے مجھے سچ بولنے کی توفیق دی اور اس برکت کی طرف میری راہنمائی فرمائی اور میں حضورؐ کے سامنے جھوٹ بولنے کے گناہ سے بچ گیا ۔ اگر میں جھوٹ بولتا تو میں بھی انہی لوگوں کی طرح ہلاک ہو جاتا جو آپؐ کے سامنے جھوٹ بول کر ہلاک ہوئے ۔ ان لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو وحی نازل کی اس سے ان جھوٹوں کے بُرے انجام کا پتہ چلتا ہے ۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا : یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ جب تم واپس لوٹو تو ان سے درگزر کرو پس ان سے درگزر بیشک کرو لیکن وہ نجس لوگ ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ، یہ ان کے اپنے کیے کی سزا ہے وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم اُن سے راضی ہو جاؤ ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی جاؤ تو اللہ ایسے فاسق لوگوں سے کبھی راضی

نہیں ہوگا۔ کعبؓ کہتے ہیں کہ پیچھے رہنے والوں میں ہم صرف تین تھے جن کو سزا ملی۔ باقی پیچھے رہنے والوں کا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عذر قبول کر لیا تھا۔ جبکہ قسمیں کھا کھا کر انہوں نے معذرت کی اور معافی طلب کی۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے متعلق کوئی فیصلہ نہ دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی وحی تک اس کو ملتوی رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ فیصلہ دیا جس میں ہمارے لیے برکت ہی برکت تھی فرمایا: ان تین پر بھی اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہوا جو پیچھے رہنے دیئے گئے یعنی جن کا معاملہ التواء میں ڈال دیا گیا۔ دراصل اس آیت میں غزوہ سے ہمارے پیچھے رہنے کا ذکر نہیں بلکہ ہمارے معاملہ کا التواء اور اسے پیچھے ڈالنا مراد ہے اور ان دوسرے لوگوں سے مختلف سلوک کا ذکر ہے جنہوں نے آپ کے سامنے قسمیں کھائیں اور جنگ تبوک میں شامل نہ ہو سکنے کے عذر پیش کیے جن کو حضورؐ نے قبول کر لیا۔

ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعرات کے دن چلے تھے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنے کو بہت پسند کرتے تھے۔ حضورؐ جب بھی سفر سے واپس آتے تو چاشت کے وقت شہر میں داخل ہوتے۔ سب سے پہلے مسجد میں جاتے۔ وہاں دو رکعت نماز پڑھتے اور کچھ دیر بیٹھتے

پھر گھر جاتے۔

۱۲۶ — عَنْ جُنْدِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لِفُلَانٍ، وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى عَلَى أَنْ لَا أُغْفَرَ لِفُلَانٍ فَاِئْتِنِي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاحْبَبْتُ عَمَلَكَ.

(مسلم کتاب البیرو الصلوة باب النعمی عن تقنیط الانسان من رحمة الله)

حضرت جندبؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے کہا اللہ تعالیٰ کی قسم! فلاں آدمی کو اللہ نہیں بخشتے گا۔ اس پر اللہ نے فرمایا۔ کون ہے جو مجھ پر یہ پابندی لگائے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا میں نے اسے بخش دیا، ہاں خود اس شخص کے اعمال ضائع ہو گئے جس نے ایسا کہا ہے۔

۱۲۷ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْزِرْ.

(ترمذی کتاب الدعوات باب فضل التوبة)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ غزے سے پہلے بندہ جب بھی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے یعنی اس کی توبہ رد



## علم اور اسکے حصول کی ترغیب

۱۲۸ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ - (ترمذی کتاب العلم باب الحث عن تبلیغ السماع)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ اور خوشحال رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور آگے اسی طرح لے پہنچایا جس طرح اس نے سنا تھا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ جن کو بات پہنچائی گئی ہے، سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھ سے کام لینے والے ہوتے ہیں۔

۱۲۹ — عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهِهُ فِي الدِّينِ (بخاری کتاب العلم باب من يرد الله خيراً يفقهه في الدين)

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ مہلائی اور ترقی دینا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ دے دیتا ہے۔

۱۳۔ — عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رح قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَيْتُ حَلَقَةً عَظِيمَةً فَقُلْتُ لِأَبِي حَلَقَةً مِّنْ هَذِهِ فَقَالَ حَلَقَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ جَرَّةٍ الزُّبَيْدِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَن تَفَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ كَفَاهُ اللَّهُ تَعَالَى مُهِمَّهُ وَيَرْزُقُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ (مسند الامام الا عظم كتاب العلم ص ۲)

حضرت ابو حنیفہؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو لوگوں کا ایک بڑا مجمع دیکھا۔ میں نے اپنے والد سے پوچھا یہ لوگ کس کے گرد اکٹھے ہیں۔ میرے والد نے بتایا کہ یہ حلقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی عبد اللہ بن حارث زبیدی کا ہے۔ یہ سن کر میں انکی طرف بڑھا تو انہیں یہ کہتے ہو سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے اندر تفقہ فی الدین پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں کا خود مشغول ہو جاتا ہے اور اس کے لیے ایسی ایسی جگہوں سے رزق کے سامان مہیا کرتا ہے کہ جس کا اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

۱۴۔ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ الْعِلْمِ قَرِيبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ - ( ابن ماجه باب فضل العلماء والحث على طلب العلم

مسند الامام الاعظم - كتاب العلم ص ۱۷۰ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

۱۳۲ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ مَجَالِسُ الْعِلْمِ -

( الترغيب والترهيب باب الترغيب في مجالسة العلماء ص ۱۷۰ جواله لطبرانی فی الکبير )

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجالس علمی۔ یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔

۱۳۳ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَتَعَلَّمُوا لِلْعِلْمِ السَّكِينَةَ وَالْوَقَارَ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُونَ مِنْهُ -

( الترغيب والترهيب ص ۱۷۰ باب الترغيب في اكرام العلماء و

اجلالهم وتوقيرهم جواله ، لطبرانی فی الاوسط )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کیلئے وقار اور سکینت کو اپناؤ۔ اور جس سے علم سیکھو اسکی تعظیم و تکریم کرو اور ادب سے پیش آؤ۔

۱۳۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ يَتَعَلَّمَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ عِلْمًا ثُمَّ يُعَلِّمَهُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ.

( ابن ماجہ باب ثواب معلم الناس الخير )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم حاصل کرے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

۱۳۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ مَا وَجَدَهَا فَصَوِّ أَحَقُّ بِهَا.

( ابن ماجہ البواب الزهد باب الحكمة )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکمت اور دانائی کی بات مومن کا گمشدہ سرمایہ ہے جہاں کہیں وہ اسکو پاتا ہے وہ اس کو اپنانے اور قبول کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے۔

۱۳۶ — عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرَ مَا يَخْلُفُ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِهِ  
ثَلَاثٌ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ وَصَدُقَةٌ تَجْرِي يُبْلَغُهُ أَجْرُهَا  
وَعِلْمٌ يُعْمَلُ بِهِ بَعْدَكَ - ( ابن ماجه باب ثواب معلم الناس )

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا بہترین چیزیں جو انسان اپنی موت کے بعد پیچھے چھوڑ جاتا ہے  
وہ تین ہیں۔ نیک اولاد جو اس کیلئے دعا گو ہو۔ صدقہ جاریہ جس  
کا ثواب اسے پہنچتا رہے اور ایسا علم جس پر اس کے بعد والے  
عمل کرتے رہیں۔

۱۳۷ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا  
يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنِ الْمَلَائِكَةُ  
لَتَنْصَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا صَنَعَ ، وَإِنَّ الْعَالِمَ  
لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْجِبَّتَانِ  
فِي الْمَاءِ ، وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ  
النُّجُومِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا  
دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحِطِّ

وَافِرٍ - (ترمذی کتاب العلم باب فی فضل الفقہ)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اس کے آگے بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے زمین و آسمان میں رہنے والے بخشش مانگتے ہیں یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر، اور علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے بلکہ ان کا ورثہ علم و عرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے وہ بہت بڑا نصیبیہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔

۱۳۸ — عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: فَضَّلْتُ الْعَالِمَ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَذْنَاكُمُ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَ أَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ صَبَرُوا حَتَّى التَّمَلُّةُ فِي جُحْرِهَا وَ حَتَّى الْخُوتَ لِيُصَلُّوا عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ.

(ترمذی کتاب العلم باب فضل الفقه علی العبادۃ)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ اُن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے

جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی آدمی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اس کے فرشتے آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے، یہاں تک کہ چیونٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دعائیں مانگتے ہیں اس شخص کے لیے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۳۹ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ بَعْضِ حُجْرِهِ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِحَلَقَتَيْنِ أَحَدُهُمَا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَذْعُونَ اللَّهَ وَالْآخَرَى يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَلَى خَيْرٍ هُوَ لِأَيِّ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَذْعُونَ اللَّهَ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَهُوَ لِأَيِّ يَتَعَلَّمُونَ وَيُعَلِّمُونَ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا فَجَلَسَ مَعَهُمْ۔ (ابن ماجہ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور دیکھا کہ مسجد میں دو حلقے بنے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ تلاوت قرآن کریم اور دعائیں کر رہے ہیں اور کچھ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ دونوں گروہ نیک کام ہیں مصروف ہیں۔ یہ قرآن کریم پڑھ رہا ہے اور دعائیں مانگ رہا ہے، اللہ تعالیٰ چاہے تو

انہیں دے اور چاہے تو نہ دے یعنی ان کی دعائیں قبول کرے یا نہ کرے اور یہ لوگ پڑھنے پڑھانے میں مشغول ہیں اور خدا تعالیٰ نے مجھے معلم اور استاد بنا کر بھیجا ہے۔ اس لیے آپ پڑھنے پڑھانے والوں میں جا بیٹھے۔

۱۴۰ — عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السُّرْيَانِيَّةَ وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ كِتَابَ يَهُودَ وَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا آمَنْتُ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي. قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُ فَكَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ.

(ترمذی البواب الادب باب ما جاء في تعليم السريانية)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سریانی زبان سیکھنے کا حکم فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا یہودیوں کی خط و کتابت کی زبان سیکھو کیونکہ مجھے یہودیوں پر اعتبار نہیں کہ وہ میری طرف سے کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔ زید کہتے ہیں کہ پندرہ دن ہی گزرے تھے کہ میں نے سریانی میں لکھنا پڑھنا سیکھ لیا۔ اس کے بعد جب بھی حضور علیہ السلام کو یہود کی طرف کچھ لکھنا ہوتا تو مجھ سے لکھواتے اور جب ان کی طرف سے کوئی خط آتا تو میں حضور کو پڑھ کر سنانا۔



۱۴۱ — عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كِتَابٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ضَعِ الْقَلَمَ عَلَى أَذُنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكُرُ لِلْمَعْنَى.

(ترمذی البواب الادب باب ما جاء في ترتيب الكتاب)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کے سامنے ایک خط تھا۔ اسوقت میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وقفہ کے دوران قلم کو کان پر رکھا کرو اس سے لکھانے والے کو بات زیادہ یاد رہتی ہے۔

۱۴۲ — عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ . وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اللَّهُ أَعْلَمُ ، فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِمَا لَا يَعْلَمُ : اللَّهُ أَعْلَمُ . قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ .

(بخاری کتاب التفسیر سورۃ 'ص' باب قوله وما أنا من المتكلفين)

حضرت مسروقؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پاس ہم آئے آپ نے فرمایا اے لوگو! اگر کسی کو کوئی علم کی بات معلوم ہو تو بتا دینی چاہیے اور جسے علم کی کوئی بات معلوم

نہ ہو تو سوال ہوتے پر وہ جواب دے کہ اللہُ اَعْلَمُ۔ یعنی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی بات ہے کہ انسان جس بات کو نہیں جانتا اس کے متعلق کہے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فرماتا ہے: اے رسول! تو کہہ میں تم سے اس کا کوئی بدلہ نہیں مانگتا اور نہ ہی میں تکلف سے کام لینے والا ہوں۔

۱۴۳ — عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔ (مسلم کتاب الذکر والدعاء باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس علم سے جو بے فائدہ ہے: اس دل سے جس میں تیرا خشوع نہیں، اس نفس سے جو سیر نہیں ہوتا اور اس دعا سے جو قبول نہیں کی جاتی۔

۱۴۴ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَعْلَمُوا اَلْعِلْمَ يَتْبَاهُوا بِهِ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَتَمَارَوْا بِهِ السُّفَهَاءُ وَلَا تَخَيَّرُوا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَالْتَأَرَّ النَّارُ۔ (ابن ماجہ باب الانتفاع بالعلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم علم اس غرض سے حاصل نہ کرو کہ اس کے ذریعہ دوسرے علماء کے مقابلہ میں فخر کر سکو۔ نہ اس لیے حاصل کرو کہ جہلاء میں اپنی بڑائی اور اکڑ دکھا سکو اور جھگڑے کی طرح ڈال سکو۔ اور نہ اس علم کے نام پر اپنی شہرت اور نام و نمود کیلئے مجلسیں جماؤ۔ جو شخص ایسا کرے گا یا ایسا سوچے گا اس کے لیے آگ ہی آگ ہے یعنی اُسے مصائب و بلیات اور رسوائی کا سامنا کرنا ہوگا۔

۱۴۵ — عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللَّهِ الْكَرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِي فِيهِ وَلَا الْجَانِي عَنْهُ وَالْكَرَامَ السُّلْطَانَ الْمُقْسِطَ -

(البوداؤد کتاب الادب باب فی تنزیل الناس منازلهم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی بڑائی (اجلال) میں سے ہے کہ عمر سیدہ مسلمان۔ حافظ قرآن جو غالی نہ ہو اور نہ قرآن کو بھولنے والا ہو اور انصاف پسند بادشاہ کی عزت ہو۔

۱۴۶ — عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الْفَقِيهَ حَقَّ الْفَقِيهِ مَنْ لَمْ يَقْنُطِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَلَمْ يَرْخُصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ وَلَمْ يُؤْمِنْهُمْ مِنْ

عَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَدْعِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَىٰ غَيْرِهِ ، إِنَّهُ  
لَا خَيْرَ فِي عِبَادَةٍ لَا عِلْمَ فِيهَا وَلَا عِلْمَ لَا فَهْمَ فِيهِ وَلَا  
قِرَاءَةً لَا تَدَبَّرُ فِيهَا .

(سنن الدارمی - المقدمة - باب من قال العلم الخشية وتقوى الله)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ صحیح اور حقیقی فقیہ وہ ہے  
جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہیں ہونے دیتا اور ان کے  
لیے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا جواز بھی مہیا نہیں کرتا اور نہ ان کو اللہ  
تعالیٰ کے عذاب اور اسکی پکڑ سے بے خوف بناتا ہے ۔ قرآن کریم سے  
انکی توبہ ہٹا کر کسی اور کی طرف انہیں راغب کرنے کی کوشش نہیں  
کرتا ۔ یاد رکھو ۔ علم کے بغیر عبادت میں کوئی بھلائی نہیں اور سمجھ کے  
بغیر علم کا دعویٰ درست نہیں ۔ اور تدبیر اور غور و فکر کے بغیر محض قرأت  
کا کچھ فائدہ نہیں ۔

## علماء اور بزرگوں کا ادب واحترام

۱۴۷ — عَنْ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا  
وَيُؤَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

(ترمذی کتاب البر والصلوة ماجاء رحمة الصبيان)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ہم میں سے ہیں جو چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، بڑوں کی تعظیم نہیں کرتا، امر بالمعروف نہیں کرتا اور برائی سے نہیں روکتا۔

۱۴۸ — عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَعَظَّ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالتَّوْرُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَدْذِكْرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَدْذِكْرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل علیؓ)

حضرت زید بن ارقمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تقریر کرنے کیلئے ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور اس کی ثناء کی، وعظ کیا اور نصیحت فرمائی۔ اور اسکے بعد فرمایا اے لوگو! میں انسان ہوں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاتے والا آجائے اور میں اس کے کہنے کے مطابق اس دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔ میں تم میں دو باتیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ اُن میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو مضبوطی سے پکڑو

اور اس کے مطابق عمل کرو۔ غرض اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی آپؐ نے تحریک فرمائی اور ترغیب دی اور فرمایا اور دوسری چیز جو میں چھوڑ رہا ہوں وہ میرے اہل بیت ہیں (یعنی میرا خاندان اور میرے تربیت یافتہ نیک لوگ)۔ میں تمہیں اپنے اہل کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتا ہوں (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ان لوگوں کا احترام کرنا اور ان کے اُسوہ کو اختیار کرنا اور ان کو رہنما بنانا۔

## قرآن مجید اور اسکی قِراءت

۱۴۹ — عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

۱۵۰ — عَنْ رَافِعِ بْنِ الْمُعَلَّى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أَعْلَمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ

فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ ؟ فَأَخَذَ يَدِي فَلَمَّا  
أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّكَ قُلْتَ لَا تُعَلِّمَنَّكَ  
أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ ، قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيَتْهُ -

( بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل فاتحة الكتاب )

حضرت رافع بن معلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے مجھے فرمایا - کیا میں تجھے مسجد سے نکلنے سے پہلے قرآن مجید  
کی سب سے بڑی سورۃ نہ سکھاؤں - پھر آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا - جب  
ہم باہر نکلنے لگے تو میں نے عرض کیا - اے اللہ کے رسولؐ ! آپؐ نے  
قرآن کریم کی سب سے بڑی سورۃ مجھے سکھانے کے متعلق فرمایا تھا - اس  
پر آپؐ نے کہا یہ سورۃ الْحَمْد ہے، یہ سَبْعَ مَثَانِی ہے - یعنی اس  
کی سات آیتیں بار بار نازل ہوئیں اور بار بار پڑھی جائیں گی - یہی  
وہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے -

۱۵۱ — عَنْ بَشِيرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ لَعَزِيزَتِ بِالْقُرْآنِ  
فَلَيْسَ مِتًّا - ( البوداؤد کتاب الصلوة باب كيف يستحب الترتيل في القراءة )

حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی سے اور سنوار کر نہیں  
پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں -

۱۵۲ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! اقْرَأْ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ : إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي - فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى جِئْتُ إِلَى هَذِهِ الْآيَةِ ، فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ : حَسْبُكَ الْآنَ فَالْتَفَتْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذَرِفَانِ - ( بخاری باب حسن الصوت بالقراءة مسلم )

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا - قرآن مجید سناؤ - میں نے حیران ہو کر عرض کیا حضور! میں آپ کو قرآن سناؤں ! حالانکہ قرآن آپ پر نازل کیا گیا ہے حضور نے فرمایا - دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے - تب میں نے سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی - جب میں اس آیت پر پہنچا کہ ”کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ان سب پر تجھے گواہ بنائیں گے“ آپ نے فرمایا بس کر دو - تلاوت ختم کر کے جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ کر رہے تھے -

۱۵۳ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرَجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي



لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحُ لَهَا وَ  
مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ  
وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ  
الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحُ لَهَا -

( ابو داؤد کتاب الادب باب من یؤمن ان یجالس )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نازگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ  
بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے ۔ اور اس مومن کی مثال جو  
قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرنا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے  
لیکن اسکی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت  
کا عادی ہے گلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن  
اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا  
حَنْظَل کی طرح ہے جس میں جھک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اسکا  
مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے ۔

۱۵۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي  
أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ - (ترمذی ابواب القراءۃ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تین دن سے کم عرصہ میں قرآن کریم کو

ختم کیا اس نے قرآن کا کچھ بھی نہیں سمجھا۔ (یعنی قرآن کریم جلدی جلدی نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ معانی و مطالب پر غور و فکر کرتے ہوئے تلاوت کرنی چاہیے)

۱۵۵ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ۔

(ترمذی فضائل القرآن باب من قرأ حرفاً)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قرآن کریم کا کچھ حصہ بھی یاد نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔

## اطاعتِ رسول ﷺ

### بدعات اور کثرتِ سوال سے اجتناب

۱۵۶ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السَّلَمِيِّ وَحَجَرِ بْنِ حَجَرٍ قَالَا أَتَيْنَا الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَّةَ وَهُوَ مِمَّنْ نَزَلَ فِيهِ : وَلَا عَلَى الَّذِينَ إِذَا مَا اتَوَتْ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ . فَسَلَّمْنَا وَتَلَّنَا أَتَيْنَاكَ زَائِرِينَ وَعَائِدِينَ وَمُقَبِّسِينَ ، فَقَالَ

الْعِرْبَا ضُ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ  
ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا  
الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَأَنَّ  
هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى  
اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ حَبَشِيًّا فَإِنَّهُ مِنْ يَعْشُ  
مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ  
الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا  
بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ  
وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ - (ترمذی کتاب العلم باب الاخذ بالسنة ، البوداؤد

کتاب السنة باب لزوم السنة )

عبدالرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر بیان کرتے ہیں کہ وہ  
عرباض بن ساریہؓ کے پاس آئے یہ وہی عرباض ہیں جن کے بارہ میں  
یہ آیت نازل ہوئی کہ نہ ان لوگوں پر کوئی الزام ہے جو تیرے پاس سواری  
حاصل کرنے کیلئے آتے ہیں (تاکہ غزوہ میں شریک ہو سکیں) تو تو ان کو  
جواب دیتا ہے کہ میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے وہ یہ جواب سن کر  
رنج و غم میں ڈوبے واپس جاتے ہیں انکی آنکھیں آنسو بہا رہی ہوتی ہیں  
کہ افسوس ان کے پاس خرچ کرنے کیلئے کچھ نہیں ۔ ہم نے انکی خدمت  
میں سلام عرض کیا اور کہا کہ ہم آپ سے ملنے اور کچھ استفادہ کرنے  
آئے ہیں اس پر عرباض نے فرمایا ۔ ایک دن حضورؐ نے ہمیں صبح کی نماز

پڑھائی پھر آپ نے بہت مؤثر فصیح و بلیغ انداز میں ہمیں وعظ فرمایا جس سے لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے اور دل ڈر گئے۔ حاضرین میں سے ایک نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ لگتا ہے آپ کی نصیحت کیا ہے آپ نے فرمایا میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تمہارا امیر ایک حبشی غلام ہو۔ کیونکہ ایسا زمانہ آئیوا لا ہے کہ اگر تم میں سے کوئی میرے بعد زندہ رہا تو بہت بڑے اختلافات دیکھے گا پس تم ان نازک حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کی پیروی کرنا اور اسے پکڑ لینا۔ دانتوں سے مضبوط گرفت میں کر لینا۔ تمہیں دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچنا ہوگا کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام سے جاری ہو بدعت ہے اور بدعت نری گمراہی ہے۔

۱۵۷ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى كَانَتْهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ : صَبَحَكُمُ وَمَسَاكُمُ - وَيَقُولُ : بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَيَقْرُنُ بَيْنَ اِضْبَاعَيْهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَيَقُولُ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَقُولُ : أَنَا أَوَّلِي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَا لَا

فَلَا هُلْهُ ، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاعًا فَلَايَ وَ عَلَيَّ .

(مسلم کتاب الجمعة باب تخفيف الصلوة والخطبة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا۔ آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو گئیں، آواز بلند ہو گئی، جوش بڑھ گیا۔ گویا یوں لگتا کہ آپؐ کسی حملہ آور لشکر سے ہمیں ڈرا رہے ہیں آپؐ نے فرمایا۔ وہ لشکر تم پر صبح کو حملہ کر نیوالا ہے یا شام کو۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ میں اور وہ گھڑی یوں اکٹھے بھیجے گئے ہیں۔ آپؐ نے یہ کہتے ہوئے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا کہ ایسے جیسے یہ دو انگلیاں اکٹھی ہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین طریق محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طریق ہے۔ بدترین فعل دین میں نئی نئی بدعات کو پیدا کرنا ہے۔ ہر بدعت گمراہی کی طرف لے جاتی ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ میں ہر مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کے قریب ہوں۔ جو شخص کوئی مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے اہل و عیال کو ملے گا اور اگر کوئی شخص قرض چھوڑ جائے یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔

۱۵۸ — عَنْ الْحَرِثِ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامَ بِخُمْسِ كَلِمَاتٍ ..... وَأَنَا

أَمْرُكُمْ بِخَمْسٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ  
وَالطَّاعَةِ وَالْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ  
مِنَ الْجَمَاعَةِ قَبْلَ شَبْرِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ  
إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَا دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جِثَاءِ  
جَهَنَّمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ صَلَّى قَالَ وَإِنْ صَامَ وَإِنْ  
صَلَّى وَزَعَمَ أَنَّكَ مُسْلِمٌ فَادْعُوا الْمُسْلِمِينَ بِأَسْمَائِهِمْ بِمَا سَمَاهُمُ اللَّهُ  
عَزَّ وَجَلَّ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(مسند احمد ص ۱۳ و ص ۲۴ و ص ۳۴)

حضرت حرث اشعریؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا  
تھا..... اور میں بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا  
اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے ۱۔ جماعت کے ساتھ رہو ۲۔ امام وقت  
کی باتیں سنو ۳۔ اور اسکی اطاعت کرو ۴۔ دین کی خاطر وطن چھوڑنا پڑے  
تو وطن چھوڑ دو ۵۔ اور اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ پس جو شخص  
جماعت سے ٹھوڑا سا بھی الگ ہوا اس نے گویا اسلام سے گلو  
خلاصی کرائی۔ سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو  
جائے۔ اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن  
ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! خواہ ایسا شخص نماز بھی  
پڑھتا ہو اور روزہ بھی رکھتا ہو۔ آپ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی

پڑھے اور روزہ بھی رکھے اور اپنے آپکو مسلمان بھی سمجھے لیکن اے اللہ جل شانہ کے بندو! یہ بات یاد رکھو کہ (اس صورت حال کے باوجود) جو لوگ اپنے آپکو مسلمان کہیں انہیں تم بھی مسلمان کہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (تعیین کے لیے) اس اُمت کا نام مسلمان اور مومن رکھا ہے (اس لیے سر اتر کو تم حوالہ بخدا کرو)

۱۵۹ — عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْخُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي فَعَمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعَمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ أَوْزَارٌ مِنْ عَمَلٍ بِهَا لَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا۔ (ابن ماجہ باب من احیا سنتہ قد امیت)

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری سنتوں میں سے کسی سنت کو اس طور زندہ کریگا کہ لوگ اس پر عمل کرنے لگیں تو سنت کے زندہ کرنے والے شخص کو بھی عمل کرنے والوں کے برابر اجر ملیگا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے کوئی بدعت ایجاد کی اور لوگوں نے اسے اپنا لیا تو اس شخص کو بھی ان پر عمل کرنے والوں کے گناہوں سے حصہ ملے گا اور ان بدعتی لوگوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

۱۶۰ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ - (بخاری کتاب الصلح باب اذا اصطلحو اعلی صلح جور)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دین کے معاملے میں کوئی ایسی نئی رسم پیدا کرتا ہے جس کا دین سے کوئی تعلق نہیں تو وہ رسم مردود اور غیر مقبول ہے۔

۱۶۱ — عَنْ النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ وَأَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَأَبِيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فُضِيحٍ وَهُوَ تَمْرٌ فَجَاءَهُمْ اتِّ فَقَالَ إِنَّ الْخُمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا نَسُّ! قُمْ إِلَى هَذِهِ الْجِرَارِ فَالْكُسِرُهَا قَالَ النَّسُّ فَقُمْتُ إِلَى مِضْرَاسٍ فَضَرَبْتُهَا بِأَسْفَلِهِ حَتَّى انْكَسَرَتْ - (بخاری کتاب خبر الواحد باب ماجاء فی اجازة الواحد الصدوق)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو طلحہ انصاری ابو عبیدہ بن جراح اور ابی بن کعب کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا۔ کسی آنے والے نے بتایا کہ شراب حرام ہو گئی ہے یہ سن کر ابو طلحہ نے کہا کہ انس اٹھو اور شراب کے مشکوں کو توڑ ڈالو۔ انس کہتے ہیں کہ میں اٹھا اور پتھر کی کونڈی کا پچلا حصہ مشکوں پر دے مارا اور وہ ٹوٹ گئے

۱۶۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعَوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ : إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ



كَانَ قَبْلَكُمْ كَثْرَةٌ سُوا إِلِهِمْ وَاخْتَلَا فَهُمْ عَلَىٰ أَنْبِيَائِهِمْ فَاذًا  
نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأَتُوا مِنْهُ  
مَا اسْتَطَعْتُمْ - (بخاری کتاب الاعتصام باب الاقتداء بسنن رسول اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں اور تم سے کچھ نہ کہوں تم  
بھی مجھے چھوڑے رکھو یعنی مجھ سے کچھ نہ پوچھو کیونکہ تم سے پہلے بہت  
سے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے انبیاء سے بکثرت سوال  
کرتے لیکن جب انکو جواب دیا جاتا تو انکی خلاف ورزی کرتے اور جواب  
کے مطابق عمل نہ کرتے۔ پس جب خود میں تم کو کسی چیز سے روکوں تو  
رک جاؤ اور جس کا حکم دوں اسے اپنی طاقت کے مطابق کرو۔

۱۶۳ — عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَنِيِّ جُذْتُومِ بْنِ نَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى  
فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا  
وَحَرَّمَ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ رَحْمَةً لَكُمْ  
غَيْرَ نَسْيَانٍ فَلَا تَبْهَشُوا عَنْهَا - (دارقطنی باب الصيد والذیاباحہ)

حضرت ابو ثعلبہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کیے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔  
اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں۔ تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور نہ انکو پاؤں کرنا۔  
اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں۔ تم ان کا ارتکاب نہ کرنا۔ کچھ باتوں کا ذکر

اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے۔ نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

۶۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْفَظُوا بِالْمَسْئَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِي، لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيْنْتُهِ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمَوْا رَهْبُومًا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرِ قَدْ حَضَرَ قَالَ أُنْسُ فَجَعَلْتُ اتَّقِيتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَلَمَّا كَلَّ رَجُلٌ لَا فُ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلَاخِي فَيُذْعِي لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَنِي؟ قَالَ أَبُوكَ حَذَافَةُ ثُمَّ أَنشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَابِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ نِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صُورْتُ بِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا دُونَ هَذَا الْحَاظِ -

(مسلم کتاب الفضائل باب توفیر و ترک اکثر سؤالہ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے اصرار اور شدت کے ساتھ سوالات کیا کرتے تھے آپؐ ایک دن باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا :- مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہے پوچھو، میں ہر سوال کا جواب دوں گا۔ لوگوں نے حضورؐ کی اراشکی کو محسوس

کیا اور ڈر کر خاموش رہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں میں دائیں بائیں دیکھنے لگا۔ ہر شخص کپڑے سے اپنا سر لپیٹے اور اسے جھکائے رو رہا تھا۔ اس دوران مسجد کے ایک کونے سے ایک شخص اٹھا اسکا باپ نامعلوم تھا اور اسکی وجہ سے لوگ اس پر طعن کرتے تھے اس نے پوچھا حضور! میرا باپ کون ہے؟ حضورؐ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ اٹھے اور انہوں نے عرض کیا۔ ہم اس بات پر راضی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے۔ اسلام ہمارا دین ہے، محمدؐ ہمارا رسول ہے۔ فتنہ اور فساد کی بُری باتوں سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا میں آج خیر اور شر کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے جنت اور دوزخ اس دیوار کے پیچھے میرے سامنے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ امورِ غیبیہ کے بارے میں زیادہ سوال نہیں کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو ایسے سوال پسند نہیں ہیں۔

## ایمان اور اس کے ارکان

۱۶۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُبْزَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا

يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّىٰ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَالزَّقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ! مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ  
بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرَ خَيْرُهُ  
وَشَرُّهُ - (سنن أبي داود، كتاب الإيمان، باب في وصف جبريل النبي الإيمان والاسلام)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اور بالوں کا رنگ بہت سیاہ تھا اس پر سفر کی کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی اور نہ ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا تھا۔ وہ آیا اور آنحضرتؐ کے گھٹنے کے ساتھ اپنے گھٹنا ملا کر مؤدب بیٹھ گیا اور عرض کیا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ یوم آخرت کو مانے اور خیر اور شر کی تقدیر اور اس کے صحیح صحیح اندازے پر یقین رکھے۔

۱۶۶ — عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَقَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَعَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ - (ابن ماجہ، باب فی ایمان)  
حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ دل سے خدا کی شناخت ہو، زبان سے اس کا اقرار ہو اور اس کے احکام پر عمل ہو۔

۱۶۷ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَ سِتُونَ شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَذْنًا هَامِطَةً الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ -

( بخاری کتاب الایمان باب امور الایمان )

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان کی کچھ اوپر ستر یا کچھ اوپر ساٹھ شاخیں ہیں۔ ان میں سے سب سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا ہے اور ان میں سے کم تر راستے میں سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا ہے۔ اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے

۱۶۸ — عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَ تَرَاحُمِهِمْ وَ تَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَ الْحُمَى -

(مسلم کتاب البر و الصلۃ باب تراحم المؤمنین و تعاطفهم و تعاضدهم)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے، ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے مہربانی سے پیش آنے میں ایک جسم کی سی ہے جس کا ایک حصہ اگر بیمار ہو تو اس کی وجہ سے سارا جسم بیداری بے چینی اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۱۶۹۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَشَبَكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ -

( بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تشبیه الاصابع فی المسجد ص ۶۹ )

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن دوسرے مومن کیلئے مضبوط عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت دیتا اور مستحکم بناتا ہے۔ آپؐ نے اس مفہوم کو واضح کرنے کیلئے اپنی انگلیوں کی کنگھی بنائی کہ اس طرح اس عمارت کی گرفت مضبوط ہوتی ہے۔

## اسلام اور اسکے ارکان

۱۷۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يَرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ - فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَّا سَلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَ  
تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ  
إِلَيْهِ سَبِيلًا - قَالَ : صَدَقْتَ ، فَعَجَبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ  
فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ - قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ  
كُتُبِهِ وَرُسُلِهِ ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ، وَتُؤْمِنَ بِالنَّقْدِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ  
قَالَ ، صَدَقْتَ - قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ - قَالَ أَنْ تَعْبُدَ  
اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاتَّهَ يَرَاكَ - قَالَ فَأَخْبِرْنِي  
عَنِ السَّاعَةِ - قَالَ : مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ - قَالَ  
فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا - قَالَ : أَنْ تِلِدَ الْأُمَمَةُ رَبَّتَهَا ، وَأَنْ  
تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّيْءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ  
ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ : يَا عُمَرُ اتَّذِرْنِي مِنَ السَّائِلِ ؛  
قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ - قَالَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ أَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ  
دِينَكُمْ - (بخاری ص ۱۱۰ و مسلم کتاب الایمان )

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا۔ اس کے کپڑے  
بہت اچھے اور سفید تھے، بال سخت سیاہ۔ سفر کا کوئی نشان اس پر نظر  
نہیں آتا تھا لیکن ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ شخص  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ اپنے زانو آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے زانو سے ملائے اور اپنے ماتھہ رانوں پر رکھ لیے ، یعنی موڈب ہو کر بیٹھ گیا اور پوچھنے لگا۔ اے محمد ! مجھے اسلام کے متعلق کچھ بتائیے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور محمد اللہ تعالیٰ کا رسول ہے اور یہ کہ تو نماز پڑھے ، زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے اور تجھے سفر کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ آپ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہوا کہ وہ خود ہی پوچھتا ہے اور پھر خود تصدیق بھی کرتا ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا۔ ایمان کے متعلق کچھ بتائیے۔ حضور نے فرمایا۔ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو ایک مانے ، اور اس کے فرشتوں ، اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں ، یومِ آخرت اور قدرِ خیر و قدرِ شر پر یقین رکھے۔ اس پر اس نے کہا۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ پھر اس نے کہا مجھے احادیث کے متعلق کچھ بتائیے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ احسان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرے کہ گویا تو خدا تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھے یہ درجہ حاصل نہیں تو کم از کم یہ تصور اور احساس تو ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پھر اس نے کہا مجھے قیامت کی گھڑی کے متعلق کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا۔ جس سے پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ اس کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ یعنی میں بھی اس گھڑی کے صحیح صحیح وقت سے ایسا ہی ناواقف ہوں جیسے تم ناواقف ہو۔ اس پر اس نے کہا۔ پھر مجھے اس



کی کچھ علامات ہی بتا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ آثارِ قیامت میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جھنگے پاؤں والے، ننگے جسم والے بھوک کے مارے بکریاں چرانے والے لوگوں کو تو بڑی بڑی اونچی عمارتیں بناتے دیکھے گا۔ یعنی جو لوگ آج اُجڑ اور جاہل ہیں۔ اس زمانے میں امیرِ کبیر بن جائیں گے اور محلات میں رہنے لگیں گے۔ اس سوال و جواب کے بعد وہ شخص چلا گیا۔ کچھ دیر میں اسی تعجب میں رہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عمر! تمہیں معلوم ہے کہ یہ پوچھنے والا کون تھا۔ میں نے کہا۔ اللہ اور اسکا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ عبرائیل تھے جو تم کو تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

۱۶۱ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ.

(بخاری کتاب الایمان باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اول یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا، پانچویں روزے رکھنا۔

۱۶۲ — عَنْ طُلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ  
نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ نَسَمِعُ دَوْتِي صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ  
حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ  
يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛  
خَمْسٌ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ - قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرُهُنَّ؟  
قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛  
وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ - قَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهِ؟ قَالَ:  
لَا إِلَّا أَنْ تَطَّوَعَ - قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الزَّكَاةَ - فَقَالَ: هَلْ عَلَى غَيْرِهَا؟ قَالَ: لَا إِلَّا أَنْ  
تَطَّوَعَ - فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَرِيدُ عَلَى  
هَذَا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ -

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الصلوات التي هي احد اركان الاسلام)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ ہمیں اسکی آواز کی بس بھنبھٹ ہی سنائی دیتی تھی۔ جو کچھ وہ کہتا اس کی دیہاتی بولی کی وجہ سے ہمیں سمجھ نہیں آرہی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو پھر سمجھ میں آیا کہ وہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے۔ آپ نے

فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی نماز فرض ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں اگر نفل پڑھتا چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔ ایک ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی کوئی روزے فرض ہیں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں، ہاں نفل روزے رکھنا چاہو تو رکھ سکتے ہو۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا بھی ذکر فرمایا۔ اس پر اس نے پوچھا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کوئی زکوٰۃ ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، ہاں اگر تم ثواب کی خاطر نفل صدقہ دینا چاہو تو دے سکتے ہو یہ باتیں سن کر وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چل پڑا کہ خدا کی قسم! نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم، جتنا حضورؐ نے بتایا ہے اتنے پر ہی اکتفا کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر یہ سچ کہتا ہے تو اسے کامیاب و کامران سمجھو۔

۱۴۳ — عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ فَقَالَ : اتَّقُوا اللَّهَ وَ صَلُّوا خَمْسَكُمْ وَ صُومُوا شَهْرَكُمْ وَ آدُوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَ أَطِيعُوا إِذَا أُمِرْكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما يتعلق بالصلوٰۃ)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ حضورؐ

فرما رہے تھے کہ اللہ سے ڈرو۔ اور پانچوں وقت کی نماز پڑھو۔ ایک مہینے کے روزے رکھو۔ اپنے اموال کی زکوٰۃ دو اور جب میں کوئی حکم دوں تو اس کی اطاعت کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۱۴۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ۔

(بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

۱۴۵ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ: مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (بخاری کتاب المظالم باب لا يظلم المسلم المسلم)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ تو وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ یعنی اسکی مدد کیلئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف اور بے چینی کو دور کرتا ہے۔ جو شخص کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کے دن پردہ پوشی کرے گا۔

۱۶۶ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا ثُمَّ يَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ: الَّذِينَ يَصْلَحُونَ إِذَا فَسَدَ النَّاسُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْحَاذَتِ الْإِيمَانُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا يَحُورُ السَّيْلُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْرِزَنَّ الْإِسْلَامُ إِلَى مَا بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا۔ (مسند احمد بن حنبل ۳)

حضرت عبدالرحمان بن سنے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام کا آغاز بالکل نزلے حالات میں ہوا اور پھیرا سکی یہی حالت ہو جائے گی (یعنی وہ اجنبی اجنبی اور اوپرا اوپرا نظریہ لگے گا) پس ”غرباء“ کیلئے بڑی خوش خبری ہے (کہ نامساعد حالات میں بھی وہ

ہدایت پر قائم رہتے ہیں) حضورؐ سے پوچھا گیا کہ غزباء کون ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ وہ جو نیکی اور بھلائی پر قائم رہتے ہیں جبکہ عام لوگ بگڑ گئے ہوں اور ان میں فساد آگیا ہو۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ایمان مدینہ کی طرف یوں بٹ آئے گا جیسے سیلابی موج بڑی تیزی کے ساتھ پیچھے ہٹتی ہے۔ اس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اسلام دو مسجدوں کے درمیان یوں سکر اور سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنی بل میں سمٹ کر گھس جاتا ہے۔

۱۷۷ — عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَنَحْنُ عِنْدَهُ: طُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، فَقِيلَ مِنَ الْغُرَبَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ أُنَاسٌ صَالِحُونَ فِي أُنَاسٍ كَثِيرٍ مَنْ يَعْصِيهِمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ يُطِيعُهُمْ۔  
(مسند احمد بن حنبل ۴/۴۷۷)

جندب بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عوف سے انہوں نے سنا اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری موجودگی میں ایک دن فرمایا کہ 'غزباء' کیلئے بڑی خوشخبری ہے۔ عرض کیا گیا۔ حضورؐ غزباء سے مراد کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ نیک لوگ جو ایسے لوگوں میں رہتے ہوں جن میں فرمانبرداروں کی نسبت نافرمانوں کی بھاری اکثریت ہو (اور نیک لوگ ان میں اجنبی

اجنبی اور اوپرے اوپرے لگیں جیسے وہ کسی اور دنیا کے باسی ہیں)

## احکامِ شریعت کا تعلق ظاہر سے ہے باطن کا علم خدا کو ہے

—۱۷۸  
عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ  
إِلَّا اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرَّمَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَ  
حِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ -

(مسلم کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله)

حضرت ابی مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے یہ اقرار کیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور انکار کیا ان کا جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے تو اس کے جان و مال قابلِ احترام ہو جاتے ہیں (اور اس کو قانونی تحفظ حاصل ہو جاتا ہے) باقی اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے (وہی اسکی نیت کے مطابق اس کو بدلہ دیگا۔ بہر حال کلمہ توحید پڑھنے کے بعد بندوں کی گرفت سے وہ آزاد ہے)

۱۷۹۔ (روى) أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ كَانَتْ لَهُ رَاعِيَةٌ تَتَعَاهَدُ غَنَمَهُ وَأَنَّهُ أَمَرَهَا أَنْ تَتَعَاهَدَ شَاةً فَتَعَاهَدَتْهَا حَتَّى سَمِنَتْ الشَّاةُ وَاشْتَغَلَتْ الرَّاعِيَّةُ بِبَعْضِ الْغَنَمِ فَجَاءَ الذِّئْبُ فَاخْتَلَسَ الشَّاةَ وَقَتَلَهَا فَجَاءَ عَبْدُ اللَّهِ وَفَقَدَ الشَّاةَ فَاخْبَرَتْهُ الرَّاعِيَّةُ بِأَمْرِهَا فَلَطَمَهَا ثُمَّ نَدِمَ عَلَى ذَلِكَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَظَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَقَالَ ضَرَبْتَ وَجْهَ مُؤْمِنَةٍ فَقَالَ: سَوْدَاءُ لَا عَلِمَ لَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا أَيْنَ اللَّهُ فَقَالَتْ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَمَنْ أَنَا قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ إِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ فَأَعْتَقَهَا فَأَعْتَقَهَا۔

(مسند الامام الاعظم - الايمان والاسلام)

حضرت امام ابو حنیفہؒ عطاء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عطاء نے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہو گئی۔ ایک دن چرواہن بعض اور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر بھاڑ دیا۔ عبداللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ



بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ حضور نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور فرمایا کہ تم نے ایک مومنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبش ہے اور جاہل سی عورت ہے اسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ حضور نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ آسمان پر۔ پھر آپ نے دریافت کیا۔ میں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا۔ یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ اس پر عبداللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کر دیا۔

۱۸۰۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُحَيْنَةَ فَصَبَحْنَا الْقَوْمَ عَلَى مِيَاهِهِمْ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ فَلَمَّا غَشَيْنَا قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ وَطَعْنَتْهُ بِرُمَحِي حَتَّى تَتَلْتُهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ أَتَتَلْتُهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا فَقَالَ : أَتَتَلْتُهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ؟ فَمَا زَالَ يُكْرِهُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَتَّيْتُ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ۔

وَفِي رِوَايَةٍ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَتَلْتَهُ ؟ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا  
خَوْفًا مِّنَ السِّلَاحِ قَالَ أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ  
أَقَالَهَا أَمْ لَا ؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى تَمْتِنْتُ أَنْتِ أَسْلَمْتُ  
يَوْمَ مَيْدٍ - ( بخاری کتاب المغازی باب بعث النبی اسامۃ بن زید الی

الحرقات من جہینۃ ، مسلم باب تحریم قتل الکافر اذا قال لا الہ الا اللہ )

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ہمیں جہینہ قبیلہ کے نخلستان کی طرف بھیجا جنہوں نے بعض  
مسلمانوں کو قتل کر کے جلادیا تھا۔ ہم نے صبح صبح ان کے چشموں پر ہی  
ان کو جالیا۔ میں نے اور ایک انصاری نے ان کے ایک آدمی کا تعاقب  
کیا۔ جب ہم نے اس کو جالیا اور اسے مغلوب کر لیا تو وہ بول اٹھا  
خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یعنی اس نے اظہار کیا کہ وہ مسلمان  
ہے۔ اس بات پر میرا انصاری ساتھی توڑک گیا لیکن میں نے اسے قتل  
کر کے چھوڑا۔ جب ہم مدینہ واپس آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا : اے اسامہ ! کلمہ توحید پڑھ  
لینے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا ؟ کیا تو نے اس کے لا الہ الا اللہ  
کہنے کے باوجود اسے قتل کر دیا ؟ آپؐ بار بار یہ دہراتے جا رہے تھے۔  
یہاں تک کہ میں نے تمنا کی، کاش میں آج سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوتا!  
( تاکہ یہ غلطی مجھ سے سرزد ہی نہ ہوتی )

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کیا جبکہ اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار کر لیا تو پھر بھی تو نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اس نے ہتھیار کے ڈر سے ایسا کہا تھا۔ آپ نے فرمایا تو کیوں نہ تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا ہے یا نہیں۔ حضور نے یہ بات اتنی بار دہرائی کہ میں تمنا کرنے لگا کہ کاش میں آج ہی مسلمان ہو جا ہوتا (تاکہ یہ غلطی میرے نامہ اعمال میں نہ لکھی جاتی)

۱۸۱ — عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُقَدَّادَ بْنَ عَمْرِو الْكُنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِيدًا بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَأَقْتَتَلْنَا فَضْرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَأَقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا، أَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ - (بخاری کتاب الدیات)

حضرت عبید اللہ بن عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ مقداد بن عمروؓ کندی جو جنگ بدر میں شامل ہوئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور اگر کسی کافر سے میری مڈ پھٹ ہو جائے اور وہ تلوار سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالے پھر اپنے بچاؤ کی خاطر

درخت کی اوٹ میں ہو جائے اور کہے کہ میں خدا پر ایمان لانا ہوں تو کیا میں اسے اس کے یہ کہنے کے بعد قتل کر سکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ مقدار نے عرض کیا حضور! اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے پھر اپنی جان بچانے کی خاطر یہ کہہ رہا ہے تو کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ نہیں جب وہ ایمان کا اقرار کرتا ہے تو تم اس کو قتل نہیں کر سکتے۔ اگر تم اس اقرار کے بعد اسے قتل کرو گے تو تم اس مقام پر ہو گے جس پر وہ تھا۔ یعنی وہ مومن اور تم کافر قرار پاؤ گے۔

۱۸۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : إِنَّ نَاسًا كَانُوا يُؤْخَذُونَ بِالْوَحْيِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ وَإِنَّمَا تَأْخُذُكُمْ الْآنَ بِمَا ظَهَرَ لَنَا مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا خَيْرًا أَمْثَلًا وَقَرَبَنَا وَلَيْسَ لَنَا مِنْ سَرِيرَتِهِ شَيْءٌ إِنَّهُ يُحَاسِبُهُ فِي سَرِيرَتِهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا سُوءًا لَمْ نَأْمَنْهُ وَلَمْ نُصَدِّقْهُ وَإِنْ قَالَ إِنَّ سَرِيرَتَهُ حَسَنَةٌ

۱ بخاری کتاب الشهادات باب الشهداء العدول )

حضرت عبداللہ بن عتبہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے میں نے سنا۔ آپؓ فرما رہے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ وحی کے ذریعہ زیرِ مواخذہ آجاتے تھے۔ لیکن اب وحی ختم ہو چکی ہے

اب ہم ان چیزوں پر پکڑیں گے۔ جو تمہارے عملوں سے ہمارے سامنے ظاہر ہوں۔ جس نے ہمارے سامنے مجبلائی اور خیر کا اظہار کیا ہم اسکو امن دیں گے اور اس کو اپنا قُرب بخشیں گے۔ اس کے اندرون سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اسکی باطنی حالت کے مطابق معاملہ کریگا اور جس نے ہمارے سامنے بُرا رویہ اختیار کیا اُسے ہم نہیں چھوڑیں گے اور نہ اسکی کوئی بات قبول کریں گے اگرچہ وہ دعویٰ کرے کہ اس کا باطن اچھا ہے۔

۱۸۳ — عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا وَأَنْ يَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا مِمَّا نُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ (ابو داؤد کتاب الجہاد باب علی ما یقاتل المشركون)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کفار کی طرف سے لڑائی شروع ہو جانے کے بعد اب) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ (عرب کے ان جنگ کرنے والے لوگوں سے) میں اس وقت تک لڑتا رہوں جب تک کہ یہ لوگ خدا کی وحدانیت اور میری رسالت کا اقرار نہ کریں اور ہمارے قبیلہ کو قبیلہ تسلیم نہ کریں اور ہمارا ذبیحہ نہ کھاتے لگیں اور ہماری طرح نماز نہ پڑھتے لگیں۔ اگر وہ ان تمام باتوں کو تسلیم کر

لیں تو پھر ان کے حقوق ہمارے حقوق کی طرح ہیں اور ان کے جان و مال ہم پر حرام ہیں سوائے اس کے کہ کسی قانونی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ سزا کے مستوجب ٹھہریں۔

۱۸۴ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ صَلَّى صَلَاتِنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل استقبال القبلة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور اس میں ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے ہمارا ذبیحہ کھائے وہ مسلمان ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے لے لی ہے۔ پس اللہ کی ذمہ داری کی بے حرمتی نہ کرو۔ اسے بے اثر نہ بناؤ اور اس کا وقار نہ گراؤ۔

۱۸۵ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزِيحِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَزِيحِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبَهُ كَذَابًا۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ينهى من السباب اللعن)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو فسق اور کفر کی تہمت نہ لگائے

کیونکہ اگر وہ شخص خدا تعالیٰ کے نزدیک کافر یا فاسق نہیں تو کہنے والے پر یہ کلمہ لوٹے گا۔ یعنی کہنے والا خدا کی نظر میں کافر اور فاسق ہوگا۔

## نماز اور اسکی شرائط

۱۸۶ — عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ - فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الْبَرَحِمَ - (بخاری کتاب الادب باب فضل صلہ الرحم)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور آگ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بٹھرا۔ نماز پڑھ۔ زکوٰۃ دے اور صلہ رحمی کر یعنی رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے رہ۔

۱۸۷ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ

وَالْكَفَرِ تَرَكَّ الصَّلَاةَ -

(مسلم کتاب الایمان باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلوة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کو چھوڑنا انسان کو شرک اور کفر کے قریب کر دیتا ہے۔

۱۸۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَانْجَحَ ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ ، فَإِنْ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ : اُنْظُرُوا هَلْ لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيضَةِ ؟ ثُمَّ تَكُونُ سَائِرُ أَعْمَالِهِ عَلَى هَذَا - (ترمذی کتاب الصلوة باب ان اول يحاسب به العبد)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس



کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔

۱۸۹ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : أَرَأَيْتُمْ لَوَاتٍ نَهْرًا يَبِأُ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ ؟ قَالُوا : لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ ؛ قَالَ : فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

( بخاری کتاب مواقیات الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ الخمس كفارة للخطاء )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو اسکے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی ؟ صحابہؓ نے عرض کیا ۔ یا رسول اللہ! کوئی میل نہیں رہے گی ۔ آپؐ نے فرمایا ۔ یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالیٰ انکے ذریعہ گناہ معاف کرنا ہے اور کمزوریاں دور کر دیتا ہے۔

۱۹۰ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كَمَثَلِ نَهْرِ جَارٍ غَمَرٍ عَلَى بَابٍ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

( مسلم کتاب الصلوٰۃ باب العشی الى الصلوٰۃ )

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے

کے پاس پانی سے مہری ہوئی نہر چل رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے یعنی جیسے اس شخص کے بدن پر میل نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح پانچ نمازیں پڑھنے والے کی رُوح پر میل نہیں رہ سکتی۔

۱۹۱ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمُّهُ عَلَيَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ قَالَ : هَلْ حَضَرْتَ مَعَنَا الصَّلَاةَ ؟ قَالَ نَعَمْ - قَالَ : قَدْ غُفِرَ لَكَ

( بخاری کتاب المحاربین اذا اقر بالحد )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول! میں گناہ کا مرتکب ہوا ہوں اور سزا کا مستحق ہوں۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نماز ختم ہوئی تو اس نے پھر عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں سزا کا مستحق ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے مقررہ قانون کے مطابق سزا دیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی حضور! پڑھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس نیکی کی وجہ سے تجھے بخش دیا گیا ہے۔ نیکیاں گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔

۱۹۲ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :  
مُرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ أَبْنَاءُ عَشِيرٍ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ -

( ابوداؤد باب متى يومر الغلام بالصلاة ، مسند احمد )

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو۔ اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں ان کے بسترے بھی الگ کر دو یعنی ان کو الگ الگ بستر پر سلا کر۔

۱۹۳ — عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفِّهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرْتُمَا غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوءِي هَذَا ثُمَّ رَكَعَتَيْنِ لَا يُحْدِثُ فِيهِمَا غُفْلَةً مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

( بخاری کتاب الوضوء باب الوضوء ثلثاً ثلثاً )

حضرت عثمانؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ پانی منگوایا

پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن سے پانی لے کر کھلی کی، ناک صاف کیا پھر تین بار اپنا چہرہ دھویا۔ پھر کہنیوں تک تین بار ہاتھ دھوئے، اس کے بعد سر کا مسح کیا، پھر ٹخنوں تک اپنے پاؤں تین بار دھوئے۔ اور اس طرح وضو مکمل کرتے کے بعد کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے اس طرح سے وضو کیا جس طرح میں نے کیا ہے۔ پھر وساوس سے محفوظ رہ کر خشوع و خضوع سے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۹۴ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّوَاكُ مَطَهْرَةٌ لِفَقْمِ مَرْضَاةٍ لِلرَّبِّ.  
(نسائی باب الترغیب فی السواک)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کرنا منہ کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہے۔  
۱۹۵ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَاكِ.

(بخاری کتاب الجمعة باب السواک يوم الجمعة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسواک کی میں تمہیں بہت زیادہ تاکید کرتا ہوں۔

۱۹۶ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَا أَنِ اشُقُّ عَلَى أُمَّتِي. أَوْ

عَلَى النَّاسِ - لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ -

(بخاری کتاب الجمعة باب السواک يوم الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اگر میری امت پر گراں اور اس کیلئے مشکل کا باعث نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ ہر نماز سے پہلے سواک کر لیا کریں ۔

۱۹۷ — عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي مَسِيرِهِ فَقَالَ لِي: أَمَعَكَ مَاءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَزَلَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَمَشَى حَتَّى تَوَارَى - فِي سَوَادِ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَ فَأَفْرَعْتُ عَلَيْهِ مِنْ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَعَلِيهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوفٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعَيْهِ مِنْهَا حَتَّى أَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ، فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَيْهِ فَقَالَ: "دَعُوهمَا فَإِنِّي ادْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ - وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا -

(بخاری کتاب اللباس باب لبس جبة الصوف في الغزو)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات سفر میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نے پوچھا - کیا پانی ہے؟ میں نے عرض کیا - جی حضور ہے - چنانچہ آپ سواری سے اترے اور اندھیرے میں اتنی دور گئے جہاں آپ نظر نہیں آتے تھے - قضائے حاجت کے بعد آپ واپس تشریف لائے اور وضو کرنے لگے - میں لوٹے سے پانی ڈالتے

لگا۔ منہ دھونے کے بعد جب آپ ہاتھ دھونے لگے توجبہ کی تنگ آستیں پیچھے نہ ہٹ سکیں۔ اس لیے آپ نے جبہ کے اندر سے ہاتھ نکال کر انہیں دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا۔ آپ نے پاؤں میں موزے پہن رکھے تھے اس لیے میں جھکا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا۔ رہتے دو میں ان پر مسح کروں گا کیونکہ میں نے انہیں پاؤں دھو کر پہنا تھا۔

۱۹۸ — عَنْ زَرِّ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ : مَا جَاءَ بِكَ يَا زَرُّ ؟ فَقُلْتُ : ابْتِغَاءُ الْعِلْمِ فَقَالَ : إِنَّ الْعَمَلَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضَاءً بِمَا يَطْلُبُ ، فَقُلْتُ : إِنَّهُ قَدْ حَكَ فِي صَدْرِي الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا ؟ قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا - أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَاقَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلِيَا لِيَهْتِ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَتَوَمُّمٍ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهُوَى شَيْئًا ؟ قَالَ : نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ نَادَاهُ اْعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ : يَا مُحَمَّدُ ! فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ ، هَاؤُمُ ! فَقُلْتُ لَهُ وَيْحَكَ

أَغْضَضُ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا ! فَقَالَ : وَاللَّهِ لَا أَعْضَضُ . قَالَ الْأَعْرَابِيُّ : الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يُلْحَقْ بِهِمْ ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

(ترمذی کتاب الدعوات باب ماجا فی فضل التوبة )

حضرت زرار بن حبیشؓ بیان کرتے ہیں کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کا مسئلہ پوچھنے آیا۔ حضرت صفوان نے کہا۔ اے زرار! کیسے آئے؟ میں نے کہا علم سیکھنے کیلئے آیا ہوں۔ اس پر انہوں نے کہا۔ طالب علم کے آگے فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اسکی اس علمی طلب پر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا پیشاب پاخانہ کے بعد وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرتے کا مسئلہ میرے دل میں کھٹکتا ہے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ آپ سے پوچھنے آیا ہوں کہ اس بارہ میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر سفر میں ہوں تو تین دن رات اپنے موزے پہنے رکھ سکتے ہیں۔ چاہے کوئی پیشاب پاخانہ کرے یا سوئے۔ البتہ کوئی شخص مجنبی ہو اور اسے نہانا ضروری ہو، تو پھر موزے اتارنے کا حکم ہے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ عشق و محبت کے بارہ میں بھی کوئی بات آپ نے سنی ہے؟ انہوں نے کہا۔ ہاں، ہم ایک سفر میں آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک دیہاتی آدمی نے بلند آواز سے آپ کو اے محمد! کہہ کر پکارا۔ آپ نے بھی اسی لہجہ میں اس کو ہاں میں جواب دیا۔ میں نے اسے کہا تیرا ستیاناس ہو، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں ادب کا طریق اختیار کر اور آہستہ بول کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دربار میں اونچی آواز نکالتے سے منع فرمایا ہے۔ وہ دیہاتی کہنے لگا خدا کی قسم! میں تو آہستہ نہیں بولوں گا۔ پھر اس نے کہا، یہ بندہ آپ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان میں شامل نہیں۔ یعنی ان جیسے اعمال اس کے نصیب میں نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

۱۹۹ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ ، أَوِ الْمُؤْمِنُ فغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ يَطَشَّتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّلُوبِ ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرِّ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّلُوبِ .



حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مسلمان اور مومن بندہ وضو کرنا ہے اور اپنا منہ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام بدیاں دُھل جاتی ہیں جن کا ارتکاب اس کی آنکھوں نے کیا ہو۔ پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی یا فرمایا، پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ اس کی وہ تمام غلطیاں دُھل جاتی ہیں جو اسکے دونوں ہاتھوں نے کی ہوں۔ یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے۔ پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کی وہ تمام غلطیاں پانی یا پانی کے آخری قطرہ کیساتھ دُھل جاتی ہیں جس کا اس کے پاؤں نے ارتکاب کیا ہو۔ یہاں تک کہ وہ تمام گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے۔

۲۰۰ — عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَتْ خَطَايَا لَهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

(مسلم کتاب الطہارۃ باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء)

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اس کے قصور اس کے جسم سے یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے اندر سے بھی نکل جاتے ہیں

۲۰۱ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ

يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ  
يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيُدْخِلُ أُصَابِعَهُ  
فِي أُصُولِ الشَّعْرِ حَتَّى إِذَا رَأَى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى  
رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ  
غَسَلَ رِجْلَيْهِ - (مسلم کتاب الطہارۃ باب صفة غسل الجنابة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب  
غسل جنابت کرتے تو پہلے دائیں ہاتھ سے پانی لیکر دونوں ہاتھ دھوتے  
پھر استنجاء کرتے پھر وضو کرتے۔ اس کے بعد کچھ پانی سر پر ڈالتے  
اور اپنی انگلیاں بالوں میں پھیرتے تاکہ ان کی جڑیں بھیگ جائیں، جب  
سمجھتے کہ بال ٹھیک ہو گئے ہیں تو تین چلو پانی سر پر ڈالتے۔ اس کے  
بعد سارے جسم پر پانی ڈالتے اور آخر میں پاؤں دھوتے۔

۲۰۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَمْحُو اللَّهُ بِهِ  
الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ ! قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ !  
قَالَ : إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَى الْمَكَارِهِ ، وَكَثْرَةُ الْخَطَا إِلَى  
الْمَسَاجِدِ ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، قَدْ لَكُمْ الرِّبَاطُ ،  
فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ - (مسلم کتاب الطہارت باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹا دیتا

ہے اور درجات بلند کرتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ (سردی وغیرہ کی وجہ سے) دل نہ چاہنے کے باوجود خوب اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد میں دُور سے چل کر آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہ بھی ایک قسم کا رِباط یعنی سرحد پر چھاؤنی قائم کرنے کی طرح ہے۔ آپؐ نے یہ بات دو دفعہ فرمائی۔

۲۰۳ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ مَشَى إِلَى بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ لِيَقْضِيَ فَرِيضَةً مِّنْ فَرَائِضِ اللَّهِ كَانَتْ خَطْوَاتُهُ إِحْدَاهَا تَحُطُّ خَطِيئَةً وَالْأُخْرَى تَرْفَعُ دَرَجَةً.

(مسلم باب العشی الى الصلوة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے اپنے گھر سے وضو کیا۔ پھر وہ اللہ کے گھر یعنی مسجد کی طرف گیا تاکہ وہاں فرض نماز ادا کرے تو مسجد کی طرف جاتے ہوئے جتنے قدم اس نے اٹھائے ان میں سے اس کے ایک قدم سے اگر ایک گناہ معاف ہوگا تو دوسرے قدم سے اس کا ایک درجہ بلند ہوگا۔ یعنی ہر قدم پر اسے ثواب ملیگا۔

۲۰۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَاقْتِهَا؛ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ؟

قَالَ : يَرْوَاهُ الْوَالِدَيْنِ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَيْ ؟ قَالَ : الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - ( بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد والسير )  
 حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے آپؐ نے فرمایا۔ وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کونسا؟ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے پوری پوری کوشش کرنا۔

۲۰۵ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ جَاءَهُ الْفَجْرُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ أَوْ قَالَ سَطَعَ الْفَجْرُ. ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ بِالظُّهْرِ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الْعَصْرَ حِينَ

صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلِيهِ ثُمَّ جَاءَهُ الْمَغْرِبُ وَقْتًا وَاحِدًا  
لَمْ يَزُلْ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ الْعِشَاءُ حِينَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ  
أَوْ قَالَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ بِالْفَجْرِ حِينَ أَسْفَرَ  
جِدًّا فَقَالَ: ثُمَّ فَصَلَّاهُ فَصَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هَذَيْنِ  
الْوَقْتَيْنِ وَقْتُ - (مسند احمد من ۳۳)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریل آئے اور کہا اُٹھیے نماز پڑھیں۔ چنانچہ ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ سورج ڈھلنے لگا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا۔ پھر سورج غروب ہونے پر مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز شفق یعنی سفیدی کے غائب ہونے کے بعد پڑھی پھر طلوع فجر کے بعد صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد دوسرے دن پھر جبریل آئے اور ان کے بتانے پر آپؐ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا۔ پھر عصر کی نماز اس وقت پڑھی جبکہ ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو گیا تھا اور مغرب کی نماز کل والے وقت پر ہی پڑھی۔ پھر عشاء کی نماز آدھی رات یا تیسرا حصہ رات گزرنے پر پڑھی اور صبح کی نماز ایسے وقت میں پڑھی جبکہ روشنی پوری طرح پھیل چکی تھی۔ اس کے بعد حضرت جبریلؑ نے کہا ہر نماز کا افضل اور بہترین وقت ان دونوں وقتوں کے درمیان کا ہے۔

وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا

التَّسْلِيمُ۔ (ترمذی کتاب الطہارۃ باب ماجاء ان مفتاح الصلوۃ الطہور)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ نماز کی کلید طہارت ہے۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے۔ نماز کی تحلیل تسلیم

ہے۔ یعنی اللہ اکبر کہنے کے بعد نماز کے علاوہ کوئی اور بات یا کام کرنا منع

ہو جاتا ہے اور سلام کے بعد وہ تمام کام جو نماز میں منع تھے جائز

ہو جاتے ہیں۔

۲۰۶ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدِ

لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ

وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ۔ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ

حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا۔ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ

حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا۔ وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ التَّحِيَّاتِ وَ

كَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصُبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ

يَنْهَى عَنْ عَقَبِ الشَّيْطَانِ وَكَانَ يَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ

ذِرَاعِيَهُ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ۔

(مسند احمد ۳۱۱)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہہ کر نماز شروع کرتے، اس کے بعد سورۃ فاتحہ

پڑھتے۔ جب رکوع کرتے تو نہ سر کو اوپر اٹھا کر رکھتے نہ جھکاتے بلکہ پیٹھ کے برابر اور سہوار رکھتے اور جب رکوع سے اٹھتے تو سیدھے کھڑے ہو کر پھر سجدہ میں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو پوری طرح بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ کرتے۔ اور ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھتے، اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بایاں بچا دیتے اور اس طرح بیٹھ کر تشہد پڑھتے۔ اور شیطان کی طرح بیٹھنے یعنی ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور سجدہ میں بازو بچانے سے منع فرماتے جس طرح کہ کتاب اپنے بازو بچا کر بیٹھا ہے۔ آخر میں آپ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر نماز ختم کرتے۔

۲۰۸ — عَنْ مَالِكٍ أُتِينَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ يَوْمًا وَيَلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدْ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدْ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ: ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُّوهُمْ، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيُؤْمَرْكُمْ الْبَرُّكُمْ۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور

کے پاس ہم بیس دن ٹھہرے۔ آپ نہایت نرم دل اور مشفق تھے جب آپ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم اپنے گھر کو واپس جانا چاہتے ہیں تو آپ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کون کو لے کر عزیز وطن میں ہیں جب ہم نے حضور کو بتایا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ اور انہیں دینی احکام سکھاؤ اور انہیں ان پر عمل کرنے کیلئے کہو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔ جب نماز کا وقت ہو تو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑی عمر کا ہو وہ نماز پڑھائے۔ (راوی ابو قتلابہ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرث نے مجھے بہت سی باتیں بتائی تھیں لیکن ان میں سے کئی باتیں بھول گیا ہوں)۔

۲۰۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سَوْتِهِ وَبَيْتِهِ بَضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَذَلِكَ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ، ثُمَّ أَقَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ، لَا يَنْهَرُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي الصَّلَاةِ (مَا كَانَتْ الصَّلَاةُ هِيَ تَحْبِسُهُ) وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ : اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ ، اللَّهُمَّ



اغْفِرْ لَهُ ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ ۔  
( بخاری کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعة )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان کا جماعت سے نماز پڑھنا ، بازار یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی کچھ زیادہ ثواب کا موجب ہے اور یہ اس لیے کہ جب ایک شخص اچھی طرح وضو کرے ، پھر نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آئے یعنی نماز کے سوا کوئی چیز اسے مسجد میں نہ لائے تو ایسا شخص کوئی قدم نہیں اٹھاتا مگر اسکی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند ہو جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ وہ مسجد میں جا پہنچتا ہے ۔ پھر جب تک وہ نماز کی خاطر مسجد میں بیٹھا رہتا ہے ، نمازیں ہی مصروف سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں : اے اللہ اس پر رحم کر ، اس کو بخش دے ، اسکی توبہ قبول کر ۔ یہ دعائیں اس کیلئے اس وقت تک ہوتی رہتی ہیں جب تک وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اور بے وضو نہیں ہوتا ۔

۲۱۰ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : صَلَٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلَٰوةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرَيْنَ دَرَجَةً ۔

( مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ الجماعة )

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ باجماعت نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے۔

۲۱۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ - (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب کلماتہ الشروع فی نافلۃ بعد شروع المودن)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جب نماز کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی اور نماز پڑھنا جائز نہیں۔

۲۱۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأَتُوهَا وَأَنْتُمْ تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا إِذَا دَامَ مُسْلِمٌ فِي رِوَايَةٍ لَهُ : فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ.

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب ایتان الصلوٰۃ بوقار وسکینۃ ص۲۱۱)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب نماز کھڑی ہو جائے تو تم دوڑ کر اس میں شامل نہ ہوا کرو۔ بلکہ وقار اور آرام سے چل کر آؤ۔ نماز کا جو حصہ امام کے ساتھ مل جائے، پڑھ لو۔ جو رہ جائے اسے بعد میں پورا کر لو۔

ایک اور روایت میں کہ جب تم میں سے کوئی نماز کی خاطر گھر سے نکلتا ہے تو وہ اس وقت سے ہی نمازیں ہوتا ہے۔

۲۱۳ — عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ الْقَوْمِ أَقْرَوْهُمْ بَكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ هُجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهُجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمَهُمْ سِتًّا وَلَا يُؤْمَتَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ، وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِيمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ - (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مَنْ أَحَقُّ بِالإِمَامَةِ)

حضرت ابو مسعود انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریر امام کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو قرآن کریم زیادہ پڑھا ہوا ہو وہ نمازیں امام بنے۔ اگر سب کے سب قرآن کریم کی تعلیم میں برابر ہوں تو ان میں سے جو سنت کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ نماز پڑھائے۔ اگر سب اس میں برابر ہوں تو پھر وہ امام بنے جس نے پہلے ہجرت کی ہو۔ اگر وہ ہجرت میں بھی برابر ہوں تو ان میں سے جو عمر میں زیادہ ہے وہ امام بنے۔ کوئی شخص دوسرے کے دائرہ اقتدار میں خود بخود امام بننے کی کوشش نہ کرے اور کسی کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر ایسی جگہ پر نہ بیٹھے جو اس نے اعزاز کے لحاظ سے اپنے لیے مخصوص کی ہوئی ہے۔

۲۱۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْبَيْتِ وَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَمِعُوا عَلَيْهِ

لَا سْتَمَمُوا۔ (بخاری کتاب الاذان باب الاستہام فی الاذان)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان دینے اور صفِ اول میں بیٹھنے سے کتنا ثواب ملتا ہے اور اگر انہیں اسکے حصول کیلئے قرعہ اندازی کرنی پڑتی تو وہ قرعہ اندازی پر اصرار کرتے۔

۲۱۵ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسُحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسوية الصفوف)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی صفوں کو سیدھا کرنے کیلئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو۔ ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں۔ پھر وہ (لوگ) جو اُرتے ہیں، ان سے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں۔

۲۱۶ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَادُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسَدُّوا الْخُلَلَ وَلْيَتَوَا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوا

فَرُجَاتٍ لِشَيْطَانٍ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ۔“ (البوداد کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو سیدھا رکھو، کندھے سے کندھا ملاؤ، درمیانی فاصلہ بند کرو اور اپنے بھائیوں کے پہلوؤں کے لیے نرم ہو جاؤ۔ شیطان کیلئے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنے دو۔ اور جو صف میں مل کر کھڑا ہوا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے اور جس نے صف توڑی اللہ تعالیٰ اس کو توڑ دے۔

۲۱۷ — عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفُكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے تمہیں اپنی صفیں سیدھی رکھنی چاہئیں ورنہ اللہ تعالیٰ (نتیجہ کے طور پر) تمہارے چہروں اور تمہارے دلوں میں اختلاف کا بیج ڈال دیگا۔

۲۱۸ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ

مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب إقامۃ الصف وتعام الصلوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا۔ تم صفیں سیدھی باندھا کرو کیونکہ صفوں کو سیدھا رکھنا بھی نماز کی تکمیل کا ایک حصہ ہے۔

۲۱۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النہی عن سبق الامام بکرم )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے امام الصلوٰۃ سے پہلے سر اٹھا لیتا ہے وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ یا فرمایا۔ اسکی شکل گدھے کی سی بنا دے۔ یعنی ایسے شخص سے سمجھ اور عقل چھین لے۔

۲۲۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِلْتَأْسٍ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالسَّقِيمَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب اذا صلى لنفسه فليطول ما شاء)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ ہلکی پڑھائے

کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں (ان کا بھی خیال رکھنا چاہیے)۔ اور جب تم میں سے کوئی تنہا نماز پڑھے تو پھر جتنی لمبی چاہے پڑھے۔

۲۲۱ — عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِيِّ بْنِ رَبِيعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ نِيَّ لِقَوْمٍ إِلَى الصَّلَاةِ وَأُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَاسْمَعْ بُكَاءَ الصَّابِغِ فَإِنَّ تَجَوُّزَ فِي صَلَاتِهِ كَرَاهِيَّةٍ أَنْ أَشَقَّ عَلَى امَتِهِ -

(بخاری کتاب الصلوة باب اخذ الصلوة عن البكار الصبی)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بعض اوقات میں نماز پڑھانے کیلئے کھڑا ہوتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ لمبی نماز پڑھاؤں لیکن جب میں کسی بچے کا رونا سنتا ہوں تو اپنی نماز مختصر کر دیتا ہوں اس ڈر سے کہ کس اس کی ماں کو گھبراہٹ نہ ہو۔

۲۲۲ — عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَقْبَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ رِئِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ نِيَّ لِقَوْمٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا ، فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضِبَ فِي مَوْعِظَةٍ قَطُّ أَشَدَّ مِمَّا غَضِبَ يَوْمَئِذٍ ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ مِنْكُمْ مَنَفِرَيْنِ ، فَأَيُّكُمْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيُوجِزْ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِهِ

الْكَبِيرَ وَالصَّغِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ - (بخاری کتاب الصلوة باب تخفیف الامام)

حضرت عقبہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں شخص کی وجہ سے صبح کی نماز میں شامل نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ لمبی نماز پڑھاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں جتنے غصہ میں میں نے حضور کو اس وقت دیکھا کبھی کسی وعظ کے موقع پر نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگو! تم میں سے کچھ لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں (اور لوگوں کی اکٹاہٹ کا موجب بنتے ہیں) تم میں سے جو لوگوں کا امام بنے وہ ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے، بچے اور کام کاج والے بھی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

۲۲۳ — عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَوْمُهُ تَوَمَّهُ فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى تَوَمَّهُ فَأَمَّهُمْ فَأُتِيَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَأُحْرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَالْأُصْرَفَ فَقَالَ لَوْ لَهٗ: أَتَا فَقَتَ يَا فَلَانُ! قَالَ لَا، وَاللَّهِ! وَلَا تَبْتَئَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا خَيْرَ لَهُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحٍ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَ إِنَّا مُعَاذًا صَلَّيْ مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى فَأُتِيَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ. فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! أَفَتَأْنِ أَنْتَ؟ اقْرَأْ بِكَذَا وَ اقْرَأْ



بِكَذَا قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِعَبْرِ: إِنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا عَنْ  
جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ: اقْرَأْ وَالشَّمْسُ وَضُحَاهَا، وَالضُّحَى وَاللَّيْلُ  
إِذَا يَغْشَى، وَسَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَقَالَ عَمْرُو نَحْوَ هَذَا.

( صحیح مسلم باب القراءة فی العشاء )

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ معاذؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے بعد اپنے قبیلہ میں آکر امامت کرایا  
کرتے تھے۔ ایک رات حضورؐ کے ساتھ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد اپنے  
قبیلہ والوں کو نماز پڑھانے لگے تو سورۃ بقرہ پڑھنا شروع کر دیا  
ایک شخص جس کا نام حزام یا حزم الناصری تھا، نے نماز توڑ کر اپنی الگ  
نماز پڑھ لی اور چلا گیا۔ تو لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ کیا تم منافق ہو  
گئے ہو جو تم نے ایسا کیا۔ (یعنی جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی) اس  
شخص نے کہا خدا کی قسم میں منافق تو نہیں ہوں لیکن میں حضورؐ کی خدمت  
میں یہ معاملہ پیش کروں گا۔ پھر وہ شخص حضورؐ کی خدمت میں خود حاضر ہوا  
اور عرض کیا کہ حضورؐ ہم کھیتی باڑی والے لوگ ہیں دن بھر کام کاج کر  
کے تھک جاتے ہیں اور معاذ ہیں کہ سورۃ بقرہ (نماز میں) پڑھنا شروع  
کر دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور مخاطب  
کرتے ہوئے فرمایا۔ اے معاذ کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالنا چاہتے ہو  
تم فلاں فلاں (چھوٹی) سورتیں پڑھا کرو۔

سفیان کہتے ہیں کہ میں نے عمرو سے کہا کہ ابو زبیر نے جابر سے

ہمارے پاس تو یوں حدیث بیان کی کہ حضورؐ نے فرمایا تم والشمس وضحاہ  
والضحیٰ واللیل إذا یغشیٰ اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی پڑھا کرو  
اس پر عمرو نے کہا یہ درست ہے۔

۲۲۳ — كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَوْمَ تَوَمَّهُ فَدَخَلَ حَزَامٌ  
وَهُوَ يَرِيدُ أَنْ يَسْقِيَ نَخْلَهُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ مَعَ الْقَوْمِ  
فَلَمَّا رَأَى مُعَاذًا طَوَّلَ تَجَوَّزَ فِي صَلَوَتِهِ وَلِحَقِّ بِنَخْلِهِ  
يَسْقِيهِ. فَلَمَّا قَضَى مُعَاذُ الصَّلَاةَ قِيلَ لَهُ ذَلِكَ. قَالَ: إِنَّهُ  
لَمُنَافِقٌ، أَوْ يَعْجَلُ عَنِ الصَّلَاةِ مِنْ أَجْلِ سَقْيِ نَخْلِهِ فَجَاءَ  
حَزَامٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ عِنْدَهُ فَقَالَ  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ! إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَسْقِيَ نَخْلًا لِي فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ  
لِأُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْتُ فِي صَلَاتِي وَلَحِجْتُ  
بِنَخْلِي أَسْقِيهِ فَرَعَمَ أُنْثَى مُنَافِقٌ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُعَاذٍ فَقَالَ أَفْتَانُ أَنْتَ أَفْتَانُ أَنْتَ لَا تُطَوِّلُ بِهَمٍّ  
إِقْرَأْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضَحَاهَا وَنُحْوِهَمَا

(مسند احمد ۱۳۴)

حضرت معاذ بن جبل اپنے قبیلہ میں نماز پڑھایا کرتے تھے ایک  
صحابی جس کا نام حزام تھا وہ آیا اُسکا ارادہ اپنے نخلستان کو پانی دینے  
کا تھا۔ لیکن پہلے نماز پڑھنا چاہتا تھا۔ اس لیے وہ مسجد میں آیا اور  
لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا لیکن معاذ نے جو نماز پڑھا رہے

تھے نماز لمبی کر دی (حزام کو جلدی تھی) اس لیے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی اور اپنے باغیچہ میں جا کر پانی دینے لگا۔ معاذ نے جب نماز ختم کی تو انہیں بتایا گیا کہ حزام نے کیا حرکت کی ہے۔ معاذ نے کہا وہ منافق ہے اپنے باغیچہ کو پانی دینے کی غرض سے نماز اس طرح جلدی سے پڑھتا ہے (یہ کیسی نماز ہے) حزام کو جب یہ معلوم ہوا کہ تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ معاذ بھی وہیں آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ حزام نے عرض کیا حضور میرا ارادہ اپنے باغیچہ کو پانی دینے کا تھا لیکن چونکہ نماز کا وقت تھا اس لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد آیا (کہ پہلے نماز پڑھ لوں پھر باغیچہ کو پانی دوں گا) جب معاذ نے نماز بہت لمبی کر دی تو میں نے خود ہی نماز مختصر کر کے پڑھ لی۔ اس پر معاذ نے مجھے طعنہ دیا کہ میں منافق ہوں۔ حضور حزام کی یہ شکایت سن کر معاذ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہو آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے دو دفعہ ایسا فرمایا۔ پھر کہا کہ مختصر سورتیں مثلاً سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰی یا وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا پڑھا کرو (نماز کو لمبا نہ کیا کرو)

۲۲۴ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَرَمَانِي

الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ ! فَقُلْتُ : وَاتَّكَلُ أُمِّيَاةُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ  
إِلَيَّ ؟ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَادِهِمْ ، فَلَمَّا  
رَأَيْتَهُمْ يُصَمِتُونَ نَبِيَّ لِكَيْ سَكَتُ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأَخِي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ  
وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ ، فَوَاللَّهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي  
وَلَا شَتَمَنِي . قَالَ : إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةُ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ  
مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْوِينُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ  
أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي حَدِيثُ عَمْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ  
وَأَنَا مَنَاجِلًا لَا يَأْتُونَ الْكُفَّانَ ؟ قَالَ : فَلَا تَأْتِيَهُمْ ، قُلْتُ : وَمِنَّا  
رِجَالٌ يَتَطَهَّرُونَ ؟ قَالَ : ذَلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ  
فَلَا يَصُدُّهُمْ . (مسلم کتاب الصلوة باب تحریم الکلام فی الصلوة)

حضرت معاویہ بن حکمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا تھا کہ نمازیوں میں سے ایک  
آدمی کوچینک آئی۔ میں نے اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہا  
یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے۔ دوسرے نمازی مجھے تیز نظروں سے  
دیکھنے لگے۔ میں نے کہا۔ ہائے میری ماں! تم مجھے اس طرح کیوں  
دیکھ رہے ہو؟ اس پر لوگ اپنی رانیں پیٹنے لگے جس طرح لوگ گھبراہٹ  
اور پریشانی میں کرتے ہیں۔ تب میں سمجھا کہ دراصل یہ لوگ مجھے چُپ

کرانا چاہتے ہیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو آپ نے مجھے بلایا۔ میرے ماں باپ آپ پر قدا ہوں۔ میں نے نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد آپ سے زیادہ اچھا اور رحمدل معلم کوئی دیکھا۔ خدا کی قسم! آپ نے نہ مجھے جھڑکا۔ نہ مارا۔ نہ بُرا بھلا کہا۔ بلکہ نرمی سے فرمایا۔ نمازیں باتیں کرنا ٹھیک نہیں۔ نمازیں تسبیح، تکبیر اور تلاوت قرآن مجید ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! میں نیا نیا مسلمان ہوا ہوں ابھی جاہلیت کا زمانہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کی دولت اور نعمت سے نوازا ہے لیکن ہم میں سے کچھ لوگ کاہنوں اور جوتشیوں کے پاس جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تم ان کے پاس نہ جایا کرو۔ میں نے عرض کی۔ ہم میں سے کچھ لوگ فال اور شگون لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ باتیں انکے دلوں میں رچی ہوئی ہیں ان میں سختی نہیں چاہیئے تاہم ان کی وجہ سے وہم میں پڑ کر کام سے نہیں رُکنا چاہیئے۔

۲۲۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا. فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِمْتَنِي. فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ

مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى  
تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى  
تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

( بخاری کتاب الاذان باب وجوب القراءة للامام والماموم فی صلوات کلہما )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز  
پڑھی۔ پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام  
عرض کیا۔ حضورؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔ جاؤ دوبارہ نماز  
پڑھو کیونکہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ گیا اور پھر نماز پڑھی اور اگر  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب  
دیا اور فرمایا۔ جاؤ پھر نماز پڑھو۔ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ایسا تین دفعہ  
ہوا تو اس آدمی نے عرض کیا۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی دے  
کر بھیجا ہے میں اس سے زیادہ بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپ  
ہی مجھے نماز پڑھنے کا صحیح طریق بتائیے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔  
جب تم نماز پڑھنے کیلئے کھڑے ہو جاؤ تو تکبیر کہو، پھر حسبِ توفیق قرآن  
پڑھو، پھر پورے اطمینان کے ساتھ رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے  
ہو جاؤ، پھر پورے اطمینان کے ساتھ سجدہ کرو، پھر سجدہ سے اٹھ کر  
پوری طرح بیٹھو۔ اسکے بعد دوسرا سجدہ کرو، اس طرح ساری نماز بھر  
بھر کر سنوار کر پڑھو۔

٢٢٦ — عَنْ عَتَبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِمَّنْ  
شَهِدَ بَدْرًا قَالَ : كُنْتُ أَصَلِّيُ لِقَوْمِي بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ يَحُولُ  
بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ وَادٍ إِذَا جَاءَتْ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَى اجْتِيَازِهِ  
قَبْلَ مَسْجِدِهِمْ فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ لَهُ : إِنِّي أَتُكْرِتُ بَصَرِي وَإِنَّ الْوَادِيَ الَّذِي بَيْنِي وَ  
بَيْنَ قَوْمِي يَسِيلُ إِذَا جَاءَتْ الْأَمْطَارُ فَيَشُقُّ عَلَى اجْتِيَازِهِ  
فَوَدِدْتُ أَنَّكَ تَاتِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : سَأَفْعَلُ فَعَدَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُؤْبُورُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا اشْتَدَّ  
النَّهَارُ وَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ  
لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى قَالَ : أَيَنْ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟  
فَاشْرُتْ لَهُ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ وَصَفَفْنَا وَرَأَاهُ  
فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ فَحَسَبْتُهُ عَلَى  
خَزِيرَةٍ تُصْنَعُ لَهُ فَسَمِعَ أَهْلَ الدَّارِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَثَابَ رِجَالٌ مِنْهُمْ حَتَّى كَثُرَ  
الرِّجَالُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ رَجُلٌ : مَا فَعَلَ مَالِكٌ لَا أَرَاهُ! فَقَالَ  
رَجُلٌ : ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُلْ ذَلِكَ. إِلَّا تَرَاهُ قَالَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى. فَقَالَ: اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَمَّا نَحْنُ فَوَاللَّهِ مَا نَرَى وُدَّهُ وَلَا حُدُوثَهُ  
إِلَّا إِلَى الْمُنَافِقِينَ ! فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَبْتَغِي  
بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ -

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الرخصة فی التخلّف عن الجماعہ بجزء)

حضرت عتبان بن مالکؓ (جو بدری صحابی ہیں) بیان کرتے ہیں کہ میں  
اپنے قبیلہ بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا۔ میرے گھر اور قبیلہ کے گھروں کے  
درمیان ایک بڑا سانالہ گزڑتا تھا۔ جب بارشیں ہوتیں تو مسجد میں جاتے ہوئے  
اس نالہ کو عبور کرنا میرے لیے مشکل ہو جاتا۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری نظر کمزور  
ہے۔ میرے اور میرے قبیلہ کے گھروں کے درمیان ایک چوڑا نالہ ہے۔  
جب بارشیں ہوتی ہیں تو میرے لیے اسے عبور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ میں  
چاہتا ہوں کہ حضور تشریف لائیں اور میرے گھر نماز پڑھیں تاکہ میں اس جگہ کو  
اپنی جائے نماز بنا لوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا میں  
آؤں گا۔ چنانچہ دوسرے روز جب دن اچھی طرح چڑھ آیا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ میرے گھر تشریف لائے اور اندر  
آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے خوش آمدید کہا۔ آپؐ نے اندر آکر  
بیٹھنے سے پہلے پوچھا کہ تم اپنے گھر کے کس حصہ کو جائے نماز کیلئے مخصوص



کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جگہ بتائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کھڑے ہوئے تبکیر کہی اور ہم بھی آپ کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور دعا کی۔ آپ کیلئے خزیرہ تیار کیا جا رہا تھا اس کیلئے میں نے قبول دعوت کی درخواست کی جو آپ نے قبول فرمائی اس اثناء میں اہل محلہ نے سنا کہ حضور میرے گھر میں تشریف لائے ہیں چنانچہ بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور گھر میں خاصی بھیڑ ہو گئی۔ ایک شخص نے کہا مالک کہاں ہے؟ وہ نظر نہیں آتا۔ دوسرا بولا وہ تو منافق ہے اللہ اور اللہ کے رسول سے کوئی محبت نہیں رکھتا۔ حضور نے فرمایا ایسا نہ کہو، کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ یہ بات صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مانتا ہے۔ اس پر اس شخص نے کہا۔ اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ہمیں تو یہ نظر آتا ہے کہ وہ منافقوں سے زیادہ میل جول رکھتا ہے اور انہی سے زیادہ بات چیت کرتا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص پر دوزخ کی آگ حرام کر دی ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہ مانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

۲۲۷ — عَنْ جَابِرِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَوْ الْأَسْوَدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ  
أَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا الظُّهْرَ فِي بُيُوتِهِمَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا ثُمَّ  
 آتِيَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
 الصَّلَاةِ فَقَعَدَا نَاجِيَةً مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُمَا يَرَيَانِ أَنَّ الصَّلَاةَ  
 لَا تَحِلُّ لَهُمَا فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَرَأَاهُمَا أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَجِئَ بِهِمَا وَفَرَأَيْصُهُمَا تَرْتَعِدُ  
 مَخَافَةً أَنْ يَكُونَنَّ قَدْ حَدَّثَ فِي أَمْرِهِمَا شَيْءٌ فَسَأَلَهُمَا  
 فَأَخْبَرَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ إِذَا فَعَلْتُمَا ذَلِكَ فَصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ وَاجْعَلَا  
 الْأُولَى حَيَّ الْفَرَضَ - (مسند الامام الاعظم كتاب الصلوة ص ۳۷)

حضرت جابر بن اسودیا اسودین جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو شخصوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ مسجد میں  
 نماز باجماعت ہو چکی ہوگی گھر میں نماز پڑھی اور پھر مسجد میں آئے اور دیکھا کہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں وہ نماز میں شامل ہونے کی  
 بجائے ایک طرف ہو کر بیٹھ گئے کہ ایک مرتبہ تو وہ نماز پڑھ چکے ہیں دوبارہ  
 وہی نماز پڑھنا درست نہیں۔ جب حضور علیہ السلام نے سلام پھیرنے  
 کے بعد انہیں دیکھا کہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوئے ہیں تو انہیں بلوایا  
 وہ دونوں خوف کے مارے کانپتے ہوئے آئے کہ شاید ان سے کوئی جرم  
 سرزد ہو گیا ہے۔ حضورؐ نے ان سے نماز نہ پڑھنے کی وجہ پوچھی۔ انہوں  
 نے جب امر واقعہ بتایا تو آپؐ نے فرمایا جب اکیلے نماز پڑھ چکے ہو  
 تو دوبارہ جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو خواہ تم پہلی ادا کردہ نماز

کو ہی فرض سمجھتے ہو۔

۲۲۸ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب حوازا النافلة قائماً)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے مکان میں ظہر سے پہلے چار رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کو نماز پڑھانے مسجد چلے جاتے۔ پھر واپس آکر دو رکعت پڑھتے اور اسی طرح جب آپ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھا کر گھر تشریف لاتے تو دو دو رکعتیں نماز پڑھتے۔

۲۲۹ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعِشَاءِ۔ (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الركعتين قبل الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے چار اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

۲۳۰ — عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَحِبْتُ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَّةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَأَيْتُهُ  
تَرَكَ رُكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

(الہودادہ کتاب الصلوٰۃ باب التطوُّع فی السفر)

حضرت براء بن عازب بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی معیت میں اٹھارہ سفر کیے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے ظہر  
کی نماز سے پہلے دو رکعت سنت نماز کبھی چھوڑی ہو۔

۲۳۱۔ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَدَانَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ، يَبْدَأُ الصُّبْحُ  
صَلَّى رُكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ۔ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْنِمٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي إِلَّا رُكْعَتَيْنِ  
خَفِيفَتَيْنِ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب رُكْعَةِ سُنَّةِ الْفَجْرِ)

حضرت حفصہ بیان کرتی ہیں کہ جب مؤذن صبح کی اذان دیتا تو آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت سنت پڑھنا شروع کر دیتے اور ہلکی پڑھتے  
مسلم کی روایت ہے کہ طلوع فجر کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت  
سنت کے علاوہ اور کوئی سنت یا نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔

۲۳۲۔ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ فِي مَسْجِدِنَا فَلَمَّا سَلَّمَ  
مِنْهَا قَالَ ارْكَعُوا هَاتَيْنِ الرُّكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِكُمْ۔ (مسند احمد ص ۱۱۱)  
حضرت محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم ہمارے محلہ میں تشریف لائے اور آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو حاضرین نماز سے فرمایا کہ (مغرب کی) دوستیں اپنے اپنے گھر جا کر پڑھو۔

۲۳۲ — عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكُمُ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةٍ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْجَمَاعَةَ۔

(مسند دارمی فی کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ التطوع فی ای موضع افضل)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھروں میں نماز (سنن و نوافل) پڑھا کرو کیونکہ جماعت کیساتھ قرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا بہترین نماز ہے۔

۲۳۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيئَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤَذِّنُهُ۔

(بخاری کتاب الدعوات باب الضجع علی الشق الايمن)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے پچھلے حصہ میں گیارہ رکعت تہجد پڑھتے۔ جب فجر طلوع ہوتی تو دو ہلکی رکعتیں پڑھتے اور پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے۔ جب مؤذن نماز کے لیے اعلان دیتا تو آپؐ نماز پڑھانے تشریف لے جاتے۔

۲۳۴ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنِي مَثْنِي وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ مِّنْ الْخَيْرِ اللَّيْلِ، وَيُصَلِّي التَّرَكُّعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَكَانَ الْأَذَانَ بِأَذْنِيهِ - (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلاۃ اللیل مثنیٰ مثنیٰ)  
حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کی یعنی تہجد کی نماز دو دو رکعت کر کے پڑھتے تھے۔ اور پھر آخر میں ایک رکعت پڑھ کر ان کو وتر بنا لیتے۔ صبح کی نماز سے قبل دو رکعتیں پڑھتے تھے اور اتنی ہلکی پڑھتے گویا اقامت شروع ہو چکی ہے۔

۲۳۵ — عَنْ عِيسَى بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ قَالَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ وَاقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ رَحْلُهُ وَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ فَحَانَتْ مِنْهُ التِّقَاتَةُ نَحْوَ حَيْثُ صَلَّى فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هَؤُلَاءِ؟ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتَمَمْتُ صَلَاتِي يَا ابْنَ أَخِي! إِنِّي صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ أَبَا بَكْرٍ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَصَحِبْتُ عُمَرَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ ثُمَّ صَحِبْتُ عُثْمَانَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَى رَكْعَتَيْنِ حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ: نَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

اُسُوَّةٌ حَسَنَةٌ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب صلوٰۃ المسافرين وقصرها)

حضرت حفص بن عاصم بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے چچا حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ مکہ کے سفر میں تھا۔ راستہ میں انہوں نے نماز ظہر دو رکعت پڑھائی اس کے بعد وہ اپنی قیام گاہ پر آئے اور بیٹھ گئے ہم بھی آپ کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔ آپ نے اس طرف دیکھا جدھر نماز پڑھائی تھی۔ آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا سنتیں پڑھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر سنتیں پڑھتی تھیں تو میں پوری نماز پڑھاتا۔ اے بھتیجے! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں رہا ہوں آپ نے اپنی وفات تک سفر میں دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ میں ابو بکرؓ کے ساتھ سفر میں رہا ہوں انہوں نے بھی کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے۔ میں عمرؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں۔ آپ نے بھی اپنی وفات تک کبھی دو رکعت فرض سے زائد نماز نہیں پڑھی۔ پھر میں عثمانؓ کے ساتھ بھی سفر میں رہا ہوں انہوں نے بھی اپنی وفات تک اسی کے مطابق عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طرزِ عمل میں اچھا نمونہ ہے (اور یہی سنت ہے۔ جسکی ہر مسلمان کو پیروی کرنی چاہیے)

۲۳۶ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ

وَالْعِشَاءُ بِالْمَدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ، فَقِيلَ لَا بَيْنَ  
عَبَّاسٍ، مَا أَرَادَ إِلَى ذَلِكَ؟ قَالَ: أَرَادَ أَنَّ لَا يَخْرُجُ أُمَّتُهُ.

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلواتین فی الحضر، سنن البوداد)

کتاب الصلوٰۃ باب الجمع بین الصلواتین)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مدینہ کے قیام کے دوران ظہر اور عصر - مغرب اور عشاء  
کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں حالانکہ نہ اس دن بارش ہو رہی تھی اور نہ  
کسی قسم کا خوف و خطر تھا۔ لوگوں نے ابن عباسؓ سے پوچھا۔ آخر نمازیں جمع  
کر کے پڑھانے کا مقصد کیا تھا۔ ابن عباسؓ نے جواب دیا کہ حضورؐ کی غرض  
یہ تھی کہ بوقت ضرورت امت کو کسی مشکل یا حرج کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۲۳۷ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِمَّا زَادَ وَإِمَّا نَقَصَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أُحْدِثَ  
فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ، قُلْنَا: صَلَّيْتَ قَبْلَ كَذَا وَكَذَا  
قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ  
سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَحَوَّلَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. (مسند احمد ۲۳۷)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ نمازیں ہم نے محسوس کیا کہ کوئی  
کمی بیشی ہوئی ہے۔ نماز کے بعد ہم نے عرض کیا حضور! نماز کے بارہ میں  
کوئی نئی ہدایت نازل ہوئی ہے؟ حضورؐ نے فرمایا کیا بات ہے؟ ہم نے



عرض کیا کہ حضور نے ابھی اس اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ آپؐ فرمایا میں بھی انسان ہوں جس طرح تم بھولتے ہو اسی طرح میں بھی بھول سکتا ہوں جب تم میں سے کوئی نماز میں بھول جائے تو دو سجدے سہو کے پھر آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر دو سجدے کیے۔

۲۳۸ — عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ قِيلَ لِأَوْزَاعِي، وَهُوَ أَحَدُ رَوَاةِ الْحَدِيثِ كَيْفَ اسْتَغْفَرُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اسْتَغْفِرُ اللَّهَ، اسْتَغْفِرُ اللَّهَ.

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استجاب الذکر بعد الصلوٰۃ)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے پھر یہ دعا مانگتے اے میرے اللہ! تو سلامتی والا ہے۔ تیری طرف سے ہی سلامتی ملتی ہے اے جلال اور عزت والے خدا! تو برکتوں کا مالک ہے۔ امام اوزاعی جو اس حدیث کے راویوں میں سے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا۔ حضور استغفار کس طرح کرتے تھے تو انہوں نے بنایا۔ استغفر اللہ! استغفر اللہ! پڑھتے تھے یعنی میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

۲۳۹ — عَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ: يَا مَعَاذَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَجِبُكَ

ثُمَّ أَوْصِيكَ، يَا مَعَاذُ! لَا تَدَعَنَّ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ تَقُولُ، اَللّٰهُمَّ  
اَعِزَّنِيْ عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

(ابوداؤد کتاب الصلوة باب فی الاستغفار )

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ معاذ خدا تعالیٰ کی قسم! مجھے تم سے محبت ہے  
میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ کسی نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے۔ اے  
میرے اللہ! میری مدد فرما کہ تیرا ذکر کروں، تیرا شکر ادا کروں اور عمدگی سے  
تیری عبادت بجالاؤں۔

۲۴۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ  
اَلتَّوَّابِ بِالْذَّرَجَاتِ الْعُلَى وَالتَّعِيْمِ الْمُقِيمِ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟  
فَقَالُوا: يَصَلُّونَ كَمَا نَصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ  
وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُونَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تَذَرُكُونَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ  
وَتَسْبِقُونَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُونُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ إِلَّا مَنْ  
صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ، قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: تُسَبِّحُونَ  
وَتُكَبِّرُونَ وَتَحْمَدُونَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ مَرَّةً - فَرَجَعَ  
فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا  
سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوا مِثْلَهُ؟ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ  
 مَنْ يَشَاءُ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ و بیان صفتہ)  
 حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کچھ غریب مہاجر آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ مال والے بہت  
 ثواب لے گئے اور قائم رہنے والی نعمتوں کے مالک بنے۔ آپؐ نے فرمایا وہ کیسے؟  
 انہوں نے عرض کیا۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم پڑھتے  
 ہیں، اسی طرح روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں لیکن اسکے ساتھ وہ  
 خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ وہ رضاءِ الہی کیلئے  
 غلام آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں کر سکتے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ کیا میں  
 تم کو ایسی بات نہ سکھاؤں جس کی وجہ سے تم ان لوگوں کے برابر ہو جاؤ اور  
 ان لوگوں سے بڑھ جاؤ جو تم سے بعد میں آئیں گے (یعنی اس بات کی برکت  
 سے تم سے کوئی بھی آگے نہ بڑھ سکے گا) سوائے اس کے کہ وہ بھی ایسا  
 ہی کرنے لگ جائیں جیسا تم کرو۔ ان مہاجر صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول  
 اللہ! ایسی بات ضرور بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر نماز کے بعد تینتیس تینتیس  
 بار سُبْحَانَ اللَّهِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ اور اللَّهُ أَكْبَرُ پڑھا کرو۔ چنانچہ یہ صحابہ مطمئن ہو کر  
 چلے گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ غریب مہاجر آپؐ کی خدمت میں آئے اور  
 شکایت کی کہ ہمارے دو متمند بھائیوں کو بھی یہ بات معلوم ہو گئی ہے اور وہ  
 بھی یہ ورد کرنے لگ گئے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے۔ دیتا ہے (میں اس فضل کو کیسے

روک سکتا ہوں۔)

۲۴۱ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِتْ وَ طُولِهِتْ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِتْ وَ طُولِهِتْ . ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا . فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤْتِرَ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ ! إِنْ عَيْنِي تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي .

(بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا غیر رمضان میں پچھلی رات میں تہجد کے وقت گیارہ رکعت سے زیادہ نفل نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعتیں پڑھتے، انکی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھئے (یعنی یہ نماز بہت سنوار کر اور لمبی پڑھتے)۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔ انکی خوبصورتی اور لمبائی کا نہ پوچھئے! پھر اسکے بعد تین رکعتیں پڑھتے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سے دریافت کیا کہ کیا وتر ادا کرنے سے قبل آپ سوتے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ اے عائشہ! میری آنکھیں تو سوجاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا۔

۲۴۲ — عَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِينَ قَبْلُكُمْ وَإِنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ

وَتَكْفِيرٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمُطَهَّرَةٌ لِلذَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ - (تتمذی ابواب الدعوات)

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گزشتہ صالحین کا طریقہ رہا ہے اور قُربِ الہی کا ذریعہ ہے یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔  
برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

۲۴۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ غَيْرَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ إِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ - (مسند احمد ص ۶۶)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک دفعہ۔ البتہ اقامت میں مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ دو دفعہ کہا کرتا تھا۔

۲۴۴۔ عَنْ مُطَرَفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَفِي صَدْرِهِ أَرِيْزٌ كَأَرِيْزِ الرَّحَى مِنْ بُكَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب البکاء فی الصلوٰۃ ص ۳۳)

حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے دورانِ نماز آپ کی گریہ و

زاری کی وجہ سے آپ کے سینہ سے ایسی آواز نکلتی تھی جیسے چکی کے چلنے کی ہوتی ہے۔

۲۴۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ : مَنْ عَادِلِي وَلِيًّا فَقَدْ أَذِنْتُهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عِنْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَا أُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لَا أُعِذُّنَّهُ۔

( بخاری کتاب الرقاق باب التواضع )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔ میرا بندہ جتنا میرا قریب اس چیز سے، جو مجھے پسند ہے اور میں نے اس پر فرض کر دی ہے، حاصل کر سکتا ہے اتنا کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتا اور نوافل کے ذریعہ سے میرا بندہ میرے قریب ہو جاتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس کو اپنا دوست بنا لیتا ہوں تو اسکے کان بن جاتا ہوں، جن سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے، اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ یعنی میں ہی اس کا کارساز ہوتا ہوں اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو

دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

۲۲۶ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَتْ زَوْجِي صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ وَيُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ وَلَا يُصَلِّي الْفَجْرَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَصَفْوَانُ عِنْدَهُ، قَالَ: نَسْأَلُهُ عَمَّا قَالَتْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَا قَوْلُهَا يَضْرِبُنِي إِذَا صَلَّيْتُ، فَإِنَّهَا تَقْرَأُ بِسُورَتَيْنِ، وَقَدْ نَهَيْتُهَا. قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَتْ سُورَةٌ وَاحِدَةً لَكَفْتُ النَّاسَ. قَالَ: وَأَمَا قَوْلُهَا: يُفْطِرُنِي إِذَا صُمْتُ، فَإِنَّهَا تَنْطَلِقُ تَصُومُ وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ فَلَا أَصِيرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَصُومُ امْرَأَةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا. وَأَمَا قَوْلُهَا إِنِّي لَا أُصَلِّي حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ عُرِفَ لَنَا ذَلِكَ لَا نَكَادُ سَتَيْقُظُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ قَالَ فَإِذَا اسْتَيْقَظْتَ يَا صَفْوَانُ أَفْصَلْ.

(ابوداؤد کتاب الصوم باب المرأة تصوم بغير اذن زوجها ومشکوۃ ص ۲۷)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ حضورؐ کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ میرا خاوند صفوان بن معطل (مجھ سے بُرا سلوک کرتا ہے) جب میں نماز پڑھوں تو مجھے مارتا ہے اور اگر روزہ رکھوں تو روزہ کھلوا دیتا ہے اور خود فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھتا ہے جب سورج نکل آیا ہوتا ہے۔ صفوان اس

وقت مجلس میں موجود تھے۔ حضورؐ نے اُن سے ان شکایات کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ جو کہتی ہے کہ میں نماز پڑھوں تو یہ مازنا ہے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ یہ نماز میں لمبی لمبی دو سو تین پڑھتی ہے (اور مجھے کام پر جانا ہوتا ہے، اس لیے) میں نے اسے کہا ہے کہ چھوٹی سورت پڑھے (تاکہ یہ میرے لیے کھانا پکانے کے اور میں کام پر جاسکوں) اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ اگر قرآن کی ایک ہی سورت ہو تو لوگوں کے لیے کافی ہے یعنی ایک سورۃ پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے۔ پھر صفوان نے کہا، یہی اس کی یہ شکایت کہ اگر میں روزہ رکھوں تو یہ روزہ تڑوا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ روزے رکھتی ہی چلی جاتی ہے اور آپؐ جانتے ہیں کہ میں نوجوان ہوں اتنا صبر نہیں کر سکتا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کوئی عورت نفلی روزے نہ رکھے۔

اب رہا اس کا آخری اعتراض کہ میں سورج نکلنے کے بعد فجر کی نماز پڑھتا ہوں تو سارے لوگ جانتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کے لوگوں کو دیر سے اٹھنے کی عادت ہے (کیونکہ زمینوں کو پانی دینے کی ہماری باری رات کے آخری حصہ میں آتی ہے اور اس کام سے فارغ ہو کر جب ہم سوتے ہیں تو دیر سے اٹھنے پر مجبور ہیں) اس پر آپؐ نے فرمایا۔ اچھا جب تم جاگو تو نماز پڑھ لیا کرو۔

۲۴۷ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدُّعَاءُ لَا يُبْرَدُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔



حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اذان اور اقامت کے درمیان کی دُعا رُو نہیں ہوتی۔

۲۳۸ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَالَ حِينَ لَيَسْمَعُ الْتِدَاءَ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اِنِّ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مِّمَّ مُحَمَّدًا اِنَّ الْاَذَى وَعَدَّتْهُ ، حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (بخاری کتاب الاذان باب الدعاء عند التداءم)  
حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جس نے اذان سُننے کے وقت یہ دُعا مانگی۔ ”اے میرے اللہ! اس کامل و  
اکمل دُعا اور قائم ہونے والی نماز کے مالک تو (ہمارے نبی محمد کو) وسیلہ عطا  
کر: فضیلت دے اور ان کو اس مقام محمود پر مبعوث فرما جس کا تو نے ان  
سے وعدہ کیا ہے۔“ ایسی دُعا کر نیوالا شخص قیامت کے دن میری سفارش  
کا مستحق ہوگا۔

۲۳۹ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ -

(مسلم کتاب الصلوة باب کراہیۃ الصلوة بحضر الطعام)

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ  
فرماتے ہوئے سنا۔ جب دسترخوان بچھ جائے اور کھانا چُن دیا جائے تو نماز شروع

کرنا اسے خراب کرنے کے مترادف ہے۔ اسی طرح اگر دو خبیث چیزیں یعنی بول و براز کی حاجت اسے روک رہی ہوں تو بھی نماز پڑھنا بے معنی ہے۔

## جمعہ اور اس کے آداب

۲۵۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا . (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل یوم الجمعة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنوں میں سے بہترین دن جس میں سورج چڑھتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی دن آدم پیدا کئے گئے اسی دن جنت میں لے جائے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے۔

۲۵۱ — عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاکْثِرُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ .

(البوداد کتاب الصلوٰۃ باب تفريع البواب الجمعة)

حضرت اوس بن اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ دونوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن مجھ پر بہت زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

۲۵۲ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى

كُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (مسلم کتاب الجمعة باب وجوب غسل الجمعة على كل بالغ)

حضرت ابو سعید خدری رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و

سلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن نہانا ہر بالغ مسلمان کیلئے واجب ہے۔

۲۵۳ — عَنْ الْفَالَكَةِ بِنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَأَنَّكَ لَهُ

صُحْبَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ۔

(مسند احمد حديث الفالكة بن سعد رضي الله عنه)

حضرت فاکہ بن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، بیان

کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن، عرفہ کے دن یعنی

نویں ذوالحجہ کو، عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ضرور نہاتے۔

۲۵۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمُعِ : مَعَاشِدَ الْمُسْلِمِينَ!

إِنَّ هَذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لَكُمْ عِيْدًا فَاغْتَسِلُوا وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ۔

(المعجم الصغير للطبرانی۔ باب الحاء من اسمه الحسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے ایک جمعہ (کے خطبہ)

میں فرمایا۔ اے مسلمانو! اس دن کو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے عید بنایا ہے اس روز نہایا کرو اور مسواک ضرور کیا کرو۔ (یعنی اس روز نہادھو کر صاف ستھرے ہو کر اچھے کپڑے پہن کر عید کی سی خوشی مناؤ اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے ایک جگہ جمع ہو)

۲۵۵ — عَنْ عَمْرِو بْنِ لُذَيْنٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عِيدُكُمْ فَلَا تَصُومُوا إِلَّا أَنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ۔  
(الترغيب والترهيب ماجاء في النهي عن تخصيص الجمعة بالصوم ص ۲۵)

حضرت عامر بن لُذَيْنِ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جمعہ کا دن تمہارے لیے عید کا دن ہے۔ اس لیے صرف اس دن کو مخصوص کر کے روزہ نہ رکھا کرو سوائے اس کے کہ جمعہ کے ساتھ اس کا پہلا یا بعد کا دن ملاو (یعنی جمعرات اور جمعہ یا جمعہ ہفتہ دو دن ملا کر روزہ رکھو)

۲۵۶ — عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مِثْنَةٌ مِنْ فَقْعِهِ، فَاطِيلُوا الصَّلَاةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ۔ (مسلم کتاب الصلوة باب تخفيف الصلوة والخطبة)

حضرت عمار بن یاسرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسان کا لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا

اس کے فہم و فراست کی دلیل ہے۔ پس نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر۔  
 ۲۵۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ : فِيهَا سَاعَةٌ لَا  
 يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا  
 إِلَّا أُعْطَاهُ إِيَّاهُ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا۔

(مسلم کتاب الجمعة باب فی الساعة التي فی يوم الجمعة )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے جمعہ کا ذکر کیا اور فرمایا۔ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے  
 کہ جب مسلمان کو ایسی گھڑی ملے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہو تو جو  
 دعا مانگے وہ قبول کی جاتی ہے۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے  
 بتایا کہ یہ گھڑی بہت ہی مختصر ہوتی ہے۔

## مسجد اور اس کے آداب

۲۵۸ — عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ بَنَى مَسْجِدًا  
 لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ ۔

(مسلم باب فضل بناء المساجد )

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کیلئے جنت میں اس جیسا گھر تعمیر کرتا ہے

۲۵۹ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِإِلْيَمَانٍ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

(ترمذی الباب التفسیر سورۃ التوبة)

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔“

۲۶۰ — عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

(مسند احمد حدیث فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت فاطمۃ الزہراءؑ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔ اور جب آپؐ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دعا مانگتے: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

— ۲۶۱ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ.

(مسلم کتاب الطہارۃ باب وجوب غسل البول)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجدیں اس لیے نہیں کہ ان میں پیشاب کیا جائے، تنہو کا جائے یا کوئی گندہ وغیرہ پھینکا جائے یعنی مسجدوں کو ہر قسم کی گندگی سے پاک و صاف رکھنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور قرآن کریم کے پڑھنے کے لیے تعمیر کی جاتی ہیں

— ۲۶۲ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْبَصْلِ وَالْكَرَاتِ، وَقَالَ: مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُتَنَبِّةِ فَلَا يَقْدِرَنَّ مَسْجِدًا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَأْذِي مِمَّا يَأْذِي مِنْهُ إِلَّا نَسُ - (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب نہی اکل الثمر)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیاز یا ہسن کھا کر مسجد میں آئے۔ آپؐ نے فرمایا جو شخص یہ بدبودار سبزی کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آیا کرے کیونکہ فرشتوں کو بھی اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

۲۶۳۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عُرِضَتْ عَلَى أَعْمَالٍ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهِمَا الْأَذَى يُعَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَ وَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النہی عن البصاق فی المسجد فی الصلاۃ)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے اعمال پیش کیے گئے، اچھے بھی اور بُرے بھی۔ اس کے اچھے اعمال میں مجھے یہ نیک عمل بھی نظر آیا کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹایا جائے اور اس کے بُرے اعمال میں یہ عمل بھی نظر آیا کہ کوئی شخص مسجد میں کھنگار (بلغم) پھینکے اور اسے لوگوں کی نظروں سے اوجھل نہ کرے یعنی مسجد کو گندہ کرے۔

۲۶۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ، فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنِ لِهَذَا۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد)



حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی سنے کہ کوئی آدمی اپنی گمشدہ چیز کا اعلان مسجد میں کر رہا ہے تو بطور بد و ناگہی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یہ چیز تمہیں واپس نہ دلائے کیونکہ مسجدیں اس عرق کے لیے تعمیر نہیں کی گئیں ہیں۔

۲۶۵ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْيُبْحِ وَالْإِشْتِرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

(البوداد کتاب الصلوة باب التحلق یوم الجمعة و مشکوٰۃ منہ)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ مسجد میں مشاعرہ کے رنگ میں اشعار پڑھے جائیں یا اس میں بیٹھ کر خرید و فروخت کی جائے یا جمعہ کے دن نماز سے پہلے لوگ حلقے بنا کر بیٹھے باتیں کریں۔

۲۶۶ — عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب ما یکرہ من کثرة السوال)

حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ فرضوں کے سوا باقی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

۲۶۷ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ - (البوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی بناء المسجد)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں ایک دوسرے سے فخر یہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے یعنی ضرورت کی بجائے فخر کے اظہار کیلئے عالیشان مساجد تعمیر کرنے کا رواج بڑھ جائے گا۔

## روزہ اور اسکی اہمیت

۲۶۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزَى بِهِ - وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَزِفْتُ وَلَا يَضْحَبُ فَإِنْ سَأَلَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوتٌ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ

الْمُسْلِكِ - لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ - (بخاری کتاب الصوم باب هل يقول اني صائم اذا شئتم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انسان کے سب کام اس کے اپنے لیے ہیں مگر روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اسکی جزا بنوں گا یعنی اس کی اس نیکی کے بدلہ میں اسے اپنا دیدار نصیب کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے، پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بیہودہ باتیں کرے نہ شور و شر کرے اگر اس سے کوئی گالی گلوچ ہو یا لڑے جھگڑے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! روزے دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتوری سے بھی زیادہ پاکیزہ اور خوشگوار ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا یہ حال خدا تعالیٰ کی خاطر کیا ہے۔ روزہ دار کیلئے دو خوشیاں مقدر ہیں ایک خوشی اسے اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری اس وقت ہوگی جب روزے کی وجہ سے اسے اللہ تعالیٰ کی ملاقات نصیب ہوگی۔

۲۶۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمَّ يَدْعُ قَوْلَ التَّوْبِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ بِاللَّهِ حَاجَةً فِي أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اس کا روزہ رکھنا بیکار ہے۔

۲۶۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَتُحْتِ الْأَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتِ الْأَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(بخاری کتاب الصوم باب هل يقال رمضان او شهر رمضان)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۶۱ — عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: اللَّهُمَّ أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ، هِلَالٌ رُشِدٍ وَخَيْرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول عند رؤية الهلال)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔ اے میرے خدا! یہ چاند امن و

امان اور صحت و سلامتی کے ساتھ ہر روز نیکے ۔ اے چاند! میرا رب اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے تو خیر و برکت اور رشد و بھلائی کا چاند بن ۔

۲۶۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صُومُوا لِرُؤْيَيْتِهِ وَأَفْطَرُوا لِرُؤْيَيْتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ . وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ . فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا .

( بخاری کتاب الصوم باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بیتم اللیل فصوموا )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم چاند دیکھ کر روزہ شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو یعنی عید مناؤ اور اگر دھند یا بادل کی وجہ سے اتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو یا چاند اس روز ہوا ہی نہ ہو تو شعبان اور اسی طرح رمضان کے تیس دن پورے کرو ۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ اگر تم بادل کی وجہ سے چاند نہ دیکھ سکو تو تیس دن کے روزے رکھو ۔

۲۶۳ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَتًا .

( بخاری کتاب الصوم باب بركة السحور و مسلم )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے کے دنوں میں سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھا کر روزہ رکھنے میں برکت ہے ۔

۲۶۴ — عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ النَّيْلُ وَأَذْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ .

(بخاری کتاب الصوم باب متى یجن فطر الصائم)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات آجائے اور دن چلا جائے یعنی سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیے۔

۲۶۵ (ک) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ .

(بخاری کتاب الصوم باب تعجیل الافطار)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ افطار کرتے ہیں جب تک لوگ جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک خیر و برکت، سہلائی اور بہتری حاصل کرتے رہیں گے۔

۲۶۵ (ب) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا لَيْحَى أَحَدُكُمْ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيَبْتِمْ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَفَّاهُ .

(بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اكل او شرب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھانی لے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا)

وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسکو کھلایا پلایا ہے۔ یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔

۲۶۶ (۱) عَنْ الرَّبَابِ عَنْ عَمِّهَا سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَلانْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ، وَقَالَ : الصَّدَقَةُ عَلَى الْمُسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

(ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقة علی ذی القرابة )

حضرت رباب اپنے چچا حضرت سلمان بن عامرؓ سے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرائی ہے یہ صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

۲۶۶ (ب) عَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ ۱۱۱ بوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الإفطار

حضرت معاذ بن زہرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دُعا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔ یعنی اے اللہ! میں نے تیری رضا کی خاطر روزہ رکھا

ہے اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے میں روزہ کھول رہا ہوں۔  
 ۲۶۶ (ج) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔

(البوداؤد کتاب الصیام باب القول عند الافطار)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرنے کے بعد یہ فرماتے تھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ۔ پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہوا یعنی انشاء اللہ اس کا ثواب ضرور ملے گا۔

۲۶۷ — عَنْ مَالِكٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ مُسْلِمًا سَأَلَهَا وَهِيَ صَائِمَةٌ وَلَيْسَ فِي بَيْتِهَا إِلَّا رَغِيفٌ فَقَالَتْ لِمَوْلَاةٍ لَهَا: أَعْطِيهَا إِيَّاهُ . فَقَالَتْ: لَيْسَ لَكَ مَا تُفْطِرِينَ عَلَيْهِ . فَقَالَتْ: أَعْطِيهَا إِيَّاهُ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا أَمْسَيْنَا أَهْدَى لَهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَوْ إِنْسَانٌ مَا كَانَ يُهْدِي لَهَا شَاءً وَكَتَفَهَا فَدَعَتْهَا عَائِشَةُ فَقَالَتْ كُلِّي مِنْ هَذَا خَيْرٌ مِنْ قُرْصِكَ . ( مؤطا امام مالکؒ باب الترغيب في الصدقة )

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ سے ایک ایک غریب غورت نے سوال کیا۔ اس دن آپؐ روزہ سے تھیں اور گھر



میں سوائے ایک روٹی کے کچھ نہ تھا۔ آپؐ نے خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدے۔ خادمہ کہنے لگی کہ آپ کیلئے کوئی اور چیز تو موجود نہیں۔ آپ خود کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ حضرت عائشہؓ نے اس خادمہ سے کہا کہ تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدو۔ خادمہ کہتی ہے کہ میں نے وہ روٹی اس غریب عورت کو دیدی۔ جب شام ہوئی تو آپ کے پاس کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت اور اس کا بازو بطور تحفہ بھیج دیا۔ آپ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا لو کھاؤ یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

۲۷۸ — عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ.

(ترمذی کتاب الصوم باب فضل من فطر صائماً۔)

حضرت زید بن خالدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو روزہ افطار کرائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔ لیکن اس سے روزے دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی

۲۷۹ — عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

(مسلم کتاب الصیام باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں (کیونکہ ایک روزے کا دس گنا ثواب ملتا ہے۔ اس طرح چھتیس روزوں کا تین سو ساٹھ گنا ثواب ملے گا۔)

۲۸۰ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَانَ أَكْثَرُ الصَّحَابَةِ مُشَاةً وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِبًا فَمَرُّوا عَلَى نَهْرٍ فِي الطَّرِيقِ (الْمَاءُ الَّذِي بَيْنَ كَدِيدٍ وَعُسْفَانَ) فَعَطِشَ النَّاسُ - فَقِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَتَّى عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّمَا يَنْظُرُونَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِشْرَبُوا أَيُّهَا النَّاسُ! فَأَبَوْا فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ بِمِثْلِكُمْ، إِنِّي رَاكِبٌ فَأَبَوْا - فَثَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَهُ فَنَزَلَ وَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَشَرِبُوا وَمَا كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَشْرَبَ فَقِيلَ بَعْدَ ذَلِكَ إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ أُولَئِكَ الْعَصَاةُ - (مسلم کتاب الصوم باب حجاز الصوم والقطر في شهر رمضان للمسائر ، ترمذی)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کیلئے مدینہ سے چلے تو رمضان کا مہینہ تھا۔ آپ کے ساتھ سب لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ اکثر صحابہؓ پیدل تھے اور حضورؐ سوار تھے۔ راستے میں کدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمے کے پاس سے گزر ہوا۔ لوگوں کو بہت پیاس لگ رہی تھی۔ حضورؐ سے عرض کیا گیا کہ روزہ کی وجہ سے لوگوں کو بڑی تکلیف ہو رہی ہے اور وہ حضورؐ کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! پانی پی لو، میں تو سوار ہوں اور مجھے کوئی ایسی پیاس نہیں۔ لیکن لوگوں نے پانی نہ پیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترے اور یہ عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضورؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا اور (باوجود ضرورت نہ ہونے کے پانی) پی لیا۔ لوگوں نے بھی آپ کو دیکھ کر پانی پیا۔ اس کے بعد آپ کو اطلاع دی گئی کہ اب بھی بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور انہوں نے پانی نہیں پیا۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ لوگ نافرمان ہیں۔ یہ لوگ نافرمان ہیں۔

۲۸۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(بخاری کتاب الصوم۔ باب فضل من قَامَ رَمَضَانَ ۴۲، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اُٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

۲۸۲ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّاحِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَقَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ اغْتَكَفَ أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

(بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف فی العشر الاواخر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور آپؐ کا یہی معمول وفات تک رہا۔ اس کے بعد آپؐ کی ازواج مطہرات بھی ان دنوں میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

۲۸۳ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَّاحِرِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأْتُ فِي السَّبْعِ الْأَوَّاحِرِ ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّبَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَّاحِرِ۔

(بخاری کتاب الصوم باب التمسوا ليلة القدر فی السبع الاواخر)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ کو لیلۃ القدر خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں دکھائی گئی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں

کہ تمہارے خواب رمضان کے آخری ہفتہ پر متفق ہیں اس لیے جو شخص  
لیلۃ القدر کی تلاش کرنا چاہے وہ رمضان کے آخری ہفتہ میں کرے۔

۲۸۴ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا ؟  
قَالَ : قَوْلِي : اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي ۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول! اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر  
ہے تو اس میں میں کیا دعا مانگوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ تم یوں دعا  
کرنا: اے میرے خدا تو بخشنے والا ہے بخشش کو پسند کرتا ہے۔ مجھے بخش  
دے اور میرے گناہ معاف کر دے۔

۲۸۵ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ أَوْصَانِي  
حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَنْ أَدْعُمَنَّ مَا عِشْتُ  
بِصِيَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ. وَصَلَاةٍ الصُّحَى وَبِأَنْ  
لَا أَنَامَ حَتَّى أُذْتِرَ۔ (مسلم کتاب الصلوة باب استحباب صلوة الصبح)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے حبیب آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی تاکید فرمائی جن کو میں زندگی بھر نہیں  
نہیں چھوڑوں گا۔ ایک آپ نے یہ فرمایا کہ میں ہر مہینے میں تین روزے  
رکھوں، دوسرے چاشت کی نماز پڑھوں، تیسرے وتر پڑھے بغیر نہ سوؤں۔

۲۸۶ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثًا فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

(ترمذی کتاب الصوم باب صوم ثلثة من کل شهر)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ثواب کی خاطر ہر ماہ تین روزے رکھنا چاہو تو ہر مہینے کے ایام بیض یعنی چاند کی تیر ہویں، چود ہویں اور پندرہویں کو روزہ رکھو۔

## زکوٰۃ اور اسکی اہمیت

۲۸۷ — عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكَاةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ وَاسْتَقْبِلُوا أَمْوَاجَ الْبَلَاءِ بِالْإِعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ.

(مراسیل ابو داؤد باب فی الصائم یریب اہلہ)

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموال کو زکوٰۃ ادا کر کے محفوظ کر لو (کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنا باعث برکت ہے)، یا مال کو تجارت میں لگاؤ ورنہ اگر مال یونہی پڑا رہا تو اس میں سے زکوٰۃ نکلنے نکلنے سارا مال ختم ہو جائے گا اور اپنے بیماروں کا

علاج صدقات کے ذریعہ بھی کرو اور مختلف علاقوں پر موج در موج آنے والی آفات کا دفعیہ (علاوہ دوسری تدابیر کے) دعاؤں اور تضرعات کے ذریعہ بھی کرو۔

۲۸۸ — عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ۚ أَنَّ امْرَأَةً اَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا ابْنَتُهُ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسْكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: تُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ: أَيْسُرُكَ أَنْ يُسَوِّرَكَ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ، قَالَ: فَخَلَعْتُهُمَا فَالْقَنْتُهُمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ: هُمَا بِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ.

(البوداؤد کتاب الزکوۃ باب الکنز ما هو ذکوۃ الحلی)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی۔ اس کی بیٹی نے سونے کے بجاری کنگن پہنے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے اس عورت سے پوچھا کیا انکی زکوۃ بھی دیتی ہو۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں، یا حضرت! آپؐ نے فرمایا کیا تو پسند کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سن کر اس عورت نے اپنی بیٹی کے ہاتھ سے کنگن اتار لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کیلئے ہیں (جہاں پائیں آپؐ خرچ فرمائیں)۔

٢٨٩ — عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَبَاءُ ثَعْلَبَةَ بْنِ حَاطِبٍ الْأَنْصَارِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَزِدَّ قَتْنِي مَالًا، فَقَالَ: وَيَحْكُ يَا ثَعْلَبَةَ! قَلِيلٌ تَوَدِدُنِي شُكْرَهُ خَيْرٌ مِنْ كَثِيرٍ لَا تُطِيقُهُ، ثُمَّ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَزِدَّ قَتْنِي مَالًا قَالَ: أَمَّا لَكَ فِي أُسْوَةٍ حَسَنَةٍ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ تَسِيرَ الْجِبَالُ مَعِيَ ذَهَبًا وَفِضَّةً لَسَارَتْ، ثُمَّ أَتَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَزِدَّ قَتْنِي مَالًا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَنْ يَزِدَّ قَتْنِي اللَّهُ مَالًا لَا أُعْطِينَ كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَةَ مَالًا، اللَّهُمَّ ارْزُقْ ثَعْلَبَةَ مَالًا، قَالَ: فَاتَّخَذَ غَنَمًا فَنَمَتَ كَمَا يَنْمَى الدَّوْدُ فَكَانَ يُصَلِّيُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَيُصَلِّيُ فِي غَنَمِهِ سَائِرَ الصَّلَوَاتِ ثُمَّ كَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ أَيْضًا حَتَّى صَارَ لَا يَشْهَدُ إِلَّا الْجُمُعَةَ ثُمَّ كَثُرَتْ وَنَمَتْ فَتَقَاعَدَ أَيْضًا حَتَّى كَانَ لَا يَشْهَدُ جُمُعَةً وَلَا جَمَاعَةً وَكَانَ إِذَا كَانَ يَوْمُ جُمُعَةٍ خَرَجَ يَتَلَقَّى النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنِ الْأَخْبَارِ فَذَكَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ يَوْمٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ ثَعْلَبَةُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اتَّخَذَ ثَعْلَبَةُ غَنَمًا لَا يَسْعَاهَا وَإِذْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ! يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ! يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةَ!



وَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةً الصَّدَقَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ وَرَجُلًا مِنْ بَنِي جُهَيْنَةَ وَكَتَبَ لَهُمَا اسْمَانِ الصَّدَقَةَ كَيْفَ يَأْخُذَانِ وَقَالَ لَهُمَا مُرَا يَتَعَلَّبَةُ بْنُ خَاطِبٍ وَبِرَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَخَذَا صَدَقَاتِهِمَا فَخَرَجَا حَتَّى أَتَيَا ثَعْلَبَةَ فَمَسَا لَهُ الصَّدَقَةَ وَأَقْرَأَهُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذِهِ إِلَّا جَزِيَّةٌ مَا هَذِهِ إِلَّا جَزِيَّةٌ أَنْصَرَفَ حَتَّى تَفْرُغَا ثُمَّ عَوَدَا إِلَى فَا تَطْلُقَا وَسَمِعَ بِهِمَا السُّلَمِيُّ فَخَفَّ إِلَى خِيَارِ اسْمَانِ إِلَيْهِ فَعَزَّلَهُمَا لِلصَّدَقَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَهُمَا بِهَا فَلَمَّا رَأَى هَاهُنَا قَالَا مَا هَذَا عَلَيْكَ قَالَ خُذَاهُ فَإِنَّ نَفْسِي بِذَلِكَ طَيِّبَةٌ ثُمَّ رَأَى النَّاسَ وَأَخَذَ الصَّدَقَةَ ثُمَّ رَجَعَا إِلَى ثَعْلَبَةَ فَقَالَ أُرْوُونِي كِتَابَكُمْ فَقَرَأُوا فَقَالَ مَا هَذِهِ إِلَّا جَزِيَّةٌ مَا هَذِهِ إِلَّا أُحْتُ الْجَزِيَّةُ إِذْ هَبَا حَتَّى أَرَى رَأَيْي فَأَقْبَلَا فَلَمَّا رَأَاهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَلَ أَنْ يُكَلِّمَاهُ قَالَ يَا وَيْحَ ثَعْلَبَةُ ثُمَّ دَعَانَا لِلسَّلَامِ بِخَيْرٍ وَأَخْبَرَاهُ بِالَّذِي صَنَعَ ثَعْلَبَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ وَمِنْهُمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهُ لَنْ أَتَنَا مِنْ فَضْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ وَبِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ أَقَابِ ثَعْلَبَةَ سَمِعَ ذَلِكَ فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى ثَعْلَبَةَ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا ثَعْلَبَةُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلَّ فِيكَ كَذَا وَكَذَا فَخَرَجَ ثَعْلَبَةُ حَتَّى أَتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ صَدَقَتَهُ فَقَالَ:  
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنَعَنِي أَنْ أَقْبَلَ مِنْكَ صَدَقَتِكَ فَجَعَلَ  
 يُحِثُّنِي الشُّرَابَ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ: هَذَا عَمَلُكَ قَدْ أَمَرْتُكَ فَلَمْ تُطِيعْنِي، فَلَمَّا أَجَى رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْبِضَ صَدَقَتَهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ  
 وَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْبِضْ مِنْهُ  
 شَيْئًا، ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حِينَ اسْتَخْلَفَ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ مَنْزِلَتِي  
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوْضِعِي مِنَ الْأَنْصَارِ  
 فَأَقْبَلَ صَدَقَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَقْبَلُهَا، فَقَبِضَ أَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَقْبَلْهَا، فَلَمَّا  
 وَلى عُمَرُ، أَتَاهُ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنْ قَبِلَ صَدَقَتِي، فَقَالَ:  
 لَمْ يَقْبَلْهَا مِنْكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ  
 أَنَا أَقْبَلُهَا، فَقَبِضَ وَلَمْ يَقْبَلْهَا، ثُمَّ وَلى عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَسَأَلَهُ  
 أَنْ يَقْبَلَ صَدَقَتَهُ فَقَالَ: لَمْ يَقْبَلْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ أَنَا أَقْبَلُهَا، فَلَمْ يَقْبَلْهَا وَهَلَكَ  
 ثَلَاثَةٌ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

(تفسير المدثر المنشور سورة التوبة ۳۶ - اسد الغابة ۳۴)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور!

میرے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے مال و دولت سے نوازے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ثعلبہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ تو یہ چاہتا ہے۔ تھوڑے مال پر شکر ادا کرنا زیادہ مال پر شکر ادا کرتے سے آسان ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد ثعلبہ دوبارہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مال و دولت کے لیے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا تجھے میرا اُسود پتہ نہیں؟ خدا کی قسم! اگر میں پہاڑ کو کہوں کہ وہ میرے لیے سونے چاندی کا بن جائے تو ایسا ہی ہو (تم اس قسم کی دعا کی درخواست نہ کیا کرو اور جس طرح میں قناعت اور کفایت شعاری کی زندگی بسر کرتا ہوں تم بھی بسر کرو) اس کے کچھ عرصہ بعد ثعلبہ پھر حاضر ہوا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے مالدار کر دے اور کہا خدا کی قسم میں نے آپ کو حق و صداقت کے ساتھ بھیجا ہے اگر میں مالدار ہو گیا تو ہر حقدار کا حق ادا کروں گا۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ بار بار آکر دعا کی درخواست کرتا ہے تو آپ نے اس کے لیے دعا کی کہ اے اللہ ثعلبہ کو مالدار کر دے۔ اے اللہ ثعلبہ کو دولت مند بنا دے۔

حضور علیہ السلام کی دعا کے بعد ثعلبہ نے کچھ بکریاں خریدیں اور ان بکریوں نے اس قدر بچے دیئے اور وہ اس تیزی سے بڑھے جیسے برسات کے کیڑے، مکوڑے بڑھتے ہیں۔ شروع شروع میں ثعلبہ ظہر کی نمازیں حضورؐ کے ساتھ ادا کرتا اور بقیہ نمازیں وہ اپنے ریلوے میں پڑھنے لگا۔ اس کے بعد جب اس کے بہت سے ریلوے ہو گئے تو صرف نماز جمعہ کے لئے وہ آنے لگا لیکن جب اس کے ریلوے اور زیادہ ہو گئے تو نماز جمعہ کیلئے بھی آناترک

کر دیا۔ حضور علیہ السلام بالعموم جمعہ کے دن لوگوں سے ان کے حال و احوال دریافت کرنے کیلئے گھر سے نکلتے تھے۔ آپ نے ایک جمعہ کے دن ثعلبہ کے بارہ میں لوگوں سے دریافت فرمایا کہ اس کا کیا حال ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضور ثعلبہ نے بکریاں لے لی ہیں اور اب اسکا ریوڑ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ وادی میں بھی نہیں سماتا۔ حضور نے یہ سنکر ثعلبہ کے متعلق تین بار اظہارِ افسوس کیا۔

جب اللہ تعالیٰ نے آیات صدقات نازل فرمائی تو حضور علیہ السلام نے دو شخصوں کو بطور محفل مقرر فرمایا اور انہیں صدقات میں لئے جانوالے جانوروں کی غموں وغیرہ کے بارہ میں احکام لکھ کر دیئے کہ اس حساب سے زکوٰۃ وصول کرنا۔ روایت ہے کہ دو دنوں کو نصاب پر ہدایت فرمائی کہ ثعلبہ بن حاطب اور ایک اور شخص جو جو سیم سے متعلق تھا ان کے پاس جانا اور اُن سے بھی صدقہ وصول کرنا۔ دو دنوں میں ثعلبہ کے پاس آئے اور زکوٰۃ کا مطالبہ کیا۔ صدقات کی تفصیل پڑھ کر ثعلبہ کہنے لگا یہ تو جزیہ ہے اور اگر یہ جزیہ نہیں تو اس سے ملتا جلتا ٹیکس ہے۔ اچھا جاؤ فارغ ہو کر واپسی پر یہاں سے ہوتے جانا۔ وہ دونوں محفل یہ سن کر چلے گئے اور دوسرے شخص سلمیٰ کی طرف گئے جب سلمیٰ کو ان محصلوں کے آنے کا علم ہوا تو اس نے اپنے اونٹوں میں سے اعلیٰ اونٹ پر جن کو صدقات کیلئے نکالے اور انہیں محصلین کے پاس لایا۔ جب محصلوں نے ان جانوروں کو دیکھا تو کہا کہ اس طرح کے قیمتی اور عمدہ جانور لینے کا میں حکم تو نہیں۔ یہ سن کر سلمیٰ کہنے لگا میں یہ اپنی خوشی سے

دے رہا ہوں۔ وہ دونوں محصل اور لوگوں سے صدقات وصول کرنے کے بعد ثعلبہ کے پاس دوبارہ آئے تو ثعلبہ نے پہلے جیسا طرزِ عمل اختیار کیا اور کہا تم دونوں جاؤ میں سوچ کر فیصلہ کروں گا کہ کتنی زکوٰۃ ادا کرتی ہے۔ وہ دونوں محصل حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سلمیٰ اور ثعلبہ دونوں کے بارہ میں سارے حالات عرض کیے حضورؐ نے سلمیٰ کے حق میں دعا کی اور ثعلبہ کے متعلق افسوس کا اظہار فرمایا۔ اسی تسلسل میں یہ آیات نازل ہوئیں۔ وَ مِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ فَلَمَّا اٰتٰهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَ تَوَلَّوْا وَ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ (توبہ: ۷۵، ۷۶) کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ انہیں مال دیگا تو وہ تمام حقوق ادا کریں گے۔ لیکن بعد میں جب انہیں اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو انہوں نے بخل سے کام لیا اور وہ اپنے وعدہ سے پھر گئے۔

حضورؐ کی مجلس میں ثعلبہ کا ایک عزیز بھی بیٹھا ہوا تھا جو تمام باتیں سُن رہا تھا اس نے جاکر ثعلبہ کو ساری صورتِ حال بتائی اور بڑے افسوس کا اظہار کیا اور کہا تمہارا بُرا ہو تمہارے بارہ میں تو قرآن کریم نازل ہوا ہے یہ سُن کر ثعلبہ بہت پچھتایا اور صدقات لے کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صدقات قبول کرنے کی درخواست کی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارا صدقہ لینے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمادیا ہے اس لیے میں نہیں لے سکتا۔ یہ سن کر ثعلبہ نے سر پیٹ لیا گریہ و زاری کی اور اپنی بد بختی پر اظہارِ افسوس

کیا لیکن حضورؐ نے فرمایا یہ سب تمہارا اپنا کیا دھرا ہے میں نے تو تمہیں سمجھایا تھا کہ دولت مند بننے کی دعا نہ کرواؤ لیکن تم پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا جب ثعلبہ نے دیکھا کہ حضورؐ صدقہ قبول نہیں کرتے تو روتا دھوتا واپس اپنے ڈیرے پر آگیا۔ حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ حضرت ابو بکرؓ کے پاس صدقات لیکر حاضر ہوا۔ لیکن انہوں نے بھی یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ جب حضورؐ نے تمہارا صدقہ قبول نہیں کیا تو میں کس طرح قبول کر سکتا ہوں۔ پھر یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں بھی اپنے صدقات لے کر حاضر ہوتا رہا لیکن ان دونوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ثعلبہ ناکام و نامراد ہو کر فوت ہو گیا۔

۲۹۰ — عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَاتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ! مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ! وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ!

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اذا تصدق علی ابنہ وهو لا یشعر)

حضرت معن بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد یزیدؓ نے کچھ دینار صدقہ کی غرض سے نکالے اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھے کہ کسی مستحق کو دے دیتا۔ میں گیا اور وہ دینار اس شخص سے لے لئے اور گھڑ آ گیا۔ جب میرے والد کو اس کا علم ہوا تو وہ مجھ سے بحث کرنے لگے کہ میں

نے تمہیں دینے کیلئے یہ صدقہ کی رقم نہیں رکھی تھی۔ آخر یہ معاملہ تصفیہ کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے میرے والد سے فرمایا۔ اے زید! تمہیں تمہاری نیت کے مطابق ثواب مل گیا اور مجھے فرمایا اے معن! جس غرض سے تم نے رقم لی ہے اس میں خرچ کر سکتے ہو۔

۲۹۱ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللَّتَيْتَةِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هَذَا لَكُمْ وَهَذَا لِي، أَهْدِي إِلَيَّ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمَلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَا فِي اللَّهِ فَيَأْتِي فَيَقُولُ : هَذَا لَكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أَهْدَيْتُ إِلَيَّ، أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ أُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا عَرِفَتَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خَوَارٌ أَوْ شَاةٌ تَبْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَوَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ فَقَالَ : اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ.

(مسلم کتاب الامارۃ باب تحریم ہدایا العمال)

حضرت عبدالرحمن بن سعد بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے اُزد قبیلہ کے ایک آدمی کو جس کا نام ابن لنبیہ تھا، محصل صدقات مقرر کیا۔ جب وہ صدقات وصول کر کے واپس آیا تو اس نے کہا کہ یہ آپ کا ہے اور یہ تحفہ کے طور پر مجھے ملا ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی۔ پھر فرمایا۔ دیکھو، میں تم میں سے ایک آدمی کو کوئی ایسا کام سپرد کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے میری نگرانی میں دیا ہے۔ پھر جب وہ کام کر کے واپس آتا ہے، تو کہتا ہے یہ تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے۔ اگر وہ سچا ہے تو کیوں نہ اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا اور تحفے اور ہدیے اس کے پاس آتے رہے۔ خدای قسم! جو شخص بھی تم میں سے کچھ بغیر حق کے لے گا وہ قیامت کے دن اُسے اٹھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گا۔ پس تم میں سے کسی کو میں وہاں نہ دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور وہ حاضر ہو اور اونٹ اٹھائے ہو جو کہ بلبلارہا ہو۔ وہ گائے اٹھائے ہو جو ہنکار رہی ہو۔ وہ بکری اٹھائے ہو اور وہ میا رہی ہو۔ پھر آپ نے اتنے اونچے ہاتھ اٹھائے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی اور فرمایا۔ اے اللہ! میں نے تیرا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔



## حج اور اس کی اہمیت

۲۹۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ : أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلِمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ : ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأَتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ .

(مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرتہ فی العمر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک خطاب میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے اس لیے تم حج کیا کرو۔ اس پر ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ضروری ہے؟ آپ خاموش رہے۔ اس نے تین بار یہ سوال دہرایا تو آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر ایک پر ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا جب تک میں تم کو چھوڑے رکھوں تم بھی مجھے چھوڑے رکھو بلا ضرورت باتیں پوچھنے

کی حرص نہ کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سے سوال کیا کرتے تھے اور پھر جو باتیں وہ بتاتے انکی خلاف ورزی کر کے ہلاکت کے گڑھے میں جا گرتے جب میں خود تم کو کوئی حکم دوں تو طاقت کے مطابق اسے بجا لاؤ اور اگر کسی چیز سے منع کروں تو اس کو چھوڑ دو۔

۲۹۳ — عَنْ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ : رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْبِلُ الْحَجَرَ ، يَعْنِي الْأَسْوَدَ ، وَيَقُولُ ، أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْبِلُكَ مَا قَبِلْتُكَ . (بخاری کتاب الحج باب ما ذکر فی الحجر الاسود)

حضرت عباس بن ربیعہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجرِ اسود کو چوم رہے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو فائدہ دے سکتا ہے نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

۲۹۴ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! اتَّيَ هَذَا؟ قَالُوا هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ - قَالَ اتَّيَ بَلَدٌ هَذَا؟ قَالُوا بَلَدٌ حَرَامٌ - قَالَ فَاتَّيَ شَهْرٌ هَذَا؟ قَالُوا شَهْرٌ حَرَامٌ - قَالَ : إِنْ أَمْوَالُكُمْ وَدِمَائُكُمْ وَأَعْرَاضُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ثُمَّ أَعَادَهَا مِرَارًا

ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَغْتُ مِرَارًا قَالَ:  
يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ  
قَالَ: اَلَا فُلَيْبِلِغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ  
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - (مسند احمد منہ ۲۳ جلد اول)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا -

اے لوگو! یہ کون سا دن ہے لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا  
قابلِ احترام دن ہے - پھر آپ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے  
عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابلِ احترام شہر ہے - پھر آپ نے فرمایا - یہ کون سا  
مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا - یہ ذی الحجہ کا قابلِ احترام مہینہ ہے  
اس سوال و جواب کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سنو! تمہارے  
اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابلِ احترام اور  
مستحقِ حفاظت ہیں اور انکی ہتک تمہارے لیے حرام ہے - جس طرح یہ دن  
یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لیے قابلِ احترام اور لائقِ ادب ہے اور جسکی  
ہتک تم پر حرام ہے - حضور نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپ نے  
پنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا  
پیغام پہنچا دیا - حضور نے ہل بَلَّغْتُ کے الفاظ بھی کئی بار دوہرائے پھر  
آپ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا - دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ  
یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں - آپ نے

یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو کہ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خونریزی کا ارتکاب کرتے لگو۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے حضور اس بات کا بزرگ حقیقت واقعہ کھلا اظہار تھا کہ آپؐ نے قریشیہ تبلیغ بڑے عمدہ رنگ میں ادا کر دیا ہے اور لوگوں کو ان کا اصل فرض اچھی طرح سمجھا دیا ہے کہ انسان کے بنیادی حقوق کا ہمیشہ خیال رکھنا اُن کے اموال ان کی جانوں اور انکی آبروؤں کے لیے کبھی خطرہ نہ بننا۔

۲۹۵ — عَنْ مُخَنَفِ بْنِ سَلِيمٍ ۖ قَالَ نَحْنُ وَقُوفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَافَاتٍ، قَالَ: قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ عَلَى أَهْلِ كُلِّ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ إِضْحِيَّةً۔ (ابوداؤد کتاب الضحایا)

حضرت مخنف بن سلیمؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ (وہاں حضورؐ نے فرمایا ہر صاحب استطاعت گھر پر ہر سال قربانی ہے۔

۲۹۶ — عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ ذَبْحٌ يَذْبَحُهُ فَإِذَا أَهْلًا هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يُضَحِّيَ۔ (مسلم کتاب الاضاحی باب نہی من دخل علیہ عشر ذی الحجة)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے جب ذوالحجہ کا چاند نکلے تو وہ

قربانی کا جانور ذبح کرنے تک نہ اپنے بال کٹوائے اور نہ ناخن۔

۲۹۷ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَ الْأَضْحَى فَلَمَّا

انْصَرَفَ أَتَانِي بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ فَقَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

اللَّهُمَّ هَذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي - (تعمد کتاب الاضحیٰ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

میں نے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد حضورؐ کے پاس ایک مینڈھا

لایا گیا جسے آپؐ نے ذبح کیا۔ ذبح کرتے وقت آپؐ نے یہ الفاظ کہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ اے میرے خدا!

یہ قربانی میری طرف سے اور میری امت کے ان لوگوں کی طرف سے، جو

قربانی نہیں کر سکتے، قبول فرما۔

۲۹۸ — عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ

أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ

بِاسْمِ اللَّهِ - (بخاری کتاب التوحید - باب السؤال باسماء الله تعالى والاستعاذة بها)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کو عید الاضحیٰ کے دن دیکھا کہ پہلے آپؐ نے نماز پڑھائی پھر آپؐ نے خطبہ دیا

اور فرمایا کہ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے قربانی کا جانور ذبح کر لیا

وہ اس کی جگہ دوبارہ جانور ذبح کرے اور جس نے ابھی تک ذبح نہیں کیا

وہ اب بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

# جہاد

اور

خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب برداشت کرنا

۲۹۹۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَالسِّنْيَتِكُمْ - ( البوداؤد كتاب الجهاد باب كراهية ترك الغزو ص ۳۹ )  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکوں سے اپنے اموال اپنی جانوں اور اپنی زبانوں کے ذریعہ جہاد کرو۔

۳۰۰۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَآوَاهُمْ حَتَّى يُقَاتِلَ أَخِيَهُمُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ - ( البوداؤد كتاب الجهاد في دوائر الجهاد )

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق کیلئے اپنے

مذہبی دشمنوں سے لڑتا رہے گا یہاں تک کہ آخری گروہ مسیح و جال سے لڑے گا۔

۳۰۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْجَبَادُ ، أَجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرٍّ أَوْ فَاجٍ ، وَالصَّلَاةُ ، أَجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ ، وَإِنْ عَمِلَ الْكِبَائِرَ .

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الغزو مع نعمة الجور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر امیر کے ساتھ جہاد واجب ہے خواہ وہ تمہاری نظر میں نیک ہو یا بد۔ اسی طرح نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنی واجب ہے، تمہاری نظر میں وہ نیک ہو یا فاجر یا بڑے گناہوں میں ملوث ہو۔

۳۰۲ — عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ : أَمَّا نَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ تَتَصَدَّقَ وَ وَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَا لَا قُلْتُ الْيَوْمَ أَسْبَقُ أَبَا بَكْرٍ أَنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا . قَالَ : فَجِئْتُ بِنُصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ ؟ قُلْتُ : مِثْلَهُ . وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ ؟ فَقَالَ : أَبْقَيْتُ لَكُمْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ . قُلْتُ : وَاللَّهِ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا . (ترمذی یوب المناقب فی مناقب ابی بکر و عمار)

حضرت زید اپنے والدِ اسلمؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطابؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لیے خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ ان دنوں میرے پاس کافی مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا اگر میں ابو بکرؓ سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقع ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ عمر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کیلئے چھوڑ آئے ہو، میں نے عرض کیا حضور! آدھا مال لایا ہوں اور آدھا چھوڑ آیا ہوں۔ اور ابو بکر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آگئے۔ حضور علیہ السلام نے ابو بکر سے دریافت فرمایا۔ ابو بکر! کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لیے چھوڑ آئے ہو؟ ابو بکر نے عرض کیا۔ حضور! جو کچھ میرے پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لیے اللہ اور اس کا رسول چھوڑ آیا ہوں یعنی خدا تعالیٰ پر توکل ہے۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا کہ میں ابو بکرؓ سے کبھی بھی نہیں بڑھ سکتا۔

۳۰۲ — عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ يَدْخُلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ : صَاحِبَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ ، وَالْأَمَى بِهِ ، وَنُصْلَهُ . وَارْمُوا وَارْكَبُوا ، وَ أَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا . وَمَنْ تَرَكَ النَّفْسَ فِي بَعْدِ



مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَاَتَمَّهَا نِعْمَةً تَرَكَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَهَا۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الرمی )

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کے بدلے میں تین آدمیوں کو جنت میں لے جائے گا۔ ایک وہ جو بھلائی بہتری اور ثواب کی نیت سے تیر بنانا ہے دوسرے وہ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جنگ میں تیر اندازی کرتا ہے اور تیسرے وہ جو تیر انداز کو تیر پکڑا تا ہے۔ تیر اندازی اور سواری سیکھو۔ تیر اندازی میں مہارت حاصل کرنا گھوڑ سواری میں ماہر ہونے سے مجھے زیادہ پسند ہے۔ اگر کوئی شخص تیر اندازی سیکھ کر اسے بے رغبتی کی وجہ سے بھلا بیٹھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت سے محروم ہو گیا۔ نعمت کو چھوڑ دیا۔ اور اس کی ناشکری کی۔

۳۴۲ — عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَنَّا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَنَّا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب فضل من جہز غازیاً )

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کر نیوالے کو سامان دیتا ہے اور تیاری میں اس کی مدد کرتا ہے تو اس کا ثواب ایسا ہے جیسے وہ خود جہاد کے لیے گیا۔ جو شخص مجاہد فی سبیل اللہ کی عدم موجودگی

میں اسکے اہل و عیال کا خیال رکھتا ہے اور خیر خواہی کا سلوک کرتا ہے تو وہ بھی جہاد میں شامل ہے۔

۳۰۵ — عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْغَزْوُ غَزَاوَانِ فَأَمَّا مَنْ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَاطَّاعَ الْإِمَامَ وَانْفَقَ الْكِرِيمَةَ وَيَسَّرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ نَفْسَادَ فَإِنَّ ثَوَمَهُ وَنَبْعَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا فَخَرًّا وَرِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَافْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَرْجَعْ بِالنَّكَافِ. (موطا امام مالک کتاب الجہاد . الترغیب فی الجہاد ص ۱۰۱)  
ابوداؤد کتاب الجہاد باب فیمن یغزو ویلتزم الدنیا )

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غزوہ اور جہاد میں دو طرح کے انسان شامل ہوتے ہیں۔ ایک وہ شخص جو خدا کی رضا کیلئے جہاد کرتا ہے امام کی اطاعت کرتا ہے اپنا عمدہ مال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اپنے ساتھی کے ساتھ نرم سلوک کرتا ہے اور فتنہ و فساد سے بچا رہتا ہے ایسے شخص کو سونے اور جاگنے سب حالات میں ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص ہے جو فخر اور نام و منور کیلئے جہاد میں شامل ہوتا ہے۔ امام کی نافرمانی کرتا اور زمین میں فتنہ و فساد پھیلاتا ہے۔ ایسا شخص بے نصیب اور نامراد ہے کچھ بھی حاصل نہ کر پائے گا۔

۳۰۶ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ اتَّخَذَ لِقَىٰ نَيْفًا أَعْدَةً يَنْتَظِرُ حَتَّىٰ إِذَا

مَا لَبِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَعَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَأَسْأَلُوا  
اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ  
تَحْتَ ظِلَالِ الشُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَ مُجْرِيَ السَّحَابِ، وَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ،  
إِهْزِمْنَاهُمْ وَ انْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

(مسلم کتاب الجہاد والسير باب کراہتہ تمنی لقاء العدو والامر بالصبر)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ان دنوں میں جبکہ آپ کو ایک دشمن سے تنگ لڑنا تھی۔ سورج  
ڈھلنے کا انتظار کیا اور پھر آپ کھڑے ہوئے اور بطور نصیحت فرمایا۔ اے  
لوگو! دشمن سے مٹھ بھیڑ کی آرزو نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے خیر و عافیت کی دُعا  
مانگو۔ لیکن جب تم کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہی پڑے تو صبر کا مظاہرہ کرو اور سمجھ  
لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے دُعا مانگی۔ اے اللہ! تو کتاب نازل کر نیوالا ہے، بادلوں کو چلانے والا ہے،  
دشمن کی جمیعتوں کو شکست دینے والا ہے سو تو اس دشمن کو شکست دے  
اور ان کے مقابلہ میں ہماری مدد فرما۔

۳۰۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: اللَّهُمَّ  
إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُجُورِهِمْ؛ نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِمْ۔

(البوداد کتاب الصلوۃ باب ما یقول اذا خاف قوماً)

حضرت ابو موسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی دشمن کے حملے کا ڈر ہوتا تو آپ یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ ہم تجھے ان کے سینوں میں کرتے ہیں۔ یعنی تیرا رعب ان کے سینوں میں بھر جائے اور ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

۳۰۸ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُودِعَ الْجَيْشَ يَقُولُ: اسْتَودِعُ اللَّهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الدعاء عند الوداع)

حضرت عبداللہ بن یزیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ کرتے تو فرماتے: میں اللہ تعالیٰ کے پاس تمہارے دین، تمہاری امانتداری اور تمہارے اچھے اعمال کو بطور امانت رکھتا ہوں یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری ان خوبیوں کی ہمیشہ حفاظت کرے۔

۳۰۹ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ عَصْدِي وَتَصِيرِي بِكَ أَحْوَلُ، وَبِكَ أَصْنُولُ، وَبِكَ أَقَاتِلُ۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یدعی عند اللقاء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کیلئے نکلتے تو یہ دعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، تجھ پر ہی میرا اعتماد ہے، تیری مدد سے ہی میں حملہ آور

ہوتا ہوں اور تیری ہی توفیق سے جنگ لڑتا ہوں۔

۳۱۰ — عَنْ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَشَدُّكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ شِئْتَ لَمْ تَعْبُدْ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَاَخَذَ الْبُؤْكِرُ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَدْ اَلْحَحْتَ عَلَيَّ رَبِّكَ، وَهُوَ فِي الدَّرْعِ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: سَيُصْرَمُ الْجَمْعُ وَيُوتُونَ الدُّبُرَ بِلِ السَّاعَةِ مُوعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَذْهَى وَامَرُّ.

(بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبی، کتاب المغازی کتاب التفسیر)

۳۱۰ (ب)۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ، اَللّٰهُمَّ اِنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اَتِنِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَعْبُدُ فِي الْاَرْضِ -

(ترمذی کتاب التفسیر - تفسیر سورۃ الانفال)

حضرت ابن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں قیام پذیر تھے اور بار بار یہ دعا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! میں تجھے تیرے عہد کا واسطہ دیتا ہوں تجھے تیرا وعدہ یاد دلاتا ہوں۔ میرے اللہ! اگر تو چاہتا ہے کہ آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے تو بے شک ہماری مدد نہ کر۔ یعنی اگر مسلمانوں کی یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو پھر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ حضور اننی عاجزی اور

زارعی کے ساتھ بار بار دعا کر رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ سے رہا نہ گیا اور گھبرا کر آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا اے اللہ کے رسول! کافی ہے اتنی آہ وزاری کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کی دعا ضرور قبول کریگا۔ حضور اسوقت ذرع پہنے ہوئے تھے چنانچہ حضور اس حالت میں خیمہ سے باہر آئے اور مسلمانوں کو خوش خبری دی کہ دشمن کی یہ جمیعت شکست کھا جائے گی۔ انکے منہ موڑ دیئے جائیں گے بلکہ یہ گھڑی ان کیلئے بڑی دہشتناک، ہلاکت خیز اور تلخ ہوگی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس وقت حضور تے یہ دعا بھی مانگی اے میرے اللہ! جو وعدہ تو نے مجھ سے کیا اس کو پورا کر اور مجھے اپنے وعدہ کے مطابق عطا کر۔ اے میرے اللہ! اگر یہ مسلمانوں کی جماعت ہلاک کر دی گئی تو پھر زمین میں تیری سچی عبادت کرنے والا کوئی نہیں رہے گا۔

۳۱۱ — عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بِحُضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ: أَأَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَرَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ: أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَّرَجَفْنَ سَيْفِهِ فَضْرَبَ بِهِ حَتَّى قُتِلَ - اندمذی ابواب فضائل الجہاد ما ذکرنا ابواب الجنة تحت ظلال السيف

ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے ایک جنگ کے موقع پر سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ تلے ہیں۔ ایک شخص نے جو دیکھنے میں پراگندہ حال تھا، ابو موسیٰ سے پوچھا کہ کیا تم نے حضور کو یہ خود فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اس پر ابو موسیٰ نے کہا ہاں۔ یہ سن کر وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور انہیں سلام کہہ کر اپنی تلوار کے میان کو توڑ دیا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

۳۱۲ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَابَ عَمِّيَ النَّسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ قِتَالِ بَذْرِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ غِيبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلْتَ الْمُشْرِكِينَ لَيْلِ اللَّهِ أَشْهَدُ فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَيَّرَيْنَ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اعْتَذِرْ إِلَيَّ مِمَّا صَنَعْتُ هُوَ لَاءٌ يَعْنِي أَصْحَابَهُ وَأَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعْتُ هُوَ لَاءٌ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ - ثُمَّ تَقَدَّمَ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ! الْجَنَّةُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ - قَالَ سَعْدٌ - فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا صَنَعَ قَالَ أَنَسٌ: فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمَحٍ أَوْ رُمِيَّةً بِسَهْمٍ وَوَجَدْنَاهُ قَدْ قُتِلَ وَمِثْلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ فَمَا عَرَفْنَاهُ أَحَدٌ إِلَّا اخْتَنَاهُ بَيْنَانِهِ - قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نَرَى أَوْ نُنْقِطُ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ: مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا

اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَىٰ أَحْزَمِهَا - (بخاری کتاب الجہاد باب قول اللہ عزوجل من المؤمنین رجال صدقوا)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضرؓ جنگ بدر میں شامل نہیں ہو سکے تھے اور اسکا انکو بڑا افسوس ہوا تھا۔ آپ نے ایک دفعہ کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! پہلی جنگ جو آپؐ نے مشرکین سے لڑی اس میں میں شامل نہیں ہو سکا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے آئندہ کبھی مجھے مشرکین سے جنگ کرنے کا موقعہ دیا تو میں اللہ تعالیٰ کو دکھاؤں گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ لوگ اس کی اس بات سے تعجب کرتے۔ پھر جب احد کی لڑائی ہوئی تو ایک ایسا موقعہ آیا کہ مسلمان بکھر گئے اور انکی صفیں قائم نہ رہ سکیں۔ اس پر انسؓ نے کہا۔ اے میرے اللہ! میں تیرے حضور ان لوگوں (یعنی صحابہ) کے کبٹے کی معذرت چاہتا ہوں اور دشمنوں یعنی مشرکین کے ظالمانہ سلوک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں (مطلب یہ تھا کہ صحابہؓ سے جو غلطی ہوئی انکو معاف کر دے) پھر وہ آگے بڑھے تو ان کو سعد بن معاذؓ ملے۔ انس بن نضرؓ نے ان سے کہا اے سعد! دیکھو جنت قریب ہے۔ رب کعبہ کی قسم! مجھے اُحد کے اُدھر سے اُسکی خوشبو آ رہی ہے۔ سعدؓ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہوئے کہا جو انسؓ نے کہا اور کر دکھایا میں ایسا نہ کر سکا۔ حضرت انسؓ جو اس واقعہ کے راوی ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اپنے چچا (انسؓ) کو ایسی حالت میں شہید پایا کہ انشی سے کچھ اوپر تلوار، نیزہ یا تیر کے ان کو زخم آئے تھے۔ مشرکین نے ان کی شکل بگاڑ دی ہوئی تھی۔ سوائے انکی بہن کے کوئی ان کی نعش کو نہ پہچان سکا جس نے انگلیوں کے نشان سے ان کو پہچانا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ آیت اسی قسم کے



لوگوں کے حق (اور شان) میں نازل ہوئی کہ مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے جو عہد کیا اس کو پورا کر دکھایا اور وہ اپنے اس عہد میں سچے نکلے۔

۳۱۳ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَلَبَّغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ : إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكُمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَنْتَقِلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ ؟ فَقَالُوا : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَدْ أَرَدْنَا ذَلِكَ فَقَالَ : يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ ، دِيَارُكُمْ تُكْتَبُ أَثَارُكُمْ ۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب فضل کثرة الخطا الی المسجد)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہ نے طے کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قرب وجوار میں رہائش اختیار کریں گے۔ جب یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپؐ نے انکو فرمایا مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میری مسجد کے قرب میں آکر بسنا چاہتے ہو۔ انہوں نے عرض کی۔ ہاں یا رسول اللہ! ہم ایسا ارادہ کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اے بنو سلمہ! تم اپنے انہی گھروں میں رہو نہیں ان قدموں کا بھی ثواب ملے گا جو مسجد کی طرف آتے ہوئے تمہارے اٹھتے ہیں۔

نوٹ : بنو سلمہ بڑا بہادر قبیلہ تھا اور مدینہ کے مضافات میں رہتا تھا۔ اور ایک طرح سے اس طرف سے مدینہ کی حفاظت کی ذمہ داری اسی قبیلہ پر تھی۔ ان کے وہاں سے چلے آنے

سے مدینہ کی اس طرف کی حفاظت خطرہ میں پڑ سکتی تھی۔  
اس لیے آپؐ نے انہیں وہیں رہنے کا ارشاد فرمایا۔

۳۱۴ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَرَادَ بَنُو سَلَمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْرِى الْمَدِينَةُ وَقَالَ يَا بَنِي سَلَمَةَ! إِلَّا تَحْتَسِبُونَ أَثَارَكُمْ فَأَقَامُوا۔

(بخاری کتاب فضائل مدینة باب کراهية النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان تعری المدینة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو سلمہؓ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ اپنے محلہ سے اٹھ کر مسجد نبویؐ کے قرب وجوار میں اپنے مکان بنالیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند نہ فرمایا۔ کیونکہ اس طرح سے مدینہ کی یہ طرف غیر محفوظ ہو جاتی تھی اور ادھر سے دشمن کے اچانک گھس آنے کا خطرہ تھا۔ اس لیے آپؐ نے فرمایا۔ اے بنی سلمہ! کیا تم مسجد کی طرف آتے ہوئے زیادہ قدموں کا ثواب نہیں چاہتے۔ چنانچہ بنو سلمہ نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا اور اسی محلہ میں جو مدینہ منورہ کے ایک کنارہ پر تھا، مقیم رہے۔

۳۱۵ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْحَرْبُ حُدُودٌ۔ (البوداء کتاب الجہاد باب المکر فی الحرب)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جنگ تو ایک دھوکہ ہے یا لڑائی داویچ کا نام ہے۔ یعنی دشمن کو بھلاوا دیتا اور اے اپنے ارادے سے غافل رکھنا بھی جنگی چال کا ایک حصہ ہے۔

۳۱۶ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّا كُنَّا يَوْمَ الْخُنْدِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُذَيْبَةُ شَدِيدَةً فَجَاءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُذَيْبَةُ عَرَضَتْ فِي الْخُنْدِ . فَقَالَ : أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلِثْنًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِعُولَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلًا أَوْ أَهْيَمَ ؛ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أُنْذِنُ لِي إِلَى الْبَيْتِ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي ؛ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا فِي ذَلِكَ صَبْرٌ فَعِنْدَكَ شَيْءٌ ؟ فَقَالَتْ : عِنْدِي شَعِيرٌ وَعِنَاقٌ فَذَبَحْتُ الْعِنَاقَ وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَجِينُ قَدْ انْكَسَرَ وَالْبُرْمَةُ بَيْنَ الْأَثَاثِ قَدْ كَادَتْ تَنْضَجُ فَقُلْتُ : طُعِيمٌ لِي فَقُمْ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَرَجُلٌ أَوْ رَجُلَانِ ، قَالَ : كَمْ هُوَ ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ كَثِيرٌ طَيِّبٌ ، قُلْ لَهَا لَا تَنْزِعِ الْبُرْمَةَ وَلَا الْخُبْزَ مِنَ التَّنُورِ حَتَّى آتِي فَقَالَ : قُومُوا فَقَامَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ : وَيْحَكَ قَدْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَمَنْ مَعَهُمْ ، قَالَتْ : هَلْ سَأَلْتُ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ قَالَ ادْخُلُوا وَلَا تَضَاغَطُوا فَجَعَلَ يَلْسِرُ الْخُبْزَ وَ

يَجْعَلُ عَلَيْهِ اللَّحْمَ وَيُخَمِّرُ الْبُرْمَةَ وَالتَّتَوْرَ إِذَا أَخَذَ مِنْهُ وَيُقَرِّبُ إِلَى أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْزِعُ فَلَمْ يَزَلْ يَكْسِرُ الْجُبْنَ وَيَعْرِفُ حَتَّى شَبِعُوا وَبَقِيَ بَقِيَّةٌ، قَالَ: كُلُّ هَذَا وَاهْدِي فَإِنَّ النَّاسَ أَصَابَتْهُمْ مَجَاعَةٌ - وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ جَابِرٌ: لَمَّا حَفَرَ الْخَنْدَقَ رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا فَأَنْكَفَتُ إِلَى أَمْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجْتُ إِلَى جَرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهِيمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنْتِ الشَّعِيرَ فَفَرَعَنْتُ إِلَى فَرَاعِي وَتَقَطَعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالْتُ: لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ مَعَهُ، فَجِئْتُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بُهِيمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ: إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا فَحَى هَلَّا بِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِرَنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتَّى آجِيءَ. فَجِئْتُ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ أَمْرَأَتِي فَقَالَتْ: بِكَ وَبِكَ! فَقُلْتُ: قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ. فَأَخْرَجْتُ عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ: اذْغُ

خَايِزَةً فَلْتَخْبِرْ مَعَكَ، وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تَنْزِلُوْهَا  
وَهُمْ اَلْفٌ فَاَقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا كُلُّوْا حَتّٰى تَرْكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ  
بُرْمَتَنَا لَتَغِظُ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لِيُخْبِرُ كَمَا هُوَ -

(بخاری کتاب المغازی باب غزوة الخندق)

حضرت جابرؓ میان کرتے ہیں کہ جنگِ احزاب میں ہم خندق کھود رہے  
تھے کہ ایک سخت سی چٹان سامنے آگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں عرض کیا گیا کہ ایک بڑی سخت چٹان آگئی ہے۔ جو ٹوٹتی نہیں۔ آپؐ نے  
فرمایا میں ابھی آ رہا ہوں پھر آپؐ اُٹھے آپؐ کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا تھا۔  
تین دن سے آپؐ نے اور ہم نے کچھ نہ کھایا تھا۔ آپؐ نے کدال لی اور پتھر  
پر ماری وہ سخت پتھر ریت کے ٹیلے کی مانند ریزہ ریزہ ہو گیا۔ میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے گھر جا کر کچھ کھانے کا بندوبست کروں۔  
چنانچہ آپؐ نے اجازت دیدی۔ میں نے گھر آ کر بیوی سے کہا میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت دیکھی ہے کہ اس پر میں صبر نہیں کر سکا۔ کیا  
کچھ کھانے کو ہے؟۔ میری بیوی نے جواب دیا۔ کچھ جو ہیں اور یہ میمنہ ہے  
چنانچہ میں نے اسے ذبح کیا اور میری بیوی نے جو پیسے، آٹا گوندھا اور مانڈی  
چولہے پر چڑھا دی۔ جب آٹا روٹی پکانے کے قابل ہو گیا اور مانڈی چولہے پر  
پکنے کے قریب ہو گئی تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر  
ہوا اور عرض کیا آپؐ ایک دو آدمی ساتھ لے کر تشریف لے آئیں، کچھ کھانا  
تیار کیا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کتنا کھانا ہے؟ میں نے آپؐ کو تفصیل بتائی۔ آپؐ

نے فرمایا بہت ہے۔ پھر آپ فرمایا اپنی بیوی کو جا کر کہو کہ وہ نہ چولہے سے ہنڈیا اتارے اور نہ تنور سے روٹی نکالے۔ پھر آپ نے مہاجرین اور انصار کو کہا چلو، جا کر کھانا کھا آئیں۔ جب مجھے اس کا علم ہوا بہت گھبرایا اور اپنی بیوی سے کہا خدائیرا بھلا کرے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو مہاجر اور انصار سب آگئے ہیں، اب کیا بنے گا۔ میری بیوی نے پوچھا کیا حضورؐ نے تجھ سے کھانے کی تفصیل پوچھی تھی؟ میں نے کہا۔ ہاں، سب کچھ بتا دیا تھا۔ اس نے کہا کہ پھر گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ بہر حال حضورؐ نے لوگوں کو کہا اندر آ جاؤ لیکن رش نہ کرنا۔ پھر آپ نے کچھ روٹی توڑی اور اس پر سالن ڈالا اور ہنڈیا اور تنور کو بھی ڈھانپ دیا۔ آپ اس سے کچھ کھانا لیتے اور اپنے ساتھیوں کے سامنے رکھتے اس طرح آپ روٹی توڑ توڑ کر اس پر سالن ڈالتے گئے اور لوگوں کو کھلاتے گئے یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے اور ابھی کافی کھانا بچا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا تم خود بھی کھاؤ اور بطور تحفہ دوسروں کو بھی بھیجو کیونکہ مہبوک نے لوگوں کو سنا رکھا ہے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہزار کے قریب لوگ تھے جنہوں نے کھانا کھایا۔

دوسری روایت کا بھی قریباً قریب یہی مفہوم ہے۔

۳۱۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا كَانَ غَزْوَةً تَبَوَّلَتْ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اِذْنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا لَوَاضِحَنَا فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلُوا فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنْ فَعَلْتَ قُلَّ الظَّهْرُ ، وَلَكِنْ  
 اذْعُمُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَاجِهِمْ ثُمَّ اذْعُ اللَّهُ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ  
 لَعَلَّ اللَّهَ اَنْ يَجْعَلَ فِي ذَلِكَ الْبَرَكَةِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : نَعَمْ ، فَدَعَا بِنَطِيعٍ فَبَسَطَهُ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ  
 اَزْوَاجِهِمْ ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفٍ ذُرِّيَّةٍ وَيَجِيءُ الْاُخْرَ بِكَفٍ  
 تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْاُخْرَ بِكُسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطِيعِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ  
 يَسِيرٌ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ  
 قَالَ : خُذُوا فِي اَوْعِيَّتِكُمْ - فَاخَذُوا فِي اَوْعِيَّتِهِمْ حَتَّى مَا  
 تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ وَعَاءً اِلَّا مَلَكُوْدٌ وَاَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ  
 فَضْلَةً ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَشْهَدُ اَنْ لَا  
 اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَنْنِي رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهُ بِهَمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَائِكٍ  
 فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ -

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی الله بالایمان وهو غیر شاک)

(فیہ دخل الجنة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے موقع پر راشن کم ہو گیا تھا۔ لوگ بھوک سے نڈھال ہونے لگے حضور سے لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹوں کو ذبح کریں تاکہ ان کا گوشت کھا کر گزارہ کریں اور اتنی چربی کو استعمال میں لائیں۔ حضور نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ اس پر حضرت عمرؓ حضور کے پاس گئے اور

عرض کیا اس طرح سے تو سواریاں کم ہو جائیں گی اور بڑی وقت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اس کی بجائے اگر آپ ارشاد فرمائیں کہ لوگوں کی خوراک کا جو بچا کھیا ذخیرہ ہے وہ ایک جگہ جمع کر دیا جائے۔ پھر آپ برکت کے لیے دعا کریں بعد میں کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ٹھیک ہے چنانچہ آپؐ نے چمڑے کا ایک بڑا دسترخوان منگوایا اور اسے بچھا کر فرمایا جس کے پاس جو کچھ بچا ہوا خوراک کا ذخیرہ ہو وہ لا کر اس دسترخوان پر ڈال دے۔ چنانچہ کوئی مٹھی بھر مکئی لے آیا کوئی تھوڑی سی کھجوریں اور کوئی روٹی یا گوشت کا ٹکڑا۔ اس طرح اس دسترخوان پر کچھ خوراک جس کی مقدار بہت تھوڑی سی تھی جمع ہو گئی۔ پھر حضورؐ نے برکت کیلئے دعا کی اور فرمایا اپنے اپنے پتیلوں میں یہ خوراک بھر لو۔ چنانچہ ہر ایک اپنا پتیلہ بھرنے لگا اور لشکر میں جتنے خوراک کے پتیلے تھے وہ سب بھرنے لگے خوب میر ہو کر انہوں نے کھایا بھی اور بہت سی خوراک بچ بھی رہی۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر ایمان رکھتے ہوئے اور یقین کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جائے گا اللہ تعالیٰ اُسے اپنی جنت سے محروم نہیں کریگا۔

۳۱۸ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ :  
بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلَيْنَا أَبَا  
عَبِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَتَلَقَى عَيْرَ الْقُرَيْشِ وَرَوَدَنَا جَرَابُتُنَ



تَمَرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ . فَكَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمَرَةً تَمَرَةً .  
فَقِيلَ ، كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا ؟ قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ  
ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتُكْفِينَا يَوْمَنَا إِلَى اللَّيْلِ ، وَكُنَّا نَضْرِبُ  
بِعَصِيَّتِنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبْلُهُ بِالْمَاءِ فَنَأْكُلُهُ قَالَ : وَأُطْلَقْنَا عَلَى  
سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرَفَعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ  
فَاتَيْنَاهُ فَإِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرُ . فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ  
ثُمَّ قَالَ : لَا ، بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرُّرْتُمْ فَكُلُوا ، فَأَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ  
ثَلَاثُمِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا نَعْتَرِفُ مِنْ وَقَبِ عَيْنِهِ  
بِالْقِلَالِ الدُّهْنِ وَنَقْتِطِعُ مِنْهُ الْقِدْرَ كَالشُّوْرِ أَوْ كَقَدْرِ الشُّوْرِ ، وَلَقَدْ  
أَخَذَ مِنَّا أَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَأَقْعَدَهُمْ فِي وَقَبِ  
عَيْنِهِ وَ أَخَذَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَأَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَعْظَمَ  
بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَمْنَا تَحْتَهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَابِقِ ، فَلَمَّا  
قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا  
ذَلِكَ لَهُ ، فَقَالَ : هُوَ رِزْقُ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ ، فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ  
لَحْمِهِ شَيْءٍ فَتَطْعَمُونَا ؟ فَأَرْسَلْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ . - (مسلم كتاب الصيد باب اباحة ميتة البحر)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں  
ایک ہم کیلئے بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا۔ ہمارے ذمہ قریش

کے ایک قافلے کو روکنے کا فرض تھا۔ حضورؐ نے ہمیں بطور زادِ راہ کھجوروں کا صرف ایک تھیلہ دیا۔ ابو عبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور دیو میہا دیتے جس پر ہم گزارہ کرتے تھے۔ جابر سے پوچھا گیا کہ تم ایک کھجور پر کیسے گزارہ کرتے تھے؟ جابر نے جواب دیا ہم اسے چوستے رہتے تھے جیسے بچہ (انگوٹھا) چوستا ہے۔ جب وہ گھل جاتی تو ہم اوپر سے پانی پی لیتے اس طرح رات تک گزارہ ہو جاتا تھا۔ اسی طرح ہم لاشیاں مار مار کر درختوں کے پتے جھاڑنے پھرانکو پانی میں تر کرتے اور کھالیتے ایک دن ہم سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ جا رہے تھے کہ ہمیں ایک ٹیلہ سا نظر آیا۔ جب ہم اس کے پاس پہنچے تو کیا دیکھنے ہیں کہ وہ غنبر نامی مچھلی ہے جو کنارے پر مری پڑی تھی۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مردار ہے اسے نہیں کھانا چاہیئے لیکن مقوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کے بھیجے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے ہیں اور مجبوری بھی ہے، اس لیے تم کھا سکتے ہو۔ ہم نے اس مچھلی پر ایک ماہ گزارا کیا۔ ہم تین سو آدمی تھے مچھلی کھا کر سب خوب موٹے ہو گئے۔ اس مچھلی کی آنکھ کے گڑھے سے مشکیں بھر کر تیل نکالتے اور تیل کے برابر اس کے ٹکڑے کاٹتے۔ ایک دفعہ ہم میں سے ابو عبیدہؓ نے نیرہ آدمی چنے اور انہیں اسی مچھلی کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھایا وہ سب اس میں سما گئے۔ ابو عبیدہؓ نے اسکی ایک پسلی کو کھرا کیا وہ انتی بڑی تھی کہ سب سے بڑے اونٹ پر وہ سوار ہو کر اسکے نیچے سے باسانی گزر گئے۔ ہم نے اس مچھلی کے گوشت کے بھنے ہوئے ٹکڑے بطور زادِ راہ رکھ لئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس

میں کی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہ رزق مہیا کیا تھا کیا اس گوشت کا کوئی حصہ تمہارے پاس باقی ہے؟ ہمیں بھی تو کھلاؤ۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ گوشت بھیجا جو آپ نے بڑے شوق سے تناول فرمایا۔

۳۱۹ — عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِمَّا مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمْرَةً فَلَمَّا إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَيْنَا بِهَا رِجْلَيْهِ بَدَتْ أَرْسُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَتُجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِمَّنِ الْإِذْجِرِ، وَمِمَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ شِمْرَتُهُ فَهُوَ يَصْهَدُ بِهَا.

(بخاری کتاب الرقاق باب فضل الفقر)

حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ہجرت کی اور اس سے ہماری غرض اللہ تعالیٰ کی رضا تھی۔ پس ہمارا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے یعنی وہی ہمیں اس کا ثواب دیگا۔ ہم میں سے بعض دنیاوی لحاظ سے اپنا اجر حاصل کئے بغیر اس دنیا سے چل دیئے ان میں مصعب بن عمیرؓ بھی تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے۔ ان کے پاس ایک چھوٹی سی چادر تھی۔ جب ہم اس چادر سے اُن کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا

چادر سے سر ڈھانپ دو اور پاؤں پر تھوڑی سی گھاس ڈال دو۔ کچھ کا تو یہ حال تھا لیکن ہم میں سے بعض کی محنتوں کا پھل پوری طرح پک گیا، جسے وہ کاٹ رہے ہیں یعنی انہوں نے اسی دنیا میں اپنی قربانیوں کا بدلہ پالیا۔

۳۲۰ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ! مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! اسْتُشْهِدَ ابْنِي قُتَيْلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكْتُ عِيَالًا وَدِينًا قَالَ: أَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَآخِيَا أَبَاكَ فَلَکَمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي! تَمَنَّ عَلَى أُعْطِیْتَ، قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِيَنِي فَأُقْتَلَ فَبَيْنَكَ ثَانِيَةٌ، قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَتَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ۔

(ترمذی البواب التفسیر تفسیر سورة ال عمران)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا اے جابر آج میں تمہیں پریشان اور اداس کیوں دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کیا حضور میرے والد نہید ہو گئے ہیں اور کافی قرض اور بال بچے چھوڑ گئے ہیں۔ حضور فرمانے لگے کیا میں تمہیں خوشخبری نہ سناؤں کہ کس طرح تمہارے والد کی اللہ تعالیٰ کے حضور پذیرائی ہوئی۔ میں نے عرض کیا ہاں حضور ضرور سنائیں اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر کسی سے گفتگو کی ہے تو ہمیشہ پردہ کے

پیچھے سے کی ہے لیکن تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس سے آمنے سامنے گفتگو کی اور فرمایا میرے بندے مجھ سے جو مانگنا ہے مانگ۔ میں تجھے دوں گا تو تمہارے والد نے جواباً عرض کیا اے میرے رب میں چاہتا ہوں کہ تو زندہ کر کے مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ تیری خاطر دوبارہ قتل کیا جاؤں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میں یہ قانون نافذ کر چکا ہوں کہ کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں نہیں لوٹاؤں گا۔

۳۲۱ — عَنْ اَبِرَاءٍ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرِّمَاقَةِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ وَقَالَ إِنَّ رَأَيْتُمُونَا تَخْطِفُنَا الطَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مِنْ مَكَانِكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَزَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَانَاهُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ قَالَ فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَسْتَنْدِنَ عَلَى الْجَبَلِ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ، الْغَنِيْمَةُ أَيْ قَوْمُ! الْغَنِيْمَةُ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ: أَلَسَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَاتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيْمَةِ، فَأَتَوْهُمْ فَصَرِفَتْ وَجُوهُهُمْ وَاقْبَلُوا مِنْهُمْ مَيِّنَ - (ابوداؤد كتاب الجهاد باب في الكفلاء)

حضرت برائہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ احد کے موقع پر پچاس تیر اندازوں کو عبداللہ بن جبیر کی سرکردگی میں ایک پہاڑی

درہ کی نگرانی کے لیے مقرر فرمایا اور انہیں تاکید فرمائی کہ جب تک میں اپنا آدمی بھیج کر تم کو نہ بلاؤں تم نے اپنی جگہ پر سے نہیں ہٹنا خواہ ہم سب شہید ہو جائیں اور پرندے ہمیں نوچ نوچ کر کھانا شروع کر دیں۔ خواہ ہم لوگ فتح پائیں کسی بھی صورت میں اپنی جگہ کو نہیں چھوڑنا۔ براءؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافروں کو شکست دی اور میں نے کفار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ پہاڑ پر چڑھی جا رہی ہیں۔ یہ دیکھ کر عبداللہ بن جبیرؓ کے ساتھی کہنے لگے مالِ غنیمت یعنی قوم مالِ غنیمت جمع کر رہی ہے۔ قوم فتح پا چکی ہے اب انتظار کس بات کا چلو چل کر ہم بھی مالِ غنیمت اکٹھا کریں۔ عبداللہ بن جبیرؓ کہنے لگے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافران بھول چکے ہو؟ اس پر ان کے ساتھی کہتے لگے لوگ سب مالِ غنیمت لے جائیں گے اور یہ کہتے ہوئے ان لوگوں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس نافرمانی کی وجہ سے انکی فتح شکست میں بدل گئی اور مسلمانوں کا برا حال ہوا۔

۳۴۲ — حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ وَكَانُوا خَمْسِينَ رَجُلًا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ فَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْطِفُنَا الظَّيْرُ فَلَا تَبْرَحُوا مَا كَانَ لَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَرَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَا هُمْ فَلَا تَبْرَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ فَهَرَمَ مُوْهُمُ قَالَ: فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ الْبِئْسَاءَ يَشْتَدُّونَ قَدْ بَدَتْ خَلْجُهُنَّ وَأَسْوَقُهُنَّ رَافِعَاتٍ

ثِيَابَهُنَّ، فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ: الْغَنِيمَةُ أَيْ قَوْمُ  
الْغَنِيمَةِ ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ:  
أَنْسَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا  
وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ فَلَمَّا أَتَوْهُمْ  
صَرَفَتْ وَجُوهَهُمْ فَأَقْبَلُوا مُنْهَزِمِينَ فَذَلِكَ إِذْ يُدْعُوهُمْ  
الرَّسُولُ فِي أُخْرَاهُمْ فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا فَأَصَابُوا مِثْمَا سَبْعِينَ وَكَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ  
بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أُسِيرًا وَ سَبْعِينَ قَتِيلًا فَقَالَ  
أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَهَاهُمْ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجِيبُوهُ ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ  
أَبِي قُحَافَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ  
مَرَّاتٍ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أُمَّا هُوَ لِأَيِّ فَقَدْ قُتِلُوا فَمَا  
مَلِكٌ عَمَرَ نَفْسَهُ، فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ إِنْ التَّذِينَ  
عَدَدَتْ لِأَحْيَاءُ كُلِّهُمْ وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يُسْوَعُكَ قَالَ يَوْمَ يَوْمِ  
بَدْرٍ وَالْحَرْبِ سَجَالُ اتُّكُمُ سَتَجِدُونِ فِي الْقَوْمِ مُثَلَّةً لِمَا مَرَّ  
بِهَا وَلَمْ تَسُوْنِي، ثُمَّ أَخَذَ يَرْتَجِرُ أَعْلُ هُبْلٍ أَعْلُ هُبْلٍ قَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُوا لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ!  
مَا لَقَوْلُ، قَالَ: فُؤُوءَ اللَّهِ أَعْلَى وَاجِلٌ بِقَالَ: إِنْ لَنَا الْعُزَّى وَلَا

عُذِيَ لَكُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُجِيبُونَا  
لَهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا نَقُولُ، قَالَ: قُولُوا: اللَّهُ مُؤَلَانَا وَ  
لَا مُؤَلَىٰ لَكُمْ۔ (بخاری کتاب الجہاد والسیر باب یکرہ من التنازع والاختلاف فی الحرب)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگِ اُحد میں عبداللہ بن جبیر کو پچاس فوجیوں کے ایک دستے کا امیر مقرر کیا اور ایک پہاڑی درہ پر انہیں متعین کرنے ہوئے فرمایا۔ اگر تم دیکھو کہ ہمیں پرندے اُچک کر لے جا رہے ہیں اور ہمارے گوشت کھا رہے ہیں تو بھی تم نے اس درہ کو نہیں چھوڑنا جہاں میں تمہیں مقرر کر رہا ہوں اور اگر تم دیکھو کہ ہم نے دشمن کو شکست دیدی ہے اور ہم انہیں رگیدے چلے جا رہے ہیں تب بھی تم نے اس وقت تک اس جگہ کو نہیں چھوڑنا جب تک کہ میں تمہیں واپس چلے آنے کا پیغام نہ بھجواؤں۔ جب جنگ شروع ہوئی اور مسلمانوں نے کفار کو شکست دیدی اور ہم نے کفار کی عورتوں کو دیکھا کہ وہ کپڑے سیٹے ننگی پنڈیاں بھاگی جا رہی ہیں۔ عبداللہ بن جبیر کے دستہ نے یہ دیکھ کر کہا۔ اب کس بات کا انتظار ہے۔ مسلمان فتحیاب ہو گئے ہیں۔ ہمیں بھی چلنا چاہیئے۔ عبداللہ بن جبیر نے جواب دیا کیا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھول گئے ہو کہ جب تک میں واپسی کا پیغام نہ بھیجوں تم نے اس جگہ کو نہیں چھوڑنا لیکن لوگوں نے کہا کہ فتح تو ہو چکی ہے اب ہمیں بھی غنیمت سیٹنے میں شامل ہونا چاہیئے۔ چنانچہ وہ درہ چھوڑ کر نیچے آ گئے لیکن اس غلطی کو جب دشمن نے دیکھا کہ درہ خالی ہے تو وہ پلٹا اور درے میں



سے ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوا۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی فتح شکست میں بدل گئی (اسی واقعہ کا ذکر قرآن کریم میں ہے) کہ رسول اُن کو پیچھے سے بلا رہا تھا۔ اس حادثہ میں ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف بارہ صحابہؓ رہ گئے اور ستر کے قریب صحابہؓ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے۔ جبکہ جنگ بدر میں ایک سو چالیس کا قریب مسلمانوں کے ہاتھوں بد حال ہوئے تھے، ستر قیدی بتائے گئے تھے اور ستر مارے گئے تھے اس موقع پر ابوسفیان نے بلند آواز سے تین دفعہ کہا کیا محمد تم میں موجود ہیں؟ حضورؐ نے جواب دینے سے منع کر دیا۔ پھر اُس نے کہا کہ کیا تم میں ابوحنانہ کے بیٹے ابو بکر موجود ہیں؟ پھر اُس نے تین دفعہ بلند آواز سے کہا کیا تم میں خطاب کے بیٹے عمر موجود ہیں؟ جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ اپنے لشکر کی طرف مڑا اور کہا۔ یہ سب کے سب قتل ہو چکے ہیں۔ حضرت عمرؓ اس کی اس بات کو برداشت نہ کر سکے اور بلند آواز سے کہا اے اللہ کے دشمن خدا کی قسم جن لوگوں کا تم نے نام لیا ہے وہ سب کے سب زندہ ہیں اور تمہارے لئے رسوائی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر ابوسفیان نے کہا جنگ بدر کا بدلہ چکا دیا گیا ہے اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہوتی ہے کبھی ادھر جھکاؤ ہوتا ہے اور کبھی اُدھر لوگوں میں تمہیں کچھ لاشیں مُثلہ اور بگاڑی ہوئی ملیں گی۔ میں نے ایسا کرنے کا حکم نہیں دیا تھا لیکن مجھے اسکا افسوس بھی نہیں پھر وہ یہ رجزیہ نعرہ لگانے لگا اَعْلَ هَيْلًا! اَعْلَ هَيْلًا! اَصِلْتُ كِي جِے اور اُسکی بندی۔ اس موقع پر حضورؐ نے فرمایا۔ جواب کیوں نہیں دیتے؟ صحابہؓ نے عرض کیا۔

یا رسول اللہ ہم کیا جواب دیں؟ حضورؐ نے فرمایا تم کہو۔ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُ  
 اللہ ہی سب سے اعلیٰ اور سب سے بڑا ہے اس کے مقابل میں کوئی بلند  
 نہیں ہے ابوسفیان نے جواب میں نعرہ لگایا۔ لَنَّا الْعُرَى وَلَا عُزَى لَكُمْ  
 ہمیں عُزّی بُت کی مدد حاصل ہے اور تمہیں کسی دیوی کی مدد حاصل نہیں  
 حضورؐ نے فرمایا جواب دو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ جواب میں ہم کیا  
 کہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلَانَا لَا مَوْلٰی لَكُمْ۔ اللہ ہمارا مولیٰ اور  
 ہمارا آقا ہے اور تمہارا ایسا کوئی مولیٰ اور آقا نہیں جو اُس کے مقابلہ میں  
 تمہاری مدد کر سکے۔

۳۲۳ — عَنْ بِنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا  
 الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ اتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَحْنُ الْفَرَارُونَ قَالَ بَلْ  
 أَنْتُمْ الْعَكَارُونَ وَأَنَا فِتْنُكُمْ۔

(ترمذی فضائل الجہاد باب ماجاء فی الفرار من الزحف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 ہمیں ایک فوجی ہم کیلئے بھیجا۔ ہم ڈر کر بھاگ آئے۔ جب مدینہ پہنچے تو چھپتے  
 پھرے اور پشیمان ہو کر کہنے لگے کہ ہم تو ہلاک ہو گئے۔ پھر ہم حضورؐ کی خدمت  
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضورؐ ہم بھاگنے والے ہیں۔ یہ سن کر حضورؐ نے  
 (ہماری تسلی کی خاطر) فرمایا۔ نہیں بلکہ تم تو ٹھکانے پر تازہ دم ہونے اور تقویت

حاصل کرنے کیلئے آئے ہو۔ کیونکہ میں تمہارا ٹھکانہ تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

۳۲۴ — عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَذْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذَكِّرُ مِنْهُ جُرَأَةً وَ نَجْدَةً فَفَرَحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَذْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جِئْتُ لِأَتَبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَتْ: ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَذْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَذْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ تُوْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَنْطَلِقْ۔

(مسلم کتاب الجہاد والسير باب کراہۃ الاستعانة فی الغزو بکافر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور حرّۃ الوبرہ نامی مقام پر پہنچے تو آپ کو ایک شخص بلا جوہرات، شجاعت اور بہادری میں بہت مشہور تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ اس شخص کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اُس

شخص نے حضورؐ سے عرض کیا کہ میں آپؐ کے ماتحت اور آپؐ کے ساتھ ہو کر لڑنا چاہتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا۔ کیا وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے یعنی مسلمان ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ واپس چلے جاؤ میں جہاد فی سبیل اللہ کے فریضہ میں کسی مُشرک کی مدد نہیں چاہتا۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ وہ شخص یہ بات سُن کر چلا گیا جب لشکر شجرہ نامی مقام پر پہنچا تو وہی شخص حضورؐ کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور جنگ میں شامل ہونے کی اجازت چاہی۔ حضورؐ نے اس کو پہلے کی طرح جواب دیا کہ میں کسی مُشرک کی مدد لینا نہیں چاہتا۔ چنانچہ وہ واپس چلا گیا لیکن پھر یثرب نامی مقام پر آ ملا اور پہلی درخواست دہرائی۔ حضورؐ نے اس سے پھر پوچھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہے؟ اُس نے عرض کیا ہاں! حضور! میں اللہ اور اس کے رسولؐ کو مانتا ہوں یعنی مسلمان ہوتا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تو ٹھیک ہے۔ اب تم ہمارے ساتھ چل سکتے ہو۔

۳۲۵ — عَنْ سَعْدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَلِي النَّاسُ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَأَمْرَاتَيْنِ وَسَمَاهُمْ وَابْنُ أَبِي سَرِيحٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثُ قَالَ: وَأَمَّا ابْنُ أَبِي سَرِيحٍ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ

إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى أَوْتَقَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ابْيَاعْ عَبْدَ اللَّهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَا بِي فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ يَقُومُ إِلَى هَذَا حَيْثُ رَأَيْتُ كَفَفْتُ يَدَيَّ عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ، فَقَالُوا مَا نَذَرِي، يَا رَسُولَ اللَّهِ إِمَّا فِي نَفْسِكَ، أَلَا أَوْمَأْتُ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِنَبِيِّ أَنْ تَكُونَ لَهُ خَائِنَةٌ الْأَعْيُنُ -

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الاسیر یقتل ولا یعرض علیہ الاسلام)

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر چار افراد یعنی دو مردوں اور دو عورتوں کے علاوہ باقی تمام اہل مکہ کو معاف فرمادیا اور ان افراد کا نام لے کر انکی تعیین فرمادی۔ ان میں سے ابن ابی سرح حضرت عثمانؓ کے پاس جا کر چھپ گیا۔ حضورؐ نے جب لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمانؓ نے ابن ابی سرح کو لے جا کر حضورؐ کے سامنے کھڑا کر دیا اور عرض کیا حضور عبد اللہ کی بیعت لے لیں۔ حضورؐ نے تین مرتبہ نظر اٹھا کر ابن ابی سرح کی طرف دیکھا لیکن ہر بار اس طرح دیکھا گویا اس کی بیعت لینا نہیں چاہتے۔ حضرت عثمانؓ کے تیسری بار عرض کرنے پر حضورؐ نے اس کی بیعت قبول فرمائی۔ پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم میں سے کوئی سمجھدار زیرک شخص نہیں تھا کہ جب میں اس شخص کی بیعت لینے سے رُک رہا تھا تو اس وقت وہ اس شخص کو قتل کر دیتا۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ!

ہمیں آپ کی دلی خواہش کا علم نہ ہو سکا۔ اگر آپ ہمیں آنکھ سے اشارہ فرما دیتے تو ہم اسے قتل کر دیتے۔ حضورؐ نے فرمایا کسی نبی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ اسکی آنکھیں خیانت کر نیوالی ہوں۔

۳۲۶ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتَنْفَرْتُمْ فَاَنْفِرُوا۔

(ترمذی الباب السیر باب فی الصحرة)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ ہجرت کی جو تحریک کی گئی تھی وہ اب ختم ہے۔ فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں۔ البتہ جہاد اور نیت ہجرت کا ثواب ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو اس کیلئے نکلو۔

۳۲۷ — عَنْ عِصَامِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمْ مَسْجِدًا أَوْ سَمِعْتُمْ مَوْذِنًا فَلَا تَقْتُلُوا أَحَدًا۔

(البوداؤد کتاب الجہاد باب فی دعاء المشرکین)

حضرت عصام مزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک فوجی مہم پر بھیجا اور روانہ کرتے وقت فرمایا جس جگہ تم مسجد دیکھو یا اذان کی آواز سُنو تو وہاں نہ حملہ کرنا ہے اور نہ کسی فرد کو قتل کرنا ہے۔

۳۲۸ — عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ سَأَلَ اللَّهَ تَعَالَى الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ يَلْقَاهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى يَدِائِهِ.

(مسلم کتاب الجہاد باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل اللہ)

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صدقیت سے شہادت کی تمنا کرے اللہ تعالیٰ اُسے شہداء کے زمرہ میں شامل کرے گا خواہ اسکی وفات بستر پر ہی کیوں نہ ہو۔

۳۲۹ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ فَرَّ بِدِينِهِ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ مَخَافَةَ الْفِتْنَةِ عَلَى نَفْسِهِ وَدِينِهِ كُتِبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا فَإِذَا مَاتَ قَبِضَهُ اللَّهُ شَهِيدًا وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ثُمَّ قَالَ : وَالْفَارُّونَ يَدِينُهُمْ مِنْ أَرْضٍ إِلَى أَرْضٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فِي دَرَجَتِهِ فِي الْجَنَّةِ - (دُرِّمَتُورِيَّ)

حضرت ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے دین میں فتنہ کے ڈر سے (بچاؤ کی خاطر) ایک ملک سے دوسرے ملک میں بھاگ جاتا ہے وہ خدا کی نظر میں صدیق ہے اور اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جاتا ہے تو وہ شہید ہے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اور جو لوگ اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں

وہ اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا جو لوگ اپنے دین کے بچاؤ کی خاطر ایک ملک سے دوسرے ملک میں جاتے ہیں وہ قیامت کے روز (آخری زمانہ میں) عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ایک ہی درجہ کی جنت میں ہوں گے۔

۳۴۰ — عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَلْقَمَةَ بْنَ مُجَرَّرٍ عَلَى بَعْثٍ وَأَنَا فِيهِمْ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى رَأْسِ غَزَاتِهِ أَوْ كَانَ يَبْعُضُ الطَّرِيقِ اسْتَأْذَنَتْهُ طَائِفَةٌ مِنَ الْجَيْشِ فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنُ قَيْسٍ السَّهْمِيُّ فَكُنْتُ فِيهِمْ غَزَامَةً فَلَمَّا كَانَ يَبْعُضُ الطَّرِيقِ أَوْ قَدْ الْقَوْمُ نَارًا لِيَصْطَلُوا أَوْ لِيَصْطَبِعُوا عَلَيْهَا صَنِيعًا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَكَانَتْ فِيهِ دُعَايَةٌ: أَلَيْسَ إِلَيَّ عَلَيْكُمْ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَمَا أَنَا بِأَمْرِكُمْ بِشَيْءٍ إِلَّا صَنَعْتُمُوهُ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنِّي أَعَزُّمُ عَلَيْكُمْ إِلَّا تَوَاثَبْتُمْ فِي هَذِهِ النَّارِ، فَقَامَ نَاسٌ فَتَحَجَّزُوا، فَلَمَّا ظَنُّوا أَنَّهُمْ وَاثِبُونَ قَالَ: أَمْسِكُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّمَا كُنْتُ أَمْرَحُ مَعَكُمْ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمَرَكَ مِنْهُمْ بِمَعْصِيَةِ اللَّهِ فَلَا تَطِيعُوكَ۔ (ابن ماجہ البواب الجہاد باب طاعة الامام)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ



وسلم نے علقمہ بن مخزوم کی سرکردگی میں ایک فوجی دستہ روانہ فرمایا جس میں  
میں بھی تھا۔ لشکر راستہ میں ننھایا منبرل مفصود پر پہنچ چکا ننھا کہ ایک گروہ  
نے آگے جا کر صورت حال کا جائزہ لینے کی اجازت مانگی۔ علقمہ نے انہیں  
اجازت دیدی اور انکا امیر عبداللہ بن حذافہ کو مقرر کیا۔ میں بھی ان لوگوں کے  
سامنے تھا۔ العرض ابھی ہم راستہ میں ہی تھے کہ بعض لوگوں نے آگ سینکنے  
یا کچھ پکانے کے لئے آگ جلائی۔ عبداللہ کہنے لگے لوگو بناؤ کہ میری اطاعت  
اور میرا حکم ماننا تم پر واجب نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم پر تمہاری  
اطاعت اور فرمانبرداری واجب ہے۔ عبداللہ کہنے لگے تو اگر میں تمہیں کوئی  
حکم دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے؟ لوگوں نے کہا ہاں ہم عمل کریں گے۔  
اس پر عبداللہ کہنے لگے کہ اچھا میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کو دجاؤ  
لوگ یہ حکم سن کر آگ میں کودنے کیلئے تیار ہو گئے۔ جب عبداللہ نے یہ دیکھا  
تو کہنے لگے بھڑ جاؤ، میں تو آزارنا تھا۔ جب ہم لوگ واپس مدینہ آئے اور حضور  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا (خدا  
نے تمہیں آگ سے بچانے کیلئے ایمان لانے کی توفیق دی ہے) اگر کوئی سربراہ  
یا حاکم اس قسم کا حکم دے جس میں اللہ تعالیٰ کی واضح اور کھلی نافرمانی ہو تو  
اس کی بات نہ مانو (کیونکہ اس صورت میں اس کی اطاعت واجب نہیں)

۳۳۱ — عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَتَلَ دُونَ  
مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَتَلَ دُونَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَ

مَنْ قَتَلَ دُونَ دِينِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ قَتَلَ دُونَ أَهْلِهِ  
فَهُوَ شَهِيدٌ۔ (ترمذی البواب الدیات باب من قتل دون ماله)

فہو شہید بخاری کتاب المظالم من قتل دون ماله )

حضرت سعید بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوتے مارا جائے وہ شہید ہے۔ جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے دین و مذہب کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے، جو اپنے اہل و عیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔

۳۳۲۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ

عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ (ترمذی کتاب الفتن باب افضل الجہاد)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے حق اور انصاف کی بات کہنا ہے۔

۳۳۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَهْجُوا فَرِيضًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ

رَشْقِ النَّبْلِ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابتؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ ہجویہ اشعار انہیں تیرے بھی زیادہ چبھتے ہیں اور ان

کے لئے شتر بنتے ہیں۔

۳۳۴ — عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قَرْيَظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ : أَهْجُ الْمُشْرِكِينَ فَإِنَّ جِبْرِئِيلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ : أَجِبْ عَنِّي ، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ .  
( بخاری کتاب المغازی . باب مرجع النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاحزاب )

مسلم کتاب الفضائل باب فضائل حسان بن ثابتؓ

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم قریظہ کے دن حسان بن ثابت سے فرمایا ۔ مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل تمہارے ساتھ ہے ۔ حضرت حسانؓ کفار کے جواب میں ہجویہ اشعار پڑھتے تو حضورؐ ساتھ ساتھ فرماتے جاتے ۔ میری طرف سے جواب دیتے جاؤ اللہ روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد فرمائے ۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

دعوتِ ارشاد اور وعظ و تبشیر

۳۳۵ — عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : قَوْلَ اللَّهِ

لَاَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ۔

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب و بخاری کتاب الجہاد)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سُرخ اونٹوں کے مل جانے سے زیادہ بہتر ہے۔

۳۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا . وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ اثْمِهِمْ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب العلم باب من سنّ حسنة اوسیئة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی نیک کام اور ہدایت کی طرف بلاتا ہے اس کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ثواب اس بات پر عمل کر نیوالے کو ملتا ہے اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہیں ہوتا۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور بُرائی کی طرف بلاتا ہے اس کو بھی اسی قدر گناہ ہوتا ہے جس قدر کہ اس بُرائی کے کر نیوالے کو ہوتا ہے اور اس کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں آتی۔

۳۳۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَّذَالَ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب )

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیک باتوں کا بتانے والا ان پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے (یعنی عمل کرنے والے کی طرح اُسے بھی ثواب و اجر ملتا ہے)

۳۳۸ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَسِّرُوا وَلَا تَعْسِرُوا ، وَبَشِّرُوا وَلَا تَنْفِرُوا۔

(مسلم کتاب الجہاد باب فی الامر بالتيسير وترك التنفير )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگوں کیلئے آسانی مہیا کرو، ان کے لئے مشکل پیدا نہ کرو، خوشخبری دو، ان کو مایوس نہ کرو۔

۳۳۹ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر من الایمان و البوداؤد )

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص برائی دیکھے اور اس میں اس کے روکنے کی ضرورت ہو تو وہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اور اگر

اس میں ایسا کرنے کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو یعنی اسکی بات کا اثر نہ ہو تو دل میں بُرا مانے اور یہ کمزوری کے لحاظ سے ایمان کا آخری درجہ ہے یعنی برائی کو اگر دل میں بھی بُرا نہ مانے تو اس کے ایمان کی کیا قدر و قیمت !

۳۴۰۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِثُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةٌ خَرْدَلٍ - (مسلم کتاب الایمان باب بیان کون النہی عن المنکر

من الایمان وان الایمان یزید وینقص وان الامر بالمعروف

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قبل اللہ تعالیٰ نے جس قدر بھی نبی مبعوث فرمائے انہیں کچھ مخلص ساتھی ایسے ملے جو ان کے طریقہ کار پر عمل پیرا ہوتے اور انکی کاٹھ پتھر بن جاتے۔ پھر انکی وفات کے بعد کچھ ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ خود عمل نہ کرتے اور ایسی باتیں کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا۔ پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ صحیح مومن ہے

جو ان سے اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور جو ان سے اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے یعنی دل میں بُرا متائے وہ بھی مومن ہے اس کے بعد ایمان میں سے ذرہ برابر بھی باقی نہیں رہتا۔

۳۴۱ — عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلَا يَسْتَجَابُ لَكُمْ -

(ترمذی ابواب الفتن باب الامر بالمعروف والنهي عن المنكر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کریگا۔ پھر تم دعائیں کرو گے لیکن وہ قبول نہیں کی جائیں گی۔

۳۴۲ — عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ فِي قَوْمٍ يَعْمَلُ الْمَعَاصِيَ يَقْدِرُونَ عَلَى أَنْ يُغَيِّرُوا عَلَيْهِ وَ لَا يُغَيِّرُونَ إِلَّا أَصَابَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ قَبْلَ أَنْ يَمُوتُوا -

(ابوداؤد کتاب الملاحم باب الامر والنهي)

حضرت جریر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگ بُرے لوگوں میں رہتے ہیں اور

باوجود قدرت کے ان کو برائی سے نہیں روکتے اللہ تعالیٰ اُن کو اُن کے مرنے سے پہلے سخت عذاب میں مبتلا کریگا۔

۳۴۲ — عَنْ نَعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَمْتَعُوا عَلَى سَفِينَةٍ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ - فَقَالُوا لَوْ أَنَّا حَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نَلُذْ مَنْ فَوْقَنَا فَإِن يَتْرَكُوهُمْ وَمَا ارَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا وَإِن أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا -

(بخاری کتاب الشریکۃ باب هل یفرع فی القسمۃ والاستہام فیہ )

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھتا ہے اور جو ان کو توڑتا ہے ان لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے ایک کشتی میں جگہ حاصل کرنے کیلئے قعرہ ڈالا۔ کچھ لوگوں کو اوپر کا حصہ ملا اور کچھ کو نیچے کی منزل میں جگہ ملی جو لوگ نیچے کی منزل میں تھے وہ اوپر والی منزل میں سے گزر کر پانی لیتے تھے۔ پھر انہیں خیال آیا کہ خواہ مخواہ ہم اوپر کی منزل والے لوگوں کو تکلیف دیتے ہیں۔ کیوں نہ ہم نیچے کی منزل میں سوراخ کر لیں اور وہاں سے پانی لے لیا کریں۔ اب اگر اوپر والے ان کو ایسا احقانہ فعل کرتے دیں تو سب عرق ہوں گے اور اگر ان کو روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔



۳۴۴ — عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَأَذْغُمُ إِلَى شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا بِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا بِذَلِكَ فَأَعْلِمُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدَّ عَلَى فَقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ - وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ -

( بخاری کتاب الزکوٰۃ باب لا تؤخذ کرائم اموال الناس فی الصدقة )

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حاکم بنا کر بھیجا اور فرمایا کہ تجھے بعض اوقات اہل کتاب کے لوگوں سے (عیسائیوں اور یہودیوں) سے واسطہ پڑیگا تو انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اگر وہ تیری یہ بات مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بات بھی مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے دولت مندوں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دے دیا جائے گا۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کے زیادہ بہتر مال لینے سے بچو۔ (صدقہ کی وصولی درمیانے مال سے کرنا) مظلوم کی

دُعا سے بچنا۔ کیونکہ اسکی دُعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی روک حائل نہیں  
یعنی وہ سیدھی دربارِ الہی میں پہنچتی اور قبول ہوتی ہے۔

۳۴۵ — عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يُذَكِّرُنَا فِي كُلِّ حَمِيسٍ مَرَّةً - فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ : يَا  
أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَوِ دِدْتُ أَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ :  
أَمَا إِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنْ ذَلِكَ أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُمَلِّكُمْ وَإِنِّي  
أَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّأَمَةِ عَلَيْنَا۔

(مسلم کتاب صفة القيامة باب الاقتصاد في الموعظة)

حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ہر جمعرات  
ہم میں وعظ کیا کرتے تھے۔ آپ کو ایک شخص نے کہا۔ میں چاہتا  
ہوں کہ آپ ہر روز وعظ کیا کریں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نہیں  
چاہتا کہ تمہاری اکٹاہٹ کا موجب بنوں۔ اس لئے وقفہ دے  
کر تم میں وعظ کہتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم وقفہ وقفہ کے بعد ہم میں وعظ فرمایا کرتے تھے اس  
خیال سے کہ کہیں ہم اکٹا نہ جائیں۔

## اُمّتِ محمدیہ کی فضیلت

۳۴۶۔ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا إِلَى اللَّيْلِ فَعَمِلُوا إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَخِيرِكَ، فَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ فَقَالَ: اكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَلَكُمْ الَّذِي شَرَطْتُ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ جِئْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ، قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ فَاسْتَكْمَلُوا أَجَرَ الْفَرِيقَيْنِ - وَفِي رَوَايَةٍ فَغَضِبَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ اللَّهُ: وَهَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ فَضَّلَنِي أُعْطِيَهُ مَنْ شِئْتُ - (بخاری کتاب الصلوٰۃ باب من ادرك

رکعتہ من العصر قبل الغروب ، بخاری کتاب الانبیاء )

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی نے کچھ لوگوں کو کام پر نکالیا کہ وہ رات تک کام مکمل کریں، ان کو اس کام کی اتنی اجرت دی جائے گی۔ انہوں نے آدھے دن تک کام کیا پھر تنک

کر کہنے لگے کہ بس، جتنا ہم نے کام کیا اتنی مزدوری ہمیں دے دو۔ چنانچہ وہ اپنی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا اور کہا کہ دن کے باقی حصے میں تم کام مکمل کرو تمہیں اتنی مزدوری ملے گی۔ انہوں نے عصر کے وقت تک کام کیا اور پھر تھک کر کام چھوڑ بیٹھے اور کہا سنبھالو اپنا کام، ہم آگے کام نہیں کریں گے چنانچہ وہ بھی مزدوری لے کر چلے گئے۔ پھر اس نے اور لوگوں کو کام پر لگایا۔ انہوں نے سورج ڈوبنے تک کام مکمل کر لیا اور اس وجہ سے پہلے دونوں گروہوں کے برابر ڈیل مزدوری کے مستحق قرار پائے (یہی حال یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کی اپنی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کا ہے۔) ایک اور روایت میں ہے اس پر یہودی اور عیسائی ناراض ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے زیادہ کام کیا ہے اور مزدوری ہمیں نھوڑی ملی ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے انکو جواب دیا۔ جو تمہارا حق تھا اور تم سے مفتر ہوا تھا کیا میں نے اس سے کم تمہیں دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، وہ تو ہمیں پورا پورا حق ملا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے ان کو کہا کہ جو زائد میں نے ان مسلمانوں کو دیا ہے وہ میرا فضل ہے (جو کام کے مکمل کرتے پر بطور انعام میں نے انہیں عطا کیا ہے۔ غرض اصل خوبی اور سرخروئی کام کرنا ہے۔ ادھورا کام چھوڑ دینا کسی تحسین کا مستحق نہیں بناتا۔)

۳۴۷ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي، أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ

عَلَى ضَلَالَةٍ وَيَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ

(ترمذی کتاب الفتن باب فی لزوم الجماعة)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ میری امت کو ضلالت اور گمراہی پر جمع نہیں کریگا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہوا کرتی ہے جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ گویا آگ میں بھینکا گیا۔

۳۲۸ — عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاكَ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ جَاءَهُ الْخُرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ: يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُبَيْتُ عَنْهَا، قَالَ: فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ لَتَرَيْنَ الظُّعَيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكُعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ، قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيُّنَ دُعَايُطِي الَّذِينَ قَدْ سَعَرُوا الْبِلَادَ وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ لَتَفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرَى قُلْتُ كِسْرَى بْنُ هُرْمُزٍ قَالَ: كِسْرَى ابْنِ هُرْمُزٍ، وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوَةٌ لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلًّا كَفَّهُ مِنْ ذَهَبٍ وَفِصَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدَكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يَتَرَجَّمُ فَيَقُولُ لَهُ: أَلَمْ أَيْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى!

فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَوَلَدًا وَأُفْضِلَ عَلَيْكَ، فَيَقُولُ: بَلَى  
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ  
فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ۔

قَالَ عَدِيُّ فَرَأَيْتُ الطَّعِينَةَ تَزْتَحِلُّ مِنَ الْحِيزَةِ  
حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ تَعَالَى وَكُنْتُ فِيْكُمْ  
اِفْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزٍ، وَلَيْتُنِ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَّتَزُوْنَ  
مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مَلَأَ كِفِّهِ۔

( بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة و کتاب الزکوٰۃ )

حضرت عدی بن حاتم بیان کرتے ہیں کہ اسثناء میں کہ میں آخفت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی آیا۔ فاقہ  
اور ناداری کی شکایت کی۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے راستے کی بلامنی  
اور رہنری کی شکایت کی۔ اس پر حضورؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے  
فرمایا۔ اے عدی! کیا تو نے حیرہ دیکھا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ دیکھا تو نہیں  
البتہ اس کے حالات سنے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے  
گا کہ ایک پردہ نشین شتر سوار عورت حیرہ سے چلے گی، کعبہ کا طواف کریگی۔ اسے  
اللہ کے سوا کسی اور کا دُر نہیں ہوگا۔ اس پر میں نے اپنے دل میں کہا کہ قبیلہ  
طی کے ڈاکو جنہوں نے ملک میں بلامنی پھیلا رکھی ہے وہ کہاں جائیں گے۔ پھر  
آپ نے فرمایا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو کسریٰ کے خزانے فتح کرے گا۔ میں  
نے حیرت سے پوچھا۔ حضورؐ! کسریٰ بن ہرمز؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں کسریٰ بن

ہرمز - حضورؐ نے پھر فرمایا - اگر نیری عمر لمبی ہوئی تو تو دیکھے گا کہ ایک آدمی سونا چاندی لئے نکلے گا اور اس تلاش میں ہوگا کہ کوئی اس کا یہ صدقہ قبول کرے - لیکن وہ کسی کو نہیں پائے گا یعنی سب کی احتیاج ختم ہو جائے گی اور کوئی اپنے آپ کو صدقے کا مستحق نہیں سمجھے گا - پھر آپؐ نے فرمایا - تم میں سے ہر ایک اللہ سے بلے گا - درمیان میں کوئی ترجمان نہیں ہوگا - اللہ تعالیٰ اُسے کہے گا کیا میں نے تمہاری طرف اپنا رسول نہیں بھیجا تھا جس نے میرا پیغام تجھے پہنچایا - وہ انسان کہے گا - ہاں میرے اللہ! تو نے بیشک اپنا رسول بھیجا - پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی، اور دوسرے فضل نہیں کئے تھے - وہ انسان کہے گا - ہاں میرے اللہ! یہ سب نعمتیں تو نے مجھے دی تھیں - اس دوران وہ انسان دیکھے گا کہ اس کے دائیں بھی جہنم ہے اور بائیں بھی جہنم اور وہ اس میں گھر گیا ہے -

عدی کہتے ہیں کہ میں نے بعد میں دیکھا واقعی پردہ نشین شترسوار عورت حیرہ سے چلتی، کعبہ کا طواف کرتی - اللہ کے سوا اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوتا تھا - اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانوں کو فتح کیا - اور اگر تم کو اللہ تعالیٰ نے زندگی دی تو وہ بھی دیکھ لو گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان ہاتھ میں سونا لئے نکلے گا مگر کوئی بھی اسے قبول نہیں کرے گا -

## نکاح اور شادی

### حُسنِ معاشرت اور اولاد کی تربیت

۳۴۹ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَا أَتَزَوَّجُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَصَلِّي وَلَا أَتَنَامُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: أَصُومُ وَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ قَالُوا كَذَا وَكَذَا! لِكَيْتِ أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَتَنَامُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔ (بخاری کتاب النکاح باب ترغیب فی النکاح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ نے تزکِ دنیا کا عہد کیا۔ کسی نے کہا میں شادی نہیں کروں گا۔ کسی نے کہا میں مسلسل نماز پڑھتا رہوں گا اور سونا چھوڑ دوں گا۔ کسی نے کہا میں روزے رکھتا چلا جاؤں گا، افطار نہیں کروں گا۔ جب یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے لوگ ہیں جو اس طرح کہتے ہیں! میں تو روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ پس جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ میرا نہیں ہے یعنی اس کا مجھ سے



کوئی تعلق نہیں۔

۳۵۰ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا صَرُورَةَ فِي الْإِسْلَامِ۔

( ابوداؤد کتاب المناسک باب لا ضرورة في الاسلام )

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام نچرود کی زندگی کو پسند نہیں کرتا۔

۳۵۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَ لِحَسَبِهَا وَ لِحِمَالِهَا وَ لِدِينِهَا ، فَأُظْفَرُ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ ۔

( بخاری کتاب النکاح باب الکفء فی الدین )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت سے نکاح کرنے کی چار ہی بنیادیں ہو سکتی ہیں یا تو اس کے مال کی وجہ سے یا اس کے خاندان کی وجہ سے یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے یا اسکی دینداری کی وجہ سے۔ لیکن تو دیندار عورت کو ترجیح دے، اللہ تیرا بھلا کرے اور تجھے دیندار عورت حاصل ہو۔

۳۵۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَلَيْسَ مِنَ مَتَاعِ الدُّنْيَا شَيْءٌ أَفْضَلُ مِنَ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ ۔

( ابن ماجہ البواب النکاح باب افضل النساء )

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا تو سامانِ زلیست ہے اور نیک عورت سے بڑھ کر کوئی سامانِ زلیست نہیں۔

۳۵۳ — عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجُوا الْوُدُودَ الْوُلُودَ فَإِنَّ مَكَانَهُ بِكُمْ الْأُمَمَ.

(البوداؤد کتاب النکاح باب تزویج الایکار، نسائی)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسی عورتوں سے شادی کرو جو محبت کرنا جانتی ہوں اور جن سے زیادہ اولاد پیدا ہو تاکہ میں کثرتِ افراد کی وجہ سے سابقہ امتوں پر فخر کر سکوں۔

۳۵۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيْ النِّسَاءِ خَيْرٌ؟ قَالَ: الَّتِي تَسْرُهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

(نسائی بیہقی فی شعب الایمان - مشکوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسی عورت بطورِ رفیقہٗ حیات بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کیلئے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اس کا خاوند ناپسند کرے

اس سے بچے۔

۳۵۵ — عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَطَبَ امْرَأَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحَدِي أَنْ يُؤْذَمَ بَيْنَكُمَا۔

(ترمذی کتاب النکاح باب فی النظر الی المخطوبة)

حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تہاے اور اس کے درمیان موافقت اور اُلفت کا امکان زیادہ ہے۔

۳۵۶ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمْ الْمَرْأَةَ فَإِنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ۔ قَالَ: فَخَطَبْتُ جَارِيَةً فَلَكُنْتُ أَتَخَبَّأُ لَهَا حَتَّى رَأَيْتُ مِنْهَا مَا دَعَانِي إِلَى نِكَاحِهَا وَتَزَوَّجْتُهَا۔

(البوداؤد کتاب النکاح باب الرجل ينظر الى المرأة وهو يريد تزويجها)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب کسی جگہ رشتہ طے کرنا چاہے تو اگر ہو سکے تو پہلے اس لڑکی اور اسکی سیرت و عادت کے بارہ میں تحقیق کر لے حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جگہ رشتہ کرنا چاہا تو میں نے پہلے پوشیدہ طور پر اس کے بارہ میں معلومات حاصل کر لیں

اور پھر اس سے شادی کی۔

۳۵۷ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَلَاَحِقَ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ لَنَا قَدْ أُعْيَا فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ، فَقَالَ لِي مَا يَبْعِيرُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ عَيْيَ قَالَ: فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ وَدَعَالَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدْ آمَهَا يَسِيرُ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ، قَالَ أَفَتَبِيعُنِيهِ قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ - قَالَ: فَقُلْتُ: نَعَمْ! قَالَ: فَبِيعْنِيهِ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ عَلَى أَنْ لِي فَقَارَ ظَهْرِهِ حَتَّى أَبْلُغَ الْمَدِينَةَ. قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي عَرَّوْسُ فَاسْتَأْذَنَتُهُ فَأَذِنَ لِي، فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتَنِي خَالِي فَسَأَلَنِي عَنِ الْبَعِيرِ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيهِ فَلَا مَنِي، قَالَ: وَتَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: هَلْ تَزَوَّجْتَ بِكَرًا أَمْ ثَيْبًا؟ قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ ثَيْبًا. فَقَالَ: هَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكَرًا تَلَاَعِبَهَا وَتُلَاعِبَكَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! تُؤَوِّيَ وَالِدِي أَوْ اسْتَشْهَدَ وَلِي أَخَوَاتُ صِغَارٍ فَكِرْهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ بِمُثْلِهِنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيْبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ عَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِي  
ثَمَنَهُ وَرَدَّاهُ عَلَيَّ -  
در بخاری کتاب الجہاد باب استیذان

الرجل الامام وقوله انما المومنون الذين امنوا بالله ورسوله

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا۔ حضورؐ میرے قریب تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تمہارے اونٹ کو کیا ہوا جو چل نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا حضور! یہ چلنے سے عاجز ہو چکا ہے۔ حضورؐ نے اسے ہانکنا شروع فرمایا اور ساتھ ساتھ دُعا بھی فرماتے رہے یہاں تک کہ یہ اونٹ تیز چلنے لگا اس پر حضورؐ نے فرمایا اب تمہارا اونٹ کیسا ہے؟ میں نے عرض کیا حضور آپ کی برکت اور دُعا کے طفیل سے اب تیز چلنے لگا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ میرے پاس پانی لانے کیلئے اس اونٹ کے علاوہ کوئی اور اونٹ نہیں تھا لیکن میں نے شرمناک کہہ دیا کہ اس کو فروخت کروں گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا اسے میرے پاس فروخت کر دو۔ میں نے اس اونٹ کو حضورؐ کے پاس اس شرط پر فروخت کر دیا کہ مدینہ تک اس پر سوار ہو کر جاؤں گا۔ دورانِ سفر میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضور میری نئی نئی شادی ہوئی ہے مجھے مدینہ پہنچنے کی اجازت دیں۔ حضورؐ نے مجھے اجازت دی اور میں دوسرے لوگوں سے پہلے مدینہ میں آگیا۔ راستہ میں مجھے میرے ماموں بٹے انہوں نے اونٹ کے بارہ میں پوچھا کہ یہ مرلی اونٹ اب تیز کس طرح چلنے

لگا۔ میں نے تمام واقعہ انہیں سنایا (کہ حضورؐ نے اسے اس طرح اسکے لئے دعا کی حضورؐ کے پاس فروخت کرنے کا بھی ذکر سنایا) تو ماموں نے مجھے ملامت کی۔

حضورؐ سے جب میں نے اجازت مانگی تو حضورؐ نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے شادی کنواری لڑکی سے کی ہے یا بیوہ عورت سے۔ میں عرض کیا حضور! بیوہ عورت سے شادی کی ہے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تم نے کسی کنواری لڑکی سے شادی کرنی تھی، وہ تم سے کھلتی اور تم اس سے کھیلتے۔ میں نے عرض کیا۔ حضور! والد شہید ہو گئے اور پیچھے میرے لئے کئی چھوٹی چھوٹی بہنیں چھوڑ گئے ہیں۔ اس لئے میں نے پسند نہیں کیا کہ انہی جیسی میں بیوی گھر لے آؤں اور ان کی دیکھ بھال اور نگرانی کرنی والا کوئی نہ ہو۔ جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے۔ میں صبح صبح اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھے اسکی قیمت بھی عطا فرمائی اور اُونٹ بھی (تحفہ) دے دیا۔

۳۵۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

(بخاری کتاب النکاح باب لا یخطب علی خطبہ اخیه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے جب تک

اس کا فیصلہ نہ ہو جائے کہ وہ نکاح کریگا یا اس رشتہ کو چھوڑ دے گا۔

۳۵۹ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ يَعْنِي النِّكَاحَ

أَبْنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَشْهَدُ بِهِ

مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ

وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ

رَسُولُهُ۔

ا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَ لَا

تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ۔ (آل عمران: ۱۰۳)

ب۔ وَ اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ

كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا۔ (النساء: ۲)

ج۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا

يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَ

رَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔ (الاحزاب: ۷۱-۷۲)

(مسند الامام الاعظم کتاب النکاح)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے نکاح کے موقع پر اس طرح خطبہ نکاح پڑھا سکھایا ہے۔

کہ ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے سو ہم اسکی حمد کرتے

ہیں اور اُسی سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اس

سے ہدایت کے طلب گار ہیں کیونکہ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے اللہ گمراہ قرار دے اُسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ محمد اللہ کے بندے اور اُسکے رسول ہیں۔

اس کے بعد آپؐ نے ان آیات کے پڑھنے کی ہدایت فرمائی۔ جن کا ترجمہ یہ ہے کہ

الف - اے ایمان دارو! اللہ کا تقویٰ اسکی تمام شرائط کے ساتھ اختیار کرو اور تم پر صرف ایسی حالت میں موت آئے کہ تم پورے فرمانبردار ہو (آل عمران: ۱۰۳)

ب - اور اللہ کا تقویٰ اس لئے بھی اختیار کرو کہ اسکے ذریعے سے تم آپس میں ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور خصوصاً رشتہ داریوں (کے معاملہ) میں (تقویٰ سے کام لو) اللہ تم پر یقیناً نگران ہے۔ (النساء: ۲)

ج - اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو صاف اور واضح ہو بیچپدار نہ ہو (بلکہ سچی اور سیدھی سادھی ہو اگر تم ایسا کرو گے تو) اللہ تمہارے اعمال درست اور بھلائی کا حامل بنا دیگا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دیگا اور جو شخص اللہ اور اُسکے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرے والا اور فائز المرام ہے (الاحزاب: ۶۱-۶۲)



۳۹۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالْغُرْبَالِ۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب اعلان النکاح )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اچھی طرح اعلان کیا کرو۔ اور اس موقع پر چھاننی بجاؤ (یہ دف کی قسم کا بجانے کا ایک آلہ ہے)

۳۹۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ! مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهُوَ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهُو۔

(بخاری کتاب النکاح باب النسوة الاقربيات يهدين المودة الى زوجها )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک عورت کو دلہن بنا کر ایک انصاری کے گھر بھجوایا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ! انصاریوں کے اس موقع پر تم نے گانے بجانے کا اہتمام کیوں نہیں کیا حالانکہ انصاریوں کے موقع پر گانے بجانے کو پسند کرتے ہیں۔ یعنی ہلکے پھلکے اچھے گانے اور سنسی مذاق کا شریفانہ اہتمام شادی کے موقع پر پسندیدہ ہے یہ منع نہیں۔

آیات پڑھنے کی ہدایت ہے۔

سورہ نساء آیت ۲۰، سورہ احزاب آیت ۷۰، سورہ حشر آیت ۱۹

۳۶۲ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: انْكَحَتْ عَالِشَةُ  
ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ؟ قَالُوا: نَعَمْ! قَالَ: أَرْسَلْتُمُ  
مَعَهَا مَنْ يُعْتَنِي؟ قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ: إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزْلٌ فَلَوْ بَعَثْتُمُ مَعَهَا مَنْ  
يَقُولُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔

( ابن ماجہ البواب النکاح باب الغناء والدف )

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے  
کسی انصاری عزیزہ کی شادی کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس  
کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ کچھ نحفے تحائف بھی بھجوائے ہیں عرض کیا کہ  
حضور بھجوائے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجی ہیں حضرت  
عائشہؓ نے کہا کہ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انصار  
ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں تمہیں چاہیئے تھا کہ انہیں ایسی گانے  
والیاں بھیجتیں جو کہتیں اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔  
یعنی ہم تمہارے ہاں آئے ہیں ہمیں خوش آمدید کہو

۳۶۳ — عَنْ عَالِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتَا  
أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُجَهِّزَ فَاطِمَةَ  
حَتَّى نَدْخُلَهَا عَلَى عَلِيٍّ فَعَمَدْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَفَرَشْنَاهُ تَرَابًا  
لَيْنًا مِنْ إِعْرَاضِ الْبُطْحَاءِ ثُمَّ حَشَوْنَا مِرْفَقَيْنِ لِيُفَأَ فَنَفْشَاهُ

بَايِدُنَا ثُمَّ اطْعَمَنَا تَمْرًا وَ زَبِيْبًا وَ سَقَيْنَا مَاءً عَذْبًا وَ عَمَدُنَا  
اِلَى عُوْدٍ فَعَرَضْنَاكَ فِيْ جَانِبِ الْبَيْتِ لِيَلْقَى عَلَيْهِ الثُّوْبُ وَ  
يُعَلِّقُ عَلَيْهِ السَّقَاءُ فَمَا رَأَيْنَا عُرْسًا اَحْسَنَ مِنْ عُرْسِ فَاطِمَةَ۔

(ابن ماجہ کتاب النکاح باب الولیمة)

حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ فاطمہ کو (رخصتی کی غرض سے) دواہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے اس کے کمرے کو لیپ پوت کر ٹھیک کیا۔ تکیہ اور گدے نرم نرم کھجور کے چھلکوں کے تیار کئے۔ پھر ہم نے کھلنے کے لئے کھجور اور کشمش اور پینے کے لئے میٹھے پانی کا انتظام کیا اور ہم نے کپڑے اور مشکیزہ لٹکانے کیلئے ایک لکڑی کوٹنے میں کاٹری۔ اس طرح فاطمہ کی رخصتی سے بڑھ کر کوئی خوبصورت رخصتانہ ہم نے نہیں دیکھا۔

۳۶۴۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَثْرَ صُفْرَةٍ قَال: مَا هَذَا؟ قَالَ: اِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاجٍ مِنْ ذَهَبٍ۔ قَال: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمَ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(بخاری کتاب النکاح باب کیف یدعی للمتزوّج)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوفؓ پر زرد رنگ کا نشان دیکھا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ گٹھلی بھر سونا مہر میں رکھ کر میں نے ایک عورت سے

شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مبارک کرے، ولیمہ بھی کرو چاہے ایک بکری ذبح کرلو۔

۳۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَعْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ (مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الى دعوة وبخاری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شادی کی بدترین دعوت وہ ہے جس میں امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو چھوڑ دیا جائے۔ اور جو شادی کی دعوت کو قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔

۳۶۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِكُمْ۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق المرأة على زوجها)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔

۳۶۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اسْفَارِهِ، وَعَلَامٌ اسْوَدُ يُقَالُ  
لَهُ اَنْجَشَةٌ يَخْدُو، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ: يَا اَنْجَشَةُ! رُوَيْدَكَ سَوْقًا يَا لِقَوَارِيرِ -

(مسلم کتاب الفضائل باب فی رحمة النبی للنساء )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر  
میں جا رہے تھے اور ایک سیاہ رنگ کا غلام جس کا نام اَنْجَشَةُ تھا حدیٰ خوانی  
کر رہا تھا اور اس وجہ سے اونٹ تیز چلنے لگتے تھے۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا  
اے اَنْجَشَةُ! ذرا ٹھہر کر اور آہستہ حدیٰ خوانی کرو تاکہ اونٹ تیز نہ چلیں  
کیونکہ اونٹوں پر شیشے اور آہگینے ہیں یعنی نازک مزاج عورتیں سوار ہیں  
کیس ایسا نہ ہو کہ وہ گھبرانے لگیں اور ان کا نازک دل خوف محسوس کرے

۳۶۸ — عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ  
النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ وَ رَسُولُ  
اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَقَدْ اَزْدَتْ صَفِيَّةُ  
بِنْتُ حَيٍّ فَعَثَرَتْ نَاقَتَهُ فَصُرِعَا جَمِيعًا فَاقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، قَالَ: عَلَيْكَ الْمَرْأَةُ  
فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَ اَتَاهَا فَالْقَاهَا عَلَيْهَا وَ اَصْلَحَ لَهَا  
مَرْكَبَهُمَا فَرَكِبَا - (بخاری کتاب الجمادات والسيار باب ما يقول اذا رجع من الغزو)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ عسفان سے واپسی  
کے وقت ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ حضورؐ کے پیچھے

اونٹنی پر حضرت صفیہ بیٹی ہوئی تھیں۔ اونٹنی کے ٹھوکر کھانے کی وجہ سے دونوں گر پڑے۔ ابو طلحہ حضور کو سہارا دینے کیلئے پکے۔ حضور نے فرمایا۔ عورت کا خیال کرو۔ ابو طلحہ یہ سن کر منہ پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہ کے پاس آئے اور ان پر کپڑا ڈال دیا۔ پھر ان دونوں کے لئے سواری کو درست کیا۔ حضور اور حضرت صفیہ اس پر سوار ہو گئے۔

۳۶۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى وَآيَقَظَ امْرَأَتَهُ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ اللَّهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَآيَقَظَتْ زَوْجَهَا فَإِنْ أَبِي نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ۔

(البوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اُٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اُٹھائے، اگر وہ اُٹھنے میں پس و پیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اُٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اُٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا۔ اگر اس نے اُٹھنے میں پس و پیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اُٹھ کھڑا ہو۔

۳۷۰۔ وَ نَدَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ الْاَنْصَارِيَّةُ مَبْعُوْثَةٌ مِنْ مُؤْتَمِرِ نِسَائِي  
 كَانَ قَدْ عَقَدَ فَقَالَتْ: يَا بَنِي اَنْتَ وَ اُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَنَا  
 وَ اَوْدَةُ النِّسَاءِ اِلَيْكَ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ بَعَثَكَ اِلَى الرِّجَالِ  
 وَ النِّسَاءِ كَافَّةً، اَنَا مَعَشَرَ النِّسَاءِ مَحْصُوْرَاتٌ مَقْصُوْرَاتُ  
 قَوَاعِدُ بِيُوْتِكُمْ وَ حَامِلَاتُ اَوْلَادِكُمْ وَ اِنَّكُمْ مَعَشَرَ الرِّجَالِ  
 فَضَلْتُمْ عَلَيْنَا بِالْجُمُعِ وَ الْجَمَاعَاتِ وَ شُهُودِ الْجَنَائِزِ وَ الْحَجِّ بَعْدَ الْحَجِّ  
 وَ اَفْضَلَ مِنْ ذَٰلِكَ الْجِهَادِ فِي سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ اِنْ  
 اَحَدُكُمْ اِذَا خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ مُجَاهِدًا حَفَظْنَا لَكُمْ  
 اَوْلَادَكُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ وَ غَزَلْنَا اَثْوَابَكُمْ وَ رَبَّيْنَا اَوْلَادَكُمْ  
 اَفَنَشَارُكُمْ فِي هَذَا الْاَجْرِ وَ الْخَيْرِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَى اَصْحَابِهِ  
 بِوَجْهِهِ كُلِّهِ ثُمَّ قَالَ: هَلْ سَمِعْتُمْ مَسْأَلَةَ امْرَأَةٍ قَطُّ  
 اَحْسَنَ مِنْ مَسْأَلَتِهَا فِي اَمْرِ دِيْنِهَا؟ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ!  
 مَا ظَنُّنَا اَنَّ امْرَأَةً تَهْتَدِيْ اِلَى مِثْلِ هَذَا- فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ اِلَيْهَا  
 فَقَالَ: اِفْهَمِيْ اَيْتَهَا الْمَرْأَةُ! وَ اَعْلَمِيْ مَنْ خَلَفَكَ مِنَ النِّسَاءِ  
 اَنَّ حُسْنَ تَبَعْلِ الْمَرْأَةِ لِبُزُوْجِهَا يَعْدِلُ ذَٰلِكَ لَكَ كُلُّهُ -

( اُسْدُ الْغَابَةِ فِي مَعْرِفَةِ الصَّحَابَةِ ص ۳۹۹ الاستيعاب فِي مَعْرِفَةِ الْاَصْحَابِ )

ایک دفعہ اسماء بنت یزید انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں عورتوں کی تماشہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور میرے ماں  
 باپ آپ پر فدا ہوں میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر

ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقعہ حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع اجتماع میں شامل ہوتے ہیں، نماز جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور حب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی عرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں اور سُوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں، آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور اُنکی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں کیا مردوں کے ساتھ ہم ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں؟ جبکہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ حضورِ اسماء کی یہ باتیں سُن کر صحابہؓ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ہیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیار میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپ اسماءؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتونِ (محترم) اچھی طرح سمجھ لو اور جنگی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتادو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالتے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اسکے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر



ملتا ہے۔

۳۶۱۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا رَاضٍ عَنْهَا دَخَلَتْ الْجَنَّةَ۔ (ابن ماجہ کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأة)

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

۳۶۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ۔ (بخاری کتاب النکاح باب لا تأذن المرأة فی بیت زوجها الا بإذنه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر عورت نفلی روزے نہ رکھے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر کے اندر نہ آنے دے۔

۳۶۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ كُنْتُ امْرَأًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

(ترمذی کتاب النکاح باب حق الزوج علی المرأة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دے سکتا کہ وہ کسی دوسرے کو سجدہ کرے تو عورت کو کہتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

۳۷۴ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ نَقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، وَفِي رِوَايَةٍ: الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عَوَجٌ.

(بخاری کتاب الانبیاء باب خلق آدم وذینہ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کی بھلائی اور خیر خواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے یعنی اس میں پسلی کی طرح طبعی ٹیڑھاپن ہے، پسلی کے اوپر کے حصہ میں زیادہ کچی ہوتی ہے اگر تم اسکو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اگر تم اسے اس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو اس کا جو فائدہ ہے وہ تمہیں حاصل ہوتا رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو اور اس بارہ میں میری نصیحت مانو

ایک اور روایت میں ہے کہ عورت پسلی کی طرح ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ لیکن اگر اس کے ٹیڑھے پن کے باوجود اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرو گے تو

فائدہ اٹھا لو گے۔

۳۷۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَفْرَكُ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ .

( مسلم کتاب النکاح باب الوصیۃ بالنساء )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو اپنی مومنہ بیوی سے نفرت اور بغض نہیں رکھنا چاہیئے اگر اسکی ایک بات اُسے ناپسند ہے تو دوسری بات پسندیدہ ہو سکتی ہے (یعنی اگر اس کی کچھ باتیں ناپسندیدہ ہیں تو کچھ اچھی بھی ہوں گی۔ ہمیشہ اچھی باتوں پر تمہاری نظر رہنی چاہیئے۔)

۳۷۶ — عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَبْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا حَقُّ زَوْجَةٍ أَحَدِنَا عَلَيْهِ ؟ قَالَ : أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تُضْرِبَ الْوَجْهَ وَلَا تَقْبَحَ وَلَا تَهْجُرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ .

( ابو داؤد کتاب النکاح باب فی حق المرأة علی زوجها )

حضرت معاویہ بن حیدہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ! بیوی کا حق خاوند پر کیا ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جو تو کھاتا ہے اس کو بھی کھلا، جو تو پہنتا ہے اس کو بھی پہنا۔ اس کے چہرے پر نہ مار اور نہ اس کو بد صورت بنا۔

(اس کی کسی غلطی کی وجہ سے سبق سکھانے کیلئے) اگر تجھے اس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال۔

۳۷۷ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ، قِيلَ: أَيْ يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

(بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر وکفر دون کفریہ)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے آگ دکھائی گئی ہے۔ میں نے اس میں اکثر عورتوں کو بتلا پایا۔ کیونکہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا، کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں، بلکہ احسان ناشناسی کی مرتکب ہوتی ہیں اگر ساری عمر احسان کیا جائے اور پھر کوئی بات خلاف طبیعت وہ دیکھیں تو چیخ اٹھتی ہیں کہ میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی (مقصد یہ ہے کہ ناشکر گزری کی عادت کی وجہ سے گھر کا سکون غارت ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔ عورتوں کو اس سے بچنا چاہیئے اور جس میں ایسی عادت ہو اُسے ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔)

۳۷۸ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اُبْعَضُ الْحَلَالَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الطَّلَاقُ.

( ابو داؤد کتاب الطلاق باب فی کراہیۃ الطلاق وابن ماجہ )

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال اور جائز باتوں میں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض اور ناپسندیدہ بات طلاق ہے گو ضرورت کی بناء پر اس کی اجازت تو ہے لیکن ہے خدا کو سخت ناپسند۔

۳۶۹ — عَنْ عَائِشَةَ ۙ قَالَتْ : كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَ إِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ كَثُرَ حَتَّى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ : وَاللَّهِ ! لَا أُطَلِّقُكَ فَتَبَيَّنِي مَتَى وَلَا أُرِيكَ أَبَدًا قَالَتْ : وَكَيْفَ ذَاكَ ؟ قَالَ : أُطَلِّقُكَ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكَ أَنْ تَنْقُضِي رَاجِعْتُكَ فَذَهَبَتْ الْمَرْأَةُ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ : الطَّلَاقُ مَرَّتَانٍ فَإِمْسَاكِ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٍ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبِلًا مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ -

( ترمذی کتاب الطلاق مستدرک للحاکم ص ۲۶۹ )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (زمانہ جاہلیت میں) لوگوں

میں رواج تھا کہ ایک شخص اپنی بیوی کو جتنی بار چاہتا طلاق دے سکتا تھا کیونکہ طلاق دیگر عدت کے اندر رجوع کر لیتا اور بعض اوقات تو سو سو بار بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ طلاق دیتا اور پھر رجوع کر لیتا۔ ایک شخص نے ایک بار اپنی بیوی سے کہا کہ نہ میں تجھے اس طرح طلاق دوں گا کہ تو مجھ سے آزاد ہو جائے اور نہ تجھے اپنے گھر بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا، وہ کس طرح؟ اس نے کہا کہ اس طرح کہ تجھے طلاق دوں گا اور جب تمہاری عدت ختم ہونے لگے گی تو رجوع کر لوں گا اور اسی طرح کرتا رہوں گا۔ وہ عورت حضرت عائشہؓ کے پاس گئی اور اپنے خاوند کی اس زیادتی کا انکے پاس ذکر کیا۔ حضرت عائشہؓ خاموش رہیں کوئی جواب نہ دیا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے پاس اس عورت کی اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپؐ نے بھی کوئی جواب نہ دیا۔ مقررہ عرصہ ہی گزرا تھا کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں کہ آئندہ اس طرح دو مرتبہ طلاق دی جاسکتی ہے (یعنی پہلی طلاق کے بعد مرد عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے اس عورت سے نکاح کر سکتا ہے اگر رجوع یا نکاح کے بعد اس نے پھر طلاق دیدی تو اسے یہی اختیار حاصل ہوگا یعنی عدت کے اندر رجوع کر سکے گا اور عدت گزرنے کے بعد باہمی رضامندی سے نکاح کر سکے گا اگر اس نے اس دوسرے رجوع یا نکاح کے بعد پھر اس نے طلاق دیدی تو پھر نہ وہ رجوع

کر سکے گا اور نہ اس عورت سے نکاح کر سکے گا البتہ اگر عدت گزرتے کے بعد وہ عورت کسی اور سے شادی کر لے اور دوسرا مرد باہمی نباہ نہ ہو سکے کی وجہ سے اُسے طلاق دیدے تو پھر اگر پہلا مرد چاہے تو عورت کو رضامند کر کے اس سے تیسری بار شادی کر لے۔ (گویا طلاق اور رجوع کے اختیار کو محدود کر دیا گیا اور اس طرح جاہلیت کے اس بُرے رواج کو ختم کر کے ظالم خاوند سے عورت کی آزادی کی راہ آسان کر دی) چنانچہ اس قانون کے نازل ہونے کے بعد مسلمان اس ہدایت کی پابندی کرنے لگے اور جن لوگوں نے اس طرح طلاق دی ہوئی تھی وہ اس ظلم و زیادتی سے باز آ گئے۔

۳۸۰ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَارِيَةً يَكْرًا اتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا رَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(البوداؤد باب فی البکرین زوجہا البوہا ولا یشارہا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور بیان کیا کہ اس کے والد نے اُسکی شادی کی ہے اور یہ شادی اُسے ناپسند ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اختیار دیا کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور اگر چاہے تو اسے رد کر دے۔

۳۸۱ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً لَوْ فِی

عَنْهَا زَوْجُهَا وَلَهَا مِنْهُ وَلَدٌ، فَخَطَبَهَا عَمٌّ وَلَدَهَا إِلَى ابْنِهَا، فَقَالَتْ زَوْجِنِي فَأَبَى وَزَوْجَهَا مِنْ غَيْرِهِ بِغَيْرِ رِضَى مِنْهَا فَاتَّبَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَالَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ! زَوْجَتَهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْ عَمِّ وَلَدَهَا، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَزَوْجَهَا مِنْ عَمِّ وَلَدَهَا۔ (مسند الامام الاعظم كتاب النكاح ص ۱۳۷)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچہ کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا لیکن لڑکی کے والد نے اسکا رشتہ اسکی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضورؐ نے اسکے والد کو بلا کر دریافت کیا۔ اس کے والد نے کہا کہ اسکے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اسکا رشتہ کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتہ کو توڑ کر بچے کے چچے یعنی عورت کے دیور سے اسکا رشتہ کر دیا۔ (یعنی شادی کے معاملہ میں لڑکی کی پسند اور اسکی مرضی کو بھی مد نظر رکھنا چاہیئے۔)

۳۸۲ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا



فَقَضَىٰ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَّمْ يَظُرْهُ -

( بخاری کتاب الدعوات باب ما یقول اذا اتی اہله، مسلم )

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مباشرت کرتے وقت یہ دُعا مانگے : اللہ کے نام کے ساتھ، اے میرے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور اس بچے کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔ اگر ان کے لئے کوئی بچہ مقدر ہوا تو شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۳۸۳ — عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ غُلَامٍ مَرَّتَيْنِ يَعْصِيَتُهُ تَذْبِجُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِغِ وَ يُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى وَ فِي رِوَايَةٍ أَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى - ( ابن ماجہ البواب الذیائح باب العقیقہ )

حضرت سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر بچہ اپنے عقیقہ کا یا بندہ ہے یعنی پیدائش کے بعد اسے روحانی اور جسمانی آزار سے بچانا ضروری ہے اس لئے پیدائش کے ساتویں روز اس کی طرف سے قربانی ذبح کی جائے اور اسکا سر مونڈھا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس نوزائیدہ سے اس کی آلائش دور کرو۔

۳۸۴ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِأَسْمَائِكُمْ

وَأَسْمَاءُ آبَائِكُمْ فَأَحْسِنُوا أَسْمَاءَكُمْ۔

(الہوداؤد کتاب الادب باب فی تغییر الاسماء، مشکوٰۃ باب الاسماء)

حضرت ابو درداء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپ دادوں کے ناموں کے ذریعہ بلایا جائے گا۔ اس لئے اچھے نام رکھا کرو۔

۳۸۵ — عَنْ أَبِي وَهَبٍ الْجُثَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَسَمُّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ، وَاحْبَبُوا الْأَسْمَاءَ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَاصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَامٌ وَاقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمَرَّةٌ۔ (الہوداؤد کتاب الادب باب تغییر الاسماء)

حضرت ابو وہب جثمیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انبیاء علیہ السلام کے ناموں جیسے اپنے بچوں کے نام رکھو۔ اور عبد اللہ اور عبد الرحمن نام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور حارث اور ہمام بھی اچھے اور سچائی کے قریب نام ہیں لیکن حرب اور مرہ (انکے معنی لڑائی اور تلفی ہونے کی وجہ سے) بُرے نام ہیں۔

۳۸۶ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْإِسْمَ الْقَبِيحَ۔

(ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی تغییر الاسماء، مشکوٰۃ ص ۴۱۴)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

۳۸۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّكَ كَانَ يَقُولُ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ  
عَلَى الْفِطْرَةِ قَالُوا لَا يَهُودًا نَبِيٍّ وَيُنَصْرَانِيٍّ وَيُمَجْسَانِيٍّ كَمَا تُنَبِّجُ  
الْبَهِيمَةَ بِهَيْمَةٍ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ

(مسلم کتاب القدر باب معنی کل مولود یولد علی الفطر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ  
اُسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں یعنی قریبی ماحول سے بچے کا  
ذہن متاثر ہوتا ہے جیسے جانور کا بچہ صبح سالم پیدا ہوتا ہے، کیا تمہیں  
اُن میں کوئی کان کٹا نظر آتا ہے؟ یعنی بعد میں لوگ اسکا کان کاٹتے ہیں  
اور اُسے عیب دار بنا دیتے ہیں۔

۳۸۸ — عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ  
وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نَحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی ابواب البر والصلة باب فی ادب الولد)

حضرت ایوب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان  
کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے  
بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے

۳۸۹ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكِرْمُوا أَوْلَادَكُمْ وَاحْسِنُوا أَدَبَهُمْ

(ابن ماجہ البواب الادب باب بر الوالد )

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

۳۹۰ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَشْبَهَ سُمْتًا وَهَدْيًا وَدَلَالًا، وَفِي رِوَايَةٍ، حَدِيثًا وَكَلَامًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَاطِمَةَ كَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ إِلَيْهَا فَآخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ إِلَيْهِ فَآخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا۔ البوداؤد کتاب الادب باب فی القيام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر شکل و صورت، چال ڈھال اور گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ کسی اور کو نہیں دیکھا۔ فاطمہ جب کبھی حضور سے ملنے آتیں تو حضور ان کے لئے کھڑے ہو جاتے انکے ہاتھ کو پکڑ کر چومتے۔ اپنے بیٹھنے کی جگہ پر بٹھاتے۔ اسی طرح جب حضور ملنے کیلئے فاطمہ کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں۔ حضور کے دست مبارک کو بوسہ دینیں اور اپنی خاص بیٹھنے کی جگہ پر حضور کو بٹھاتیں۔

۳۹۱ — عَنْ ثَوْبَانَ بْنِ بُحْدَدٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْضَلُ دَيْنَارٍ يُنْفَقُهُ الرَّجُلُ دَيْنَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَدَيْنَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى دَابَّتِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدَيْنَارٌ يُنْفَقُهُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ (مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فضل النفقة على العیال والمملوک)

حضرت ثوبانؓ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزلو کردہ غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین پیسہ جو انسان خرچ کرتا ہے، وہ ہے جو وہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے یا اللہ کی راہ میں پالے جانوالے جانور کو کھلانے پلانے پر خرچ کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو جہاد میں اسکے شریک کار ہیں ان پر خرچ کرتا ہے۔

۳۹۲ — عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ الصَّدَقَةِ ابْتِئْتِكُمْ مَرْدُودَةً إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ۔

(ابن ماجہ البواب الادب باب بر الوالد والاحسان الى البنات)

حضرت سراقہ بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کیا میں تمہیں بہترین صدقہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ تمہاری مُطلّٰقہ یا بیوہ بیٹی جس کا تمہارے سوا اور کوئی کمانے والا نہ ہو، کی ضروریات کا خیال رکھنا بہترین صدقہ ہے۔

۳۹۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ نَجِيٍّ مَسْكِينَةٍ

تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَاطْعَمَتْهُمَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ  
 مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى قِيَمَا تَمْرَةً لَنَا كُلَّمَا فَاسْتَطَعَمَتْهَا  
 ابْنَتَاهَا فَشَقَّتْ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا  
 فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ  
 أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ - (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی جس  
 نے اپنی دو بچیاں اٹھا رکھی تھیں۔ میں نے اسکو تین کھجوریں دیں۔ اُسنے دونوں  
 بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دیدی اور ایک کھجور اپنے منہ میں ڈالنے لگی لیکن یہ کھجور  
 بھی اسکی بیٹیوں نے اس سے مانگ لی اس پر اس نے اسکے دو حصے کئے اور  
 ایک حصہ ایک کو اور دوسرا دوسری لڑکی کو دیدیا۔ مجھے اس کے مادرانہ پیار پر  
 تعجب ہوا اور میں نے اسکا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے  
 فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسکے اس فعل کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب  
 کر دی یا یہ فرمایا کہ اس شفقت کی وجہ سے اُسے آگ سے بچا لیا۔

## ماں باپ کی خدمت اور صلہ رحمی

۳۹۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ - قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ - قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أُمُّكَ - قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: أَبُوكَ - وَفِي رِوَايَةٍ، يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟ قَالَ: أُمُّكَ - ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أُمُّكَ ثُمَّ أَبُوكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ -

(بخاری کتاب الادب باب من احق الناس بحسن الصحبة و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا - تیری ماں - پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا - تیری ماں - اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا - تیری ماں - اس نے چوتھی بار پوچھا - پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا - ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار -

۳۹۵ - عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفٌ، قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ -

(مسلم کتاب البر والصلة باب رَغِمَ أَنْفٌ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مٹی میں ملے اس کی ناک! مٹی میں ملے اس کی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے) یعنی ایسا شخص قابلِ ندمت اور بد قسمت ہے لوگوں نے عرض کیا حضور! کونسا شخص؟ آپؐ نے فرمایا۔ وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر انکی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

۳۹۶ — عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لَحْمًا بِالْجِعْرَانَةِ إِذَا أُقْبِلَتْ امْرَأَةٌ حَتَّى دَنَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطَ رِداءَهُ فَجَلَسَتْ فَقُلْتُ: مَنْ هِيَ؟ فَقَالُوا هِيَ أُمُّهُ الَّتِي أَرْضَعَتْهُ۔  
( ابو داؤد کتاب الادب باب فی بر الوالدین )

حضرت ابو طفیلؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام جعرانہ میں دیکھا۔ آپؐ گوشت تقسیم فرما رہے تھے اس دوران ایک عورت آئی تو حضورؐ نے اس کے لئے اپنی چادر بچھا دی اور وہ عورت اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ خاتون کون ہے جس کی حضورؐ اس قدر عزت افزائی فرما رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی والدہ ہیں۔

۳۹۷ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ مِنْ أَبَرِّ الْبِرِّ صَلََةَ الرَّجُلِ



أَهْلَ دُودِ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُوَلِّيَ-

(مسلم کتاب البر والصلة والاداب باب صلة اصدقاء الاب والام ونحوها)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ جبکہ اسکا والد فوت ہو چکا ہو یا کسی اور جگہ چلا گیا ہو۔

۳۹۸ — عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ كَحَقِّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ -

(مراسیل ابنی داؤد باب فی بر الوالدین ص ۱۹)

حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے بھائی کا حق اپنے چھوٹے بھائیوں پر اس طرح کا ہے جس طرح والد کا حق اپنے بچوں پر (یعنی بڑا بھائی چھوٹے بھائی کے لئے بمنزلہ باپ کے ہے اس لئے اسکا ادب و احترام بھی واجب ہے۔

۳۹۹ — عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَ نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَلْ بَقِيَ مِنْ بَرِّ الْبَوَى شَيْءٌ أَبَرَّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَإِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا

وَصَلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُؤْصَلُ إِلَّا بِهِمَا وَ إِكْرَامُ صَدِيقَيْهِمَا۔

( ابوداؤد کتاب الادب باب فی برّ الوالدین )

حضرت ابواسید الساعدیؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ کا ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا کہ یا رسول اللہ والدین کی وفات کے بعد کوئی ایسی نیکی ہے جو میں ان کیلئے کر سکوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں کیوں نہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں کرو، ان کے لئے بخشش طلب کرو، انہوں نے جو وعدے کسی سے کر رکھے تھے انہیں پورا کرو۔ انکے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حُسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور انکے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

۴۰۰ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمُرِهِ وَيُزَادَ فِي رِزْقِهِ فَلْيَبِرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

( مسند احمد ص ۲۶۶ )

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور رزق میں فراوانی ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے والدین سے حُسن سلوک کرے (اور اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بنا کر رکھے) اور صلہ رحمی کی عادت

طالے۔

۴۰۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ أَوْ يُنْسَأَ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحمة)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جو شخص رزق کی فراخی چاہتا ہے یا خواہش رکھتا ہے کہ اسکی عمر اور ذکرِ خیر زیادہ ہو اُسے صلہ رحمی کا خلق اختیار کرنا چاہیئے یعنی اپنے رشتہ داروں سے بنا کر رکھنی چاہیئے۔

۴۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي قَرَابَةٌ أَصْلُهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحِبُّهُمْ إِلَيْهِمْ وَيُسَيِّئُونَ إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ۔ فَقَالَ: لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تَسْقُمُهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب صلة الرحم و تحريم قطيعتها)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ایسے رشتہ دار ہیں کہ اگر میں ان سے صلہ رحمی کروں اور بنا کر رکھوں تو وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ اگر حُسنِ سلوک کروں تو بدسلوکی سے

پیش آتے ہیں اور اگر میں ان کے حق میں بُر دباری سے کام لوں تو وہ میرے خلاف جہالت یعنی اشتعال انگیزی کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ آپؐ نے یہ سُن کر فرمایا۔ جیسا تو نے کہا ہے اگر تو ایسا ہی ہے تو تو ان کے مُنہ میں مٹی ڈالتا ہے۔ یعنی تیرا ہاتھ اوپر ہے نیرا احسان اُن پر ہے اور جب تک تو اس حالت میں ہے اُن کے خلاف اللہ تعالیٰ تیری مدد کرتا رہے گا۔

۴۰۳۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :  
جَاءَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ  
الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي قَدْ بَلَغَ  
بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتُهُ لِي  
أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلَاثِي مَالِي ؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ فَالْشَّطْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟  
فَقَالَ : لَا ، قُلْتُ : فَالْثُلُثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ : الثُّلُثُ وَالْثُلُثُ  
كَثِيرٌ أَوْ كَبِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ  
عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا  
وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللَّقْمَةِ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ  
قَالَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْلَفُ بَعْدَ أَصْحَابِي ؟ قَالَ إِنَّكَ  
لَنْ تُخْلَفَ فَتَعْمَلْ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا زِدَدْتَ بِهِ  
دَرَجَةً وَرِفْعَةً ، وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخْلَفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ  
وَيُضَرَّ بِكَ الْآخَرُونَ . اللَّهُمَّ أَمِّضْ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا

تَرَدَّهُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرِنِي  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَاتَ بِمَكَّةَ.

(بخاری کتاب الفرائض باب میراث البنات ، و مسلم )

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال مکہ میں میں بیمار پڑ گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لئے تشریف لائے۔ میں نے حضورؐ کی خدمت میں اپنی بیماری کھے شدت کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ میرے پاس کافی مال ہے اور ایک بیٹی کے سوا میرا کوئی قریبی وارث نہیں۔ کیا میں اپنی جائیداد کا دو تہائی حصہ صدقہ کر دوں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ اس پر میں نے درخواست کی کہ آدھا حصہ؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تیسرے حصہ کی اجازت دی جائے تو آپؐ نے فرمایا۔ ہاں، جائیداد کے تیسرے حصہ کی اجازت ہے اور اصل میں تو یہ تیسرا حصہ بھی زیادہ ہی ہے کیونکہ اپنے وارثوں کو خوشحال اور فارغ البال چھوڑ جانا اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تنگدست اور پانی پانی کے محتاج ہوں اور لوگوں سے مانگتے پھرے تم جو بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر خرچ کرو گے۔ وہ اپنے رشتہ داروں پر ہو یا دوسرے غرباء اور مساکین پر۔ اللہ تعالیٰ اس کا ثواب تمہیں ضرور دے گا۔ یہاں تک کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی عرض سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ بھی ڈالے تو اس کا بھی ثواب ملے گا۔ اس قسم کی گفتگو کے بعد میں نے حسرت کے رنگ میں عرض کیا کہ شاید میری یہ بیماری جان لیوا ثابت

ہو اور میں یہیں مکہ میں دفن کیا جاؤں اور اپنے دوسرے ساتھیوں کیساتھ واپس مدینہ نہ جاسکوں۔ اور اس طرح میری ہجرت نامکمل رہ جائے اور اس کا پورا ثواب حاصل نہ کرسکوں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ ثواب میں تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے۔ جو کام تم خدا تعالیٰ کی خاطر کرو گے۔ اسکی وجہ سے ثواب اور نعمت ضرور حاصل کرو گے اور شاید ظاہری لحاظ سے بھی تم پیچھے نہ رہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیا بعید ہے کہ وہ تمہیں شفاء دیدے اور تم ہمارے ساتھ مدینہ واپس جاؤ اور مختلف اقوام کو تم سے فائدہ پہنچے اور تیرے مقابل پر آئینوالے نقصان اٹھائیں اور ناکامی کا متہ دیکھیں۔ (حضورؐ کی یہ پیشگوئی حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انکو شفا دی۔ پھر قادیسیہ کے ہیر و بننے اور ایران فتح کرنے کی توفیق بخشی)۔ اسی گفتگو کے تسلسل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی کہ اے میرے خدا! تو میرے صحابہؓ کی ہجرت کے مقصد کو پورا فرما۔ یعنی وہ مدینہ کے ہی ہو رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ جس جگہ کو چھوڑ کر گئے تھے وہیں پچھلے قدم لوٹ آئیں۔ اے سعدؓ! تیری تو مجھے فکر نہیں، افسوس تو سعد بن خولہ کا ہے کہ وہ یہیں مکہ میں فوت ہو گئے اور واپس مدینہ نہ جاسکے

۴۰۴ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِّنَ أَيْدِ السُّفَلَى، وَابْدَأُ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنَى وَمَنْ يَسْتَعِفُّ لِحَقِّهِ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَعِنُ لِحَقِّهِ اللَّهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) نیچے والے ہاتھ (یعنی لینے والے ہاتھ) سے بہتر ہے۔ صدقہ و خیرات میں پہل اس شخص سے کرو جس کی پرورش کے تم ذمہ دار ہو۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو اپنی ضرورت کا خیال رکھ کر کیا جائے، یہ نہ ہو کہ آج اپنا مال صدقہ کر دے اور کل خود محتاج بن بیٹھے۔ اور جو سوال سے بچنے کی کوشش کریگا اللہ تعالیٰ اُسے اسکی توفیق عطا کریگا۔ اور جو غنا کا اظہار کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے غنی بنا دے گا۔

ہر اہم کام میں مشورہ لینے، سوچ سمجھ کر قدم اٹھانے  
اور

استخارہ کرنے کی ہدایت

۴۰۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔

(ترمذی ابواب الاستیذان والاداب باب ان المستشار مؤتمن)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔ یعنی مشورہ میں

دیانتداری اور خلوص ہونا چاہیئے۔

۴۰۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيْهَانِ هَلْ لَكَ خَادِمٌ؟ قَالَ لَا، قَالَ: فَإِذَا أَتَانَا سَبِيٌّ فَأُتِنَا فَأُوتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسَيْنِ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْ مِنْهُمَا. فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ اخْتَرْنِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّيُ وَاسْتَوِصْ بِهِ مَعْرُوفًا.

(ترمذی البواب الزهد باب ما جاء في معيشة اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الہیثم بن تیہان سے فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم ہے انہوں نے عرض کیا۔ نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب میرے پاس کوئی قیدی آئے تو آنا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو قیدی آئے تو اس وقت ابو الہیثم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان سے فرمایا کہ ان دو قیدیوں میں سے جو تمہیں پسند ہو وہ لے لو۔ ابو الہیثم نے عرض کیا حضورؐ میرے لئے آپؐ خود پسند فرماویں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ۔ کہ جس سے مشورہ مانگا جائے اُسے امین ہونا چاہیئے یعنی وہ صحیح مشورہ دے۔ پھر ایک قیدی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لے لو، یہ اچھا ہے میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے



دیکھا ہے اور پھر فرمایا اس سے اچھا سلوک کرتا۔

۴۰۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (تتمذی ابواب الجہاد باب ما جاء فی المشورة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (یعنی اہم معاملات میں آپ صحابہ سے مشورہ لیا کرتے تھے۔)

۴۰۸ — عَنْ ابْنِ غَنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبْنِي بُكَيْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا: لَوْ اجْتَمَعْتُمَا فِي مَشُورَةٍ مَا خَالَفْتُمَا۔

(مسند احمد بن حنبل ص ۳۳۴)

حضرت ابن الغنم الاشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا جب تم دونوں کوئی متفقہ مشورہ دیتے ہو تو پھر میں اُسکے خلاف نہیں کرتا۔ یعنی متفقہ مشورہ کی قدر کرتا ہوں۔

۴۰۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اسْتَشَارَكَ فَأَشْرَهُ بِالرُّشْدِ فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَقَدْ خُنْتَهُ۔ (مسند الامام الاعظم کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سے کوئی مشورہ مانگے تو اچھا مشورہ دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا تم نے خیانت سے کام لیا۔

۴۱۰ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي، قَالَ: خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّوْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَاْمُضْهُ وَإِنْ خِفْتَ عَيْنًا فَاْمْسِكْ ( مشکوٰۃ باب الحذر والثانی فی الامور )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کچھ نصیحت فرماویں۔ فرمایا جو کام کرو پہلے اس پر اچھی طرح غور و فکر کر لیا کرو۔ اگر تم سمجھو کہ بہتر اور فائدہ مند ہے تو کرو اور اگر سمجھو کہ اس کام کے کرنے میں گھٹا اور نقصان ہے تو اس سے رک جاؤ۔

۴۱۱ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا ذَرٍّ! لَا عَقْلَ كَالْتَّوْبِيرِ وَلَا دَرَعَ كَالْكَلْفِ وَلَا حُبَّ كَالْحُسْنِ الْخُلُقِ.

( بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوٰۃ باب الحذر والثانی فی الامور )  
حضرت ابو ذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مجھے فرمایا۔ ابو ذر! اچھی تدبیر اور عمدہ سوچ سے بڑھ کر کوئی عقل والی بات نہیں۔ اور برائی سے بچنا اصل پرہیزگاری ہے اور حسنِ خلق سے بڑھ

کر کوئی چیز محبوب بناتے والی نہیں۔

۴۱۲۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُولُ : إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ يَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي، وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي۔ أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاقْدِرْهُ لِي وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ۔ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي، وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَ اقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ۔ قَالَ : وَلْيُسَمِّيْ حَاجَتَهُ۔

( بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الاستخارة )

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہم امور میں استخارہ کا طریق اس طرح سکھایا کرتے تھے جیسے کوئی قرآن کا حصہ سکھا رہے ہوں۔ آپ فرماتے جب تم میں سے کوئی اہم کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر آخر میں یہ دعائیں لے۔ اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کا طلبگار ہوں۔ تجھ سے طاقت و قدرت چاہتا ہوں۔ تیرے فضل عظیم کا سوا

ہوں کیونکہ تو ہر چیز پر قادر ہے میں قادر نہیں۔ تو ہر بات کو جانتا ہے، میں نہیں جانتا۔ تو سارے علم رکھتا ہے اے میرے اللہ! اگر تیرے علم میں میرا یہ کام (کام کا نام لے سکتا ہے) میرے لئے دینی اور دنیوی ہر لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔ یا فرمایا یوں کہے کہ میری اب کی ضرورت اور بعد میں پیدا ہونیوالی ضرورت کے لحاظ سے بابرکت ہے تو یہ کام میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تیرے علم میں یہ کام میری دینی اور معاشی حالت کے لحاظ سے اور انجام کار کے اعتبار سے مُضر ہے۔ یا یوں فرمایا۔ اب کی ضرورت یا مستقبل کی ضرورت کے لحاظ سے میرے لئے مُضر ہے تو اس کام کو نہ ہونے دے اور اس کے ثمر سے مجھے بچالے، اور میرے لئے خیر جہاں بھی ہو، وہ مقدر فرما اور مجھے اس پر اطمینان بخش۔

## شہریت اور اس کے حقوق

۴۱۳ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَاللَّهُمَّ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَلَا تَخْتَلَفُوا فِي خَتَفِ قُلُوبِكُمْ وَإِيَّاكُمْ وَهَيْثَاتِ الْأَسْوَاقِ -

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء ليلي منكم اولو الاحلام )

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے صاحب فہم اور بڑی عمر والے افراد مجھ سے قریب رہا کریں، پھر درجہ بدرجہ عمر اور فہم والے افراد اور دیکھو آپس میں بغض، کینہ اور اختلافات نہ کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف ہو جائیگا (یعنی تم میں پھوٹ پڑ جائے گی) اور بازاروں میں شور و غوغا کرنے سے بچو۔

۴۱۴ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : غَطُّوا الْإِنَاءَ ، وَ أَوْكُوا السِّقَاءَ ، وَ اغْلِقُوا الْأَبْوَابَ ، وَ أَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُ سِقَاءً ، وَلَا يَفْتَحُ بَابًا ، وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً . فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَعْرِضَ عَلَى إِنَائِهِ عُوْدًا ، وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَاسِقَةَ تُضِرُّهُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ .

(مسلم کتاب الاشربہ باب الامر بتغطية الاناء۔)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے برتنوں کو ڈھانک کر رکھا کرو۔ مشکوں کا منہ بندھا رہے یعنی پینے کے پانی کو کھلے منہ نہ رکھو۔ اپنے دروازے رات کو بند رکھو۔ دیا بجھا کر سوو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو شیطان تمہاری مشک کا منہ کھول نہیں سکے گا۔ تمہارا دروازہ نہیں کھول سکے گا۔ برتن ننگا نہیں کر سکے گا یعنی تم ہر قسم کے نقصان سے بچ جاؤ گے۔ اگر کسی کے پاس برتن ڈھانکنے کیلئے کوئی چیز نہ ہو تو برتن پر آڑے انداز میں لکڑی ہی رکھ دو اور ایسا کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام

لو یعنی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھو۔ دیا جلتے رہنے سے یہ نقصان ہو سکتا ہے کہ گھر میں رہنے والے چوہے وغیرہ اسکی تہی گھسیٹ لے جائیں اور اس طرح آگ لگ جائے۔

۴۱۵ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطَّرِيقَاتِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدُّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ ، قَالُوا : مَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ . ( بخاری کتاب الاستیذان باب یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوتًا )

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم وہاں بیٹھنے پر مجبور ہیں، اس کے بغیر چارہ نہیں، ہم ان جگہوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم وہاں بیٹھنے پر مجبور اور مُصر ہو تو پھر راستے کو اس کا حق دیا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ راستے کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نظر نیچی رکھنا، دُکھ دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، نیک بات کی تلقین کرنا اور بُری بات سے روکنا۔

۴۱۶ — عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّه سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ

الْمَسْجِدِ فَاخْتَلَطَ الرِّجَالُ مَعَ النِّسَاءِ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ: اسْتَاخِزْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ  
أَنْ تَحَقِّقَنَّ الطَّرِيقَ عَلَيْكُنَّ بِحَاقَاتِ الطَّرِيقِ فَكَانَتْ الْمَرْأَةُ  
تَلْصُقُ بِالْجِدَارِ حَتَّى إِنْ ثَوْبَهَا لَيَتَعَلَّقُ بِالْجِدَارِ مِنْ تَصَوُّقِهَا بِهِ۔

• ابوداؤد کتاب الادب باب فی مثنی النساء فی الطريق (

حضرت ابی اُسَید انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد سے باہر جس وقت عورتیں گلی میں مردوں کے ساتھ  
مل کر بھیڑ کی شکل میں چل رہی تھیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ خواتین راستہ کے  
ایک طرف ہو کر یعنی فٹ پاتھ پر چلیں۔ یہ مناسب نہیں کہ وہ راستہ کی روک  
بن جائیں۔ ابواسید بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک  
طرف ہو کر دیوار کے ساتھ ساتھ ہو کر چلا کرئیں۔ بعض اوقات تو وہ استد  
دیوار کے ساتھ لگ کر چلتیں کہ ان کے کپڑے دیوار کے ساتھ الٹ الٹ جاتے  
۴۱۶ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا إِلَّا كَانَ مَا  
أَكَلَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ، وَلَا  
يَرْزُقُ أَحَدٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

(مسلم باب فضل الغرس والزرع و بخاری )

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جب کوئی مسلمان بھلدار درخت لگاتا ہے خواہ اس کا پھل کھایا جائے

یا چرایا جائے اس کے لگانے والے کو ثواب ملے گا اور وہ اسکی طرف سے صدقہ ہوگا۔ اسی طرح جو اسکی ہٹنیاں کاٹتا ہے اسکا بھی اسکو ثواب ملے گا، اور اسکی طرف سے صدقہ ہوگا۔

۴۱۸ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَا كُلُّ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَيْهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ

(ترمذی البواب الاحکام باب فی فضل الغرس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کرے اور اس کے لگائے ہوئے درخت یا کھیتی کی پیداوار انسان پرندے یا جانور کھائیں تو یہ اس درخت کے لگانے یا کھیتی کرنے والے شخص کی طرف سے صدقہ ہے۔

۴۱۹ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ذُلْهِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ، وَفِي رِوَايَةٍ، مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ: وَاللَّهِ! لَا نَحْيِيَنَّ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ. (مسلم کتاب البر والصدقة باب فضل ازالة الاذى عن الطريق)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو بنت میں پھر رہا تھا۔ اس نے صرف



یہ نیکی کی تھی کہ ایک کاٹے دار درخت کو جس سے راہ گزرتے والے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی تھی، راستے سے کاٹ دیا تھا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے راستے میں ایک درخت کی ٹکی ہوئی ٹہنی دیکھی جس سے مسلمانوں کو گزرتے وقت تکلیف ہوتی تھی۔ اس نے کہا۔ خدا کی قسم! میں اس ٹہنی کو کاٹ کر پرے ہٹا دوں گا تا کہ مسلمانوں کو یہ تکلیف نہ دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس (کے اس فعل) کی قدر کی اور اس کو بخش دیا۔

۴۲۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَىٰ نِصَالِهَا أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ - (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی النبل یدخل فی المسجد)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد یا بازار سے گزرے تو اپنے نیزہ کی آئی کو پکڑ لے ایسا نہ ہو کہ کسی مسلمان کو لگ جائے۔

۴۲۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلِّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلَبَ حَرْثٍ أَوْ مَا شِئَتْ - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلَبِ صَيْدٍ وَلَا مَا شِئَتْ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ قِيرَاطٍ كُلِّ يَوْمٍ -

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بلا ضرورت کتا رکھتا ہے ہر روز اس کے اعمال میں سے ایک قیراط کم ہو جاتا ہے۔ ہاں، انسان حسب ضرورت فصل یا ریوڑ وغیرہ کی رکھوالی کے لئے کتا رکھ سکتا ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ جو شخص شکاری کتے یا کھیتی اور پیشیوں کی رکھوالی کر نیوالے کتے کے سوا صرف شوقیہ کتا پالتا ہے اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہو جاتے ہیں۔

## پڑوس کے حقوق اور پڑوسی سے حسن سلوک

۴۲۲ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا زَالَ جَبْرِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورَثُهُ : (بخاری کتاب الادب باب الوصایا بالجار)

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریلؑ ہمیشہ مجھے پڑوسی سے حسن سلوک کی تاکید کرتا آ رہا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال ہوا کہ کہیں وہ اُسے وارث ہی نہ بنا دے۔

۴۲۳ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا

أَحْسَنْتُ أَوْ إِذَا أَسَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا سَمِعْتَ جَيْرَانَكَ يَقُولُونَ: قَدْ أَحْسَنْتَ، فَقَدْ أَحْسَنْتَ  
وَ إِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ: قَدْ أَسَأْتُ، فَقَدْ أَسَأْتُ.

(ابن ماجہ البواب الزهد باب ثناء الحسن)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھے کس طرح معلوم ہو کہ  
میں اچھا کر رہا ہوں یا بُرا کر رہا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں  
کو یہ کہتے ہوئے سُنو کہ تم بُرے اچھے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا طرزِ عمل اچھا ہے  
اور جب تم پڑوسیوں کو یہ کہتے سُنو کہ تم بُرے بُرے ہو تو سمجھ لو کہ تمہارا  
رویہ بُرا ہے۔

۴۲۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ  
لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ.

(ترمذی البواب البر والصلة باب ما جاء في الحق الجوار)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے  
وہ ساتھی اچھا ہے جو اپنے ساتھی کے لئے اچھا ہو۔ اور پڑوسیوں  
میں وہ پڑوسی بہترین ہے جو اپنے پڑوسی سے اچھا سلوک کرے۔

۴۲۵ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ  
مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب الوصیة بالجار والاضان الیه )

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے ابو ذر! جب تم کبھی اچھا سالن پکاؤ تو اسکا شور یا کچھ زیادہ کر لیا کرو اور  
اپنے پڑوسی کا بھی خیال رکھو یعنی کسی نہ کسی پڑوسی کو بھی اس میں سے  
سالن بھجواؤ۔

۴۳۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةً  
لِجَارَتِهَا وَلَوْ فَرَسِنَ شَاةً ۔

(بخاری کتاب الادب باب لا تحقرن جارة لجارتها )

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ  
کرے۔ اگر بکری کا ایک پایہ بھی بھیج سکتی ہو تو اسے بھیجنا چاہیئے۔ (اس  
میں نثرم کی کوئی بات نہیں۔)

۴۳۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ

خَيْرًا أَوْ لَيْسَ سَكْتُ - (بخاری کتاب الادب باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے یعنی سچا مومن ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اپنے جہان کا احترام کرے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلائی اور نیکی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔

۴۲۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ! وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ! وَاللَّهِ لَا يُؤْمِنُ! جَارُهُ بَوَائِقَهُ - (بخاری کتاب الادب باب اثم من لا یؤمن جارة بوائقه)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم! وہ شخص مومن نہیں ہے۔ آپ سے پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ! کون مومن نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا۔ وہ جس کا پڑوسی اسکی شرارتوں اور اس کے اچانک واروں سے محفوظ نہ ہو۔

۴۲۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ مِرَآةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ

أَخُو الْمُؤْمِنِ يَكْفُ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَ يَحْوَطُهُ مِنْ وَرَائِهِ۔

(البداء کتاب الادب باب فی النصیحة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دوسرے مومن کے لئے آئینہ ہے یعنی اپنا آپ اس میں دیکھتا ہے۔ اور ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے۔ اپنے بھائی کا مال و متاع ضائع کرنے سے بچو اور اسکی غیر حاضری میں اس کے مال کی دیکھ بھال کرو۔

## صفائی اور نظافت

۴۳۰ — عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

(مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طہارت، پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۴۳۱ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ بِطَيْبٍ فَلْيَصِبْ مِنْهُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب الادب ص ۳۱)

حضرت جابر رضیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہیں کوئی دوست بطور تحفہ خوشبودے تو اسے قبول کرو اور اسے استعمال کرو۔

۴۳۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْفِطْرَةُ خَمْسٌ - أَوْ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : الْخِثَانُ ، وَإِلَا سِتْحَدَادُ ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ - (بخاری کتاب اللباس باب قص الشارب ومسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پانچ باتیں فطرتِ انسانی میں رکھی گئی ہیں۔ ختنہ کرنا، زیر ناف بال لینا، ناخن اتروانا، بگلوں کے بال لینا اور مونچھیں تراشنا۔

۴۳۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ ، وَالسَّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبِرَاجِمِ ، وَتَنْفُ الْإِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ ، وَابْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ الرَّادِيُّ : وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمُضْمَضَةُ ، قَالَ وَكَيْفُ ، وَهُوَ أَحَدُ رُؤَايَةٍ : ابْتِقَاصُ الْمَاءِ لِيَعْنِيَ الْإِسْتِنْجَاءَ -

(مسلم کتاب الطہارت باب خصال الفطرة)

حضرت عائشہ رضی بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دس باتیں فطرتِ انسانی میں داخل ہیں۔ مونچھیں تراشنا، داڑھی

رکھنا، مسواک کرنا، پانی سے ناک صاف کرنا، ناخن کٹوانا، انگلیوں سے کپڑے پورے صاف رکھنا، بغلوں کے بال لینا، زیر ناف بال لینا، استنجا کرنا۔  
 راوی کہتا ہے کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں، شاید وہ (کھاتے کے بعد) گُلی کرتا ہے۔

۴۴۴ — عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ تَائِرُ الرَّاسِ وَاللَّحْيَةِ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَأْمُرُهُ بِإِصْلَاحِ شَعْرِهِ وَلَحْيَتِهِ فَقَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَيْسَ هَذَا خَيْرًا أَوْ يَأْتِي أَحَدُكُمْ وَهُوَ تَائِرُ الرَّاسِ كَأَنَّهُ شَيْطَانٌ۔

( مؤطا امام مالک - جامع ماجاء فی الطعام والشراب واصلاح الشعر )

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص پر اگندہ بال اور بکھری داڑھی والا آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اشارہ سے سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ سر کے اور داڑھی کے بال درست کرو۔ جب وہ سر کے بال ٹھیک ٹھاک کر کے آیا تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کیا یہ بھلی شکل بہتر ہے یا یہ کہ انسان کے بال اس طرح بکھرے اور پر اگندہ ہوں کہ شیطان اور مجھوت لگے۔



## بیت الخلاء میں جانیکے متعلق ہدایات

۴۴۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخُلَاءَ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْنِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری کتاب الدعوات

باب الدعاء عند الخلاء، بخاری کتاب الوضوء باب مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخُلَاءِ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جانے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: اے میرے خدا میں تیری پناہ چاہتا ہوں، نقصان پہنچانے والے گندے خیالات اور جراثیم سے اور نقصان پہنچانے والی گندگیوں اور بیماریوں سے۔

۴۴۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخُلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِذَا وَءٌ مِنْ مَاءٍ وَعَنْزَةٌ يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ۔

(بخاری کتاب الوضوء باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء ص ۱۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے تو میں اور ایک اور لڑکا پانی کا ٹوٹا اور آپ کی چھڑی اٹھائے ہوتے۔ حضور فراغت کے بعد پانی سے استنجا کرتے۔

۴۴۷۔ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطَ  
فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُؤَلِّهَا ظَهْرَهُ -

( بخاری کتاب الوضوء باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول )

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قضاے حاجت کے لئے بیٹھ  
تو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرے اور نہ اپنی پیٹھ۔

۴۳۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهُوَ اللَّعَانَيْنِ  
قَالُوا: وَمَا اللَّعَانَتَانِ؟ قَالَ: الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ  
النَّاسِ أَوْ ظَلَمَهُمْ -

(مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن التخلی فی الطریق والظلال)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا دو لعنتی کاموں سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ لعنت کا مستحق بنانے  
والے وہ دو کام کون سے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگوں کی گزرگاہ میں  
پاخانہ پھرنایا ایسی سایہ دار جگہ میں پاخانہ کرنا جہاں لوگ آکر آرام  
کے لئے بیٹھتے ہوں۔

## سونے اور بیدار ہونے کے آداب

۴۳۹ — عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَ وَجْهِيْ اِلَيْكَ، وَ فَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ، وَ اَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَ لَا مَنْجِيْ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ - (بخاری کتاب الدعوات باب النوم علی الشق الايمن)

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر سونے کے لئے جاتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دُعا مانگتے۔ اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے حوالے کرتا ہوں، اپنی آبر و تیرے سپرد کرتا ہوں، اپنے سب معاملات تیرے حوالے کرتا ہوں اور تجھے اپنا سہارا بناتا ہوں۔ تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھی سے ڈرتا ہوں۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اور نہ ہی کوئی جائے نجات۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لاتا ہوں جو تو نے اتاری ہے اور تیرے اس نبی پر بھی ایمان لاتا ہوں جو تو نے بھیجا ہے۔

۴۴۰ — عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ  
تَحْتَ خَدِّهِ يَقُولُ : اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا ، وَإِذَا  
اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ  
النُّشُورُ - ( بخاری کتاب الدعوات باب وضع اليد تحت الخد اليمانی )

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات  
کے وقت سونے کے لئے جب بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ  
لیتے اور پھر یہ دُعا مانگتے - اے اللہ! میں تیرے نام کی مدد سے مرتا ہوں  
اور زندہ ہوتا ہوں یعنی سوتا ہوں اور جاگتا ہوں - جب آپؐ بیدار ہوتے  
تویہ دُعا مانگتے ، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرنے  
کے بعد زندہ کیا اور اسکے پاس ہی سب تے جا اکٹھے ہوا ہے۔

۴۴۱ — عَنْ حُذَيْفَةَ وَابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا : كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَدَّى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ :  
بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَحْيَا وَ أَمُوتُ ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ : الْحَمْدُ  
لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ -

( بخاری کتاب الدعوات باب مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ )

حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سونے کیلئے بستر پر تشریف لے جاتے تو اس طرح دُعا کرتے  
اے میرے اللہ! میں تیرے نام کی برکت سے زندہ ہوتا ہوں اور مرتا ہوں  
یعنی بیدار ہوتا ہوں اور سوتا ہوں - اور جب آپؐ بیدار ہوتے تویہ دُعا

مانگتے۔ اس اللہ کی میں حمد و ثناء کرتا ہوں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف سب تے لوٹ کر جانا ہے۔

۴۴۲۔ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ؛ وَفَوَضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَ اَلْجِئْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَعْبَةً وَ رَهْبَةً اِلَيْكَ، لَا مَلْجَا وَلَا مُنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ، اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ؛ فَإِنَّكَ إِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ وَقُلْ وَذَكَرْتَ خَوْفَهُ ثُمَّ قَالَ: وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَقُولُ۔

(مسلم کتاب الذکر باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے میاں! جب تم اپنے بستر پر آرام کرتے کیلئے آؤ تو یہ دُعا کرو۔ اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، میں نے اپنا رخ تیری طرف پھیر لیا، میں نے اپنا سب کچھ تیرے سپرد کر دیا، میری پشت پناہ تو ہی ہے، تیری طرف رغبت رکھتا ہوں اور تجھ سے ڈرتا ہوں، نہ کوئی جائے پناہ

ہے نہ کوئی جائے نجات مگر تو ہی۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل کی اور تیرے اس نبی کو مانا جس کو تو نے بھیجا۔ یہ دعا سکھانے کے بعد حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تو یہ دعا پڑھ کر سویا اور اسی رات فوت ہو گیا تو فطرتِ صحیحہ پر تیری وفات ہوگی اور اگر صبح زندہ اٹھا تو نیکی اور بھلائی تیرے مقدر میں ہوگی۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جب تو بستر پر لیٹنے لگے تو پہلے وضو کر جس طرح نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر دائیں پہلو پر لیٹ جا اور پھر یہ دعا پڑھ یہ سب سے آخر میں ہو اس کے بعد کوئی بات چیت نہ کی جائے۔

۴۴۳۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَامَ مِنَ التَّوَمْرِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ - (بخاری کتاب الجمعة باب السواک يوم الجمعة)  
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوکر اٹھتے تو مسواک سے اپنے منہ کو صاف کرتے۔

۴۴۴۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَأَمَّرَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ - (ترمذی البواب الاداب )

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے جس پر پردہ کی دیوار نہ ہو۔  
۴۴۵۔ عَنْ ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

اِحْتَرَقَ بَيْتُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى اَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ ، فَلَمَّا  
حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَأْنِهِمْ قَالَ:  
إِنَّ هَذِهِ النَّارَ عَذَابٌ لَكُمْ فَإِذَا انْمَتُّمْ فَاطْفِقُواْ-

بخاری کتاب الاستیذان باب لا یتک النار فی البیت عند النوم

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ  
مدینہ کے ایک آدمی کا گھر رات کے وقت جل گیا۔ حضور صلی اللہ  
علیہ وسلم کو جب اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو آپ نے فرمایا آگ  
تمہاری دشمن ہے، آگ کو اچھی طرح بجھا کر سویا کرو۔

## آدابِ کلام

۴۴۶ — عَنْ أَبِي جَرْدٍ جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ : رَأَيْتُ رَجُلًا يَصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَأْيِهِ - لَا يَقُولُ شَيْئًا  
إِلَّا صَدَرُوا عَنْهُ ، قُلْتُ : مَنْ هَذَا ؟ قَالُوا : رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قُلْتُ : عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ !  
مَرَّتَيْنِ - قَالَ : لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ ، عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ  
الْمَوْتَى - قُلْ : السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ - قُلْتُ : أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ؟  
قَالَ : أَنَا رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي إِذَا أَصَابَكَ ضَرْبٌ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ  
عَنْكَ ، وَإِذَا أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهُ أَنْيَتَهَا لَكَ ، وَإِذَا

كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاغِبَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّ  
عَلَيْكَ ، قَالَ : قُلْتُ : اِعْمِدْ إِلَيَّ - قَالَ : لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا ، قَالَ :  
فَمَا سَبَيْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا ، وَلَا بَعِيرًا ، وَلَا شَاةً -  
وَلَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا ، وَإِنْ تَكَلَّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ  
مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهَكَ ، إِنَّ ذَلِكَ مِنَ الْمَعْرُوفِ ، وَارْفَعُ إِزَارَكَ  
إِلَى نِصْفِ السَّاقِ ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكُعْبَيْنِ ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ  
الْإِزَارِ ، فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ ،  
وَإِنْ أَمُرُؤُ شَتَمَكَ أَوْ عَتَرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ  
بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذَلِكَ عَلَيْهِ -

( ابو داؤد کتاب اللباس باب ماجاء فی اسبال الازار )

حضرت ابو جہری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص  
کو دیکھا کہ لوگ اس سے ہدایت اور مشورہ طلب کرنے کیلئے آتے ہیں  
یعنی وہ مرجع عوام ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔  
میں نے پوچھا یہ کون ہے ؟ لوگوں نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔  
چنانچہ میں آگے بڑھا اور دو دفعہ عَلَیْكَ السَّلَامُ کے الفاظ کہے۔ اس  
پر حضورؐ نے فرمایا یوں سلام نہ کرو، یہ تو مردوں کا سلام ہے۔ زندوں کا  
سلام السَّلَامُ عَلَیْكَ ہے یعنی 'سلامتی ہو آپ پر' جابر کہتے ہیں پھر  
میں نے عرض کیا۔ کیا آپ اللہ کے رسول ہیں ؟ آپ نے فرمایا ہاں !  
میں اُس اللہ کا رسول ہوں کہ جب تجھے کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور تُو



اس سے دُعا کرتا ہے تو وہ تیری دُعا کو سُنتا ہے اور اس تکلیف کو دُور کر دیتا ہے اور جب تجھے قحط سالی سے دوچار ہونا پڑے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیرے کھیت ہرے بھرے کر دیتا ہے اور جب تو کسی بیابان جنگل میں ہو اور تیری سواری گم ہو جائے اور تو اس سے دعا کرے تو وہ تیری سواری تجھے واپس دلا دیتا ہے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا کسی کو کالی نہ دو چٹائی نہ اس کے بعد میں نے کسی کو کالی نہیں دی۔ نہ کسی آزاد کو اور نہ کسی غلام کو نہ کسی اونٹ کو نہ کسی بکری کو۔ اسی طرح آپؐ نے یہ بھی فرمایا۔ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، یلشاست اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے بات کرنا بھی نیکی ہے۔ اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اونچا باندھو۔ اگر ایسا نہ کر سکو تو زیادہ سے زیادہ ٹخنوں تک رکھ سکتے ہو اس سے نیچے لٹکانا ٹھیک نہیں کیونکہ تہبند کا زمین پر گھسٹنا تکبر کا انداز ہے اور اللہ تعالیٰ تکبر پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی آدمی تجھے کالی دے یا ایسی کمزوری کا طعنہ دے جو تجھ میں ہے تو تو اس کے مقابلے میں اُسے ایسے عیب کا طعنہ نہ دے جو تیرے علم کے مطابق اس میں ہے تو اس شخص کی زیادتی کا سارا وبال اُسی پر پڑے گا۔ (وہی نقصان اٹھائے گا اور تم اللہ تعالیٰ کے حضور سے صبر کا اجر پاؤ گے)۔

۴۴۰۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ: مَا النَّجَاةُ؟ قَالَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ زِينَتَكَ وَكُنْ عَنَّا

بَيْتُكَ وَابْنِكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ۔

(ترمذی البواب الزهد - باب ما جاء في حفظ اللسان م)

حضرت عقیبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا نجات اور بچاؤ کی بہترین راہ کیا ہے آپؐ نے فرمایا۔ اپنی زبان کو روک کر رکھو اپنا گھر مہمانوں کے لئے کھلا رکھو اور اپنی غلطیوں پر تادم ہو کر خدا کے حضور رویا کرو ۴۴۸ — عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُوبَى لِمَنْ مَلَكَ لِسَانَهُ وَوَسَّعَهُ بَيْتُهُ وَبَكَى عَلَى خَطِيئَةٍ۔ (الترغيب والترهيب)

الترغيب في العزلة ص ۲۲ بحوالہ طبرانی فی الاوسط)

حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اس کے قابو میں ہو اس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور تادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

۴۴۹ — عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَيْسَرِ الْعِبَادَةِ وَأَهْوَنِهَا عَلَى الْبَدَنِ، الصَّمْتُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ۔ (الترغيب والترهيب، الترغيب في الخلق الحسن و

فضله ص ۱۸۳ - بحوالہ ابن ابی الدنيا فی کتاب الصمت)

حضرت صفوان بن سلیم رضیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی آسان عبادت نہ بتاؤں جو بجالانے کے لحاظ سے بڑی ہلکی ہے۔ خاموشی اختیار کرو بے ضرورت بات نہ کرو اور لچھے اخلاق اپناؤ۔

## آداب و امثال

۴۵۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قِيلَتْ الْمَاءُ فَاثْبُتَتْ الْكَلَاءُ، وَالْعُشْبُ الْكَثِيرُ، وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءُ فَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قَيْحَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تَنْتِثُ كَلَاءً، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقَهُ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ - (مسلم کتاب الفضائل باب بیان مثل ما بعث به النبی صلی

اللہ علیہ وسلم من الہدی والعلم )

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت اور علم دیکر مبعوث فرمایا ہے اسکی مثال اس بارش کی سی ہے جو زمین پر برسی اس زمین کے اچھے حصے نے اس بارش کا اثر قبول کیا۔ فصل اچھی ہوئی، چارہ اور گھاس خوب اُگا زمین کی ایک اور قسم ایسی ہوتی ہے جو پانی روک لیتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ خود یہ پانی پیتے ہیں، اپنے جانوروں کو پلاتے ہیں اور اپنی کھیتیاں سیراب کرتے ہیں۔ زمین کی ایک تیسری قسم ہوتی ہے چٹیل، شور اور ویران۔ نہ پانی کو روک سکتی ہے، نہ فصل اور گھاس اُگا سکتی ہے۔ پس اسی مثال کے مطابق ایک شخص ایسا ہوتا ہے جو دین کو سمجھ کر حاصل کرتا ہے، اس سے فائدہ اٹھاتا ہے اور جو کچھ اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اسے خود بھی سیکھتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے اور چٹیل زمین کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اس ہدایت کو نہ سراٹھا کر دیکھا نہ اس پر توجہ دی اور اللہ تعالیٰ نے جو ہدایت دیکر مجھے بھیجا ہے اسے قبول نہ کیا۔

## شعر و شاعری

۴۵۱ — عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: إِنَّ مِنَ الْبَيِّنَاتِ سِحْرًا وَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا وَإِنَّ  
مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا وَإِنَّ مِنَ الْقَوْلِ عِيَالًا۔

( البوداؤد کتاب الادب باب ما جاء في الشعر )

حضرت بریدہ رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض باتیں جادو کی طرح اثر انگیز ہوتی  
ہیں اور بعض علم مراحل جہالت کا مظہر ہوتے ہیں اور بعض شعر حکمت  
اور دانائی کے مضامین سے پُر ہوتے ہیں اور بعض باتیں کہنے والے  
کے لئے مصیبت اور وبال کا باعث بن جاتی ہیں۔

۴۵۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّعْرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ  
قَبِيحٌ۔ (۱۔ دارقطنی باب خبر الواحد ليوجب العمل ۱۵۵)

۲۔ مشکوٰۃ باب البیان والشعر )

حضرت عائشہ رضی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس شعر کے اچھے یا بُرے ہوتے کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ شعر  
ایک اندازِ کلام ہے جو اشعار عمدہ اور پاکیزہ مضامین پر مشتمل ہیں وہ  
اچھے ہیں اور جو گھٹیا اور فحش مطالب کے حامل ہیں وہ بُرے اور  
مخرب اخلاق ہیں۔

۴۵۳۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ:  
هَلْ مَعَكَ مِنْ شَعْرِ أُمِّيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ؟ قُلْتُ:  
نَعَمْ! قَالَ: هِيْءُ، فَأَنشَدْتُهُ بَيْتًا. فَقَالَ: هِيْءُ، ثُمَّ أَنشَدْتُهُ بَيْتًا  
فَقَالَ: هِيْءُ، حَتَّى أَنشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ. (مسلم كتاب الشعر)

حضرت عمرو بن شریذ اپنے والد شریذؓ سے بیان کرتے ہیں کہ  
انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے  
سواری پر بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے مجھے فرمایا کہ تمہیں اُمیہ بن ابی صلت  
کے اشعار یاد ہیں میں نے عرض کیا حضورؐ یاد ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تو کچھ سناؤ  
میں نے کچھ اشعار سنائے۔ حضورؐ نے مزید سنانے کا ارشاد فرمایا میں نے  
کچھ اور اشعار سنائے حضورؐ نے فرمایا کچھ اور، میں نے حضورؐ کو اس طرح  
تقریباً ایک سو شعر سنائے۔

۴۵۴ — عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ أَنْزَلَ فِي  
الشَّعْرِ مَا أَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ  
الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهِ وَلِسَانِهِ وَالَّذِي لَفِصِي بِيَدِهِ نَكَاتًا  
تَرْمُوْنَهُمْ بِهِ نَضْحَ النَّبْلِ. (مشکوٰۃ باب البیان والشعر)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی  
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضورؐ شعر اور شعراء کے بارہ میں جو اللہ تعالیٰ  
نے نازل فرمایا ہے اس کا علم تو حضورؐ کو ہے (پھر میں کس طرح بذریعہ اشعار

کفار کی ہجو لکھوں) اس پر آپؐ نے فرمایا مومن کبھی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور کبھی زبان سے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم اسوقت (بذریعہ ہجو یا اشعار) ایک طرح سے انہیں تیروں سے چھلنی کر رہے ہو۔

۴۵۵۔ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَّتْ إَصْبَعُهُ فَقَالَ:

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إَصْبَعٌ دَمِيَّتْ ۖ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ  
(مسلم کتاب الجہاد باب ما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اذی

المشرکین والمنافقین)

حضرت جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک فوجی معرکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی زخمی ہو گئی تو آپؐ نے انگلی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھا۔

هَلْ أَنْتَ إِلَّا إَصْبَعٌ دَمِيَّتْ ۖ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتُ  
یعنی تو تو ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں اس تکلیف سے دوچار ہوئی ہے۔

## تفریح و مزاح اور ورزش

۴۵۶ — عَنْ قَتَادَةَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، هَلْ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْإِيمَانُ فِي قُلُوبِهِمْ أَعْظَمُ مِنَ الْجَبَلِ - وَقَالَ بِلَالُ ابْنِ سَعْدٍ: أَذْرَكْتُهُمْ يَشْتَدُّونَ بَيْنَ الْأَعْرَاضِ وَ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا كَانَ اللَّيْلُ كَانُوا رُهْبَانًا.

( مشکوٰۃ باب الضحك م۳ )

حضرت قتادہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا کہ کیا آنحضرتؐ علی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کبھی ہنستے بھی تھے؟ انہوں نے جواب دیا۔ ہاں ہنستے تھے اور ایمان ان کے دلوں میں پہاڑ سے بھی عظیم تر تھا اور بلالؓ بن سعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں تیر اندازی کی مشق کرتے اور اس دوران ایک دوسرے پر ہنستے بھی دیکھا یعنی وہ بڑے زندہ دل اور خوش مزاج تھے۔ لیکن جب رات ہوتی تو وہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں اسے طرح محو ہوتے گویا وہ تارک الدنیا ہیں۔

۴۵۷ — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُومُ مِنْ مُصَلَّاهُ الذُّنَى يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ



قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ  
فَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(مسلم کتاب الفضائل باب تبسمه صلى الله عليه وسلم وحسن عشرته) کتاب

الصلوة باب فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح و فضل المساجد

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نماز فجر کے بعد سورج نکلنے تک مصلے پر تشریف فرما رہتے۔ جب  
سورج نکل آتا تو آپؐ اٹھ جاتے۔ اس وقت حضورؐ کے صحابہ بیٹھے آپس میں  
باتیں کرتے رہتے اور ایام جاہلیت کے واقعات یاد کر کے ہنستے اور حضورؐ  
بھی انکی باتیں سنکر مسکراتے۔

۴۵۸ - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَالَسْتُ  
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ  
أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشَّعْرَ وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ  
الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ -

(ترمذی کتاب الادب - باب ما جاء في انشاد الشعر)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی مجلس میں سو سے زیادہ دفعہ بیٹھنے کی سعادت ملی۔ آپؐ کے  
صحابہؓ ان مجالس میں (بعض اوقات) ایک دوسرے کو شعر بھی سناتے اور جاہلیت  
کے زمانہ کے واقعات کا ذکر بھی ہوتا۔ آپؐ خاموش (بیٹھے باتیں سنتے) رہتے  
اور بعض اوقات انکی خوشی میں شامل ہونے کیلئے تبسم بھی فرماتے۔

۴۵۹ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوكَ أَوْحَيْنِ وَ فِي سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتْ رِيحٌ فَكَشَفَتْ تَاجِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتِ بَعَائِشَةَ لُعِبَ. فَقَالَ: مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ: بَنَاتِي وَرَأَى بَيْنَهُنَّ فَرَسًا لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي أَرَى وَ سَطَمْتِ؟ قَالَتْ: فَرَسٌ، قَالَ: وَمَا هَذَا الَّذِي عَلَيْهِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: جَنَاحَانِ، قَالَ: فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ! قَالَتْ: أَمَا سَمِعْتِ أَنَّ بَسْلِيمَانَ خِيَلًا لَهَا أَجْنِحَةٌ، قَالَتْ: فَضَجْتُ حَتَّى رَأَيْتُ نَوَاجِدًا - ( ابو داؤد كتاب الادب باب في اللعب بالبنات ص ۳۱۹ )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک یا غزوہ حنین سے واپس تشریف لائے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کمرہ کی الماری کے سامنے پردہ پڑا ہوا تھا۔ ہوا چلی تو پردہ ہٹا۔ وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کچھ گڑیاں رکھی تھیں۔ حضورؐ نے پوچھا۔ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ میری گڑیاں ہیں۔ ان گڑیوں میں ایک گھوڑا بھی تھا جس کے کاغذ کے دو پر تھے۔ آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا یہ گھوڑا ہے۔ پھر آپؐ نے اس کے پروں کی طرف اشارہ کیا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عائشہ نے جواب دیا۔ یہ اسکے پر ہیں۔ حضورؐ نے کچھ حیرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ گھوڑا اور پر۔؟ اس پر حضرت عائشہ نے معصومانہ انداز میں جواب دیا۔ کیا آپؐ نے نہیں

سنا کہ حضرت سلیمانؑ کے گھوڑوں کے پر تھے؟ حضورؐ اس پر کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

۴۶۰۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، فَسَلَّمْتُ. فَرَدَّ عَلَيَّ وَقَالَ: ادْخُلْ، فَقُلْتُ: أَكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: كُلْكَ فَدَخَلْتُ.

( ابو داؤد کتاب الادب باب ماجاء فی المزاح )

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ چمڑے کے ایک چھوٹے سے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں نے حضورؐ کو سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا اندر آ جاؤ۔ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ پورے کا پورا اندر آ جاؤں۔ حضورؐ نے فرمایا ہاں پورے کے پورے آ جاؤ۔ اس پر خیمہ میں چلا گیا۔

۴۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي حَامِلٌ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ، فَقَالَ: مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهَلْ تَلِدُ إِلَّا بِلَإِ التُّنُوقِ.

( ابو داؤد کتاب الادب ماجاء فی المزاح ، ترمذی ابواب البتر

والصلة باب فی المزاح )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے سواری کے لئے جانور مانگا۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا میں سواری کیلئے تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا۔ وہ کہنے لگا حضورؐ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا؟ اس پر حضورؐ نے فرمایا کیا اونٹ اونٹنی کا بچہ نہیں ہوتا؟

۴۶۲ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ - (ابو داؤد کتاب الادب باب فی المزاح، ترمذی الباب البر والصلة باب فی المزاح)  
حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ازراہ مزاح انہیں کہا۔ اے دو کانوں والے۔

۴۶۳ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأُمْرَأَةٍ عَجُوزٍ: إِنَّهُ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوزٌ - فَقَالَتْ: وَمَا لَهِنَّ؟ وَكَأَنْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ - فَقَالَ لَهَا: أَمَا تَقْرَبِينَ الْقُرْآنَ، إِنَّا أَنْشَأْنَهُنَّ نِشَاءً ۖ فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا -

(رواہ الشرح السنۃ بحوالہ مشکوٰۃ باب المزاح ص ۴۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک بوڑھی عورت سے فرمایا کہ بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی۔ وہ عورت قرآن کریم پڑھتی تھی۔ گھبرا کر کہنے لگی۔ حضورؐ کس وجہ سے نہیں جائیں گی حضورؐ نے اس سے فرمایا۔ کیا

تو نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا ہے۔ اَنَا أَنشَأْنَهُنَّ إِنِّشَاءً ۝ کہ ہم نے انہیں (جنت والیوں کو) نو عمر اور کنواریاں بنایا یعنی بوڑھی عورتیں بھی کنواری اور نو عمر بن کر جنت میں جائیں گی۔

۴۶۴ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخَالِطَنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخِي صَغِيرٍ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ التُّغَيْرُ؟ وَكَانَ لَهُ لُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ.

(بخاری کتاب الادب باب الانبساط الى الناس ترمذی البر والصلة باب فی المزاح)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں بے تکلف ہو کر گھل مل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض اوقات میرے چھوٹے بھائی کو پیار سے فرماتے اے ابو عمیر! تمہارے تغیر کو کیا ہوا۔ عمیر کے پاس ایک مولہ تھا جس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا اور وہ مر گیا تھا۔

۴۶۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ تَدَاعِبُنَا. قَالَ: إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا.

(ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء فی المزاح)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ کسی بات پر لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ حضور! آپ بھی کبھی کبھی ہم سے مزاح کر لیتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے ارشاد فرمایا میں حق کے سوا کچھ اور نہیں کہتا یعنی میرے مزاح میں خوش مزاجی کے علاوہ حکمت سچائی بھلائی بھی ہوتی ہے جسکی طرف متوجہ کرنا مقصد ہوتا ہے۔

۴۶۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ، وَفِي كُلِّ خَيْرٍ إِحْرَاصٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتِعْنُ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ. وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَذَا كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلَكِنْ قُلْ: قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ.

(مسلم کتاب القدر باب فی الامر بالقوة وترك العجز)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تندرست و توانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اسکی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو عاجز بن کر نہ بیٹھو۔ اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا نہ ہوتا۔ بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

۴۶۷ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَالَتْ فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلَى رَجُلِي فَلَمَّا حُمِلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِي

قَالَ: هَذِهِ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ -

(البوداؤد کتاب الجہاد باب فی السبق علی الرجل )

حضرت عائشہ رضی بیان کرتی ہیں کہ ایک سفر میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ حضورؐ اور حضرت عائشہؓ نے دوڑ میں مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہؓ آگے بڑھ گئیں۔ لیکن ایک اور موقع پر جب کہ وہ کچھ موٹی ہو گئی تھیں، پھر دوڑ میں مقابلہ ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔ (مقصود یہ ہے کہ حضورؐ اپنے اہل سے دلداری کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔)

## قسم کھانے کے آداب

۴۶۸ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ . فَمَنْ كَانَ حَافِظًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَصُمْتُ . (بخاری کتاب الایمان والنذور باب لا تحلفوا بابائکم)

حضرت ابن عمر رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم کو اپنے آباء کے ناموں کی قسمیں کھانے سے منع

کہتا ہے جو شخص قسم کھانا چاہے وہ اللہ کے نام کی قسم کھائے یا چُپ رہے۔

۴۶۹ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا قَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَ كَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ . (بخاری کتاب الایمان و مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ اگر تو کسی کام کے متعلق قسم کھالے اور پھر تجھے اس سے بہتر کوئی بات نظر آئے تو اس قسم کو توڑ کر اس بہتر بات کو کر لو اور قسم توڑنے کا کفارہ ادا کر دو۔

## ہر اچھا کام دائیں طرف سے شروع کرنے

### کی ہدایت

۴۷۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالسِّمَالِ - لِتَكُنَ الْيُمْنَى أَوَّلَ لَحْمًا



تَنْعَلُ ، وَ اخِذَهُمَا تَنْزَعُ ۔

( بخاری کتاب الادب باب ینزع النعل اليسری )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جوتی پہننے لگے تو پہلے وایاں پاؤں پہنتے اور جب اتارنے لگے تو پہلے بائیں پاؤں اتارے تاکہ شروع میں بھی دائیں طرف کا خیال رہے اور آخر میں بھی ۔

۴۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ فِي طَهْوَرِهِ وَتَرْجَلِهِ وَتَعْلِيهِ ۔

( ابو داؤد کتاب اللباس باب فی الانتعال )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حتی الامکان تمام کام دائیں طرف سے شروع کرنا پسند فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ وضو یا غسل کرنے، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں بھی ۔

۴۶۲۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ وَ عَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَ عَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اتَّأَذَنْ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا، وَاللَّهِ! لَا أُؤْتِرُ بِنَصِيصِي مِنْكَ أَحَدًا۔ فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ ۔

( بخاری کتاب الصیۃ باب الصیۃ المقبوضة و غیر المقبوضة )

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پینے کے لئے کچھ (دودھ) پیش کیا گیا۔ آپ کے دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا تھا اور بائیں جانب بزرگ صحابہؓ بیٹھے تھے۔ آپ نے نوجوان سے کہا کیا تم اجازت دیتے ہو کہ (پہلے) میں ان (بزرگوں) کو دوں نوجوان نے جواب دیا۔ نہیں۔ میں آپ کی طرف سے آئے ہوئے (برکتوں بھرے) اپنے حصہ کو (کسی اور کے لئے) چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ آپ نے (پیالہ) اس کے ہاتھ میں پکڑا دیا (کہ اچھا لیم اللہ کرو۔)

## لباس اور اسکے آداب

۴۷۳۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّتُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ۔

(ترمذی کتاب الجنائز باب ما يستحب من الالوان)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ بہترین لباس ہے۔ اسی

طرح سفید کپڑوں میں ہی کفن دیا کرو۔

۴۷۲ — عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ - (ترمذی کتاب اللباس باب فی القميص)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں سے قمیص بہت پسند تھی۔

۴۷۵ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَعَاهُ بِاسْمِهِ - عِمَامَةً ، أَوْ قَمِيصًا ، أَوْ رِدَاءً - يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ ، أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَاعْوِذُكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ -

(ترمذی کتاب اللباس باب ما يقول اذا لبس ثوباً جديداً)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے مثلاً عمامہ، قمیص، چادر۔ پھر آپ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تو ہی تعریف کا مستحق ہے، تُو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کے فائدے مانگتا ہوں اور اس کی خیر چاہتا ہوں اور اسکی بھی جس کے لئے یہ بنایا گیا اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کپڑے کے نقصان اور اس مقصد کے شر سے جس کے لئے یہ بنایا گیا ہے۔

۴۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

(بخاری کتاب اللباس باب ما یرخص للرجال من الحریر للحکة )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیرؓ اور حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو ریشم پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی کیونکہ ان دونوں کو خارش کی شکایت تھی ۔ (اور یہ لباس اس مرض کیلئے مفید ہے)

۴۶۲۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهَا ثِيَابٌ رَقَاقٌ فَأَعْرَضَ عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا أَسْمَاءُ! إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيضَ لَمْ يَصْلَحْ لَهَا أَنْ يُدْرَى مِنْهَا إِلَّا هَذَا وَهَذَا وَ أَشَارَ إِلَى وَجْهِهِ وَ كَفَّيْهِ۔

(البداء کتاب اللباس باب فیما تبدی المرأة من زینتها)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں آئیں کہ وہ باریک کپڑا پہنے ہوئے تھیں حضورؐ نے ان سے اعراض کیا اور فرمایا ۔ اے اسماء حب عورت بالغ ہو جائے تو اسکے لئے مناسب نہیں ہے کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اسکے بدن کا کوئی اور حصہ نظر آئے ۔

۴۷۸ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ۔

(البوداؤد کتاب اللباس - باب فی اللباس بالنساء )

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں اور ایسے مردوں پر بھی لعنت بھیجی ہے جو عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی عورتیں مردانہ اور مرد زنانہ لباس اور انداز بود و باش اختیار نہ کریں۔

## سفر اور اسکے آداب

۴۷۹ — عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِذْ ذُنِّي فِي السِّيَاحَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(البوداؤد کتاب الجہاد باب فی النہی عن السیاحۃ )

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے سیر و سیاحت

کی اجازت دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ میری اُمت کی سیر و سیاحت اللہ تعالیٰ

کے راستے میں جہاد ہے۔ (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی القوم یسافرون یومردون)

۴۸۰۔ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ۔

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تین آدمی سفر پر جائیں تو اپنے میں سے کسی ایک کو اپنا امیر مقرر کر لیں۔

۴۸۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي ، قَالَ : عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ ، وَالتَّكْوِينِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ - فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ : اللَّهُمَّ اطْوِلْ لَهُ الْبُعْدَ ، وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

(ترمذی کتاب الدعوات ما یقول اذا ودع النسان )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں۔ آپؐ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جب بھی بلندی پر چڑھو تبکیر کہو۔ جب وہ آدمی واپس ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔ اے اللہ ! اسکی دوری کو پیٹ دے (یعنی اس کا سفر جلد طے ہو، اور اس کا سفر آسان کر دے۔

۴۸۲ — عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ:  
لَقَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا  
خَرَجَ فِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيسِ -

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَ  
كَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ -

(بخاری کتاب الجہاد باب من اراد غزوة فوزی بغيرها... الخ )

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے نکلتے تو جمعرات کے دن نکلتے۔ اسی طرح حضرت  
کعب بن مالک سے ہی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ  
تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور جمعرات کے دن سفر کرنے کو آپ  
پسند فرماتے۔

۴۸۳ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لِمُتَيِّ فِي بُكُورِهَا  
يَوْمَ الْخَمِيسِ - (۱۱ من ماجه البواب التجارت باب مايجي من البكة في بكورها)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے جمعرات کے دن سفر کرنے والوں کے لئے اس طرح دعا فرمائی۔ اے  
اللہ میری امت کے ان لوگوں کے سفر کو بابرکت فرما جو جمعرات کی صبح  
کو سفر پر نکلیں۔

۴۸۴ — عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ الصَّحَابِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لِمَتِّي فِي بُكُورِهَا - وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ  
 جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ - وَكَانَ صَخْرُ تَاجِرًا، وَكَانَ  
 يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأُثِرَى وَكَثُرَ مَالُهُ -

(ترمذی کتاب البیوع باب التکید بالتجارة)

حضرت صخر بن وداعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے - اے میرے خدامیری امت کو صبح جلدی  
 کام شروع کرنے میں برکت دے اور جب کوئی ہم یا لشکر بھجوانا ہوتا تو  
 دن کے پہلے حصہ میں اُسے روانہ کرتے - اس حدیث کے راوی صحابی  
 تاجر تھے وہ حضورؐ کے اس ارشاد کی تعمیل میں اپنا تجارتی مال دن کے  
 پہلے حصہ میں روانہ کرتے - آپ کو ہمیشہ خوب فائدہ ہوتا اور بہت نفع ملتا -

۴۸۵ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا  
 إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ : سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا  
 وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ - اللَّهُمَّ إِنَّا  
 نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى ، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا  
 تَرْضَى - اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا وَاطْوِعْنَا بُعْدَهُ ،  
 اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ - اللَّهُمَّ



إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْتَظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ  
فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ - وَإِذَا رَجَعَ قَالَتْ: وَزَادَ فِيْهِنَّ:  
الرَّبُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ -

(مسلم کتاب الحج باب مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ إِلَى سَفَرٍ الْحَجِّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر  
کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین باتیں کہتے اور پھر یہ دُعا  
مانگتے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ  
ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی ہم اپنے رب کی طرف  
جاتے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی  
اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو  
تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا! تو ہی ہمارا یہ سفر آسان کر دے  
اور اسکی دُوری کو لپیٹ (یعنی یہ جلدی طے ہو) اے ہمارے خدا! تو  
سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا!  
میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین  
کرنی والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں بُرے نتیجے سے اور غیر پسندیدہ  
تبدیلی سے۔ پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دُعا مانگتے اور  
اس میں یہ زیادتی فرماتے۔ ہم واپس آئے ہیں تو یہ کرتے ہوئے،  
عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔

۴۸۶۔ عَنْ حَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ  
 نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ : أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ  
 شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ  
 ذَلِكَ - (مسلم کتاب الذکر باب التعوذ من سوء القضاء ودرک الشقاء وشره)

حضرت خولہ بنت حکیمؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو شخص کسی مکان میں رہائش  
 اختیار کرتے یا کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے ” میں اللہ تعالیٰ  
 کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور اس شر سے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا  
 کی ہے ، پناہ چاہتا ہوں۔“ تو اس شخص کو یہاں کی رہائش ترک کرنے  
 یا اس جگہ سے کوچ کرنے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

۴۸۷ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ  
 بِالْمَسْجِدِ فَارَكَعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ -

( بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب بن مالک )

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم سفر سے واپس آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت  
 نفل نماز پڑھتے ۔

## استقبال اور الوداع

۴۸۸ — عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ  
خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ - قَالَ السَّائِبُ:  
فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَ أَنَا غُلَامٌ -

(بخاری کتاب الجہاد باب ماجاء فی تلقی الغائب اذا قدم)

حضرت سائبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آئے تو مدینہ کے لوگ ثنیۃ الوداع تک آپ کے استقبال کے لئے پہنچے۔ سائب کہتے ہیں کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ گیا تھا۔ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔

۴۸۹ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ  
تَلَقَّى بِالصَّيْبَانِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، قَالَ: وَإِنَّهُ قَدِمَ مَرَّةً مِنْ سَفَرٍ  
قَالَ: فَسَبَقَ بَنِي إِيَّاهُ، قَالَ: فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِئْتُ بِأَحَدِ  
ابْنَيْ فَاطِمَةَ، إِمَامًا حَسَنٍ وَ إِمَامًا حُسَيْنٍ، فَأَرَدَ أَنَّهُ خَلْفَهُ - قَالَ:  
فَدَخَلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ يَوْمًا - (مسند احمد ص ۳۳)  
حضرت عبداللہ بن جعفرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم جب سفر سے واپس آتے تو اہل بیت کے بچے بھی آپ کے استقبال کے لئے جاتے ایک دفعہ جب آپ سفر سے آئے تو سب سے پہلے مجھے آپ تک پہنچایا گیا۔ آپ نے مجھے گود میں اٹھالیا۔ پھر حضرت فاطمہؓ کے دو بیٹوں امام حسنؓ یا امام حسینؓ میں سے کسی ایک کو لایا گیا۔ تو آپ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ اس طرح مدینہ منورہ میں اس شان سے داخل ہوئے کہ ایک اونٹ پر ہم تین سوار تھے۔

۴۹۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَشَى مَعَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَقِيعِ الْغُرَقَدِ ثُمَّ وَجَّهَهُمْ وَقَالَ: ائْتَلِقُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ. وَقَالَ اللَّهُمَّ اَعْنِهِمْ يَعْنِي التَّفَرَادِينَ وَجَّهَهُمْ إِلَى كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ.

(مسند احمد ص ۲۲)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک فوجی مہم میں بھیجے جانے والے صحابہ کو الوداع کہنے کے لئے ان کے ساتھ بقیع الغرقہ تک گئے۔ ان کو رخصت کیا اور ان کے لئے یوں دعا کی۔ اللہ کے نام پر یعنی اس کی رضا اور اس کے دین کی خدمت کے لئے جانا نصیب ہو۔ اے میرے اللہ! تو ان کی مدد کر۔ یہ مہم کعب بن اشرف کی شرارتوں کے قلع قمع کرنے کیلئے آپ نے بھیجی تھی۔

## آدابِ ملاقات اور سلام کا رواج

۴۹۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَتَاكُمُ كَرِيمٌ قَوْمٍ فَأَكْرِمُوهُ۔

(ابن ماجہ البواب الادب باب اذا اتاكم كريم قوم فاکرموه)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا سرور یا معزز آدمی آئے تو اس کی حیثیت کے مطابق، اس کی عزت و تکریم کرو۔

۴۹۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُغِبًا تَزُدُّوْهُ حُبًّا۔

(التروغيب والترهيب الترغيب في زيارة الاخوان والصالحين بحواله طبرانی وبيہان)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وقفہ دے کر اور کبھی کبھی ملتے سے محبت زیادہ ہوتی ہے۔ (روز روز ملتے چلے آنے سے چابست کم ہو جاتی ہے۔)

۴۹۳۔ عَنْ ابْنِ يُوسُفَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! أَفْشُوا السَّلَامَ ، وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ ، وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوا النَّاسَ نِيَامًا ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ۔

(ترمذی البواب صفة القيامة)

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ اے لوگو! سلام کو رواج دو، ضرورت مند کو کھانا کھلاؤ۔ صلہ رچی کرو اور اسوقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ اگر تم ایسا کرو گے تو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۴۹۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب السلام للمعرفة وغير المعرفة)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا کون سا اسلام افضل اور بہتر ہے آپؐ نے فرمایا کھانا کھلانا اور ہر ملنے والے کو خواہ جان پہچان ہو یا نہ ہو سلام کرنا۔

۴۹۵۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُصَّيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ: عَشْرُونَ۔ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ

قَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ  
فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلَاثُونَ - (ترمذی ابواب الاستئذان فی فضل السلام)

حضرت عمران بن حصینؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے السلام علیکم کہا  
آپؐ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کو دس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور شخص آیا  
اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ حضورؐ نے سلام کا جواب دیا۔ جب وہ  
بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا۔ اس کو بیس گنا ثواب ملا ہے۔ پھر ایک اور  
شخص آیا اس نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ آپؐ نے انہی  
الفاظ میں اس کو جواب دیا۔ جب وہ بیٹھ گیا تو آپؐ نے فرمایا اس  
شخص کو تیس گنا ثواب ملا ہے۔

۴۹۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا بُنَيَّ ! إِذَا دَخَلْتَ عَلَى  
أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَهَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ.

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسنیم اذا دخل بیتہ )

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ اے میرے بیٹے ! جب تم گھر جاؤ تو سلام کہو اس  
طرح تجھے بھی برکت ملے گی اور تیرے خاندان کو بھی۔

۴۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يُسَلِّمُ الرَّاَكِبُ عَلَى الْمَاشِي  
وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ۔

(بخاری کتاب الاستئذان باب سلام الراكب على الماشي )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ۔ سوار پیدل چلنے والے کو اور پیدل چلنے والا بیٹھنے والے  
کو اور تھوڑے زیادہ آدمیوں کو سلام کریں (یعنی سلام میں پہل کریں)  
۴۹۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ  
عَلَيْهِ ، فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ  
لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ ۔

راہبو داؤد کتاب الادب باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاه یسلم علیہ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے  
پھر جب کوئی درخت یا دیوار یا پتھر درمیان میں حائل ہو جائے یعنی  
وہ ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں اور دوبارہ آپس میں ملیں تو پھر  
ایک دوسرے کو سلام کہیں

۴۹۹ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا جَاءَ أَهْلُ  
الْيَمَنِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ



أَهْلُ الْيَمَنِ ، وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ .

( ابوداؤد کتاب الادب باب فی المصافحة )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اہل یمن آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہو کر فرمایا ۔ تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سب سے پہلے مصافحہ کو رواج دیا ۔

۵۰۰۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافَحَةُ .

( ترمذی ابواب الادب باب ما جاء فی المصافحة ومشکوۃ

باب المصافحة والمعانقة)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ عیادت کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آدمی مریض کے پاس جائے اسکی پیشانی یا نبض کی جگہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کا حال احوال پوچھے اور آپس میں ملنے ملنے کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملنے وقت مصافحہ کرو ۔

۵۰۱۔ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عُنْدَةِ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَافِحُكُمْ إِذَا لَقِيتُمُوهُ؟

قَالَ: مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَاحِخِي وَبَعَثَ إِلَى ذَاتِ يَوْمٍ وَلَمْ  
أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ  
فَالْتَزَمْتَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجُودَ وَأَجُودَ۔

(البوداؤد کتاب الادب باب فی المصانحه)

حضرت ایوب بن بشیر قبیلہ غنمرہ کے ایک شخص کے حوالہ سے  
بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے پوچھا کہ کیا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ملاقات آپ لوگوں سے مصافحہ کیا  
کرتے تھے۔ اس پر حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ میں جب کبھی بھی حضورؐ  
سے ملا مصافحہ کیا ہے۔ بلکہ ایک مرتبہ حضورؐ نے مجھے بلا بیجا۔ میں اس  
وقت گھر پر نہیں تھا۔ جب میں گھر آیا اور مجھے بتایا گیا تو میں حضورؐ کی  
خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ اس وقت بستر پر تھے۔ حضورؐ نے مجھے  
اپنے گلے کے ساتھ لگا لیا اور معافہ کیا۔ اس خوش نصیبی کے  
کیا کہنے۔

۵۰۲۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ

مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ۔ (البوداؤد کتاب الادب باب فی قبلۃ ما بین العینین)

حضرت شعبیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا زاد  
بھائی جعفر بن ابی طالبؓ سے ملے تو حضورؐ نے بوقت ملاقات ان سے معافہ کیا اور  
انکی پیشانی کا بوسہ لیا۔

۵۰۳۔ عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ رَقِيقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَايَعَهُ فَقَالَ:  
إِنِّي لَسْتُ أَصَافِحُ النِّسَاءَ۔ (مسند الامام الاعظم كتاب الادب ص ۳۷)

حضرت اُمیمہ بنت رقیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوئی تو حضورؐ نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا یا عورتوں کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر بیعت نہیں لیتا

۵۰۴۔ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَتُهُ مِنَ النِّسَاءِ تَعُودُ قَالُوا بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ۔

(ترمذی کتاب الاستئذان باب فی التسلیم علی النساء )

حضرت اسماء بنت یزیدؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں سے گزرے۔ وہاں عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے ان کو سلام کیا۔

۵۰۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنْتُ اخِذًا بِيَدِ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ فَأُلْطَقْتُ مَعَهُ وَهُوَ مُنْصَرِفٌ إِلَى بَيْتِهِ فَلَا يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ صَغِيرٍ وَلَا كَبِيرٍ مُسْلِمٍ وَلَا نَصْرَانِيٍّ إِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَابِ دَارِهِ قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي! أَمَرْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اَنْ لَّفُتِيَ السَّلَامَ -

(ابن سنی عمل الیوم واللیلة باب کیف انشاء السلام ص ۹۲)

حضرت محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو امامہ باہلیؓ کا ہاتھ مسجد میں پکڑے ہوئے تھا اور وہ گھر کی طرف واپس آرہے تھے راستہ میں چھوٹا بڑا مسلمان عیسائی جو کوئی بھی ملتا آپ اُسے سلام کہتے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر انہوں نے کہا اے یحییٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح سے سلام پھیلانے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۰۶۔ عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ اخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبْدًا الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

باب التسليم في مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين ص ۹۲

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان، مشرکین، بت پرست، یہود سب ملے جلے بیٹھے تھے آپ نے ان کو السلام علیکم کہا۔

۵۰۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا : وَعَلَيْكُمْ - (بخاری کتاب الاستئذان باب کیف الرد علی اهل الذمۃ السلام)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
جب تم کو یہود و نصاریٰ سلام کریں تو اس کے جواب میں دَعَلِیْکُمْ کہو۔<sup>۱</sup>

## گھر کے اندر جانے اور اسکے لئے اجازت لینے کے آداب

۵۰۸۔ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا  
رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتٍ، فَقَالَ: أَلِجْ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَادِمِهِ: أَخْرِجْ إِلَى هَذَا فَعَلِمَهُ الْإِسْتِيزَانُ  
فَقُلْ لَهُ: قُلْ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَدْخُلْ؟ فَسَمِعَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ:

یہ دراصل ایسے مخالف کے بارہ میں ہے جو منافق طبع ہو مدینہ کے بعض یہود  
ظاہراً تو سلام کرتے تھے لیکن زبان کو لوچ دیکر اسلام علیکم کی بجائے  
اَسَام علیکم کہہ جاتے تھے یعنی تم پر موت اور ہلاکت آئے۔ اس قسم کے  
حالات میں یہ ہدایت دی گئی کہ اگر تمہیں اس قسم کی شرارت کا خدشہ ہو تو تم جواب میں  
صرف علیکم کہہ دیا کرو یعنی تم پر بھی وہی ہو جو تم ہمارے لئے چاہ رہے ہو۔

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ! أَدْخُلْ؛ فَإِذَنْ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَ - (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان)

حضرت ربیع بن حراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے ایک آدمی نے ہمیں بتایا کہ ایک دفعہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی جبکہ آپؐ گھر میں تشریف فرما تھے کہ اندر آ جاؤں؟ آپؐ نے اپنے خادم کو کہا۔ جاؤ اور اس سے کہو کہ اندر آنے کی اجازت اس طرح مانگتے ہیں۔ پہلے السلام علیکم کہیں پھر پوچھیں کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ جب اس آدمی نے یہ بات سنی تو ایسا ہی کیا۔ سلام کہا۔ پھر عرض کیا۔ اندر آ سکتا ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اجازت ہے آ جاؤ۔ چنانچہ وہ اندر حاضر ہو گیا۔

۵۰۹ — عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اسْتَأْذِنُ عَلَىٰ أُمِّي؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي مَعَهَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي خَادِمُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، أَتُحِبُّ أَنْ تَرَاهَا عُرْيَانًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا.

(موطا امام مالکؒ باب فی الاستیذان)

حضرت عطاء بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں گھر میں داخل ہوتے وقت اپنی

ماں سے بھی اندر آنے کی اجازت لوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ماں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونا چاہیے۔ اس شخص نے کہا میں تو ماں کے ساتھ ہی اس گھر میں رہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا اجازت لے کر اندر داخل ہوا کرو۔ اس شخص نے کہا میں تو اس کا خادم ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا گھر میں اطلاع دیکر داخل ہوا کرو۔ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اپنی ماں کو تنگی حالت میں دیکھو یعنی وہ بے خیالی میں اس حالت میں بیٹھی ہو کہ اس کے جسم کے کسی حصہ پر کپڑا نہ ہو۔ اس شخص نے عرض کیا میں تو اسے پسند نہیں کرتا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر اجازت لے کر اندر جایا کرو۔ یعنی بغیر اجازت خواہ اپنی ماں کا ہی گھر ہو، اندر نہیں جانا چاہیے کیونکہ اکیلے ہونے کی وجہ سے ہوسکتا ہے کہ وہ کپڑے وغیرہ بدل رہی ہوں یا گرمی کی وجہ سے کپڑے اتار کر لیٹی ہوں یا نہار ہی ہوں کئی احتمالات ہیں۔

## صُحْبَتِ صَالِحِينَ اور آدابِ مجلس

۵۱۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَمَامِلِ الْمِسْكِ وَتَا فِجِ الْكَبِيرِ

فَحَامِلُ الْمَسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ  
إِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَ نَافِحَ الْكَبِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ  
بِتِيَابِكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً -

(مسلم کتاب البر والصلة باب استنجاب مجالسة الصالحين)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی بھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اُس سے خرید لے گا۔ ورنہ کم از کم تو اسکی خوشبو اور مہک تو سونگھ ہی لے گا۔ اور بھٹی بھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا اسکا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔

۵۱۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَرْءُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ - (ابوداؤد کتاب الادب باب من یومران یجالس)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے (یعنی دوست کے اخلاق کا اثر انسان پر ہوتا ہے) اس لئے اسے غور کرنا چاہیے کہ وہ کسے دوست بنا رہا ہے۔

۵۱۲ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :



سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَيْرُ الْمَجَالِسِ أَوْ سَعُهَا (ابوداؤد کتاب الادب باب فی سعة المجالس)  
حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا بہترین مجالس وہ ہیں جو  
کثادہ اور فراخ ہوں اور لوگ کھل کر بیٹھ سکیں۔

۵۱۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ رَجُلًا مِّنْ مَّجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَوَسَّعُوا وَتَفَسَّحُوا۔  
وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ مَّجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ۔

(بخاری کتاب الاستیذان باب اذا قيل لكم تفسحوا فی المجلس)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی کسی دوسرے کو اس کی جگہ سے اس غرض سے  
اٹھائے کہ تا وہ خود اس جگہ بیٹھے۔ وسعتِ قلبی سے کام لو اور کھل  
کر بیٹھو۔ چنانچہ ابن عمرؓ کا طریق تھا کہ جب کوئی آدمی آپ کو جگہ دینے  
کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو آپ اس کی جگہ پر نہ بیٹھتے۔

۵۱۴۔ عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدًا فَتَرَحَّدَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فِي الْمَكَانِ

سَعَةً۔ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا

إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّرَحَ لَهُ - (بیہقی فی شعب الایمان - مشکوٰۃ باب القیام)

حضرت واثلہ بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا۔ حضور علیہ السلام اُسے جگہ دینے کیلئے اپنی جگہ سے کچھ ہٹ گئے۔ وہ شخص کہنے لگا حضورؐ جگہ بہت ہے آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا۔ ایک مسلمان کا حق ہے کہ اس کے لئے اسکا بھائی سمٹ کر بیٹھے اور اسے جگہ دے۔

۵۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَجْلِسٍ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

(مسلم کتاب السلام باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی جلسہ گاہ یا مسجد وغیرہ سے کسی ضرورت کے لئے اپنی جگہ سے اُٹھے تو واپس آنے پر وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہوتا ہے

۵۱۶۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَأَجَبُ اثْنَانِ دُونَ الْآخِرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ أَجْلِ أَنْ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ۔

(مسلم کتاب السلام باب تحریم مناجاة الاثنين دون الثالث بغیر رضاه)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں۔ جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جاؤ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہو سکتا ہے (کہ نہ معلوم انہوں نے کیا بات مجھ سے چھپائی ہے)۔

۵۱۷۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبَيْدَهُ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لْيَأْخُذْ بِنِصَالِهَا - وَفِي رِوَايَةٍ: فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا يَكْفِهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْئٌ.

(مسلم کتاب البر والصلة باب امر من مر بسلامح)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہاتھ میں تیر لے کر مجلس یا بازار میں سے گزرے تو اس کا پھل اپنے ہاتھ میں پکڑ لے تاکہ وہ کسی کو زخمی نہ کر دے۔ آپ نے یہ ارشاد تاکیدی کی عرض سے تین دفعہ دہرایا۔

۵۱۸۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ ثُومًا، أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا - وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: مَنْ أَكَلَ الْبَصَلَ، وَالثُّومَ، وَالْكَرَّاثَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ

الْمَلِكَةَ تَتَأَذَى مِمَّا يَتَأَذَى مِنْهُ بَنُو آدَمَ -

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب ما یکرہ من الثوم)

حضرت جابر رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کپا لہن یا پیاز کھایا ہوا ہو وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے الگ رہے۔ یعنی یہ بدبودار چیزیں کھا کر مجلس یا محبت یا مسجد میں نہ آئے۔ مسلم کی روایت ہے کہ جس نے کپا پیاز یا لہن یا گندنا کھایا ہو وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے کیونکہ جس چیز کی بدبو سے لوگوں کو تکلیف پہنچے اس سے فرشتے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

۵۱۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَطَسَ وَضَعَ يَدَهُ أَوْ ثَوْبَهُ عَلَى فِئِهِ وَخَفَضَ - أَوْ غَضَّ بِهَا صَوْتَهُ شَكَّ الرَّأْيَ -

(ترمذی کتاب الاستیذان باب فی خفض الصوت وتخمير الوجه)

حضرت ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپ کو چھینک آتی تو اپنا ہاتھ یا کپڑا منہ کے سامنے رکھ لیتے اور جس قدر ہو سکتا آواز کو دباتے۔

۵۲۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ : الْحَمْدُ لِلَّهِ ، فَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ - فَإِذَا قُلَ

لَهُ : يَرْحَمُكَ اللَّهُ ، فَلْيَقُلْ : يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بِأَلْكُمُ .

( بخاری کتاب الادب باب اذا عطس كيف يشمت )

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اُسکا بھائی جو سُن رہا ہے وہ اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے اور جب وہ چھینک مارتے والا یہ جواب سُنے تو یَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بِأَلْكُمُ کہے یعنی اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے حالات اچھے کر دے ۔

۵۲۱۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطَسُونَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ ، فَيَقُولُ : يَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بِأَلْكُمُ . ( ترمذی کتاب الاستیذان باب كيف يشمت العاطس )

حضرت ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہود جان بوجھ کر چھینک مارتے تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے حق میں یَرْحَمُكَ اللَّهُ کہہ دیں یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے ۔ لیکن حضورؐ اس وقت کہتے یَهْدِيْكُمْ اللَّهُ وَ يُصْلِحْ بِأَلْكُمُ یعنی اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اور تمہاری اصلاح کر دے

۵۲۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكُثِرَ

فِيهِ لَعْنَةُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ :  
 سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ  
 ذَلِكَ - (ترمذی کتاب الدعوات باب ما يقول اذا قام من مجلسه)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص  
 کسی ایسی مجلس میں بیٹھا ہو جس میں لغو اور بیکار باتیں ہوتی رہیں اور اس نے اس  
 مجلس سے اُٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگی کہ اے میرے اللہ تو پاک ہے تیری حمد بیان  
 کرنے ہوئے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا اور کوئی معبود نہیں تجھ سے بخشش  
 طلب کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے اس قصور کو معاف کر دیکر جو اس مجلس میں  
 بیکار اور لغو باتوں میں شامل رہنے کی وجہ سے اس سے سرزد ہوا۔

## مہمان نوازی اور دعوت کے آداب

۵۲۳۔ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ  
 بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمُهُ وَ  
 لَيْلَتُهُ - الْضِيَاةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ  
 وَلَا يَجِلُّ لَهُ أَنْ يَتَوَيَّ عِنْدَ ذَلِكَ حَتَّى يُحَرِّجَهُ - وَفِي رِوَايَةٍ

مُسْنَدُ الصِّيَافَةِ ثَلَاثٌ فَمَا زَادَ عَلَى ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(ابو داؤد کتاب الاطعمۃ باب فی الضیافۃ ، مسند احمد ص ۳)

حضرت شریح ضحیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے اور ایک دن رات سے تین دن رات تک اُسے مہمان رکھے۔ اگر اس سے زائد عرصہ مہمان اس کے پاس ٹھہرتا ہے اور وہ اسکی مہمان نوازی کرتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ اور نیکی کی بات ہوتی ہے اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ بلا اجازت اس کے ہاں ٹھہرا رہے۔ اور میزبان کو تکلیف میں ڈالے۔

۵۲۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ مِنَ السَّنَةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ صَيفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ۔

(ابن ماجہ الباب الاطعمہ باب الضیافۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان اعزاز و تکریم کے ارادہ سے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے آئے۔

۵۲۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ

فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُطْعَمْ۔

(مسلم کتاب النکاح باب الامر باجابة الداعی الى دعوة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو وہ اسے قبول کرے، اگر روزے سے ہے تو حمد و ثناء اور دعا کرتا رہے اور معذرت کرے اور اگر روزہ دار نہیں تو جو کچھ پیش کیا گیا ہے وہ خوشی سے کھائے۔

۵۲۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَأَنْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: الْكِرْمِيُّ ضِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صَبِيَانِي فَقَالَ: هَيَّئِي طَعَامَكَ وَأَصْبِغِي سِرَاجَكَ وَتَوَمِّي صَبِيَانَكَ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأْتُ طَعَامَهَا وَأَصْبَحْتُ سِرَاجًا وَتَوَمَّمْتُ صَبِيَانَهَا ثُمَّ قَامَتْ كَاتِبًا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَاطْفَأَتْهُ فَجَعَلَ يُرِيَانِهِ أَنْهَمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ أَوْ عَجِبَ مِنْ فَعَالِكُمَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ، وَيُوثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ



نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الحشر: ۱۰)

(بخاری کتاب المناقب باب و یؤثرون علی انفسهم و لو کان بهم خصاصة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے گھر کھلا بھیجا کہ مہمان کیلئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں۔ اس پر حضور نے صحابہؓ سے فرمایا اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا۔ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کیلئے ہے۔ انصاری نے کہا اچھا تو کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تختہ چھپا کر اور بھلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا چراغ جلایا۔ بچوں کو (بھوکا ہی) سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرتے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بنظام کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹکھارے لیتے رہے تاکہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہنس کر فرمایا تمہاری بات کی تبیہ سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسنا۔ اسی واقعہ کے منمن میں یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص

مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند اور بھوکے ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کر نیوالے ہیں۔

۵۲۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: مَا أَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هَذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَا: الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: وَ أَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَخْرَجَنِي الذِّي أَخْرَجَكُمَا، قَوْمًا، فَقَامَا مَعَهُ فَأَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ، فَلَمَّا رَأَتْهُ الْمَرْأَةُ قَالَتْ: مَرْحَبًا وَ أَهْلًا! فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ فُلَانٌ؟ قَالَتْ: ذَهَبَ يَسْتَعِذُّ لَنَا الْمَاءَ- إِذْ جَاءَ الْأَنْصَارِي فَنَظَرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا أَحَدٌ الْيَوْمَ الْكِرَمَ أَضْيَانًا مِنِّي، فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَ تَمْرٌ وَ رُطَبٌ فَقَالَ: كُلُوا- وَ أَخَذَ الْمُدِّيَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكَ وَ الْحُلُوبَ، فَذَبَحَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَ مِنْ ذَلِكَ الْعِذْقِ وَ شَرِبُوا- فَلَمَّا أَنْ شَبِعُوا وَ رَوْدُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَأَلْتُ عَنْ هَذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،  
أَخَذَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَذْجِعُوا حَتَّى أَصَابَكُمْ  
هَذَا النَّعِيمُ - (مسلم کتاب الاشربة باب جواز استتباعه

غیره الی دار من یتق برضاہ بذلك)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ دن یارات کے  
وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپؐ نے  
ابو بکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور پوچھا۔ اس وقت تم کس وجہ سے باہر  
نکلے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! بھوک سے مجبور ہو  
کر باہر نکل آئے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اُس خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت  
میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔ چنانچہ وہ دونوں آپؐ  
کے ساتھ ہو لئے اور ایک انصاری کے گھر آئے۔ معلوم ہوا کہ وہ گھر میں  
نہیں ہے لیکن جب اس انصاری کی عورت نے آپؐ کو دیکھا تو آپؐ کو  
خوش آمدید کہا۔ حضورؐ نے اس عورت سے فرمایا۔ تمہارا گھر والا کہاں ہے؟  
اس عورت نے جواب دیا۔ وہ پانی لینے گیا ہے۔ اسی اثناء میں انصاری  
آگیا۔ حضورؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو جب دیکھا تو اسکی خوشی کی کوئی  
انتہاء نہ رہی۔ الحمد للہ پڑھنے ہوئے اس نے کہا۔ آج میں ہی وہ خوش  
نصیب ہوں جس کے گھر ایسے معزز اور مبارک مہمان آئے ہیں۔ چنانچہ وہ  
باہر گیا اور کھجوروں کا ایک خوشہ توڑ کر لے آیا اس میں کچھ اودھ پکی اودھ  
پکی اور کچھ خوب پکی ہوئی کھجوریں تھیں۔ اس نے عرض کیا۔ حضورؐ یہ

کھجوریں کھائیں اور وہ خود چھری لے کر جانور ذبح کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ حضور کے فرمان کے مطابق اس نے اُن کیلئے بکری ذبح کی۔ تیار ہوتے پر مہمانوں نے بکری کا گوشت کھایا، کھجوریں کھائیں، نہایت شیریں اور ٹھنڈا پانی پیا۔ جب سب سیر ہو گئے تو حضور نے ابو بکرؓ و عمرؓ سے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا تم گھروں سے بھوکے نکلے تھے اور یہ نعمتیں کھا کر واپس جا رہے ہو یہ اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے

۵۲۸ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأُمِّ سُلَيْمٍ : قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرَفُ فِيهِ الْجُوعَ ، فَمَلَّ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَقَالَتْ : نَعَمْ - فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَتْ ثَنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَرْسَلْتَ أَبُو طَلْحَةَ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ : الْإِطْعَامِ - فَقُلْتُ : نَعَمْ ، فَقَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا ، فَأُطْلِقُوا وَأُطْلِقْتُ  
 بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَاطِحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو  
 طَلْحَةَ : يَا أُمَّ سُلَيْمٍ ! قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعِمُهُمْ ؛ فَقَالَتْ : اللَّهُ  
 وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَأُطْلِقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ : هَلَعِي مَا عِنْدَكَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ ! فَأَتَتْ بِذَلِكَ  
 الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ  
 وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ  
 ثُمَّ قَالَ : ارْثُذُنْ لِعَشْرَةٍ . فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا  
 ثُمَّ خَرَجُوا ، ثُمَّ قَالَ : ارْثُذُنْ لِعَشْرَةٍ ، فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا  
 حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ : ارْثُذُنْ لِعَشْرَةٍ حَتَّى أَكَلَ  
 الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا أَوْ ثَمَانُونَ . وَ  
 فِي رِوَايَةٍ ، فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشْرَةً وَيُخْرِجُ عَشْرَةً حَتَّى  
 لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ فَأَكَلَ حَتَّى شَبِعَ ثُمَّ هَيَّأَهَا  
 فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ أَكَلُوا مِنْهَا . وَ فِي رِوَايَةٍ ، فَأَكَلُوا عَشْرَةً  
 عَشْرَةً حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ بِثَمَانَيْنِ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ وَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَ تَرَكُوا سُورًا -

( بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام )

حضرت انس رضی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی نے اپنی بیوی اُمّ سلیم سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمزور آواز سے اندازہ لگایا ہے کہ آپ کو کئی وقتوں کا فاقہ ہے اور بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ابو طلحہ کی بیوی نے کہا کچھ جو کی روٹیاں ہیں چنانچہ وہ روٹیاں اس نے لے لیں اور انہیں اپنی اوڑھنی کے ایک حصہ میں لپیٹ کر میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور اس کپڑے کا ایک حصہ مجھے اوڑھایا اور کہا جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ۔ میں پہنچا تو دیکھا کہ حضور مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ میں پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا۔ کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ جی۔ آپ نے فرمایا۔ کھانا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا۔ جی! انہوں نے کچھ کھانا بھیجا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اُٹھو ابو طلحہ کے گھر چل کر کھاؤ گے۔ چنانچہ آپ اور ساتھ کے لوگ چل پڑے۔ میں کچھ آگے نکل آیا اور ابو طلحہ کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ ابو طلحہ گھبراٹے اور اپنی بیوی سے کہا۔ حضور بہت سے لوگوں کے ساتھ تشریف لارہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا نہیں کہ سب کو کھلا سکیں۔ ابو طلحہ کی بیوی نے جواب دیا۔ اللہ اور اسکے رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں چنانچہ ابو طلحہ جلدی نکلے اور راستہ

میں ہی حضور کو آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے اور فرمایا۔ اے اُمّ سلیم! جو کچھ تیرے پاس کھانا ہے وہ میرے پاس لاؤ۔ وہ روٹیاں لے آئی۔ حضور نے حکم دیا کہ روٹیاں توڑ کر اس کے ٹکڑے کئے جائیں۔ پھر اُمّ سلیم نے ان ٹکڑوں پر کپتی سے گھی ڈالا اور چوری بنائی اور اس کھانے کے بابرکت ہونے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ پھر فرمایا دس آدمی اندر بلا لاؤ۔ چنانچہ وہ اندر آئے اور سیر ہو کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ دس اور بلاؤ۔ چنانچہ میں نے دس اور کو اندر آئے دیا۔ انہوں نے بھی بیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ پھر آپ نے فرمایا دس اور بلاؤ یہاں تک کہ باری باری سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا جو ستراسی کے قریب تھے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر والوں نے کھایا اور پھر کچھ بیچ بھی رہا۔

۵۲۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَا عَتَمِدُ بِكَدِّي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَا شَدَّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ. ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ

فَمَدَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَيْتُ  
وَعَرَفْتُ مَا فِي وَجْهِهِ وَمَا فِي نَفْسِي ثُمَّ قَالَ : أَبَاهِرْ ! قُلْتُ :  
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : الْحَقُّ ، وَمَضَى فَاتَّبَعْتُهُ ، فَدَخَلَ  
فَاسْتَأْذَنْتُ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ :  
مِنْ أَيْنَ هَذَا اللَّبَنُ ؟ قَالُوا أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ  
قَالَ : أَبَاهِرْ ! قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : الْحَقُّ إِلَى  
أَهْلِ الصُّفَّةِ فَأَدْعُهُمْ لِي ، قَالَ : وَ أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ  
الْإِسْلَامِ لَا يَأْوُدُونَ عَلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ ، وَكَانَ  
إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا  
شَيْئًا وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَ أَصَابَ مِنْهَا وَ  
أَشْرَكَهُمْ فِيهَا . فَسَاءَ فِي ذَلِكَ فَقُلْتُ : وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي  
أَهْلِ الصُّفَّةِ ! كُنْتُ أَحَقُّ أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً  
أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا جَاءُوا أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا  
عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ  
وَ طَاعَةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدُّ ، فَاتَيْتُهُمْ  
فَدَعَوْتُهُمْ فَاقْبَلُوا وَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ  
مِنَ الْبَيْتِ قَالَ : أَبَاهِرْ ! قُلْتُ : لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ :  
خُذْ فَأَعْطِهِمْ . قَالَ : فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ  
الرَّجُلَ فَيَشْرِبُ حَتَّى يَرُدُّهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ عَلَى الْقَدَحِ فَأُعْطِيهِ



الْأَخْرَفَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرَوْى ثُمَّ يَدُدُّ عَلَى الْقَدَحِ حَتَّى  
 انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدَرُوهُ الْقَوْمُ  
 كُلُّهُمْ فَاخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَى فِتْبَسَمَ  
 فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ! قُلْتُ: لَبَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: بَقِيْتُ  
 أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أُقْعِدْ  
 فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: اِشْرَبْ فَشَرِبْتُ، فَمَا  
 زَالَ يَقُولُ، اِشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا  
 أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَارِنِي، فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللَّهُ  
 تَعَالَى وَاسْمَى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ.

د بخاری کتاب الرقاق باب کیف کان عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم و  
 اصحابہ و تخلیہم من الدنیا و ترمذی البواب صفة القيامة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے  
 سوا کوئی معبود نہیں کہ ابتدائی ایام میں بھوک کی وجہ سے میں اپنے  
 پیٹ پر پتھر باندھ لیتا یا زمین سے لگاتا تا کہ کچھ سہارا ملے۔ ایک دن  
 میں ایسی جگہ پر بیٹھ گیا جہاں سے لوگ گزرتے تھے۔ میرے پاس سے  
 حضرت ابو بکرؓ گزرے میں نے ان سے ایک آیت کا مطلب پوچھا۔  
 میری غرض یہ تھی کہ وہ مجھے کھانا کھلائیں لیکن وہ آیت کا مطلب بیان  
 کر کے گزر گئے پھر حضرت عمرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے بھی اس  
 آیت کا مطلب پوچھا غرض یہی تھی کہ وہ کھانا کھلائیں لیکن وہ بھی

آیت کا معنی بتا کر چلے گئے پھر میرے پاس سے آنحضرت گزرے تو آپؐ نے تبسم فرمایا۔ میری حالت دیکھی اور میرے دل کی کیفیت کو بھانپ لیا۔ حضورؐ نے بڑے مشفقانہ انداز میں فرمایا۔ اے ابوہریرہ! میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میرے ساتھ آؤ۔ میں آپؐ کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب آپؐ گھر پہنچے اور اندر جانے لگے تو میں نے بھی اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں آپؐ کی اجازت سے اندر آ گیا۔ آپؐ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا۔ آپؐ نے پوچھا۔ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت تحفہ دے گئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ابوہریرہ! میں نے کہا۔ یا رسول اللہ! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ سب صُفّہ میں رہنے والوں کو بلا لاؤ۔ یہ بگ اسلام کے مہمان تھے اور انکا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کاروبار۔ جب حضورؐ کے پاس صدقہ کا مال آتا تو ان کے پاس بھیج دیتے اور خود کچھ نہ کھاتے اور اگر کہیں سے تحفہ آتا تو آپؐ صُفّہ والوں کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی کھاتے۔ بہر حال حضورؐ کا یہ فرمان کہ میں ان کو بلا لاؤں، مجھے ناگوار گزرا کہ ایک پیالہ دودھ ہے یہ اہل صُفّہ میں کس کس کے کام آئے گا، میں اسکا زیادہ ضرورت مند تھا تا کہ بچی کچھ تقویت حاصل کرتا۔ پھر جب اہل صُفّہ آجائیں اور مجھے ہی حضورؐ ان کو پلانے کے لئے فرمائیں تو یہ اور بھی بُرا ہوگا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ اور حضورؐ کے فرمان کی تعمیل کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ چنانچہ میں اہل صُفّہ کو بلا لایا۔ جب سب

آگئے اور اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضورؐ نے مجھے حکم دیا کہ ان کو باری باری پیالہ پکڑاتے جاؤ (میں نے دل میں خیال کیا مجھ تک تو اب یہ دودھ پہنچنے سے رہا۔) بہر حال میں پیالہ لے کر ہر آدمی کے پاس جاتا۔ جب وہ سیر ہو جاتا تو دوسرے کے پاس، اور جب وہ سیر ہو جاتا تو تیسرے کے پاس، یہاں تک کہ آخر میں میں نے پیالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کہ سب کے سب سیر ہو کر پنی چکے ہیں۔ پیالہ میں نے آپؐ کے ہاتھ پر رکھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور بتسم فرمایا پھر کہا۔ اباہر! میں نے کہا یا رسول اللہ! فرمائیے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اب تو صرف ہم دونوں رہ گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضورؐ ٹھیک ہے اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھو اور خوب پیو۔ جب میں نے بس کیا تو فرمایا۔ ابوہریرہ اور پیو! میں پھر پینے لگا۔ چنانچہ جب بھی میں پیالے سے منہ ہٹاتا تو آپؐ فرماتے۔ ابوہریرہ اور پیو۔ جب اچھی طرح سیر ہو گیا تو عرض کیا۔ جس ذات نے آپؐ کو سچائی کے ساتھ بھیجا ہے اسکی قسم اب تو بالکل گنجائش نہیں چنانچہ میں نے پیالہ آپؐ کو دے دیا آپؐ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر دودھ نوش فرمایا۔

۵۳۰ — عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : سَاقِي الْقَوْمِ اخْدِرْهُمْ لِيَعْنِي شُرْبًا۔

(ترمذی کتاب الاشریہ باب ساقی القوم اخدرهم شرباً)

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا قوم کے ساتی کی باری آخر میں آتی ہے۔

۵۳۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَأَنِّي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَأَنِّي الْأَرْبَعَةِ - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ -

(مسلم کتاب الاشربة فضيلة المواساة في الطعام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو آدمیوں کا کھانا تین کے لئے کافی ہے اور تین کا کھانا چار کے لئے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہے۔

۵۳۲ — عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَعَا رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ صَنَعَهُ لَهُ خَامِسَ خُمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ . فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ هَذَا تَبِعْنَا : فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَ إِنْ شِئْتَ رَجَعَ ، قَالَ : بَلْ أَذُنْ

لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! (مسلم کتاب الاشربة باب ما يفعل الضيف

اذا تبعه غير من دعا صاحب الطعام)

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور ساتھ چار آدمیوں کو لاتے کیلئے بھی عرض کیا۔ جب آپؐ کھانا کھانے کیلئے تشریف لے چلے تو ایک زائد آدمی بھی ساتھ ہو گیا۔ دروازہ پر پہنچ کر آپؐ نے میزبان سے کہا۔ یہ آدمی ہمارے ساتھ یونہی آگیا ہے اگر تم چاہو تو یہ اندر آجائے ورنہ واپس چلا جائے میزبان نے عرض کیا حضورؐ! یہ بھی آجائے اور کھانے میں شریک ہو۔

۵۳۳ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ ثُمَّ أُخْرِى فَشَرِبَ حَتَّى شَرِبَ جَلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ أَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَأَسْلَمَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَا بِهَا ثُمَّ أَمَرَهُ بِأُخْرِى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤْمِنُ يَشْرِبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرِبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ -

(ترمذی ابواب الاطعمة باب ان المؤمن ياكل في معى واحد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ حضورؐ نے اس کے لئے بکریوں کا دودھ نکھوایا وہ یکے بعد دیگرے

سات بکریوں کا دودھ پنی گیا۔ دوسرے دن وہ کافر مسلمان ہو گیا۔ حضورؐ نے اس کے واسطے ایک بکری کا دودھ نکلوایا۔ اس نے وہ پنی لیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکلوایا تو وہ سارا پنی سکا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا مومن کفایت و قناعت کی وجہ سے اتنا پیتا ہے کہ ایک انٹڑی میں سما سکے۔ اور کافر حرص کی وجہ سے اتنا کچھ پنی جاتا ہے کہ سات انٹڑیوں میں سمائے۔ (یعنی کھانے پینے میں کفایت کرنا اور قناعت سے کام لینا سچے مومن کا خاصہ ہوتا ہے۔ اور کافر کا مقصد زندگی کھانا پینا عیش منانا اور مال و دولت کی حرص ہوتا ہے۔

۵۳۴۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَ لَوْ أَنَّ تَلَقَّى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ .

(مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

## حلال و حرام اور کھانے پینے کے آداب

۵۳۵ — عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا وَنَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا وَسَكَّتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تُكَلِّفُوهَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوهَا ، تَقُولُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنُبَيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . أَلَا مُؤَرَّ بِيَدِ اللَّهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَصْدَرُهَا وَإِلَيْهِ مُرْجِعُهَا لَيْسَ إِلَى الْعِبَادِ فِيهَا تَفْوِيزٌ وَلَا مُشِيئَةٌ . (سنن الدار قطنی بالصید والذبائح والاطعمه وغیر ذلک)

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ فرائض عائد کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا اور کچھ حدود مقرر کی ہیں تم ان سے تجاوز نہ کرنا۔ اس نے بعض چیزوں سے تم کو روکا ہے۔ تم ان کے مرتکب نہ ہونا اور بغیر کسی نسیان یا بھول کے کچھ اشیاء کے بارہ میں وہ خاموش رہا ہے ان کا ذکر نہیں کیا سو تم بلا وجہ تکلف سے کام لے کر ان کے پیچھے نہ پڑنا کیونکہ اپنی رحمت اور اپنے فضل کی وجہ سے اس نے ان کا ذکر نہیں کیا تاکہ تم پر زیادہ بوجھ نہ پڑے پس خدا کی اس رعایت کو تم خوش دلی سے قبول کرو اور اسکی رحمت کی قدر کرو۔

(راوی کہتے ہیں کہ) ہم انہی باتوں کے قائل ہیں جنہیں ہمارے رب اور ہمارے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔ اُس پر کسی زیادتی کی ضرورت نہیں سمجھتے کیونکہ تمام اختیارات ہمارے رب کے ہاتھ میں ہیں وہیں سے احکام آتے ہیں اور ان کے مال کا مالک بھی وہی ہے۔ انسانوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنی مرضی چلائیں یا اپنی خواہشات کی پیروی کریں۔

۵۳۶ — عَنْ التُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَإِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعَرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاحِي يَدْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ، أَلَا وَإِنَّ كُلَّ مَلِكٍ حِمَى، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللَّهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔ (بخاری کتاب الایمان باب فضل استبرأ لدينه - مسلم کتاب البیوع باب اخذ الحلال)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حرام اور حلال اشیاء واضح ہیں اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ پس جو لوگ مشتبہات سے بچتے رہتے ہیں وہ اپنے دین کو اور اپنی آبرو کو محفوظ کر



لیتے ہیں۔ اور جو شخص شبہات میں گرفتار رہتا ہے بہت ممکن ہے کہ وہ حرام میں جا پھنسے یا کسی جرم کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ایسے شخص کی مثال بالکل اس چرواہے کی سی ہے جو ممنوعہ علاقے کے قریب قریب اپنے جانور چراتا ہے، بالکل ممکن ہے کہ اس کے جانور اس علاقہ میں گھس جائیں۔ دیکھو ہر بادشاہ کا ایک محفوظ علاقہ ہوتا ہے جس میں کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہوتی یاد رکھو اللہ تعالیٰ کا محفوظ علاقہ اس کے مہارم ہیں۔ اور تو انسان کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے۔ جب تک وہ تندرست اور ٹھیک رہے تو سارا جسم تندرست اور ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب اور بیمار ہو جائے تو سارا جسم بیمار اور لاچار ہو جاتا ہے اور اچھی طرح یاد رکھو کہ یہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے

۵۳۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَمْدُهُمْ بِشَرِّكَ يَأْتُونَنَا بِلِحَمَانٍ لَا نَذَرُ يَذْكُرُونَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا أَمْ لَا، قَالَ: اذْكُرُوا أَنْتُمْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلُوا۔ (بخاری کتاب التَّوْحِيدِ - باب السُّؤَالِ اللَّهُ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةُ بِهِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے دریافت کیا کہ حضورؐ کچھ لوگ جو کفر سے نئے نئے نکلے ہیں ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں اور ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی بھی یا نہیں۔ کیا ہم گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور بخوشی کھاؤ۔

۵۲۸ — عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ يَأْتُونَنَا بِلَحْمَانِ وَلَا تَدْرِي هَلْ سَمَوُا اللَّهَ عَلَيْهَا أَمْ لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمَوُا اللَّهَ عَلَيْهَا ثُمَّ كُلُّوْهَا.

(موطا امام مالکؒ کتاب الزکاة - التسمیة علی الذبیحة)

حضرت عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ گاوں والے ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ جانور کو ذبح کرتے وقت انہوں نے اللہ تعالیٰ کا نام لیا تھا یا نہیں تو (ایسے گوشت کو) ہم کیا کریں؟ حضورؐ نے فرمایا اس پر بسم اللہ پڑھ لو پھر اس گوشت کو کھاؤ۔

۵۲۹ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي عَزَاةٍ، فَقَالَ: أَيْنَ صُنِعَتْ هَذِهِ؟ فَقَالُوا: بِقَارِسَ، وَنَحْنُ نَرَى أَنَّهُ يُجْعَلُ فِيهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ: اطْعِنُوا فِيهَا بِالسَّكِينِ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَكُلُّوا.

مسند احمد ص ۳۲۰ ، البوداؤد کتاب الاطعمہ باب فی اکل الجبن )

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیئر لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کہاں

کاتیار شدہ ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا - فارس کا یعنی مجوسیوں کا بنایا ہوا ہے اور ہمارا خیال ہے کہ اس میں حرام چیز ملائی جاتی ہے۔ یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زیادہ کرید کی ضرورت نہیں بسم اللہ پڑھو اور کاٹ کر کھاؤ۔

۵۴۰ — فِي السُّنَنِ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي تَبَوُّكَ مِنْ عَمَلِ النَّصَارَى، فَقِيلَ: هَذَا طَعَامُ تَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ نَدَعَا بِسِكِّينٍ فَسَعَى وَقَطَعَ - وَرَوَى الطَّيَالِسِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَتَحَ مَلَكَةً رَأَى جُبْنَةً فَقَالَ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: طَعَامُ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ فَقَالَ ضَعُوا فِيهِ السِّكِّينَ وَكُلُوا -

وَرَوَى أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْهُ أُتِيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجُبْنَةٍ فِي غَزَاةِ تَبَوُّكَ، فَقَالَ: أَيْنَ صُنِعَتْ هَذِهِ؟ قَالُوا: بِفَارِسَ وَنَحْنُ نَرَى أَنَّ يُجْعَلُ فِيهَا مَيْتَةٌ - فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اطْعَمُوا - وَفِي رِوَايَةٍ ضَعُوا فِيهَا السِّكِّينَ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى وَكُلُوا -

وَجُوحٌ اشْتَهَرَ عَمَلُهُ بِشَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَجُبْنٌ شَامِيٌّ اشْتَهَرَ عَمَلُهُ بِالنُّفْحَةِ الْخِنْزِيرِ وَقَدْ جَاءَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ جُبْنَةً مِنْ عِنْدِهِمْ فَأَكَلَ مِنْهَا وَلَمْ يَسْأَلْ عَنْ ذَلِكَ.

(فتح المعین شرح قرة العین باب الصلوة ص ۱۲ مطبوعہ ۱۳۱۵ھ)

(زرقانی شرح المواهب الدینیہ للعلامة قسطلانی ص ۳۳۵)

امام ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی سے روایت کی ہے کہ غزوہ تبوک کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عیسائیوں کا بتایا ہوا پیئیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ یہ مجوسیوں کا بتایا ہوا تھا۔ آپ نے کسی چھان بین کے بغیر چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اُسے کاٹا اور استعمال فرمایا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر پیئیر پیش کیا گیا تو آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ اہل عجم اس کو تیار کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ چھری سے کاٹ کر اسے استعمال کر سکتے ہو یعنی کسی چھان بین کی ضرورت نہیں،

ایک اور روایت میں ہے کہ لوگوں نے یہ بھی بتایا کہ سُنْتے ہیں کہ اس کے بنانے میں مُردار کی چربی استعمال ہوتی ہے آپ نے فرمایا زیادہ چھان بین کی ضرورت نہیں چھری سے کاٹو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ۔

۵۲۱ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَيَذْكُرُ اسْمَ

اللَّهِ تَعَالَى ، فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِي أَوَّلِهِ فَلْيَتَلَّ:

بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلُهُ وَآخِرُهُ -

(ترمذی کتاب الاطعمۃ باب ما جاء فی التسمیۃ علی الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو پہلے اللہ تعالیٰ کا نام لے یعنی بسم اللہ پڑھے۔ اگر شروع میں بھول جائے تو یاد آنے پر بسم اللہ اَوَّلُهُ وَآخِرُهُ پڑھے۔

۵۲۲ - عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ رَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَلِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا غُلَامُ! سَمِّ اللَّهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ فَمَا زِلْتُ تِلْكَ طِعْمَتِي بَعْدُ -

(بخاری کتاب الاطعمۃ باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمن)

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب تھے، بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر رہتا تھا۔ (کھانا کھاتے وقت) میرا ہاتھ نکال میں پھرتی سے ادھر ادھر گھومتا تھا (یعنی بے صبری سے جلد جلد کھانا اور اپنے آگے کا بھی خیال نہ کرتا۔) حضورؐ نے میری اس عادت کو دیکھ کر فرمایا۔ کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے

سے کھاؤ۔ حضورؐ کی یہ نصیحت میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور اس کے مطابق کھانا کھاتا ہوں۔

۵۲۳ — عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي بَنُو مُرَّةَ بْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتٍ أَمْوَالِهِمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ الْمَدِينَةَ فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا بَيْنَ الْمَهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَأَتَيْنَا بِحَفْنَةٍ كَثِيرَةٍ الشَّرِيدِ وَالْوَذْرِ فَأَقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِي مِنْ نَوَاجِيهَا وَآكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، فَقَبِضَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى عَلَى يَدِي الْيُمْنَى ثُمَّ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ، ثُمَّ أُتِينَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانُ التَّمْرِ أَوْ التُّرْبُ فَجَعَلْتُ أَكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَ جَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ أُتِينَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ وَ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ! هَذَا الْوُضُوءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ.

(ترمذی البواب الاطعمة باب ما جاء في التسمية على الطعام)

حضرت عکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرہؓ نے اپنے اموال صدقہ

دیکر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضورؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے۔ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ام سلمہؓ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا۔ کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ترید کا پیالہ پیش کیا جس میں ثرید اور بوٹیاں کافی تھیں۔ ہم اس میں سے کھانے لگے۔ میں کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے کھاتا اور حضورؐ اپنے سامنے سے کھا رہے تھے۔ حضورؐ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے عکراش کھانا ایک جگہ سے کھاؤ تمام کھانا ایک ہی طرح کا ہے۔ پھر ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کے کھجور یا ڈو کے تھے۔ میں تو سامنے سے کھانے لگا اور حضورؐ اپنی پسند کے مطابق کبھی ادھر سے اور کبھی ادھر سے چُن چُن کر کھاتے اور فرمایا اے عکراش اپنی پسند کی چُن چُن کر کھاؤ کہ مختلف اقسام کی ہیں پھر پانی لایا گیا۔ حضورؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور اپنا گیلہ ہاتھ اپنے چہرے سر اور بازوؤں پر پھیرا اور فرمایا اے عکراش یہ آگ پر پکی ہوئی چیز کا وضوء ہے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ صاف کر لئے جائیں۔

۵۲۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْبَرَكََةُ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ، فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ کھانے کے درمیانی حصہ میں برکت نازل ہوتی ہے اس لئے کنارے یعنی ایک طرف سے کھایا کرو اور درمیان سے کھانے سے اجتناب کرو۔

۵۲۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ، وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا۔  
(مسلم کتاب الاشربة باب اَدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ)

حضرت ابن عمر رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پیئے کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔

۵۲۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب مَا يَقُولُ إِذَا خَرَعَ مِنَ الطَّعَامِ)

حضرت ابوسعید رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے یا پانی پیتے تو بعد میں یہ دعا پڑھتے۔ سب تعریفیں اُس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان یعنی اطاعت شعار بنایا۔

۵۲۷۔ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سَحِيمٍ رَضِيَ قَالَ أَصَابَنَا عَامٌ سَنَةِ



مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقْنَا تَمْرًا، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَمْرُئِينَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فَيَقُولُ: لَا تَقَارِلُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقِرَانِ، ثُمَّ يَقُولُ: إِلَّا أَنْ يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ -

(بخاری کتاب الاطعمه باب القِران فی التمر ص ۹۶ - مسلم )

حضرت جبہ بن سحیمؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے عہد خلافت میں ایک سال جہیں سخت قحط سالی سے دوچار ہوتا پڑا۔ آپ نے ہمیں کھجوریں دیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ اکٹھے بیٹھ کر کھانے لگو تو دو دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ یعنی حرص اور بے صبری کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اسکے کہ کھاتے والا دوسرے شریک طعام بھائی سے اس کی اجازت لے لے۔

۵۲۸ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ بِثَلَاثِ أَصَابِعٍ فَإِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا - (مسلم کتاب الاشربہ باب استنجاب لعق الاصابع)

حضرت کعب بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے اور کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انگلیاں صاف کر لیتے۔

۵۲۹ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَبِقَى أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ : إِذَا مَا وَقَعَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَاكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ : وَأَمَرْنَا أَنْ نُسَلِّتَ الصَّحْفَةَ ، وَقَالَ : إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَنِي فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبِدَكَةَ .

(ترمذی ابواب الاطعمه باب فی النقمه تسقط )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرماتے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیا کرتے تھے اور حضور فرماتے تھے کہ اگر کھاتے وقت کوئی لقمہ گر جائے تو اسے صاف کر کے کھا لینا چاہیے اور اسے شیطان کے لئے نہیں چھوڑنا چاہیے اور میں حکم فرماتے تھے کہ ہم پلیٹ کو اچھی طرح صاف کر لیا کریں (یعنی کھانا نہ بچایا کریں یا اتنا ڈالیں جتنا کھانا ہے) یہ بھی فرماتے تھے کہ تمہیں یہ علم نہیں ہے کہ کھانے کے کون سے حصہ میں برکت ہے۔

۵۵۰ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكْتَسِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا حَضَرَ عِذَاؤُهُ وَإِذَا رَفَعَ .

(ابن ماجہ ابواب الاطعمه باب الوضوء عند الطعام )

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے بھی ہاتھ دھوئے

اور کھلی کرے اور کھانا کھانے کے بعد بھی ہاتھ دھوئے اور کھلی کرے (کھانے کا وضو یہی ہے)۔

۵۵۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا. قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: فَلَا كُلُّ؟ قَالَ: ذَلِكَ أَشْرُ أَوْ أَخْبَثُ. وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَدَ عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا. (مسلم کتاب الاشربة باب كراهية الشرب قائما)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (بلا ضرورت) کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ قتادہ جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کھڑے ہو کر کھانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو آپ نے فرمایا یہ تو کھڑے ہو کر پانی پینے سے بھی بدتر ہے۔

۵۵۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَأْكُلُ وَ نَحْنُ نَعْمَتِي وَ نَشْرَبُ وَ نَحْنُ قِيَامٌ..

(ترمذی کتاب الاشربة باب الرخصة في الشرب قائما)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم بوقت ضرورت چلتے ہوئے بھی کھا لیتے تھے اور کھڑے ہو کر پانی پی لیتے تھے۔

۵۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَقَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

(مسلم کتاب الاشربة باب فی الشرب من زمزم قائماً)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا جو آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۵۵۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ أَوْ يُنْفَخَ فِيهِ.

(ترمذی کتاب الاشربة باب لراہیة النفخ فی الشرب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے ہوئے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح پینے کی چیز میں پھونک مارنے سے بھی روکا۔

۵۵۵- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْخَرِيرِ وَالذُّبَابِ وَالشُّرْبِ فِي اِنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ : هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ .

(مسلم کتاب اللباس والزینة باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباچ پینے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سوتے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ یہ اس دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہوں گے۔

## ذبیحہ اور شکار

۵۵۶ (۱) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فُكُلُ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى قَالَ: إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ -

(ترمذی البواب الصيد باب فی من یرمی الصيد فیجدہ میتاء فی الماء)

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سدھائے ہوئے شکاری کتے سے شکار کرنے کے بارہ میں پوچھا۔ حضورؐ نے فرمایا جب تم نے اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا ہے تو اس شکار کو کھاؤ جو اس نے تمہارے لئے پکڑ رکھا ہے اور اگر اس نے اس میں سے کچھ کھا لیا ہے تو اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے۔

پھر میں نے پوچھا کہ اگر ہمارے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں تو کیا حکم ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نے اپنے کتے کو بسم اللہ پڑھ کر چھوڑا تھا دوسرے کتوں کو نہیں (اس لئے ایسے شکار کو نہ کھاؤ سوائے اس

کے کہ اس جانور کو خود ذبح کیا ہو۔

۵۵۶ (ب) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَيْتَ فَأْمُسَكَ وَقَتَلَ فُكُلٌ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أْمُسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كَلَابًا لَمْ يُذَكِّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهَا فَأْمُسْكَنَ وَقَتْلَنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فُكُلٌ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ۔

(بخاری کتاب الصيد والذبائح۔ باب الصيد اذا غاب عنه يومين او ثلاثه)

حضرت عدی بن حاتم رضیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ جب تم نے بسم اللہ پڑھ کر اپنے کتے کو شکار پر پھوڑا اور اس نے شکار کو تمہارے لئے پکڑے رکھا خواہ وہ مرہی گیا ہو تو تم اس شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر کتے نے اس شکار میں سے کچھ کھالیا ہے تو اس کو نہ کھاؤ کیونکہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہے تمہارے لئے نہیں۔ اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جن پر تم نے بسم اللہ نہیں پڑھا اور ان سب نے شکار کو مار کر تمہارے لئے روکے رکھا اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھایا تو بھی تم اس شکار کو نہ کھاؤ اس لئے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ شکار کو کس کتے نے مارا ہے۔ اگر تم نے شکار کو تیرے مارا ہے اور تم نے اس کو ایک یا دو دن

بعد مرا ہوا پایا اور مرنے کی وجہ تیر کے سوا کوئی اور چیز نہیں تو تم اس  
شکار کو کھا سکتے ہو۔ اور اگر شکار پانی میں مرا ہوا ملا ہے تو اسے نہ کھاؤ  
(اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ پانی میں گرنے کی وجہ سے مرا ہو تیر کے  
زخم سے نہیں۔)

۵۵۷۔ عَنْ أَبِي شَذَادٍ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا  
الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذُبِيحَتَهُ.

(مسلم کتاب الصيد والذبائح باب الاصل باحسان الذبح)

حضرت شذا دین اوسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ترمی اور نہ پانی سے پیش آنے کا حکم  
دیا ہے یہاں تک کہ اگر تم کسی جانور کو مارنے لگو تو اس میں بھی ترمی اور  
رحمد لی دکھاؤ اور جب کسی جانور کو ذبح کرنے لگو تو اچھے اور رحمد لی کے  
طریق سے ذبح کرو۔ مثلاً اپنی پھری خوب تیز کر لو اور اس طرح سے  
اپنے ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ۔

۵۵۸۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّقَارِ - وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ  
وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُحِدِّ.

(ابن ماجہ - ابواب الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ جب جانور ذبح کرنے لگو تو چھری کو اچھی طرح تیز کر لیا کرو۔ ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو ذبح نہ کرو اور خوب اچھی طرح ذبح کرو۔ (کہ اسکی جان جلدی نکل جائے اور زیادہ دیر تڑپتا نہ رہے۔)

## تجارت و صنعت، خرید و فروخت اور اجارہ کے آداب

۵۵۹ — عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَى الْكُسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ - (مسند احمد ص ۱۳)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ کون سا ذریعہ معاش بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا کہ باغ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہیں۔

۵۶۰ — عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى اللَّهُ تَعَالَى



يَعْبُدُ مِنْ عِبَادِهِ، اَتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَقَالَ لَهُ : مَاذَا عَمِلْتَ  
 فِي الدُّنْيَا ؟ قَالَ : لَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا - قَالَ : يَا رَبِّ اَتَيْتَنِي  
 مَالَكَ فَكُنْتُ اَبَايَحَ النَّاسِ، وَكَانَ مِنْ خُلُقِي الْجَوَازُ، فَكُنْتُ  
 اَتَيْسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ - فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى : اَنَا  
 اَحَقُّ بِذِمَامِكَ، تَجَاوَزُوا عَنْ عَبْدِي - فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ  
 الْجُهَنِيُّ وَ اَبُو مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيُّ : هَكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (مسند کتاب البيوع باب فضل النظار المعسر)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایسا بندہ لایا جائے گا جس کو اللہ تعالیٰ نے  
 مال عطا کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا  
 عمل کیا اور لوگ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے۔ وہ جواب  
 دیگا۔ اے میرے رب! تو نے مجھے مال دیا، میں لوگوں سے خرید و فروخت  
 اور لین دین کرتا، درگزر کرتا اور نرم سلوک کرنا میری عادت تھی۔ خوشحال  
 اور صاحب استطاعت سے بھی آسانی اور سہولت کا رویہ اختیار کرتا اور  
 تنگدست کو بھی بسہولت ادا کرنے کی مہلت دیتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے  
 گا مجھے اس بات کا زیادہ حق پہنچتا ہے کہ درگزر سے کام لوں اور  
 اپنے اس بندے نے شفقت کا سلوک کروں۔ عقبہ بن عامرؓ اور  
 ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی زبان مبارک سے اسی طرح خود سنی تھی۔

۵۶۱ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا وَزَنْتُمْ فَأَرْجَحُوا.

(ابن ماجہ البواب التجارات باب الرِّجْحَانِ فِي الْوِزْنِ)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی کو دینے کے لئے کچھ تولو تو جھکتا ہوا تولو۔

۵۶۲ — عَنْ قَيْلَةَ أُمِّ بَنِي أُنْمَارٍ، قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ عُمْرِهِ عِنْدَ الْمُرُوءَةِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي أُمْرَأَةٌ أَبِيعُ وَأَشْتَرِي فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَ شَيْئًا سُمْتُ بِهِ أَقَلَّ مِمَّا أُرِيدُ ثُمَّ زِدْتُ ثُمَّ زِدْتُ حَتَّى أَيْلَعَ الَّذِي أُرِيدُ وَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَ الشَّيْءَ سُمْتُ بِهِ أَكْثَرَ مِنَ الَّذِي أُرِيدُ ثُمَّ وَضَعْتُ حَتَّى أَيْلَعَ الَّذِي أُرِيدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَفْعَلِي يَا قَيْلَةُ! إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَبْتَاعِي شَيْئًا فَاسْتَاغِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ، أَوْ مُنِعْتَ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَبِيعِي شَيْئًا فَاسْتَاغِي بِهِ الَّذِي تُرِيدِينَ، أَوْ مُنِعْتَ.

(ابن ماجہ البواب التجارات باب السِّمْرِ)

حضرت قیلہ ام بنی انمار رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عمرہ کے موقع پر مرؤہ کے مقام میں

حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر عورت ہوں۔ میرا خریدنے کا طریقہ یہ ہے کہ چیز کی پہلے بہت کم قیمت بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ قیمت زیادہ کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر خریدنی مقصود ہو اس پر مال خرید لیتی ہوں۔ اسی طرح جو چیز فروخت کرنی ہوتی ہے پہلے اس کے دام بہت زیادہ بتاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ دام کم کرتی جاتی ہوں اور پھر جس قیمت پر مال فروخت کرنا مقصود ہو۔ اس پر مال فروخت کر دیتی ہوں۔ یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قیل: اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت مقرر ہونی چاہیے۔ جس قیمت پر خریدنا ہو وہ صحیح قیمت بتادو اگر اس نے اس قیمت پر دینا ہو تو دیوے اور نہ دینا ہو تو نہ دے۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت اصل قیمت بتاؤ اگر کسی نے لینی ہو تو لے ورنہ اسکی مرضی۔ (اس طرح اعتبار بھی قائم ہوگا اور وقت بھی ضائع نہ ہوگا)۔

۵۶۳۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ۔ (سنن دارمی کتاب البيوع باب فی التاجر الصدوق رواد: أيضًا الحاكم

و الترمذی کتاب البيوع باب فی التاجر وقيمة النبي صلى الله عليه وسلم)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔

۵۶۴ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : التَّاجِرُ الْأَمِينُ الصَّدُوقُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشَّهْدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (ابن ماجہ ابواب التجارات باب الحث على الكاسب)  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیانت دار اور سچا مسلمان تاجر بروز قیامت شہداء میں شامل سمجھا جائے گا۔

۵۶۵ — عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا ، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّتَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا ، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا -

(بخاری کتاب البیوع باب اذا لم یوقت الخیار هل یجوز البیع )

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خرید و فروخت کرنے والوں کو جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے کہ وہ سودا فسخ کر دیں اور اگر خرید و فروخت کرنے والے پچ بولیں اور مال میں اگر کوئی عیب یا نقص ہے تو اسے بیان کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کے اس سودے میں برکت دے گا اور اگر وہ دونوں جھوٹ سے کام لے کر کسی عیب کو چھپائیں گے یا ہیرا پھیری سے کام لیں گے تو اس سودے میں سے برکت نکل جائے گی۔

۵۶۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَهَى رَسُولُ

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا  
وَلَا یَبِیْعِ الرَّجُلُ عَلٰی یَبِیْعِ اَخِیْهِ، وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ  
اَخِیْهِ، وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتُكْفَأَ مَا فِیْ اِنَائِهَا  
وَ فِیْ رِوَاٰیةٍ، قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم  
عَنِ التَّلَقُّیْ، وَ اَنْ یَّبْتَاعَ الْمُحَاجِرُ لِلْاَعْرَاجِیِّ، وَ اَنْ تَشْتَرِطَ  
الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا، وَ اَنْ یَسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ  
وَ نَهٰی عَنِ النَّجَشِ وَ التَّضْرِیَةِ۔

( بخاری کتاب البیوع باب لا یبیع علی یبیع اخیه ..... الخ و مسلم )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلال بن کر دیہات  
سے تجارتی سامان لانے والے کا سودا بیچے۔ اسی طرح آپؐ نے اس سے  
بھی منع فرمایا کہ صرف بھاؤ بڑھاتے کیلئے بولی دی جائے۔ آپؐ نے فرمایا  
کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی  
منگنی کعبینام پر پیغام بھجوائے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا  
مطالبہ اس غرض سے نہ کرے کہ تا وہ اسکی جگہ لے اور اس کا حصہ  
اپنے برتن میں ڈالے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے تجارتی قافلے کو آگے جا کر ملنے اور سودا کر لینے سے منع فرمایا۔  
اسی طرح اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شہر کا رہنے والا دلال بن کر  
دیہاتی کا سامان بکوائے۔ آپؐ نے فرمایا کوئی عورت اس شرط پر شادی نہ

کرے کہ اسکا خاوند اپنی پہلی بیوی کو طلاق دیدے، اسی طرح کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ محض بھاؤ بڑھانے کیلئے بولی نہ دے اور زیادہ قیمت وصول کرتے کے لئے دودھ دینے والے جانور کا دودھ اس کے تھنوں میں نہ روک رکھے۔

۵۶۷۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَتَلَقَّوْا السِّلْعَ حَتَّى يُضْبَطَ بِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ۔

( بخاری کتاب البیوع باب النہی عن تلقی الركبان )

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجارتی سامان لانے والے قافلہ کو آگے جا کر نہ ملو یعنی سامان مارکیٹ میں پہنچنے سے پہلے ہی نہ خرید لو بلکہ اس تجارتی سامان کو بازار میں آنے وقتا کہ قیمتوں میں اعتدال رہے۔

۵۶۸۔ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَنَابَاتِ رَجُلٍ عِنْدَكَ طَعَامُ فِي وِعَاءٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهِ فَقَالَ لَعَلَّكَ غَشَشْتَ، مَنْ غَشَّشَا فَلَيْسَ بِمَتَا۔ ( سنن ابن ماجہ الباب التجارۃ باب النہی عن الغش )

حضرت ابی حمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک شخص کے پاس سے گزرے جو غلہ کا تاجر تھا حضور نے اس کے غلہ کے برتن کے اندر ہاتھ ڈال کر دیکھا تو محسوس کیا کہ تیچے کا غلہ گھسلا رہے تو آپ نے فرمایا تم دھوکا دیتے ہو۔ دیکھو دھوکا اور فریب دینا

ہم مسلمانوں کا شیوہ یہی ہے۔

۵۶۹ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرَفَ -

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ بِأَبِ التَّوْبَةِ فِي الْاِكْتِسَابِ كُلِّهَا بِحَوَالِ الطَّبْرَانِيِّ فِي الْكَبِيرِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ماہر دست کار اور ہنرمند مومن کو پسند کرتا ہے۔

## صحت و مرض، پرہیز اور علاج

۵۷۰ - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعَمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ - (بخاری کتاب الرقاق - ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - دو نعمتیں ایسی ہیں کہ جن کی قدر نہ کر کے بہت سے لوگ نقصان اٹھاتے ہیں - ایک صحت دوسرے فارغ البالی -

۵۷۱ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جُبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اِسْتَكَيْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ

شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْعَيْنِ حَاسِدٍ، اللَّهُ  
يَشْفِيكَ، بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ -

(مسلم کتاب السلام باب الطب والمريض والرقی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں۔ حضرت جبرائیلؑ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اے محمدؐ! کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ  
نے جواب دیا ہاں میں بیمار ہوں۔ اس پر حضرت جبرائیلؑ نے یہ دعا کی۔  
اللہ تعالیٰ کا نام لے میں آپ پر دم کرتا ہوں وہ آپ کو ہر ایسی بات  
سے محفوظ رکھے جو نقصان دہ ہے۔ ہر ایسی چیز سے بچائے جو دکھ دے  
سکتی ہے۔ وہ ہر بُرے شخص کی برائی سے اور ہر حسد کرنے والے کی بد نظری  
سے آپ کی حفاظت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے۔ اللہ تعالیٰ  
کا نام لے کر میں آپ پر دم کرتا ہوں۔

۵۴۲ - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِي خَالٌ يَذُرُّنِي مِنَ  
الْعُقْرِ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّقِيِّ قَالِ  
فَأَتَاكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرَّقِيِّ وَأَنَا أَرْقِي  
مِنَ الْعُقْرِ، فَقَالَ: مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ

(مسلم کتاب السلام باب استناب الرقية ص ۱۱۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک ماموں تھے جو بچھو  
کا دم کرتے تھے۔ حضورؐ نے جب دم کرنے سے منع فرمایا تو وہ حضورؐ  
کے پاس آئے اور عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے دم کرنے



سے منع فرمایا ہے اور میں بچھو کا دم کرتا ہوں اور لوگوں کو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو کوئی فائدہ پہنچا سکے وہ ضرور پہنچائے۔ (مقصود یہ ہے کہ دم درود کو پیشہ اور کمائی کا ذریعہ بنانا منع ہے لیکن اگر کسی کے پاس کوئی مؤثر بابرکت دعائیہ الفاظ ہیں جن میں شرک کا شائبہ نہیں تو پھر اس سے کسی کو فائدہ پہنچانا منع نہیں۔)

۵۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْبَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَا فَوْهُمُ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ: هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ؟ فَإِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِينُ أَوْ مُصَابٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: نَعَمْ، فَأَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَعْطَى قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ: حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَاللَّهِ مَا رَقِيتُ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَقَالَ: وَمَا أَذْرَاكَ إِنَّهَا رُقِيَّةٌ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَمِهِمْ مَعَكُمْ۔ (مسلم کتاب السلام باب جواز اخذ الاحدة على الرقية)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہؓ سفر میں تھے۔ وہ عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے اور انکا مہمان

بننا چاہا لیکن انہوں نے مہمانی نہ کی (اس رات اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا)۔ وہ ان صحابہ کے پاس آئے اور پوچھا تم میں سے کوئی دَم کرتا ہے؟ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا۔ ہاں میں کرتا ہوں چنانچہ وہ بیمار کے پاس آئے اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔ اس پر وہ سردار اچھا ہو گیا اور خوش ہو کر بکریوں کا ایک چھوٹا سا ریوڑ اُن کو بطور انعام دیا لیکن انہوں نے یہ ریوڑ قبول نہ کیا اور کہا جب تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لوں یہ ریوڑ نہ لوں گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئے اور اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساتھ ہی عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! میں نے صرف سورۃ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا تھا۔ اس پر حضورؐ نے تبسم فرمایا اور پوچھا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دَم ہے۔ پھر فرمایا تم اس قبیلہ سے بکریاں لے لو اور میرا حصہ بھی ان بکریوں میں رکھو۔ مقصد یہ ہے کہ اس صورتِ حال میں جو انعام یا نذرانہ انہوں نے دیا ہے اس کے لینے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا نَغَمٍ وَلَا حُزْنٍ حَتَّى الْهَمِّ يُهْمَهُ إِلَّا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المؤمن فيما يصيبه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا۔ مومن کو جو بھی دکھ یا تکلیف یا بیماری یا رنج پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اسکی کمزوریوں اور غلطیوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔ یعنی بڑے بڑے نقصانات اور آخری گرفت سے اللہ تعالیٰ اسکو بچا لیتا۔

۵۷۵۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ حَتَّى إِذَا كَانَ بِسَرِغَ لَقِيَهُ أَمْرَأَةُ الْأَجْنَادِ، أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَأَصْحَابُهُ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّ الْوَبَاءَ تَدُ وَقَعَ بِالشَّامِ۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَالَ لِي عُمَرُ: اذْءُ عْ لِي الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ الْوَبَاءَ تَدُ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: خَرَجْتَ لِأَمْرٍ وَلَا نَرَى أَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى أَنْ تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ: اِرْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: اذْءُ عْ لِي الْأَنْصَارَ، فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ: فَسَلَكُوا سَبِيلَ الْمُهَاجِرِينَ وَاخْتَلَفُوا كَاخْتِلَافِهِمْ: فَقَالَ: اِرْتَفِعُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ: اذْءُ عْ لِي مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشِيخَةٍ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ: فَدَعَوْتُهُمْ، فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ مِنْهُمْ رَجُلَانِ فَقَالُوا: نَرَى أَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقَدِّمَهُمْ عَلَى هَذَا الْوَبَاءِ، فَنَادَى عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي النَّاسِ: إِنِّي مُصَبِّحٌ عَلَى ظَهْرِ فَاصْبِحُوا عَلَيْهِ، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

اَفِرَارًا مِّنْ تَدْرِ اللّٰهِ ؟ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، لَوْ غَيْرُكَ  
 قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ ! وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ جَلَا فَنَّهُ - نَعَمْ نَقَدُّ مِنْ  
 تَدْرِ اللّٰهِ اِلَى تَدْرِ اللّٰهِ ، اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطْتَ وَاَدِيًّا  
 لَهُ عُذْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصِيْبَةٌ وَالْاُخْرَى جَذْبَةٌ ، اَلَيْسَ اِنْ  
 رَعَيْتَ الْخَصِيْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدْرِ اللّٰهِ ، وَ اِنْ رَعَيْتَ الْجَذْبَةَ  
 رَعَيْتَهَا بِقَدْرِ اللّٰهِ ؟ قَالَ : فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ  
 رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِي بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ : اِنَّ  
 عِنْدِي مِنْ هَذَا عِلْمًا ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِارِضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَ  
 اِذَا وَقَعَ بِارِضٍ وَ اَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ فَحَمِدَ  
 اللّٰهُ تَعَالٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اِنْصَرَفَ .

(مسلم کتاب السلام باب الطاعون والطيرة والكهانة)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
 ملک شام کا سفر اختیار کیا۔ جب آپ سرغ نامی مقام پر پہنچے تو  
 سرداران فوج حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ان کے دوسرے ساتھی آپ کی  
 پیشوائی کے لئے حاضر ہوئے اور بتایا کہ شام میں وباء پھوٹ پڑی ہے  
 ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ میں بزرگ مہاجرین  
 کو بلاؤں چنانچہ میں ان کو بلا لایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے مشورہ کیا اور  
 بتایا کہ شام میں وباء پھیلی ہوئی ہے۔ اب کیا کرنا چاہیئے؟ میں وہاں

جاؤں یا یہیں سے واپس چلا جاؤں۔ صحابہ کی رائے میں اختلاف تھا بعض کہتے تھے کہ آپ ایک مقصد کیلئے مدینہ سے آئے ہیں۔ اس مقصد کو پورا کئے بغیر آپ کا واپس جانا مناسب نہیں۔ بعض کا مشورہ تھا کہ آپ کے ساتھ چنیدہ لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقربین ہیں، ہم مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ انکو لے کر وباء کے علاقہ میں جائیں اور کسی قسم کا خطرہ مول لیں۔ مہاجرین سے مشورہ لینے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ انصار کو بلاؤ۔ چنانچہ میں انصار کو بلا لایا۔ یہ بھی مہاجرین کی طرح مختلف الرائے تھے۔ ان انصار سے مشورہ لینے کے بعد حضرت عمرؓ نے مجھے فرمایا قریش کے سرداروں میں سے جو یہاں ہیں اور فسخ مکہ کے دوران ہجرت کر کے آئے ہیں انکو بلا لاؤ۔ جب وہ آئے اور صورت حال ان کے سامنے آئی تو انہوں نے متفقہ رائے دی کہ یہی مناسب ہے کہ آپ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جائیں اور وباء کے علاقہ میں داخل نہ ہوں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے اعلان کروایا کہ میں کل صبح کوچ کروں گا۔ چنانچہ تمام صحابہ صبح صبح آگئے۔ حضرت عمرؓ نے انہیں بھی فرمایا کہ تم بھی میرے ساتھ واپسی کیلئے تیار ہو جاؤ۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اس موقع پر کہا۔ کیا آپ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ اے ابو عبیدہ! کسی دوسرے کو یہ بات کہنی چاہیئے تھی، تمہارے منہ سے مجھے اس بات کے سننے کی توقع نہ تھی۔ دراصل حضرت عمرؓ حضرت ابو عبیدہؓ کی مخالفت

پسند نہیں کرتے تھے اور انہی رائے کو بڑی اہمیت دیتے تھے۔ بہر حال حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے بھاگ کر اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی کی طرف جارہے ہیں۔ دیکھو! اگر تمہارے اونٹ ایک ایسی وادی میں جاؤں جس کی دو گھاٹیاں ہوں ایک سرسبز و شاداب اور دوسری خشک چٹیل اور ویران تو تم اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اپنے اونٹوں کو سرسبز و شاداب وادی میں چراؤ گے یا خشک اور بے آب و گیاہ حصہ میں۔ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ اس موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ بھی آگئے جو کسی کام کے لئے گئے ہوئے تھے اور اس مشورہ میں شامل نہ تھے۔ انہوں نے یہ باتیں سنیں تو کہا کہ اس بارہ میں مجھے صحیح مسلک کا علم ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ جب تمہیں معلوم ہو کہ کسی علاقہ میں وباء پھیلی ہوئی ہے تو وہاں نہ جاؤ۔ اور اگر اس علاقہ میں وباء پھیل جائے جس میں تم موجود ہو تو پھر وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ نہ جاؤ۔ حضرت عمرؓ نے یہ بات سن کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے اپنے فضل سے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق دی۔ غرض اس مشورہ اور فیصلہ کے بعد آپؐ واپس مدینہ روانہ ہو گئے۔

۵۴۶۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَخْرَاجِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَتَدَاوِي قَالَ: تَدَاوُوا فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يُنْزِلْ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَ

جَهْلُهُ مَنْ جَهْلُهُ - (مسند احمد حدیث اسامة بن شریکؓ مشہور)  
 حضرت اسامہ بن شریکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا یا رسول اللہ! ہم علاج  
 معالجہ کر سکتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا۔ بیمار کا علاج ضرور کرو کیونکہ  
 اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے۔ کوئی اس کا علاج جانتا  
 ہے اور کوئی نہیں جانتا ہے۔

۵۷۷۔ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَكُلُّ دَاءٌ دَوَاءً فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ  
 الدَّاءِ بَرِئَ بِإِذْنِ اللَّهِ عَذْرَاجَتٌ - (مسند کتاب السلام۔ باب لكل داء دواء)  
 حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ ہر بیماری کی دوا ہے پس اگر بیماری کی صحیح دوا مل جائے  
 تو اللہ تعالیٰ کے اذن سے وہ اچھا ہو جاتا ہے۔

۵۷۸۔ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ رَضِيَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَهُ سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ رَضِيَ عَنْ الْخَمْرِ  
 فَنَجَّاهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّا لَنَتَدَاوِي بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلَكِنَّهَا دَاءٌ

(ترمذی ابواب الطب باب کراہیۃ التداوی بالمسکر)

حضرت علقمہؓ اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ ان  
 کی موجودگی میں سوید بن طارقؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب

کے متعلق دریافت کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اس پر سوید نے کہا کہ ہم اسے بطور دوا پیتے ہیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ دوا انہیں ہے بلکہ یہ بیماری ہے۔

۵۷۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ - (نسائي كتاب الجنائز باب تمنى الموت)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کیا کرے اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے مزید نیکیاں کرنے کی اسے توفیق ملے اور اگر وہ گنہگار ہے تو ہو سکتا ہے کہ اسے توبہ واستغفار کرنے کا موقع ملے۔

۵۸۰ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ بِضَرٍْ أَصَابَهُ فَإِنْ كَانَ لَا بَدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اٰخِيْنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَقَّعْنِيْ اِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ - (مسلم كتاب الذكر باب كراهية تمنى الموت بِضَرٍْ نَزَلَ بِهِ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی بیماری کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے۔ جب وہ بہت



ہی تنگ آیا ہوا ہو اور اس سلسلہ میں کوئی دُعا مانگنی ہو تو یوں دُعا مانگے۔ اے میرے اللہ! تو مجھے زندہ رکھ جب تک کہ زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے وفات دے اگر وفات میرے لئے بہتر ہے۔

## تیمارداری اور عیادت

۵۸۱۔ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ.

(بخاری کتاب الادب باب تشمیت العاطس اذا حمد الله)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں، جنازے کے ساتھ جائیں، پھینک مارتے والے کی پھینک کا جواب دیں، قسم کھانے والے کو اسکی قسم کے پورا کرنے میں مدد دیں، مظلوم کی مدد کریں اور دعوت کے لئے بلاتے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔

۵۸۲۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ

فِي اللَّهِ تَادَاةٌ مُنَادٍ بِأَنْ طُبْتُ وَطَابَ مَمَشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ  
مِنْ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔ (ترمذی باب ماجاء فی زیارة الاخوان)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کسی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی صدا لگاتا ہے کہ تو خوش رہے تیرا چلنا مبارک ہو جنت میں تیرا ٹھکانہ ہو۔  
۵۸۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْعَدْتَهُ لَوْحَدْتَنِي عِنْدَهُ- يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطَعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ: يَارَبِّ! وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ اسْتَطَعَمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوْحَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي- يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ: يَارَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَّا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَحَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي -

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ اس پر وہ جواب دے گا۔ تُو ربِّ العالمین ہے، تُو کیسے بیمار ہو سکتا ہے اور میں تیری عیادت کس طرح کرتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تُو اسکی عیادت کے لئے نہیں گیا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسکی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا اور اس کی عیادت میری عیادت ہوتی۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تُو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب! تُو تو ربِّ العالمین ہے، کھانے سے بے نیاز ہے، میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے یہ علم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا۔ اور تُو نے اُسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو گویا تُو نے مجھے یہ کھانا کھلایا ہوتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا لیکن تُو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ وہ کہے گا۔ اے میرے رب! تُو ربِّ العالمین ہے، پیاس سے بے نیاز ہے میں تجھے کیسے پانی پلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا۔ تُو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ کیا تجھے یہ سمجھ نہ آئی کہ اگر تُو اسے پانی پلاتا تو گویا تُو نے یہ مجھے پانی پلایا ہوتا اور اس کا ثواب میں تجھے دیتا۔

۵۸۴ — عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضَةٌ فَقَالَ: أَبْشِرِي يَا أُمُّ الْعَلَاءِ! فَإِنَّ مَرَضَ الْمُسْلِمِ يَذْهَبُ اللَّهُ بِهِ خَطَايَاهُ كَمَا تَذْهَبُ النَّارُ خَبَتْ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ.

(البوداؤد کتاب الجنائز باب عیادة النساء)

حضرت اُمّ علاء بیان کرتی ہیں کہ میں بیمار تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کے لئے میرے ہاں تشریف لائے اور میری تسلی کے لئے فرمایا۔ اُمّ علاء بیماری کا ایک پہلو خوش کن بھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ مرض کی وجہ سے ایک مسلمان کی خطائیں اس طرح دُور کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل کچیل دُور کر دیتی ہے۔

۵۸۵ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعُودُ بَعْضَ أَهْلِهِ، يَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ، رَبَّ النَّاسِ! اَذْهَبِ الْبَأْسَ، اِشْفِ، اَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ اِلَّا بِشِفَاؤِكَ، شِفَاءٌ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

(مسلم کتاب السلام باب استحباب رقیة المریض)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کے لئے آتے تو اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر پھیرتے اور یہ دُعا کرتے۔ اے میرے اللہ! جو لوگوں کا رب ہے اس بیماری کو دُور کر دے اور اسے شفاء دے کہ تو ہی شفاء

دینے والا ہے۔ تیری شفا کے سوا کوئی اور شفا نہیں۔ تو اسے ایسی شفا دے جو بیماری کا کچھ بھی اثر نہ چھوڑے۔

۵۸۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ عَلَاَمٌ يَهُودِيٍّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: أَسْلِمَ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ؟ فَقَالَ: اطِيعْ أَبَا الْقَاسِمِ، فَاسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب اذا اسلم الصبی فمات هل یصلی علیہ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا وہ بیمار ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس کے سر ہانے بیٹھ کر حال احوال پوچھا اور اسلام قبول کرنے کی بھی تحریک فرمائی۔ لڑکے نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو پاس ہی بیٹھا تھا۔ اس کے باپ نے کہا حضورؐ کی بات مان لو۔ چنانچہ اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضورؐ خوش خوش وہاں سے یہ کہتے ہوئے واپس آئے۔ سب تعریفیں اس اللہ جل شانہ کے لئے ہیں جس نے اس نوجوان کو دوزخ کی آگ سے بچالیا۔

## وفات اور تعزیت

۵۸۷۔ عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كَانَ الْخِرَ كَلَامِهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ - ( ابو داؤد کتاب الجنائر باب من التلقين )

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا وفات کے وقت آخری بول لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہوگا وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔

۵۸۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلَى يَقُولُ : اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقْنِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى -

( بخاری کتاب المرضی باب نہی تمنی المریض الموت )

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات کے وقت میری گود کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے اور یہ دعا کرتے تھے ” اے اللہ! مجھے بخش، مجھ پر رحم کر اور مجھے اعلیٰ ساتھی سے ملا دے (یعنی اپنا قرب خاص عطا کر)۔

۵۸۹۔ عَنْ ابْنِ مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ : إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ  
 اللّٰهُ تَعَالَى لِمَلَأْتُكَ بِهِ : قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ :  
 نَعَمْ - فَيَقُولُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةً فَوَادِهِ ؟ فَيَقُولُونَ : نَعَمْ -  
 فَيَقُولُ : فَمَاذَا قَالَ عَبْدِي ؟ فَيَقُولُونَ : حَمْدَكَ وَاسْتَدْجَعَ  
 فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى : ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَاسْمُوهُ  
 بَيْتَ الْحَمْدِ ( ترمذی کتاب الجنائز باب فضل المصيبة اذا احتسب )

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے بچہ کو  
 وفات دیتا ہے تو اپنے ملائکہ سے کہتا ہے کیا تم نے میرے بندے  
 کے بچے کی سُدُوح قبض کی، اس پر فرشتے جواب دیتے ہیں ہاں ہمارے  
 اللہ! پھر فرماتا ہے تم نے اس کے دل کی کُلی توڑ لی۔ فرشتے جواب  
 دیتے ہیں ہاں، ہمارے اللہ! پھر وہ پوچھتا ہے۔ اس پر میرے  
 بندے نے کیا کہا؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اس نے تیری حمد کی اور اِنَّا  
 بِاللّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ پڑھا اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم میرے  
 اس صابروں و شاکر بندے کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرو اور اس  
 کا نام بَيْتُ الْحَمْد رکھو۔

۵۹۰۔ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّم قَالَ : إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ : اِنَّا لِلّٰهِ وَ  
 اِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُونَ ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اِحْتِسَابُ مُصِيبَتِي فَاجِرْنِي

فِيهَا وَابْدَلْنِي مِنْهَا خَيْرًا - فَلَمَّا اخْتَضَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ:  
 اللَّهُمَّ اخْلُفْ فِي أَهْلِي خَيْرًا مِنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ:  
 إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، عِنْدَ اللَّهِ أَحْتَسِبُ مُصِيبَتِي  
 فَأَجْزَنِي فِيهَا - (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت ابو سلمہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا - جب تم میں سے کسی پر مصیبت آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا  
 اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھے اور دعا مانگے کہ میرے اللہ! میں تیرے حضور  
 اپنی مصیبت کو پیش کرتا ہوں مجھے اسکا بہتر اجر دے اور اس کے بدلہ  
 میں خیر اور برکت مجھے عطا کر - پس جب ابو سلمہ کی وفات کا وقت قریب  
 آیا تو انہوں نے دعا کی - اے میرے اللہ! میرے اہل کو میرے بدلہ میں  
 اچھا قائم مقام عطا کرنا - جب انکی وفات ہوگئی تو حضرت اُمّ سلمہ نے  
 اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور دعا کی کہ میں اپنی مصیبت تیرے  
 حضور پیش کرتی ہوں تو مجھے اسکا بہتر اجر دے (چنانچہ ایسا ہوا کہ  
 حضرت ام سلمہ کی شادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی اور اس  
 طرح بہترین بدلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا کیا -

۵۹۱ - عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى ابْنِهِ إِبْرَاهِيمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 وَهُوَ يَجُودُ بِنَفْسِهِ ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ تَذَرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ



يَا رَسُولَ اللَّهِ ۖ فَقَالَ : يَا ابْنَ عَوْفٍ ! اِرْتَحَا رَحْمَةً ، ثُمَّ اتَّبَعَهَا  
بِأُخْرَى ، فَقَالَ : إِنَّ أَعْيُنَ تَدْمَعُ وَالْقُلُوبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُولُ  
إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا ۚ وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ ، يَا إِبْرَاهِيمَ ! لَمَحْزُونُونَ .

( بخاری کتاب الجنائز باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا بک لمحزونون )

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات کے وقت تشریف لائے آپ کی آنکھوں میں  
آنسو تھے ۔ عبدالرحمن بن عوفؓ نے کچھ تعجب کا اظہار کرتے ہوئے عرض  
کیا یا رسول اللہ ! آپ بھی روتے ہیں ! اس پر آپؐ نے فرمایا ۔ اے  
ابن عوف ! یہ تو رحمت اور شفقت ہے ۔ آپکے آنسو جاری تھے اور کہتے  
جاتے تھے ۔ آنکھیں آنسو بہاتی ہیں ، دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہیں  
گے جس کو ہمارا رب پسند کرتا ہے ۔ اے ابراہیم ! تیری جدائی سے ہم  
غمگین ہیں ۔

۵۹۲ — عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أُرْسِلَتْ  
بِنْتُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قَبِضَ  
فَأُتِنَا ، فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ مَا أَخَذَ وَلَهُ  
مَا أَعْطَى ، وَكُلَّ شَيْءٍ عِنْدَ اللَّهِ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ .  
فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقَسِّمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَّهَا . فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ  
بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ  
وَرِجَالٌ ، فَرَفَعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيَّ

وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ، فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ - فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!  
مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا رَحْمَةٌ يُجْعَلُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَ  
إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرَّحَمَاءَ -

(نسائی کتاب الجنائز باب الامر بالاحتساب والصبر)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم کی صاحبزادی نے حضورؐ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا لڑکا قریب المرگ  
ہے آپ ذرا جلدی تشریف لاویں -

حضورؐ نے فرمایا کہ اس سے میرا جا کر سلام کہو اور کہو کہ صبر  
کمرے۔ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے اور وہی لے لیتا ہے اور اس نے  
ہر چیز کے لئے ایک وقت مقرر کر رکھا ہے۔

آپؐ کی صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا کہ آپ کو قسم ہے۔ خدا  
کے واسطے آپ ضرور تشریف لاویں حضورؐ چلنے کے لئے کھڑے ہوئے  
آپ کے ہمراہ سعد بن عبادہ - معاذ بن جبل - ابی بن کعب - زید بن  
ثابت اور کئی اور لوگ تھے جب آپؐ وہاں پہنچے تو بچے کو آپ کی گود  
میں دے دیا گیا بچہ جان کنی کی حالت میں تھا یہ دیکھ کر حضورؐ کی  
آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ سعد بن عبادہ کہنے لگے۔ حضور یہ کیا!  
آپؐ رو رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ رحم کے آنسو ہیں جسے اللہ تعالیٰ  
نے ہر بندے کے دل میں فطرۃً ودیعت کیا ہے اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے  
والوں پر ہی رحم کرتا ہے۔

۵۹۳۔ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ابْنِ أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايَعَاتِ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي الْمَعْرُوفِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ لَا نَعْصِيَهُ فِيهِ، أَنْ لَا نَخْمِشَ وَجْهَهَا وَلَا نَدْعُو وَيْلًا وَلَا نَشُقَّ جَيْبًا وَأَنْ لَا نَنْشُرَ شَعْرًا۔ (البوداؤد کتاب الجنائر باب فی النوح)

حضرت اسیدؓ ایک دست بیعت کرنیوالی صحابیہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت لیتے وقت جو عہد ان سے لیا اس میں یہ بات بھی تھی کہ ہم حضور کی نافرمانی نہیں کریں گی، ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی اور نہ واویلا کریں گی، نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی اور نہ اپنے بال بکھریں گی۔ یعنی ایسا رویہ اختیار نہیں کریں گی جس سے سخت برہمی، شدید بے صبری اور مایوسی کا اظہار ہوتا ہو۔

۵۹۴۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمَا كُفْرٌ. اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، وَالتَّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطلاق اسم الکفر علی الطعن)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے لوگ کفر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک کسی کے حسب و نسب اور خاندان پر طعن کرنا اور

دوسری میت پر نوحہ کرتا۔

۵۹۵ — عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سَفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فِيهِ صُفْرَةٌ خُلِقَ أَوْغَيْرُهُ  
فَدَهَنْتُ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضِيهَا، ثُمَّ قَالَتْ: وَاللَّهِ  
مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ  
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ  
لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.. قَالَتْ زَيْنَبُ:  
ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حِينَ  
تُوُفِّيَ أَخُوهَا، فَدَعَتْ بِطَيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ: أَمَا  
وَاللَّهِ مَا لِي بِالطَّيِّبِ مِنْ حَاجَةٍ، غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمُنْبَرِ: لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ  
تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ  
لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

(بخاری کتاب الجنائز باب احداث المرأة على غير زوجها)

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت امّ  
المومنین امّ حبیبہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ ان دنوں آپکے والد حضرت

ابوسفیانؓ فوت ہوئے تھے۔ حضرت اُمّ حبیبہ نے میری موجودگی میں زرد رنگ کی خوشبو منگوائی۔ پہلے اپنی لونڈی کو لگائی۔ پھر اپنا ہاتھ اپنے رخساروں پر ملا اور ساتھ ہی فرمایا۔ خدا کی قسم! مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں مگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر ایمان لانے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی مرنے والے کا سوگ کرے۔ البتہ بیوی اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں گزارتی ہے۔ اس حدیث کی راویہ زینب کہتی ہیں کہ اس کے بعد میں اُمّ المؤمنین حضرت زینبؓ کی خدمت میں افسوس کے لئے حاضر ہوئی آپؐ کے بھائی فوت ہو گئے تھے۔ میری موجودگی میں انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی اور فرمایا مجھے خوشبو لگانے کی کوئی خواہش نہیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں ایسا کر رہی ہوں۔ آپؐ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا اللہ تعالیٰ اور یومِ آخر پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرنے والے کا تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اس بیوی کے جو اپنے خاوند کے مرنے پر چار ماہ دس دن سوگ میں رہتی ہے۔

۵۹۶۔ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: هَلَكْتَ امْرَأَةٌ لِي فَاتَانِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ بِالْقُرْطُفِيِّ يُعَذِّبُنِي بِهَا. قَالَ: إِنَّهُ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ فَقِيهٌ عَالِمٌ عَابِدٌ مُجْتَهِدٌ

وَكَانَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَانَ بِهَا مُعْجَبًا وَلَهَا مُحِبَّةٌ نَمَاتَتْ فَوَجَدَ  
عَلَيْهَا وَحْدًا شَدِيدًا وَبَقِيَ عَلَيْهَا اسْفَاحَتِي خَلَا فِي بَيْتِ  
وَعَلَّقَ عَلَى نَفْسِهِ وَاحْتَجَبَ مِنَ النَّاسِ فَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ  
أَحَدٌ، وَإِنَّ امْرَأَةً سَمِعَتْ بِهِ فَجَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ لِي إِلَيْهِ  
حَاجَةً أَسْتَفْتِيهِ فِيهَا لَيْسَ يَجْزِيَنِي فِيهَا إِلَّا شَافَهُتُهُ فَذَهَبَ  
النَّاسُ وَلَزِمَتْ بَابَهُ وَقَالَتْ: مَا لِي مِنْهُ بَدْ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ:  
إِنَّ هَاهُنَا امْرَأَةً أَرَادَتْ أَنْ تَسْتَفْتِيكَ وَقَالَتْ: إِنْ أَرَدْتُ  
إِلَّا مُشَا فَهَتَهُ وَتَذْ ذَهَبَ النَّاسُ وَهِيَ لَا تَفَارِقُ الْبَابَ  
فَقَالَ: ائْذِنُوا لَهَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: إِنْ جِئْتُكَ أَسْتَفْتِيكَ  
فِي أَمْرٍ، قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: إِنْ اسْتَعَرْتُ مِنْ جَارَةٍ لِي حَلِيًّا  
فَكُنْتُ أَلْبَسُهُ وَأَعِيرُهُ زَمَانًا ثُمَّ إِنَّهُمْ أَرْسَلُوا إِلَيَّ فِيهِ  
أَفَاؤَ دِيْنِهِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَاللَّهِ! فَقَالَتْ: إِنَّهُ قَدْ مَكَثَ عِنْدِي  
زَمَانًا، فَقَالَ: ذَلِكَ أَحَقُّ لِرِدِّكَ إِيَّاهُ إِلَيْهِمْ حِينَ أَعَارُوكَ  
زَمَانًا. قَالَ: فَقَالَتْ: إِنْ يَرْحَمَكَ اللَّهُ! أَفَتَأْسَفُ عَلَى مَا أَعَارَكَ  
اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهُ مِنْكَ، وَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْكَ. فَابْصَرَ مَا  
كَانَ فِيهِ وَنَفَعَهُ اللَّهُ بِقَوْلِهَا.

(موطا امام مالک کتاب الجنائز جامع الحیة فی المصیبة)

تھام بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی فوت ہو گئی تو تعزیت  
کے لئے میرے پاس محمد بن کعب قرظی تشریف لائے اور بسلسلہ

تعریت و تسلی یہ حکایت سنانے لگے کہ بنی اسرائیل میں ایک بڑا فقیہ عالم اور عبادت گزار بزرگ شخص تھا۔ اسکی بیوی فوت ہو گئی جو بہت خوبصورت تھی اور اس کو بہت پیاری تھی۔ بیوی کے مرنے کی وجہ سے اس عالم کو بہت غم ہوا اور اس قدر افسوس ہوا کہ اس نے لوگوں سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اور گھر میں بند ہو کر بیٹھ گیا تاکہ اس کے پاس کوئی بھی نہ آ سکے۔ ایک عورت کو جب اس بات کا علم ہوا تو وہ آئی اور کہا کہ میں ایک اہم فتویٰ پوچھنے کے لئے اس سے ملنا چاہتی ہوں آئے ہوئے تمام لوگ تو۔۔۔ بغیر چلے گئے لیکن یہ عورت جم کر بیٹھ گئی اور کہا کہ میں تو طے بغیر نہیں جاؤں گی۔ اس عالم کو گھر والوں میں سے کس نے جاکر بتایا کہ سب لوگ چلے گئے ہیں۔ لیکن یہاں پر ایک عورت آئی ہوئی ہے وہ جانے کا نام نہیں لیتی۔ کہتی ہے کہ میں نے بالمشافہ ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ اس عالم نے کہا اچھا اس کو اندر آنے دو۔ اس عورت نے اندر جا کر اس عالم سے کہا کہ میں تم سے ایک فتویٰ پوچھنے آئی ہوں۔ عالم نے کہا پوچھو۔ عورت نے کہا۔ میں نے اپنے پڑوسی سے کچھ زیور عاریتہ لیا تھا۔ میں اس زیور کو کافی عرصہ پہنتی رہی۔ اب انہوں نے یہ زیور واپس مانگ بھیجا ہے۔ کیا مجھے یہ زیور جو مجھے بہت پسند ہے واپس کرنا ہوگا دل تو اس کے واپس کرنے کو نہیں چاہتا۔ اس فقیہ اور عالم نے کہا کیوں نہیں اس زیور کا واپس کرنا ضروری ہے کیونکہ یہ ان کا

ہے۔ عورت کہنے لگی جی تو نہیں چاہتا۔ عالم نے جواب دیا۔ دل کی بات نہیں جن کا مال ہے وہ واپس مانگنے کے حقدار ہیں اور تجھے یہ واپس کرنا ہی پڑے گا۔ یہ جواب سُن کر وہ عورت کہنے لگی۔ میاں اللہ تجھ پر رحم کرے کیا تو ایسی چیز پر اتنا غم اور سوگ کر رہا ہے جو اللہ نے تجھے عاریتہً دی تھی اور پھر اپنی چیز واپس لے لی کیونکہ یہ اس کی امانت تھی اور اس نے اپنا ہی حق واپس لیا ہے۔ اس دانا عورت کی یہ بات سُن کر اس عالم کی آنکھیں کھل گئیں، اسے صبر کی توفیق ملی اور معمول کی زندگی شروع کر دی۔

## تجہیز و تدفین اور نماز جنازہ

۵۹۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَلَّكَ صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تَقْدَمُ مَوْتَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَلَّكَ سَوِيٌّ ذَلِكَ نَشْرٌ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب السرعة بالجنازة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنازہ لے جانے میں جلدی کرو۔ اگر مرنے والا نیک ہے تو تم بھلائی اور بہتری کی طرف اسے جلدی لے جاؤ گے اور اگر



وہ صالح نہیں تو تم اُسے جلد دفن کر کے اپنی گردنوں سے بُرائی کا  
بوجھ اتار سکو گے۔

۵۹۸۔ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحُوحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ طَلْحَةَ  
بْنَ الْبَرَاءِ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَرِضًا، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ : إِنْ لِي لَا أُرَى طَلْحَةَ  
إِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيهِ الْمَوْتُ فَأَذِنُوا لِي بِهِ وَعَجِّلُوا بِهِ فَإِنَّهُ  
لَا يَنْبَغِي لِخِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تَحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَهْلِيهِ۔

( ابوداؤد کتاب الجنائز باب تعجیل الجنائز )

حضرت حصین بن وحوحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن برہہ  
بیمار ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکی عیادت کے لئے تشریف  
لائے۔ آپؐ نے انکی کیفیت دیکھ کر فرمایا۔ طلحہ کی حالت نازک ہے  
موت کے آثار نمایاں ہیں۔ اگر اسکی وفات ہو جائے تو مجھے اطلاع  
دینا اور اسکی تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا۔ مسلمان کی میت کے لئے  
مناسب نہیں کہ اسے زیادہ دیر تک گھر والوں میں روک رکھا جائے۔

۵۹۹۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ:  
لَا تَخَالِي فِي كَفْنٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَخَالُوا فِي الْكَفْنِ فَإِنَّهُ يَسْبُبهُ سَلْبًا سَرِيعًا۔

( ابوداؤد کتاب الجنائز باب كراهية المغالاة في الكفن )

حضرت علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے قیمتی کپڑا بطور کفن

دینے سے منع کرتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیمتی کپڑوں کا کفن مت دو کیونکہ وہ جلد ہی گل سڑ کر ختم ہو جائے گا۔ یعنی قیمتی کپڑا مُردے کے کسی کام نہیں آتا۔ اس واسطے یہ بے ضرورت ہے۔ یا یہ کہ قیمتی کفن کے چوری ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ اور اس طرح نعش کی بھی بے حرمتی ہوتی ہے۔

۶۰۔ قَالَ مَالِكُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثَّلَاثَاءِ وَصَلَّى عَلَيْهِ النَّاسُ أَقْدًا إِذَا لَا يَوْمُ لَهُمْ أَحَدٌ، فَقَالَ نَاسٌ: يُدْفَنُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَقَالَ الْخَرُّونَ: يُدْفَنُ بِالْبَقِيعِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِالْصَدِّيقِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا دُفِنَ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا فِي مَكَانِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَحَفَرَ لَهُ فِيهِ قَدَمًا كَانَ عِنْدَ غُسْلِهِ أَرَادُوا أَنْ تَرَعَ قَمِيصَهُ فَسَمِعُوا صَوْتًا يَقُولُ لَا تَنْزِعُوا الْقَمِيصَ فَلَمْ يُنْزَعِ الْقَمِيصُ وَغُسِّلَ وَهُوَ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(موطا امام مالک رحمہ اللہ جامع الصلوٰۃ علی الجنائز باب فی دفن المیت)

حضرت امام مالکؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کے روز ہوئی اور دفن بروز منگل ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ لوگوں نے الگ الگ گروہوں کی شکل میں پڑھا۔ کسی نے امامت نہیں کرائی۔ کچھ لوگوں کی

رائے تھی کہ منبر کے قریب آپ کو دفن کیا جائے اور کچھ لوگوں کی رائے تھی کہ جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا جائے۔ حضرت ابو بکرؓ نے آکر بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اُسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں اسکی وفات ہوئی ہو۔ اس وجہ سے حضور کے لئے اسی کمرے میں قبر تیار کی گئی۔ حضور علیہ السلام کے غسل دینے کے وقت کپڑے اتارنے کا ارادہ کیا گیا تو ایک غیبی آواز آئی۔ کپڑے نہ اتارو۔ اس لئے کپڑوں میں ہی حضور کو غسل دیا گیا۔

۶۰۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَ لَا تَجْعَلُوا قُبُورِي عَيْدًا وَ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ۔ (ابوداؤد کتاب المناسک باب زیارة القبور)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ یعنی اپنے گھر میں قرآن کریم

۷ غالباً یہاں حضور کبھی ذات اقدس یا مستقل شریعت لائے والا نبی مراد ہے ورنہ تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کی نعشیں مصر سے ارضِ فلسطین میں لا کر دفن کی گئی تھیں وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

نوافل اور سنتیں پڑھا کرو۔ اس طرح فرمایا میری قبر کو خانقاہ اور زیارتگاہ نہ بناؤ کہ وہاں پر آکر سجدے کرو اور چڑھاوے چڑھاؤ۔ پھر فرمایا مجھ پر درود و سلام بھیجا کرو۔ تمہارا درود و سلام جہاں کہیں بھی تم ہو مجھے پہنچ جاتا ہے۔

۶۰۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ كُنْتُ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ نِسَائِهِ۔ (ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی غسل الرجل امرأته و غسل المرأة زوجها)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اگر مجھے پہلے اس قدر علم ہوتا جتنا اب ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بیویوں کے علاوہ کوئی اور غسل نہ دیتا۔

۶۰۳۔ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَعَلْتَ فِدَاكَ مَنْ غَسَلَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ؟ قَالَ: ذَاكَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ قَالَ: فَكَأَنِّي اسْتَعْظَمْتُ ذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِ۔ قَالَ: فَكَأَنَّكَ ضِقْتَ مِمَّا أَخْبَرْتُكَ بِهِ: قُلْتُ: فَقَدْ كَانَ ذَلِكَ، جَعَلْتَ فِدَاكَ فَقَالَ لَا تُصَيِّقَنَّ، فَإِنَّهَا صَدِيقَةٌ لَمْ يَكُنْ يَغْسِلُهَا إِلَّا صَدِيقٌ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ لَمْ يَغْسِلُهَا إِلَّا عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (الاستبصار۔ ابواب الجنائز باب فی جواز غسل الرجل امرأته والمرأة زوجها ص ۱۹)

مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو کس نے غسل دیا تھا تو انہوں نے فرمایا امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔ مجھے ان کی بات بہت عجیب لگی۔ اس پر آپ فرمانے لگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میری بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے۔ میں نے کہا کچھ ایسا ہی معاملہ ہے۔ فرمانے لگے حیران ہونے کی کوئی بات نہیں کیونکہ حضرت فاطمہ صدیقہ تھیں اور انہیں صدیق کے علاوہ کوئی اور غسل نہیں دے سکتا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام کو ان کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا۔

۶۰۴ — عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ زَيْنَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: اَبْدُ اَنْ يَمِيَا مِنْهَا وَمَوَاضِعِ اَلْوُضُوءِ مِنْهَا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب یبد أبعیا من المیت)

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جبکہ وہ آپ کی بیٹی حضرت زینبؓ کو غسل دے رہی تھیں، ارشاد فرمایا کہ دائیں طرف سے نہلانا شروع کرو اور پہلے وضو کے اعضاء دھوؤ۔

۶۰۵ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ امْرَأَةٌ ابْنِ بَكْرِ الصَّدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَسَلَتْ أَبَا بَكْرٍ حِينَ تَوُفِّيَ فَخَرَجَتْ فَسَأَلَتْ مَنْ حَضَرَهَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ وَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ شَدِيدُ الْبَرْدِ فَقُلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلِ؟ قَالُوا: لَا -

(مؤطا امام محمد<sup>۲</sup> ابواب الجنائز باب المرأة تغسل زوجها ص ۱۶۶)

حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو انکی بیوی اسماء بنت عمیسؓ نے ان کو غسل دینے کے بعد، مہاجرین صحابہ جو وہاں پر موجود تھے، سے دریافت کیا کہ میں روزے سے ہوں اور آج سردی شدت کی ہے تو کیا غسل دینے کی وجہ سے مجھے بھی غسل کرنا ضروری ہے؟ صحابہ نے کہا نہیں یعنی غسل ضروری نہیں۔

۶۰۶۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلَّى عَلَيْهِ أُمَّتُهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لَهُ إِلَّا شَفَعُوا فِيهِ - (مسلم کتاب الجنائز باب من صلى عليه مائة شفعا فيه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میت کا جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب کے سب اس کی بخشش کی سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول کی جائے گی۔

۶۰۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ  
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ  
رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ فِي كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَ  
قُبِرَ لَيْلًا، فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْبَرَ  
الرَّجُلُ بِالنَّيْلِ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَضْطَرَّ الْإِنْسَانُ  
إِلَى ذَلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا كُفِّنَ  
أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ (البوداؤد كتاب الجنائز باب في الكفن)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن لوگوں سے خطاب فرمایا اور ایک شخص کا ذکر فرمایا جو فوت ہو گیا تھا اور اسے معمولی سا کفن دے کر رات کو ہی دفن کر دیا گیا تھا۔ اس پر آپؐ نے تنبیہ فرمائی کہ حالت اضطرار کے سوا یہ درست نہیں کہ مرنے والے کو راتوں رات بغیر جنازہ پڑھے دفن دیا جائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ اپنے بھائی کو اچھا کفن پہناؤ۔

۶۰۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ، اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ - (ترمذی کتاب الجنائز باب ما یقول فی الصلوۃ علی المیت)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھا اور اس میں یہ دعا کی۔ اے ہمارے خدا! ہمارے زندوں کو اور ہمارے وفات پانے والوں کو، ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو، ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو، ہم میں سے جو حاضر ہیں اور جو غائب ہیں سب کو بخش دے۔ اے ہمارے خدا! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو وفات دے اس کو ایمان پر وفات دے۔ اے ہمارے خدا! تو اس مرنے والے کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رکھ۔

۶۰۹۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَنَازَةٍ، فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَاقِبْهُ وَاعْفُ عَنْهُ، وَاکْرِمْ نُزْلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالتَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاعِزَّهُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، حَتَّى تَمُتَّيْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَيِّتَ - (مسلم کتاب الجنائز باب الدعاء للمیت فی الصلوة)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت



صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ آپؐ نے جو دعائیں وہ میں نے یاد کر لی۔ آپؐ نے دعا کی : اے ہمارے خدا! تو اس کو بخش دے، اس پر رحم کر، اسکو عافیت دے اور اس کو معاف کر، اسکی جگہ عمدہ اور قابلِ عزت بنا، اسکی قبر وسیع کر اس کو پانی اور برف اور اولوں سے غسل دے یعنی اسے ٹھنڈک پہنچا، اس کو گناہوں اور غلطیوں سے ایسا پاک کر جیسے میلا کپڑا دھونے کے بعد میل کچیل سے تو پاک صاف کر دیتا ہے اس کو اس دنیاوی گھر کے بدلے زیادہ بہتر گھر دے۔ اس دنیا کے اہل سے زیادہ بہتر اہل عطا فرما اور دنیا کی بیوی سے بہتر بیوی بخش اور اسکو جنت میں داخل کر، اسے قبر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ آپؐ کی یہ دعا اتنی پُر اثر تھی کہ میں نے آرزو کی، اے کاش یہ میرا جنازہ ہوتا!

۶۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعِيَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَ خَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمَصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ۔

(بخاری کتاب الجنائز باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ جس دن نجاشی شاہِ حبشہ فوت ہوئے اسی دن حضور کو ان کی وفات کا علم ہو گیا اور آپؐ اپنے اصحاب کے ساتھ جنازہ گاہ میں گئے۔ نجاشی کی نمازِ جنازہ عائشہؓ پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں۔

۶۱۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا  
وَكَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَ يَقْرَأَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ  
مِنَ الْأَجْرِ بِقِيَرَاتَيْنِ كُلُّ قِيَرَاتٍ مِثْلُ أَحَدٍ ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا  
ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيَرَاتٍ -

( بخاری کتاب الایمان باب اتباع الجنائز من الایمان )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ ثواب کی نیت سے جاتا  
ہے اور اس کے دفن ہونے تک ساتھ رہتا ہے وہ دو قیراط اجر لے کر  
واپس لوٹتا ہے ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر سمجھو اور جو شخص دفن ہونے  
سے پہلے واپس آ جاتا ہے وہ صرف ایک قیراط کا ثواب پاتا ہے۔

۶۱۲ - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : نَهَيْنَا عَنْ  
اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا -

( بخاری کتاب الجنائز باب اتباع النساء الجنائز )

حضرت ام عطیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
ہم عورتوں کو جنازہ کے ساتھ جانے سے روکتے۔ لیکن اس بارے میں  
زیادہ سختی نہیں فرماتے تھے۔

۶۱۳ - عَنْ أَلْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنُوا  
عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَجِبَتْ، ثُمَّ  
مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنُوا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: وَجَبَتْ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ هَذَا أَتَيْنَتْكُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهَذَا أَتَيْنَتْكُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ - (بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس على الميت)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے وہاں بیٹھے ہوئے صحابہ تھے اس کی تعریف کی اس پر آپؐ نے فرمایا : واجب ہو گئی۔ پھر ایک اور جنازہ گزرا۔ لوگوں نے اسکی برائی کی حضورؐ نے فرمایا واجب ہو گئی۔ حضرت عمرؓ جو پاس بیٹھے تھے عرض کیا حضورؐ کیا واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا۔ جس کی تم نے تعریف کی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے بُرائی کی اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی۔ تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو یعنی نیکی اور بدی میں تمیز کی تم لوگوں کو توفیق دی گئی ہے۔

۶۱۴ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِلْحَمْلِ إِذْ هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّمَا هِيَ جَنَازَةٌ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: إِنَّ الْمَوْتَ نَزَعُ فَإِذَا رَأَيْتُمْ جَنَازَةً فَقُومُوا - (البوداؤد کتاب الجنائز باب القيام للجنازة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ ہم اُسے دیکھ کر کھڑے

ہو گئے اور کندھا دینے کے لئے آگے بڑھے تو معلوم ہوا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ نے فرمایا موت ایک افسوسناک حادثہ ہونا ہے۔ جب تم کوئی جنازہ دیکھو تو پس ماندگان کی دلداری کے لئے بلا تمیز کھڑے ہو جاؤ کرو۔

۶۱۵۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حَنِيْفٍ وَ قَيْسُ بْنُ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ. فَقَالَ: مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُ يَهُودِيٌّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفْسًا۔ (نسائی کتاب الجنائز باب القیام لجنازة اهل الشرک)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد بن عبادہ قادیسیہ میں تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو یہ دونوں بزرگ جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے انہیں بتایا کہ یہ جنازہ یہیں کے کسی (غیر مسلم) باشندے کا ہے۔ یہ سُن کر دونوں بزرگ کہنے لگے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ اُسے دیکھ کر آپ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا گیا کہ حضور یہ جنازہ تو یہودی کا ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس سے کیا بچا ہے کیا یہ انسان نہیں یعنی احترام میت ہر حال میں ضروری ہے۔

۶۱۶۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ : اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَسَلُّوا لَهُ التَّثْنِيَّتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ۔

( ابوداؤد کتاب الجنائز باب الاستغفار عند القبر للمیت فی وقت الانصراف )

حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو اس کی قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کیلئے بخشش مانگو اور اس کی ثابت قدمی کیلئے دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال و جواب شروع ہونے والا ہے۔

۶۱۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ : صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔ (مسلم کتاب الوصیۃ - ابی مایحق الانسان من الثواب بعد وفاته)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں۔ مگر تین عمل ختم نہیں ہوتے۔ اول صدقہ جاریہ، دوسرے ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، تیسرے ایسی نیک اولاد جو اسکے لئے دعا کرے۔

## قبرستانِ جانا اور وفاتِ یافتہ عزیزوں کیلئے دعا کرنا

۶۱۸ — عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى الْمَقَابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ : السَّلَامُ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ ! وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآجِقُونَ ، أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ .

حضرت بُریدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو سکھایا کہ ان میں سے جب کوئی قبرستان میں جائے تو السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہے یعنی اے ان گھروں میں رہنے والے مومنو اور مسلمانو ! تم پر سلامتی ہو۔ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ تم سے جلد ملنے والے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت اور سلامتی چاہتا ہوں۔

۶۱۹ — عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمًا : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي وَعَنْ أُمِّي؟ قَالَ : فَظَنَّا أَنَّهُ يُرِيدُ أُمَّهُ الَّتِي وَلَدَتْهُ ، قَالَ : قَالَتْ : عَائِشَةُ : أَلَا أُحَدِّثُكُمْ

عَنِّي وَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ:  
 قَالَتْ: لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فِيهَا عِنْدِي - انْقَلَبَ فَوَضَعَ رِداءَهُ وَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا  
 عِنْدَ رِجْلَيْهِ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ فَاضْطَجَعَ فَلَمْ  
 يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثِمًا ظَنَنْتُ أَنَّ قَدْ رَقَدْتُ فَأَخَذَ رِداءَهُ رُوَيْدًا  
 وَانْتَعَلَ رُوَيْدًا وَفَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا فَخَرَجَ ثُمَّ أَجَانَهُ رُوَيْدًا  
 فَجَعَلْتُ دُرْعِي فِي رَأْسِي وَاخْتَمَمْتُ وَتَقَتَّعْتُ إِزارِي ثُمَّ  
 انْطَلَقْتُ عَلَى إِثَرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَيْعُ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ  
 رَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْحَرَفَ فَاِنْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ  
 فَأَسْرَعْتُ فَهَرَوَلْ فَهَرَوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ فَسَبَقْتُهُ  
 فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ: مَا لَكَ  
 يَا عَائِشُ حَشِيًّا رَابِيَةً؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَأَشْيئُ قَالَ لِتُخْبِرْنِي أَوْ  
 لِتُخْبِرُنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! بِأَيِّ  
 أَنْتَ وَأُمِّي، فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَا مِ  
 قُلْتُ: نَعَمْ، فَلَهَدَنِي فِي صَدْرِي لَهْدَةً أَوْ جَعَتْنِي، ثُمَّ قَالَ:  
 أَظَنَنْتِ أَنَّ يَحْيَفَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَرَسُولُهُ، قَالَتْ: مَهْمَا يَكُنُّ  
 النَّاسُ يَعْلَمُهُ اللَّهُ، نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ  
 نَنَادَانِي فَأَخْفَاهُ مِنْكَ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ  
 يَدْخُلُ عَلَيْكَ وَقَدْ وَضَعْتَ ثِيَابَكَ وَظَنَنْتُ أَنَّ قَدْ رَقَدْتَ

فَكَرِهْتُ أَنْ أُدْتَظَلَ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِي فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَا مُرُكَّ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: كَيْفَ أَقُولُ لَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: قُولِي: السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَبَارِكْهُمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدَمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ. وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لِلْآحِقُونَ - (مسلم کتاب الجنائز باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها)

حضرت محمد بن قیسؓ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک بار فرمایا کہ میں تمہیں ایک واقعہ سناتی ہوں۔ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باری میرے ہاں تھی۔ آپؐ نے پہننے کے کپڑے اتارے جوئی اتاری اور سوتے کے لئے لیٹ گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے اندازہ لگایا کہ میں سو گئی ہوں آپؐ آہستہ سے اٹھے کپڑے پہنے اور جوئی پہن کر باہر نکل گئے۔ میں جاگ رہی تھی میں نے بھی اپنی اوڑھنی لی اور اچھی طرح چادر لپیٹ کر آپؐ کے پیچھے چل پڑی۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ جنت البقیع میں پہنچے ہیں اور وہاں بڑی دیر تک دعا کرتے رہے پھر تین دفعہ اپنے ہاتھ اٹھائے اور اسکے بعد آپؐ واپس مڑے تو میں بھی واپس چل پڑی۔ آپؐ کچھ تیز ہوئے ترمیں بھی تیز چلنے لگی۔ آپؐ اور تیز ہوئے تو میں اور تیز چلی۔ چنانچہ میں آپؐ سے پہلے گھڑ پہنچ گئی اور جا کر بت پر لیٹ گئی۔ آپؐ اندر آئے اور پوچھا عاتشہ کیا بات ہے۔ تمہارا سانس کیوں پھولا ہوا ہے؟



عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے جواب دیا کہ کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ کچھ تو ہے مجھے صحیح صحیح بتاؤ ورنہ میرا لطیف و جمیر خدا مجھے بتا دینگا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میرے ماں باپ آپؐ پر قدا ہوں میں دراصل آپؐ کے تعاقب میں گئی تھی تاکہ معلوم کروں کہ آپؐ رات کے وقت کہاں جا رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا تو وہ سایہ کی طرح نشان تو تھی جسے میں کچھ فاصلہ پر اپنے آگے چلتے دیکھتا رہا۔ میں نے عرض کیا ہاں حضورؐ یہ میں ہی تھی۔ آپؐ نے ایک ٹھوکا میرے سینے پر مارا اور فرمایا۔ کیا تو سمجھتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول تجھ پر ظلم اور زیادتی کریں گے اور تیرا حق ماریں گے تم نے ایسی بدگمانی کیوں کی؟ عائشہ کہتی ہیں میں نے دل میں سوچا کہ کئی لوگ دوسروں سے اپنی بات چھپاتے ہیں لیکن اللہ اسے جانتا ہے یعنی میری چو۔ سی پکڑی گئی۔ پھر آپؐ نے فرمایا بات دراصل یہ ہے کہ اس وقت جبرائیل میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے آہستہ سے اشارہ کیا تاکہ تجھے پتہ نہ چلے۔ تو میں نے بھی تجھ سے یہ بات چھپائی۔ حقیقت یہ ہے کہ جبرائیل اس حال میں تمہارے سامنے نہیں آنا چاہتے تھے کہ تم ٹائٹ ڈریس میں ہو اور سوئی ہوئی ہو اور میں نے بھی یہ خیال کیا کہ تم سوچکی ہو اور تمہیں اٹھانا مناسب نہیں بہر حال جبرائیل نے مجھے باہر بلا کر کہا کہ تیرا رب تجھے حکم دیتا ہے کہ جنت البقیع میں شہداء کی قبروں پر جاؤ اور انکی بخشش کی دعا کرو۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے

عرض کیا۔ بزرگوں کی قبروں پر جا کر کیا دعا کرنی چاہیئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ یوں دعا مانگا کرو۔ اس جگہ میں رہتے والے مومنوں اور مسلمانوں پر اللہ کی سلامتی ہو۔ ہم میں سے جو پہلے جا چکے ہیں اور جو بعد میں جائیں گے سب پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت نازل کرے ہم بھی انشاء اللہ جلد تم لوگوں سے ملنے والے ہیں۔

## خلافتِ حکومت اور شوریٰ

۴۲۰ — مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ إِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔

(کنز العمال ص ۱۹۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا: ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

۴۲۱ — عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا خِلَافَةَ إِلَّا

عَنْ مَشُورَةٍ۔ (کنز العمال کتاب الخلافة مع الامارة ص ۱۳۱)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

۴۲۲ — يُرَدُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا

أَكْثَرَ مَشُورَةً لِأَصْحَابِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ (ترمذی کتاب الجہاد - باب ما جاء فی المشورۃ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے صحابہؓ سے مشورہ کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

۶۲۳۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْأَمْرُ يَنْزِلُ بِنَا بَعْدَكَ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ وَلَمْ يُسْمَعْ مِنْكَ فِيهِ شَيْءٌ، قَالَ: اجْمَعُوا لَهُ الْعَابِدِينَ مِنْ أُمَّتِي وَاجْعَلُوهُ بَيْنَكُمْ شُورَى وَلَا تَقْضُوا بِدَائِي وَاحِدٍ۔

(در منشور ص ۵۴ - اعلام الموقعین ص ۵۴ لابن قیّم)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک بار) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور! بعض اوقات ایسا معاملہ سامنے آجاتا ہے جس کے بارہ میں نہ قرآن کریم میں کوئی تصریح ملتی ہے اور نہ آپؐ کی کسی سنت کا علم ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں کیا کیا جائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اصحاب علم اور سمجھدار لوگوں کو بلاؤ اور معاملہ انکے سامنے مشورہ کی غرض سے پیش کرو۔ اکیلے صرف اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

۶۲۴۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَابُوبَكْرٍ بِالسُّنَجِ قَالَ إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالْعَالِيَةِ فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ! مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ

وَقَالَ عُمَرُ، وَاللَّهِ إِمَّا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ وَلَيَبْعَثَنَّهُ  
 اللَّهُ فَلْيَقْطَعَنَّ أَيْدِي رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ  
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَقْبَهُ فَقَالَ يَا بِي أَنْتَ  
 وَأُنِّي طِبْتُ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُذِيقُكَ اللَّهُ  
 الْمَوْتَيْنِ أَبَدًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الْخَالِفُ! عَلَى رِسْلِكَ!  
 فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ فَحَمِدَ اللَّهُ أَبُوبَكْرٍ وَأَثْنَى  
 عَلَيْهِ وَقَالَ: أَلَا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ  
 حَيٌّ لَا يَمُوتُ، وَقَالَ: إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ، وَقَالَ:  
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ  
مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى  
عَقْبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ قَالَ:  
 فَتَشَجَّ النَّاسُ يَبْكُونَ. قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الْأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ  
 عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، فَقَالُوا: مِمَّنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ  
 فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَالْوَعْبِيدَةُ  
 بْنُ الْجَرَّاحِ، فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَنَاسَكْتَهُ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ  
 عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ إِمَّا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَتَى تَذَاهِيَاتُ كَلَامًا قَدْ  
 أَعْجَبَنِي خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ  
 أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ

حَبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ! لَا نَفْعَ لَنَا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ  
 فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا، وَلَكِنَّا الْأَمْرَاءُ وَأَنْتُمْ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ  
 دَارًا وَاعْرَبَهُمْ أَحْسَابًا فَبَايَعُوا عُمَرَ أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ  
 فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ فَأَنْتَ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ أَحَبُّنَا  
 إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ  
 وَبَايَعَهُ النَّاسُ فَقَالَ قَائِلٌ: تَتَلْتُمُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ عُمَرُ:  
 قَتَلَهُ اللَّهُ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ قَالٍ  
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ: أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ:  
 شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ فِي الرَّفِيقِ  
 الْأَعْلَى ثَلَاثًا وَقَصَّ الْحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتَيْهِمَا  
 مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا، لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ وَإِنَّ فِيهِمْ  
 لِنِفَاقًا فَردَّ هُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ ثُمَّ لَقَدْ بَصَرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الْهُدَى  
 وَعَدَّ فَهُمْ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ يَتْلُونَ وَمَا مُحَمَّدٌ  
 إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ إِلَى الشَّاكِرِينَ۔

( بخاری کتاب المناقب باب فضل ابی بکرؓ م )

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکرؓ مدینہ کے بالائی حصہ میں مسج نامی مقام میں تھے۔ حضرت عمرؓ کی وفات سے بہت گھبرا گئے انہوں نے کہنا شروع کر دیا۔ خدا کی قسم! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت

نہیں ہوئے۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بعد میں حضرت عمرؓ نے بتایا۔ خدا کی قسم میں اس وقت یہی سمجھتا تھا اور یقین کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو مبعوث کرے گا اور آپؐ آکر منافقوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے۔

بہر حال حضرت ابوبکرؓ حضورؐ کی وفات کی خبر سن کر پہنچے اور حضورؐ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر بوسہ دیا اور پھر کہا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں آپؐ نے زندگی بھی بہت اچھی اور کامیاب گزاری اور وفات بھی اچھے حالات میں ہوئی۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے آپؐ کو اللہ تعالیٰ کبھی دو موتیں نہیں دے گا۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ آپؐ کی جسمانی وفات کے بعد آپؐ کا دین بھی مٹ جائے یہ کہہ کر آپؐ حجرہ مبارک سے باہر آئے اور مسجد کی طرف گئے اور حضرت عمرؓ کو کہا۔ اے قسمیں کھاتے ولے! ذرا ہوش میں آ، اور آرام سے بیٹھ۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات کہی تو حضرت عمرؓ بیٹھ گئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ اس کے بعد کہا جو شخص محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے معلوم ہونا چاہیے کہ آپؐ فوت ہو گئے ہیں لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اور اسلام کو اس کا دین سمجھتا تھا تو اسے یقین رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا

پھر حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم کی یہ آیات پڑھیں إِنَّكَ مَيِّتٌ وَ  
إِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ، وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ  
قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ عَلَىٰ عَقَبَيْهِ ۚ وَلَنْ يُضِرَّ اللَّهُ شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔ (ال عمران : ۱۴۵)

تو بھی وفات پانے والا ہے اور یہ بھی وفات پانیوالے ہیں۔  
 محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں آپ سے پہلے سارے رسول فوت ہو چکے ہیں  
 اس لئے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو  
 کیا تم اس وجہ سے اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے۔ اور جو شخص اپنی  
 ایڑیوں کے بل پھرتا ہے یعنی ارتداد اختیار کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو کوئی  
 نقصان نہیں پہنچاتا اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ شکر کرنے والے  
 بندوں کو اچھی جزا دیگا۔ حضرت ابو بکرؓ کی یہ تقریر سن کر لوگوں پر سناٹا  
 چھا گیا اور وہ رونے لگے اور انہیں یقین ہو گیا کہ واقعی آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ کے  
 گھر جمع ہوئے اور انہوں نے یہ مؤقف اختیار کیا کہ ہم میں سے ایک  
 الگ امیر ہوگا اور مہاجرین سے الگ۔ یہ بات سن کر حضرت ابو بکرؓ  
 حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ کے ساتھ انصار کے ہاں گئے۔ حضرت  
 عمرؓ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن حضرت ابو بکرؓ نے انکو چپ کرادیا۔ حضرت عمرؓ  
 کا بیان ہے کہ دراصل میں نے اس موقع کے لئے ایک تقریر سوچی تھی جو  
 میں سمجھتا تھا بہت اچھی ہے اور حضرت ابو بکرؓ ایسی تقریر نہیں کر سکیں گے  
 لیکن حضرت ابو بکرؓ جب بولے تو آپ کی تقریر سب سے زیادہ فصیح و بلیغ

تھی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہم مہاجرین میں سے امیر منتخب ہونے چاہئیں اور تم انصار میں سے وزیر یعنی انصار کی حیثیت خلفاء کے وزراء اور مشیروں کی سی ہو۔ اس پر حباب بن منذر نے کہا۔ نہیں ہم نہیں مانیں گے۔ ہمارا الگ امیر ہوگا اور تمہارا الگ۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ امیر ہم قریش میں سے منتخب ہو اور تم وزیر کی حیثیت سے حکومت میں شامل ہو، کیونکہ مہاجرین ہی قریش میں سے ہونے کی وجہ سے سارے عرب میں با اثر اور سیاسی قیادت کے مالک سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ تم حضرت عمرؓ یا حضرت ابو عبیدہؓ کی بیعت کر لو۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔ نہیں، ہم آپ کی بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہی ہمارے سردار، ہم میں سے بہتر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ محبوب تھے چنانچہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور آپ کی بیعت کی۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔ مجمع میں سے ایک آدمی نے کہا تم نے سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم نے اسے کیا قتل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اسے اپنے مقصد میں ناکام بنایا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات کے وقت اوپر کی طرف ٹکٹکی باندھی ہوئی تھی۔ اور کہتے جاتے تھے اَللّٰهُمَّ بِالذِّنِّیْ اِلٰہِیْ یعنی بلند تر ساتھی کے پاس چلا ہوں۔ آپؐ تے یہ الفاظ نین دفعہ کہے۔ بہر حال حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی تقریروں سے لوگوں کو فائدہ



ہوا۔ حضرت عمرؓ کو ڈرتھا کہ کہیں لوگ نفاق میں مبتلا نہ ہو جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو ہدایت کی طرف لوٹایا اور ابو بکرؓ کو توفیق عطا کی وہ سارے معاملہ کو سنبھال لیں اور لوگوں کو ہدایت کی راہ دکھائیں۔ چنانچہ جب حضرت ابو بکرؓ نے تقریر کی تو لوگ آیت کریمہ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ..... بار بار پڑھتے اور روتے اور وہ یوں سمجھے جیسے آج ہی اس آیت کا انہیں علم ہوا ہے۔

۶۲۵- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ ۚ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ۓ أَقْبَلَ عَلَى فَرَسٍ مِنْ مَسْكَنَةٍ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ ۚ فَتَيَمَّمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبٍ حَبْرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكَى ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُخْتِي، وَاللَّهِ إِنْ يَجْمَعُ اللَّهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مَتَّهَا- قَالَ: الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ۓ خَرَجَ وَعُمَرُ ۓ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ! فَإِنِّي عُمَرُ ۓ أَنْ يَجْلِسَ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكَوْا عُمَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ ۓ: أَمَّا بَعْدُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

إِلَى الشَّاكِرِينَ- وَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَانَ النَّاسُ لَمْ يَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ  
 أَنْزَلَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ فَنَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ  
 كُلُّهُمْ فَمَا أَسْمَعُ بَشَرًا مِنَ النَّاسِ إِلَّا يَتْلُوهَا، فَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ  
 بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: وَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ أَبَا  
 بَكْرٍ تَلَاهَا فَعُقِدَتْ حَتَّى مَا تُقَلِّدُنِي رَجُلًا يَ وَحَتَّى أَهْوَيْتُ إِلَى  
 الْأَرْضِ حِينَ سَمِعْتُهُ تَلَاهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَدْ مَاتَ - (بخاری کتاب المغازی باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاته)

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بکرؓ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سن کر اپنے مکان سے جو سنج نامی  
 محلہ میں تھا گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور مسجد کے قریب گھوڑے سے  
 اتر کر کسی سے کوئی بات کئے بغیر مسجد میں آئے اور حضرت عائشہؓ کے  
 حجرے میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک منقش کپڑے سے  
 ڈھکا ہوا تھا آپ نے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھایا جھک کر بوسہ دیا اور رو  
 کر کہا - میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں - خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کے  
 لئے دو موتیں اکٹھی نہیں کرے گا - جسمانی وفات تو ہو چکی لیکن آپ کا  
 لایا ہوا دین کبھی نہیں مٹ سکتا - حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے  
 ہیں - جب حضرت ابو بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے سے باہر  
 آئے اور مسجد میں گئے تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ لوگوں سے باتیں  
 کر رہے ہیں - آپ نے کہا - اے عمر بیٹھ جائیے لیکن حضرت عمرؓ نہ

بیٹھے تاہم لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کر حضرت ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ہو گئے۔ آپ نے ان میں تقریر کی اور حمد و ثناء کے بعد کہا کہ جو شخص تم میں سے محمدؐ کی عبادت کرتا تھا اسے سمجھ لینا چاہیے کہ وہ تو فوت ہو گئے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا اسے یقین ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے  
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ..... یعنی محمد بھی اللہ کے رسول ہیں۔ اور آپ سے پہلے جنے رسول ہوئے وہ سب فوت ہو چکے ہیں۔ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فوت ہونے میں کونسی اچنبھ کی بات ہے۔ یہ پوری آیت آپؐ نے پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ جب آپ اس آیت کی تلاوت کر رہے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو آج اس آیت کا علم ہوا ہے۔ اسکے بعد ہر شخص کی زبان پر یہ آیت تھی وہ اسے پڑھتا اور روتا۔ گویا وہ یقین کرنے لگا کہ واقعی انکے آقا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! جب میں نے حضرت ابو بکرؓ کو یہ آیت پڑھتے سنا تو میری جان سکتے میں آگئی، میرے پاؤں مجھے اٹھا نہیں رہے تھے۔ میری ٹانگیں بڑھکھڑانے لگیں۔ میں زمین پر بیٹھ گیا اور مجھے یقین آئے لگا کہ واقعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں۔

۶۲۶ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَأَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَفَةً فَاسْتَاذَنَهُ إِلَى امْرَأَتِهِ خَارِجَةً وَكَانَتْ فِي حَوَائِطِ الْأَنْصَارِ وَكَانَ ذَلِكَ رَاحَةَ الْمَوْتِ

وَلَا يَشْعُرُ فَإِذَا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَأَصْبَحَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَرَامُونَ فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ  
غُلَامًا يَسْتَمِعُ ثُمَّ يُخْبِرُهُ فَقَالَ: أَسْمَعُهُمْ يَقُولُونَ: مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشْتَدَّ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ يَقُولُ: وَاقْطَعْ ظَهْرَهُ  
فَمَا بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ وَارْجَفَ  
الْمُنَافِقُونَ فَقَالُوا: إِنْ كَانَ مُحَمَّدٌ نَبِيًّا لَمْ يَمُتْ فَقَالَ عُمَرُ: لَا  
أَسْمَعُ رَجُلًا يَقُولُ: مَاتَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا  
ضَرْبَتُهُ بِالسَّيْفِ فَكُفُّوا بِذَلِكَ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًى كَشَفَ الثَّوبَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ  
جَعَلَ يُلْتَمَعُهُ فَقَالَ: مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذِيقَكَ الْمَوْتَ مَرَّتَيْنِ أَنْتَ  
أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ  
رَبَّ مُحَمَّدٍ فَإِنَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَا يَمُوتُ ثُمَّ تَرَدَّاهُ وَمَا مُحَمَّدٌ  
إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ  
اُنْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ  
شَيْئًا وَ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ . قَالَ فَقَالَ: عُمَرُ لَكَ تَأَلَّمُ  
نَقْرًا هَا قَبْلَهَا قَطُّ فَقَالَ النَّاسُ مِثْلَ مَقَالَةِ ابْنِ بَكْرٍ مِنْ كَلَامِهِ  
وَقَرَأَتِهِ وَمَاتَ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ فَمَكَثَ لَيْلَتَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَهُ  
الْاِثْنَاءِ وَكَانَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَوْسُ بْنُ خُوَلَّى يَصْبَانِ وَعَلِيٌّ

وَالْفَضْلُ يَغْسِلَانِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(مسند ابی حنیفہ کتاب الفضائل ص ۱۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت پہلے کی نسبت کچھ ٹھیک ہے تو آپ نے حضور علیہ السلام سے اپنی بیوی خارجہ کے یہاں جانے کی اجازت طلب کی جو انصار کے احاطہ میں رہتی تھیں۔ حضور نے اجازت دیدی۔ پھر حضور علیہ السلام اُسی رات فوت ہو گئے۔ صبح لوگ آپس میں مختلف قسم کی چہ میگوئیاں کرنے لگے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو کہا کہ پتہ کر کے آؤ کہ صورت حال کیا ہے۔ غلام نے آکر بتایا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ پر یہ بات بہت گراں گزری اور کہنے لگے ہائے یہ کیا ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ ابھی مسجد نبوی نہیں پہنچے تھے اور یہ سمجھا گیا کہ وہ نہیں آئیں گے۔ اس وقت منافقین یہ مشہور کر رہے تھے کہ محمد اگر نبی ہوتے تو فوت نہ ہوتے یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر میں نے کسی شخص کو یہ کہتے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس شخص کا سر تلوار سے اڑا دوں گا۔ لوگ ڈر کی وجہ سے خاموش ہو گئے اور اس قسم کی باتیں کرنے سے رک گئے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چادر ڈالی ہوئی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارک پر سے کپڑا اٹھایا اور پیشانی چوم کر کہا اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتوں کا مزہ نہیں چکھائے گا (یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ

جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے آپ فوت ہو جائیں۔ دین کے لحاظ سے آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے) اسکے بعد حجرہ مبارک سے باہر آئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا جو شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُن لے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فوت ہو گئے ہیں اور جو شخص محمد کے رب کی عبادت کیا کرتا تھا تو وہ سُن لے کہ محمد کا رب زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اس کے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (الاحزاب: ۴۴) یعنی محمد بھی ایک رسول ہیں (وہ بھی فوت ہو سکتے ہیں) جیسے اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ پس اگر یہ رسول (یعنی محمد) بھی فوت ہو جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے.... حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ کی یہ باتیں سُن کر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں نے یہ آیت اس سے قبل پڑھی ہی نہیں تھی (یعنی اس آیت کی طرف پہلے میرا دھیان نہیں گیا تھا) بہر حال سب لوگوں کی زبان پر حضرت ابوبکرؓ کی یہ تقریر اور آیت وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ..... جاری تھی اور وہ زار و قطار رو رہے تھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اتوار اور پیر کی درمیانی رات فوت ہوئے۔ جنازہ دو رات رکھا رہا اس کے بعد منگل کے پچھلے پہر تدفین عمل میں آئی۔ حضرت علیؓ اور فضل بن عباسؓ نے آپ کو غسل دیا۔ اسامہ بن زیدؓ اور اوس بن خولہؓ نے پانی ڈالا۔

فِي مَرَضِهِ أَدْعَىٰ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ أَيْبًا وَ أَخَالَ حَتَّىٰ اكْتُبَ كِتَابًا  
فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَتَّعَ مُتَمَتِّ وَ يَقُولُ قَائِلٌ أَنَا أَوْلَىٰ وَيَأْبَى  
اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبِي بَكْرٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل ابو بکر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مجھے اپنی بیماری کے دوران فرمایا۔ اپنے والد ابو بکر اور بھائی کو بلوا لو  
تاکہ میں انہیں ایک تحریر لکھ دوں۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کئی دعویدار اٹھ  
کھڑے ہوں گے۔ کوئی کہے گا کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ حالانکہ  
اللہ تعالیٰ اور مومن ابو بکر کے سوا کسی کو خلیفہ بنانے پر راضی نہیں ہونگے۔

۶۲۸ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَمَّا مَرِضَ الْمَرَضَ الَّذِي تَبَضَّ فِيهِ خَفَّ مِنَ الْوَجَعِ  
فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لِعَائِشَةَ: مِيرَىٰ أَبِي بَكْرٍ فَيُصَلِّ بِالنَّاسِ  
فَارْسَلْتُ إِلَىٰ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَارْسَلْتُ إِلَيْهَا أَنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ رَقِيقٌ  
وَإِنِّي مَتَّى لَا أَرَىٰ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقَامِهِ  
أَرِقُّ لِدَيْكَ فَاجْتَمِعِي أَنْتِ وَحَفْصَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُرْسِلْ إِلَىٰ عُمَرَ فَيُصَلِّ بِهِمْ فَفَعَلْتُ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتِ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مِيرَىٰ أَبِي بَكْرٍ فَيُصَلِّ  
بِالنَّاسِ فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْمُؤَدِّنَ وَهُوَ يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِرْفَعُوْنِي- فَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ أَمَدَّتْ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَصَلِّيَ وَأَنْتَ فِي عَذْرِ- قَالَ: اِرْفَعُوْنِي فَإِنَّهُ جُعِلَتْ قَدْرَةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ- قَالَتْ عَائِشَةُ: فَرَفَعَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَقَدْ مَالَ تَخْذُّانِ الْأَرْضِ، فَلَمَّا سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ لَمَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَذَلَةً يُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُ أَبُو بَكْرٍ بِتَكْبِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بِتَكْبِيرِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى نَدَغَ ثُمَّ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ غَيْرَ تِلْكَ الصَّلَاةِ حَتَّى قُبِضَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ الْإِمَامَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِعٌ حَتَّى قُبِضَ-

(مسند الامام الاعظم كتاب الصلوة ص ۵۸)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ مرض الوفا کے دوران ایک موقع ایسا بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ افاقہ محسوس ہوا۔ نماز کا وقت تھا۔ آپؐ نے مجھ سے کہا کہ ابو بکرؓ کو نماز پڑھانے کیلئے پیغام بھیج دو۔ میں نے ابو بکرؓ کو کہلا بھیجا کہ حضور نماز پڑھانے کا ارشاد فرماتے ہیں ابو بکرؓ نے کہلا بھیجا کہ میں بڑی عمر کا بوڑھا ہوں اور کمزور دل والا ہوں جب مصطلے پر حضورؐ کو نہ دیکھ پاؤں گا تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکوں گا اس لئے تم اور حفصہ دونوں مل کر حضور سے عمر کے نام پیغام بھجواؤ۔ جب



ہم دونوں نے حضورؐ سے ایسا کہا تو حضورؐ نے فرمایا : اَنْتَنْ صَوَاحِبُ  
یُوسُفَ - کہ تم تو اسی طرح کی عورتیں ہو جیسی یوسف کے خلاف سازش  
کرنیوالی تھیں۔ ابوبکرؓ کو نماز پڑھاتے کیلئے کہو۔ جب حضورؐ نے مؤذن  
کی آواز حتیٰ عَلَى الصَّلَاةِ سُنِی تو فرمایا مجھے کھڑا کرو (یعنی اٹھا کر نماز  
کے لئے لے چلو) اس پر عائشہؓ نے کہا حضورؐ آپ تو ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے  
کے لئے فرما چکے ہیں اور آپ تکلیف کی وجہ سے معذور بھی ہیں۔ حضورؐ نے  
فرمایا مجھے اٹھاؤ میری دلی تسکین نماز سے ہوتی ہے۔ اس پر دو  
آدمیوں نے پکڑ کر حضورؐ کو اٹھایا اور سہارا دیکر نماز کیلئے لے چلے۔ حضورؐ  
علیہ السلام کے قدم زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ جب ابوبکرؓ نے حضورؐ  
کی آمد کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ حضورؐ نے اشارہ سے انہیں  
اپنی جگہ ٹھہرنے کیلئے فرمایا اور خود ابوبکرؓ کے بائیں طرف بیٹھ گئے اور  
حضورؐ کی تکبیر پر ابوبکرؓ تکبیر کہتے اور مقتدی ابوبکرؓ کی تکبیر کی اقتداء کرتے  
اس طرح نماز پوری ہوئی۔ یہ لوگوں کی حضورؐ کے پیچھے آخری نماز تھی  
اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے۔

۴۲۹ — عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: وَفَدْتُ مَعَ  
أَبِي إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَأَدْخَلْنَا عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرَةَ  
حَدَّثَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الرَّؤْيَا  
الصَّالِحَةُ وَيَسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ: أَتَيْكُمْ رَأْيِي رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّا يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ: رَأَيْتُكَ كَأَنَّ مِيزَانًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ بِأَبْنِي بَكْرٍ  
 فَدَجَحْتَ بِأَبْنِي بَكْرٍ ثُمَّ وَزَنَ أَبُو بَكْرٍ بِعُمَرَ ثُمَّ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ  
 بِعُمَرَ ثُمَّ وَزَنَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ فَفَرَجَحَ عُمَرُ بِعُثْمَانَ ثُمَّ  
 رَفَعَ الْمِيزَانَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
 خِلَافَةُ نُبُوَّةٍ ثُمَّ يُوتِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ.

(مسند احمد ۵۰۰۴)

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے باپ  
 کے ساتھ معاویہؓ سے ملنے گیا۔ جب ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں  
 نے میرے والد سے کہا۔ اے ابوبکرؓ! مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ  
 نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ اس پر ابوبکرؓ نے کہا کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے خواب بہت پسند تھے اور آپ ان کے بارہ  
 میں پوچھا کرتے تھے۔ ایک دن حضورؐ نے لوگوں سے پوچھا۔ تم میں سے  
 کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔ تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا۔  
 اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک ترازو آسمان سے  
 ٹکایا گیا ہے۔ آپ کا وزن ابوبکرؓ سے کیا گیا۔ آپ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر  
 ابوبکرؓ کا وزن عمرؓ سے کیا گیا تو ابوبکرؓ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر عمرؓ کا وزن  
 عثمانؓ سے کیا گیا تو عمرؓ کا پلڑا جھک گیا۔ پھر ترازو اٹھالیا گیا۔ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خواب کی یہ تعبیر فرمائی کہ خلافت نبوت کی

طرف اشارہ ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا حکومت دے گا۔

۶۳۰۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَالسُّلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
الْعُرْبَاضَ بْنَ سَارِيَةَؓ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَوْعِظَةً دَرَنْتُ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجَلْتُ مِنْهَا الْقُلُوبُ  
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ هَذِهِ لَمَوْعِظَةٌ مَوْدِعَةٌ فَإِذَا اتَّعَهَدُ إِلَيْنَا  
قَالَ: قَدْ تَدْرَكْتُكُمْ عَلَى الْبَيْنِضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارُهَا لَا يَزِيدُ عَنْهَا  
بَعْدِي إِلَّا هَالِكٌ وَمَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ فَنَسِرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا  
فَعَلَيْكُمْ بِمَا عَرَفْتُمْ مِنْ سُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ  
الْمُهَدِّسِينَ وَعَلَيْكُمْ بِالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدًا حَبَشِيًّا عَصُوا عَلَيْهَا  
بِالنَّوَاجِذِ فَإِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجُمَلِ الْأُنْفِ حَيْثُمَا اتَّقَيْدُ  
إِنْقَادُ۔ (مسند احمد ص ۳۱۱ ابوداؤد کتاب السنۃ باب فی لزوم السنۃ)

حضرت عبدالرحمن بن عمرو سلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرابض  
بن ساریہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک ایسا پُر اثر وعظ کیا کہ جس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے  
دل ڈر گئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! یہ تو ایسی نصیحت  
ہے جیسے ایک اوداع کہتے والا وصیت کرتا ہے۔ ہمیں کوئی ایسی ہدایت  
فرمائیے کہ ہم صراطِ مستقیم پر قائم رہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں ایک  
روشن اور چمکدار راستے پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ اس کی رات بھی اس  
کے دن کی طرح ہے۔ سوائے بدبخت کے اس سے کوئی بھٹک نہیں سکتا

اور تم میں سے جو شخص رہا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا۔ ایسے حالات میں تمہیں میری جانی پہچانی سنت پر چلنا چاہیے اور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت پر چلنا چاہیے۔ تم اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ حبشی غلام ہی تمہارا امیر مقرر کر دیا جائے۔ اس دین کو تم مضبوطی سے پکڑو۔ مومن کی مثال نکیل والے اونٹ کی سی ہے۔ جدھر اسے لے جاؤ وہ ادھر چل پڑتا ہے اور اطاعت کا عادی ہوتا ہے۔

۶۳۱۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهُ، وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَفِي رِوَايَةٍ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ مُقَارِتٌ لِلْجَمَاعَةِ فَإِنَّهُ يَمُوتُ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

(مسلم کتاب الامارۃ باب الامر ببلزوم الجماعة عند ظهور الفتن)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عُذر۔ اور جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرا۔

۶۳۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ

مَنْ تَارَقَ الْجَمَاعَةَ شَبْرًا فَيَمُوتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةٍ۔

( بخاری کتاب الفتن باب قول النبی سترون بعدی امورا )

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

۶۳۲۔ عَنْ عَدْرِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ آتَاكُمْ وَآمَرَكُمْ مُجْتَمِعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ، يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاتُّلَوْا۔

( مسلم باب حکم من فرق امر المسلمين هو مجتمع )

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم ایک ہاتھ پر جمع ہو اور تمہارا ایک امیر ہو اور پھر کوئی شخص آئے اور تمہاری وحدت کی اس لاکھٹی کو توڑنا چاہے یا تمہاری جماعت میں تفریق پیدا کرے تو اسے قتل کر دو۔ یعنی اس سے قطع تعلق کرو اور اس کی بات نہ مانو۔

۶۳۳۔ عَنْ سَفِينَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْخِلَافَةُ ثَلَاثُ ثَوْنٍ

عَامًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ الْمُلْكُ، قَالَ سَفِينَةُ أُمِّسِكْ  
خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَ سِنِينَ  
وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَ سَنَةً وَخِلَافَةَ عَلِيٍّ سِتِّ سِنِينَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - (مسند احمد ص ۳۳۰-۳۳۱)

حضرت سفینہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: خلافت تیس سال رہے گی اس کے بعد ملوکیت کا دور  
ہوگا۔ سفینہ نے کہا اب گن لو۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی  
خلافت دو سال، عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت دس سال، عثمان  
رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال اور علی رضی اللہ عنہ کی  
خلافت چھ سال۔ یہ کل تیس سال بنے۔

## خلافت - پہرہ امام کی حفاظت

۶۳۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ  
رَجُلًا صَالِحًا يَحْدُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ  
إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: سَعْدُ بْنُ  
أَبِي وَقَّاصٍ نَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ: وَقَعَ فِي نَفْسِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَخْرُسُهُ. فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَمَّ -

(ترمذی الباب المناقب مناقب سعد بن ابی وقاصؓ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
مدینہ آنے کے بعد ایک رات سو نہ سکے۔ اس بے چینی کی کیفیت میں  
حضورؐ نے فرمایا کاش کوئی خدا کا نیک بندہ آج پہرہ پر ہوتا۔  
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی جھنکار سنی  
حضورؐ نے فرمایا۔ کون ہے؟ باہر سے جواب ملا حضور! میں سعد بن  
ابی وقاص ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کس لئے آئے ہو؟ سعد نے جواب  
دیا میرے دل میں حضورؐ کے متعلق کچھ خدشہ محسوس ہوا اس وجہ سے  
حضورؐ کی حفاظت کی غرض سے چلا آیا۔ حضورؐ نے سعد کے لئے دعا کی  
اور پھر اطمینان سے سو گئے۔

## مَقِیَّتہ

استنباطِ مسائل کے بارہ میں رہنما اصول اور

## حکومت کی بین الاقوامی ذمہ داریاں

۶۳۶ — عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي؟ قَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؛ قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؛ قَالَ: إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّتِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: اجْتَهِدُ رَأْيِي؛ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ -

(ترمذی ابواب الاحکام باب فی القاضی کیف یقضى )

حضرت مُعَاذُ بِنُفَرِیَّان بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مجھے یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے لگے تو فرمایا: تم کس طرح فیصلے کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا حضور! قرآن کریم کے احکامات کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا معاملہ آجائے جس کے بارہ میں قرآن کریم میں کوئی واضح حکم موجود نہ ہو تو پھر کس طرح کرو گے؟ میں نے عرض کیا حضور کی سنت کی روشنی میں فیصلہ کروں گا۔ حضور فرماتے لگے۔ اگر میری



سنت میں بھی کوئی ایسی مثال نہ ملے تو پھر کس طرح کرو گے؟ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ پھر میں اجتہاد اور غور و فکر کروں گا اور پھر جو رائے بنے اس کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ اس پر حضورؐ نے خوش ہو کر فرمایا۔ تمام تعریفوں کا مستحق اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے رسول اللہ کے ایلی کو اس فراست اور صحیح سوچ کی ہدایت دی۔

۶۳۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَمَعَ ثَمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ وَاجْتَمَعَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ۔

(بخاری کتاب الاعتصام باب اجد الحاکم اذا اجتنب فاصاب او اخطأ)

حضرت عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر اور پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اسے دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہر حال ملے گا۔

۶۳۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِالْأَمِيرِ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذِكْرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ أَعَانَهُ وَإِذَا أَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذَلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سُوءٍ إِنْ نَسِيَ

لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعْنَهُ۔

( البوداؤد کتاب الخراج باب فی اتخاذ الوزير )

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ جب کسی حاکم کی بہتری چاہتا ہے تو اُسے سچا خیر خواہ وزیر اور مشیر عطا فرماتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو وزیر اسے یاد دلاتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو اس کام میں اسکی مدد کرتا ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی کی بہتری نہ چاہے تو اسے بُرا مشیر نصیب کرتا ہے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائے تو اُسے یاد نہیں کرتا اور اگر اسے یاد ہو تو اس میں اسکی صحیح مدد نہیں کرتا۔

## حکومت اور خلافت

## بین الاقوامی معاہدے

۶۳۹ — عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ أَخْبَرَهُ قَالَ: بَعَثَنِي قُرَيْشٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُلْقِيَ فِي قَدْحِي الْإِسْلَامُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي وَاللَّهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِمْ أَبَدًا۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنِّي لَا أَحِيسُ بِالْعَهْدِ وَلَا أَحْبِسُ الْبُرْدَ وَلَكِنْ أَرْجِعُ فَإِنْ كَانَ  
فِي نَفْسِكَ اتَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ. قَالَ: فَذَهَبْتُ ثُمَّ  
أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمْتُ.

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی الامام یرتجی بہ فی العہود۔)

حضرت حسن بن علی بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ انہیں  
ابو رافع نے بتایا کہ قریش نے مجھے سفیر اور ایچی بنا کر آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں نے حضور کو دیکھا تو اسلام  
کی حقانیت میرے دل میں گھر کر گئی۔ میں نے حضور سے عرض کیا: یا رسول  
اللہ! خدا کی قسم! اب میں انکی طرف واپس کبھی نہیں جاؤں گا۔  
حضور نے فرمایا میں معاہدات کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ ہی  
سفیر کو روکنا صحیح سمجھتا ہوں۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے جاؤ اور جو کیفیت اس  
وقت تمہارے دل کی ہے اگر وہی وہاں جا کر بھی رہے تو واپس آ جانا۔  
ابو رافع کہتے ہیں چنانچہ میں قریش کے پاس گیا اور انہیں بات چیت سے  
مطلع کیا۔ اس کے بعد مدینہ واپس آ کر اسلام قبول کر لیا۔

۶۲۰۔ عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي

أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَابْنِي حُسَيْلٌ قَالَ:  
فَاخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا: أَتَكُمُ تَرِيدُونَ مُحَمَّدًا. فَقُلْنَا: مَا  
تُرِيدُ. مَا نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ. فَاخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللَّهِ وَ  
مِيثَاقَهُ نَنْصَرِفَنَّ إِلَى الْمَدِينَةِ وَلَا نَقَاتِلُ مَعَهُ فَإِنَّا نَرَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنَا الْخَبَرُ فَقَالَ: انْصَرِفَا  
نَفْيَ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ.

(مسلم کتاب الجہاد والسير باب الوقف بالعہد)

حذیفہ ابن الیمان بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا باپ حُصَیْل  
مدینہ کی طرف آرہے تھے کہ ہمیں کفارِ قریش نے پکڑ لیا اور کہا کہ تم محمد  
کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہو۔ ہم نے کہا ہم انکی طرف جانے کا ارادہ نہیں رکھتے ہم تو  
صرف مدینہ جارہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ہم سے عہد لیا کہ ہم مدینہ ہی جائیں گے اور حضورؐ  
کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہونگے۔ ہم وہاں سے رہا ہو کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
اور ساری بات آپؐ کو بتائی۔ حضورؐ بدر کی طرف جارہے تھے۔ آپؐ  
نے فرمایا ہم عہد کو پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں گے۔  
تم مدینہ چلے جاؤ۔ اس طرح ہم بدر کی جنگ میں شریک نہ ہو سکے  
جس کی بڑی حسرت ہے۔

## حکومت اور پسک ذمہ اریاں

## عوام کی خیر خواہی

۶۴۱ — عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُتِبَ رَاعٍ وَكُتِبَ مَسْئُولٌ عَنْ

رَعِيَّتِهِ ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَ  
الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا ، وَلَدِيهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ  
وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ -

(بخاری کتاب النکاح باب المرأة راعية في بيت زوجها)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا تم میں سے ہر ایک نگران ہے۔ اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں  
پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھروالوں کا نگران ہے  
عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی اور اس کی اولاد کی نگران ہے۔ پس تم  
میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اسکی رعایا کے متعلق پوچھا جائے  
گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبایا۔

۶۴۲- عَنْ أَبِي يَعْقُبَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ  
يَسْتَرْعِيهِ اللَّهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ  
بِرَعِيَّتِهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ - وَفِي رِوَايَةٍ، فَلَمْ  
يَحْطُمْ بِنُصْحِهِ لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - وَفِي رِوَايَةٍ  
مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أُمُورَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ  
لَهُمْ إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ -

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الدالی الغاش برعية النار)

حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور انکی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دیگا اور اسے بہشت نصیب نہیں کریگا۔

۶۴۳ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنَا أَذْنِي كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلَا هَلَبَ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضِيَاءً فَلَانِي وَعَلَى — (مسلم کتاب الجمعہ باب تخفیف الصلوۃ والخطبۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم فرمایا کرتے تھے ہر مومن سے میرا تعلق اتنا قریبی ہے کہ اتنا تعلق اُسے اپنی جان سے بھی نہ ہوگا گویا میں اور مومن یک جان اور دو قالب کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے اگر وہ کوئی مال چھوڑ جائے تو یہ اُسکے اہل و عیال کو دے دیا جائے گا اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے (اور اُسکے ترکہ میں اسکی ادائیگی کی گنجائش نہ ہو) یا بے سہارا اولاد چھوڑ جائے تو ان ذمہ داریوں کو (بحیثیت سربراہ حکومت) میں ادا کروں گا (یعنی اُسکے قرض کی ادائیگی اور اسکی بے سہارا اولاد کی پرورش کا انتظام کیا جائے گا)۔

۶۴۴ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ دَيْنٌ أَوْ كَانَتْ

لَهُ تَبَلَّهْ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا - قَالَ جَابِرٌ: فَقُلْتُ: وَعَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعْطِيَنِي هَكَذَا وَهَكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - قَالَ جَابِرٌ: فَحَشَى لِي حَشِيَّةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خُمُسُ مِائَةٍ وَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا -

بخاری کتاب الکفالة باب من تكفل عن ميت ديناً فليس له ان يرجع

بخاری کتاب الشهادات باب من امر با نجاز الوعد

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں علماء بن حضرمی والی بحرین کی طرف سے مال آیا تو ابو بکرؓ نے اعلان کیا کہ اگر کسی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض ادا کرنا ہو یا آپؐ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ فرمایا ہو تو وہ میرے پاس آئے میں حضورؐ کی ذمہ داریوں کو پورا کروں گا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھ سے حضورؐ نے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تمہیں اس طرح دوں گا اور اس طرح حضورؐ نے تین مرتبہ اپنا بک پھیل کر فرمایا تھا جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے ایک بک بھر کر دیا میں نے اسے شمار کیا تو وہ پانچ سو تھے۔ اس پر ابو بکرؓ نے فرمایا دو مرتبہ اتنی رقم اور لے لو۔

۶۴۵ — عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ رَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أُجِزْكَ كَأَنَّهَا تَعْنِي

الْمَوْتُ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابة باب من فضل ابی بکرؓ)

حضرت جبیر بن مطعمؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی چیز مانگی آپؐ نے فرمایا پھر کسی دن آنا۔ اس نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں یعنی آپ کی وفات ہو چکی ہو تو پھر میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا وہ تمہاری ضرورت پوری کریں گے۔

## منصف مزاج امراء اور حکام

۶۴۶۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَ يُحِبُّونَكُمْ، وَ تَصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْكُمْ، وَ شِرَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ تُبَغِضُونَهُمْ وَيُبَغِضُونَكُمْ، وَ تَلْعَنُونَهُمْ وَ يَلْعَنُونَكُمْ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا تُنَادِيَهُمْ؟ قَالَ: لَا، مَا أَتَاكُمْ مِنْكُمْ الصَّلَاةُ۔

(مسلم کتاب الامارة باب خيار الائمة و شرارهم)

حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت



صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔ تمہارے بدترین سردار وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں۔ تم ان پر لعنت بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنت بھیجتے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ اس پر ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم ایسے سرداروں کو ان سے جنگ کر کے بٹا کیوں نہ دیں؟ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے ہیں (اور تمہارے دینی معاملات میں دخل نہیں دیتے)۔

۶۴۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوَّلَنَا هُمْ مِنْهُمْ مَجْلِسًا إِمَامًا عَادِلٌ وَابْغَضَ النَّاسَ إِلَى اللَّهِ وَابْغَضَهُمْ مِنْهُمْ مَجْلِسًا إِمَامًا جَائِرًا۔

(سنن ترمذی ابواب الاحکام باب فی الامام العادل)

آنحضرتؐ ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو لوگوں میں سے زیادہ محبوب اور اسکے زیادہ قریب انصاف پسند حاکم ہوگا۔ اور سخت ناپسندیدہ اور سب سے زیادہ دور نظام حاکم ہوگا۔

۶۴۸۔ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ إِمَامٍ يُعَلِّقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الْحَاجَةِ وَالْحَلَّةِ وَالْمُسْكِنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ وَحَاجَّتِهِ . فَجَعَلَ مُعَاوِيَةَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ .

( ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیة )

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرہؓ نے حضرت معاویہؓ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کیلئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے ۔ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کو سننے کے بعد حضرت معاویہؓ نے ایک شخص کو مقرر کر دیا کہ وہ لوگوں کی ضروریات اور مشکلات کا مداوا کیا کرے اور انکی ضرورتیں پوری کرے ۔

۶۴۹ — عَنْ أَبِي نَرَّاسٍ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ عُمَالِي لِيُضْرِبُوا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوا أَمْوَالَكُمْ فَمَنْ فَعَلَ بِهِ ذَلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَى أَقْصَاهُ مِنْهُ، قَالَ عُمَرُ: بَنُ الْعَاصِ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا آذَى بَعْضَ رَعِيَّتِهِ أَتَقَصَّهُ مِنْهُ؟ قَالَ: إِنْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَقَصَّهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَصَّ مِنْ نَفْسِهِ .

( ابوداؤد کتاب الدیات باب القود من الضرية وقص الامير من نفسه ص ۲ )

حضرت ابو فراسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ایک تقریر میں کہا کہ میں نے اپنے عمال کو تمہارے پاس اس لئے نہیں بھیجا کہ وہ تمہیں ماریں بیٹیں اور تمہارا مال و اسباب چھین لیں۔ اگر کسی حاکم نے ایسا کیا ہے تو مجھے بتاؤ میں اس سے بدلہ دلاؤں۔

عمر بن عاصؓ کہنے لگے اگر کوئی حاکم رعیت کے کسی فرد کو تادیب کی غرض سے سزا دے تو کیا آپ اس سے بھی بدلہ لیں گے۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس سے بھی بدلہ لوں گا۔ پھر آپؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے خود اپنے آپ کو بدلہ کے لئے پیش کیا۔ مقصد یہ ہے کہ ثبوت اور باقاعدہ عدالتی کارروائی کے بغیر انتظامیہ کے کسی فرد کو اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ کسی کو من مانی سزا دے۔

۶۵۰۔ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَسِّمُ تَسْمًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَكَتَبَ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجَرَحَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَالَ فَاسْتَقِدْ، قَالَ: بَلْ عَفَوْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ!

(ابوداؤد کتاب الدیات باب القود من الضربة)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپؐ پر جھک گیا۔ آپؐ نے اسے

اپنی سوٹی چھو کر پرے کیا۔ جسکی وجہ سے اسکا چہرہ کچھ زخمی ہو گیا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لو اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے معاف کیا۔

## امراء اور حکام کی اطاعت

۶۵۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمُنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَآثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک غرض ہر حالت میں تیرے لئے حاکم وقت کے حکم کو سنا صرف قانونی چارہ جوئی کی حد کے اندر رہنا اور اسکی اطاعت کرنا واجب ہے

۶۵۲۔ عَنْ ابْنِ الْوَلِيدِ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ : فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمُنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلَى آثَرَةٍ عَلَيْنَا ، وَعَلَى أَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا

عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ بُرْهَانٌ وَعَلَىٰ أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ  
أَيْتِمَاكُنَا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ تَوْمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ .

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء)

حضرت عبادہ بن صامتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت کے وقت عہد کیا کہ تنگی ہو یا آسائش خوشی ہو یا ناخوشی ہر حال میں ہم آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔ نیز ہم ان لوگوں سے جو کام کے اہل اور صاحب اقتدار ہیں مقابلہ نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ ہم کھلا کھلا کفر دیکھیں اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی برہان آجائے کہ حکام غلطی پر ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کے بارے میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور حق بات کہیں گے۔

۶۵۳ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ ، وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي .

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیۃ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے میری اطاعت کی۔ اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ جس نے حاکم وقت کی اطاعت

کی اس نے میری اطاعت کی جو حکم وقت کا نافرمان ہے وہ میرا نافرمان ہے۔

۶۵۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنْ اسْتَعْمَلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ رَبِيبَةٌ۔

(بخاری کتاب الاحکام باب اسمع والطاعة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سُنو اور اطاعت کو اپنا شعار بناؤ خواہ ایک حبشی غلام کو ہی کیوں نہ تمہارا افسر مقرر کر دیا جائے یعنی جو بھی افسر ہو اس کی اطاعت کرو۔

۶۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(۱۔ ابوداؤد کتاب الجہاد۔ باب فی الطاعة ۲۔ ترمذی البواب فضائل

الجہاد باب لا طاعة لمخلوق معصية الخالق ۳۔ ابن ماجہ باب طاعة الامام)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام کی اطاعت اور فرمانبرداری ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے خواہ وہ امر اس کے لئے پسندیدہ ہو یا پسندیدہ نہ۔ جب تک وہ امر معصیت نہ

ہو لیکن جب امام کھلی معصیت کا حکم دے تو اس وقت اسکی اطاعت اور فرمانبرداری نہ کی جائے۔

۶۵۶۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَآمَرَ عَلَيْهِمُ رَجُلًا وَآمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا - فَاجْتَحَ نَارًا وَآمَرَهُمْ أَنْ يَقْتَحِمُوا فِيهَا فَأَبَى قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا: إِنَّمَا قَدَرْنَا مِنَ النَّارِ وَارَادَ قَوْمٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَوْ دَخَلُوا فِيهَا لَمْ يَذَلُّوا فِيهَا وَقَالَ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ -

(البوداؤد کتاب الجہاد باب فی الطاعة)

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک شخص کو حاکم مقرر کیا تاکہ لوگ اس کی بات سنیں اور اس کی اطاعت کریں۔ اس شخص نے ایک موقع پر راستہ میں آگ جلوائی اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ آگ میں کود جائیں۔ بعض نے اس کی بات نہ مانی اور کہا کہ ہم تو آگ سے بچنے کیلئے مسلمان ہوئے ہیں۔ لیکن کچھ افراد آگ میں کودنے کیلئے تیار ہو گئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا اگر یہ لوگ آگ میں کود پڑتے تو ہمیشہ ہی آگ میں رہتے

امیر کی اطاعت معروف اور جانے پہچانے اچھے امور میں ہے۔ کھلی معصیت والے کاموں میں اطاعت واجب نہیں۔

۶۵۷ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَكَرِهَهُ فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوتُ إِلَّا مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً.

( بخاری کتاب الاحکام باب السمع والطاعة للامام

مالک تکتن معصیۃ )

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے امیر میں کوئی ناگوار یا نظرِ بظاہر بُری بات دیکھے تو وہ صبر کرے یعنی جماعت سے وابستہ رہے۔ کیونکہ جو شخص تھوڑا سا بھی جماعت سے الگ ہو جاتا ہے اور تعلق توڑ لیتا ہے وہ جہالت کی موت مرتا ہے۔

## حکومت اور عہدہ کی طلب ناپسندیدہ

۶۵۸ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :



يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ : لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ  
إِنْ أُعْطِيَتْهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا ، وَإِنْ أُعْطِيَتْهَا  
عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ  
غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا قَاتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ .

( بخاری کتاب الاحکام باب عن سال الامارة وكل اليها - مسلم )

حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ۔ اے عبدالرحمن! تو امارت اور حکومت  
نہ مانگ ، اگر تجھے بغیر مانگے یہ عہدہ ملے تو اس ذمہ داری کے  
بارہ میں تیری مدد کی جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ تیری مدد کریگا اور  
اگر تیرے مانگنے پر یہ عہدہ تجھے دیا گیا تو تو اس کی گرفت میں  
ہوگا ۔ تنائیید الہی سے محروم رہے گا ۔ اور جب تو کسی کام  
کے کرنے یا نہ کرنے کے متعلق قسم کھائے اور پھر اس قسم  
کے برعکس تجھے بہتر بات نظر آئے تو وہ بہتر بات کر اور اپنی  
قسم کو توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کر ۔

## عدالت اور پسلیک، انصاف

۶۵۹ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ

فَارْسَلَتْ أُخْرَى بِقُصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ  
 فَسَقَطَتِ الْقُصْعَةُ فَأَنكَسَرَتْ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَهُمَا إِلَى الْأُخْرَى  
 فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ: غَارَتْ أُمُكُمُ كُلُّوْا حَتَّى  
 جَاءَتْ بِقُصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَذَفَعَ الْقُصْعَةَ الصَّحِيحَةَ  
 إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْهَا۔

( ابن ماجہ ابواب الاحکام باب الحكم فیمن کسر شیئا )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 امہات المؤمنین میں سے کسی کے گھر تھے وہاں کسی دوسری بیوی نے  
 حضورؐ کو ایک پیالے میں کھانا تحفہ بھیجا یہ دیکھ کر اس گھر والی بیوی  
 نے غصہ سے لانے والے کے ہاتھ پر مارا جس سے وہ پیالہ گر کر ٹوٹ  
 گیا اور کھانا گر گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ کے دو ٹوٹنوں  
 کو اکٹھا کر کے جوڑا اور اس میں گرا ہوا کھانا اٹھا اٹھا کر جمع کیا۔ ساتھ  
 ساتھ آپ ناراضگی سے فرماتے جاتے۔ تمہارا ستیاناس ہو۔ لو کھاؤ۔ آپ  
 نے یہ بار بار کہا تو گھر والی بچتا کر اور اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہوئے  
 اپنا سالم پیالہ لے آئی حضورؐ نے ٹوٹے ہوئے پیالہ کے بدلہ میں یہ سالم  
 پیالہ لانے والے کو دیدیا۔ اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس کے گھر رکھ دیا  
 جس کے ہاتھ سے پیالہ ٹوٹا تھا۔

۶۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ امْرَأَتَانِ  
مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذُّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ أَحَدِهِمَا:  
فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ - وَقَالَتِ الْآخَرَى:  
إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ - فَتَحَاكَمَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ،  
فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ وَآخَبَرَتَاهُ فَقَالَ: ائْتُونِي بِالسَّكِينِ أَشَقَّاهُ بَيْنَهُمَا  
فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ رَحِمَكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى  
بِهِ لِلصُّغْرَى - (بخاری کتاب الانبیاء باب قول الله دَوَّهْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا گزشتہ زمانے کا واقعہ ہے کہ ایک شخص کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں  
کے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور بڑی کا بچہ اٹھا کر لے گیا (اسے فکر ہوا کہ جب  
اسکا خاوند پردیس سے واپس آئے گا تو وہ چھوٹی بیوی سے جس کا بیٹا زندہ  
بے زیادہ پیار کریگا۔ اور اسے پوچھے گا بھی نہیں چنانچہ) اس نے دوسری  
کا بچہ چھین لیا اور دعویٰ کیا کہ یہ تو میرا بچہ ہے، بھیڑیا تو تیرے بچے کو  
اٹھا کر لے گیا ہے۔ چنانچہ یہ دونوں اپنا تنازعہ حضرت داؤد علیہ السلام  
کے پاس لے گئیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی کے حق میں فیصلہ دیا  
یہ فیصلہ سن کر جب وہ دربار سے واپس آ رہی تھیں تو حضرت سلیمان  
علیہ السلام انہیں ملے۔ چھوٹی نے یہ جھگڑا آپ سے بیان کیا اور صریح  
فیصلہ کے لئے امداد چاہی۔ حضرت سلیمانؑ نے حالات سن کر فرمایا۔ اچھا

میں اس تنازعہ کا فیصلہ کرتا ہوں ابھی ایک بھری منگواتا ہوں اور اس بچہ کے دو ٹکڑے کر کے آدھا ایک کو دے دیتا ہوں اور آدھا دوسری کو جس عورت کا یہ بچہ تھا اس کی ماما اس فیصلہ پر تڑپ اٹھی اور گھبرا کر کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ بچہ اس بڑی کو ہی دے دیجئے میں اپنے دعویٰ سے دستبردار ہوتی ہوں۔ حضرت سلیمانؑ حقیقت حال کو سمجھ گئے اور بچہ چھوٹی کے سپرد کر دیا۔ کیونکہ وہی بچہ کی ماں تھی۔

۶۶۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَرْأَةِ الْمَخْذُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا : مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا : وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَبِيبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ تَعَالَى ؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَآيُمُ اللَّهِ ! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

(مسلم کتاب الحدود باب قطع السارق الشريف وغيره)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے

چوری کی۔ قریش اس واقعہ کی وجہ سے بہت پریشان تھے۔ انہوں نے سوچا اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون بات کر سکتا ہے۔ آخر انہوں نے خیال کیا کہ اسامہ بن زید جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ محبوب ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی ایسی جرأت نہیں کر سکتا۔ چنانچہ انہوں نے اسامہ کو اس کیلئے آمادہ کیا جب حضرت اسامہؓ نے اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپؐ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورؐ نے کھڑے ہو کر تقریر کی اور فرمایا تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کا کوئی بڑا اور با اثر آدمی چوری کرتا تو اسکو مختلف جیلوں بہانوں سے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اسکو پوری پوری سزا دیتے۔ خدا کی قسم! اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا اور ذرا بھی رعایت نہ کروں گا۔

۶۶۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ  
وَالْمُرْتَشِيَ۔

(ترمذی۔ ابواب الاحکام باب من جاء فی الرشی والمرتشی فی الحكم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دیتے والے اور رشوت لینے والے دونوں

پر لعنت بھیجی ہے۔ اور انہیں ملعون قرار دیا ہے۔

۶۶۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ كُفْرٌ وَهِيَ بَيْنَ النَّاسِ سُحْتٌ۔

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ص ۴۶۴۔ تَرْهِيْبُ الرَّاْشِي وَالْمَرْتَشِي وَالسَّاعِي

بَيْنَهُمَا ص ۴۶۴ بحوالہ الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رشوت کفر کے حکم میں شامل ہے۔ اور یہ لوگوں کے درمیان حرام ہے برکت کو ختم کرنے والی اور ناراضگی دشمنی اور بے چینی پیدا کرنے والی حرکت ہے

## خصومات، مراجعات اور جرم و سزا

۶۶۴۔ عَنْ أَنَسٍ مِنْ أَهْلِ جَمْعٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِي إِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ: أَقْضِي بِكِتَابِ اللَّهِ قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا

فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: اجْتَمَعُوا رَأْيِي وَلَا آلُو - فَضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدْرَهُ وَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا يَرْضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(ابوداؤد کتاب الا قضیۃ - باب اجتہاد الرأی فی القضاء)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کچھ ساتھی جو حمص کے رہنے والے تھے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا قاضی بنا کر بھیجا تو معاذ سے پوچھا جب کوئی مقدمہ تمہارے سامنے پیش ہو تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا۔ کتاب اللہ (قرآن کریم) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے پوچھا اگر کتاب اللہ میں وضاحت نہ ملے تو پھر کیا کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسول کی سنت (اور ارشاد) کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہ سنت میں کوئی وضاحت پاؤ اور نہ کتاب اللہ میں تو پھر کیا کرو گے؟ معاذ نے عرض کیا اس صورت میں غور و فکر کر کے اپنی رائے سے فیصلہ کرنے کی کوشش کروں گا اور اس میں کسی سستی اور غفلت سے کام نہیں لوں گا۔ حضورؐ نے یہ سن کر معاذ کے سینہ پر شاباش دینے کے لئے ہاتھ مارا اور فرمایا الحمد للہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو یہ توفیق دی اور اسے وہ صحیح طریق کار سنجایا جو اللہ کے رسول کو پسند ہے۔

٦٦٥- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ فَقَالَ:  
 هَذَا كِتَابُ عُمَرَ، ثُمَّ قُرِئَ عَلَى سُفْيَانَ بْنِ هَاهُنَا إِلَى أَبِي  
 مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ  
 وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَأَفْهَمُوا إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ، فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمُ  
 بِحَقِّ لَا تَفَاذَلَهُ، آسِرْ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ  
 وَعَدْلِكَ، حَتَّى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ، وَلَا يَخَافَ ضَعِيفٌ  
 جَوْرَكَ، أَلْبَيْتَةَ عَلَى مَنْ ادَّعَى، وَالْيَمِينَ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ،  
 الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا صُلْحًا أَحَلَ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ  
 حَلَالًا، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءُ قَضَيْتَهُ بِالْأُمْسِ رَاجَعَتْ فِيهِ نَفْسُكَ  
 وَهَدَيْتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ، أَنْ تَرَاجَعَ الْحَقُّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ  
 وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ، وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي  
 فِي الْبَاطِلِ، الْفَهْمُ! الْفَهْمُ فِيمَا يَخْتَلِجُ فِي صَدْرِكَ، مِمَّا لَمْ  
 يَبْلُغَكَ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ، أَعْرِفِ الْأَمْثَالَ وَالْأَشْبَاهَ ثُمَّ  
 قِسْ الْأُمُورَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَأَعِمِدْ إِلَى أَحِبِّهَا إِلَى اللَّهِ، وَأَشْبِهَا  
 بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى. وَاجْعَلْ لِلْمَدْعَى أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ، فَإِنْ  
 أَحْضَرَ بَيِّنَةً، وَإِلَّا وَجَبَتْ عَلَيْهِ الْقَضَاءُ فَإِنَّ ذَلِكَ أَجْلِي  
 لِلْعَمَى، وَأُبْلِغْ فِي الْعُذْرِ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلَى  
 بَعْضٍ، إِلَّا مَجْلُودًا فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبًا فِي شَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينًا فِي  
 وَلَائٍ أَوْ قَرَابَةٍ، فَإِنَّ اللَّهَ تَوَلَّى مِنْكُمْ السَّرَائِرَ، وَدَرَأَ عَنْكُمْ



بِالْبَيِّنَاتِ، ثُمَّ إِيَّاكَ وَالصَّخْرَ وَالْقَلْقَ وَالنَّادِيَ بِالنَّاسِ، وَالتَّنَكُّرَ  
لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللَّهُ بِهَا الْأَجْرَ وَيُحْسِنُ  
بِهَا الذِّكْرَ، فَإِنَّهُ مَنْ يَخْلُصَ نَيْتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ  
يَكْفِهِ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا  
يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَلِكَ شَأْنُهُ اللَّهُ.

(سنن دار قطنی - کتاب الاقضية والاحکام ص ۲۱)

حضرت سعید بن ابوبرہؓ نے امیر المومنین حضرت عمر بن الخطابؓ کا ایک خط نکالا جو انہوں نے اپنے ایک والی حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا تھا۔ یہ خط مشہور محدث سفیان عیینہ کے سامنے پڑھا گیا۔ اس کا مضمون یہ تھا۔ انا بعد۔ قضاء ایک محکم اور پختہ دینی فریضہ اور واجب الاتباع سنت ہے۔ جب کوئی مقدمہ یا کیس آپ کے سامنے پیش ہو تو معاملہ کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ صرف حق بات کہنا اور اس کے نفاذ کی کوشش نہ کرنا بے فائدہ ہے (یعنی عدل و انصاف کا وعظ کرنا اور عملاً لوگوں کو صحیح انصاف دینا نہ کرنا ایک بیکار وعظ ہوگا) کیا بلحاظ مجلس، کیا بلحاظ توجہ، اور کیا بلحاظ عدل و انصاف سب لوگوں کے درمیان مساوات قائم رکھو۔ سب سے ایک جیسا سلوک کرو تاکہ کوئی با اثر تم سے ظلم کرانے کی امید نہ رکھے اور کسی کمزور کو ترے ظلم و جور کا ڈر اور اندیشہ نہ ہو اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور (اگر اُس کے پاس ثبوت نہ ہو تو پھر) قسم منکر مدعی علیہ پر آئے گی۔ مسلمانوں کے درمیان

مصالحت کرانے کی کوشش کرنا اچھی بات ہے۔ ہاں ایسی صلح کی اجازت نہیں ہونی چاہیے جس کی وجہ سے حرام حلال بن رہا ہو اور حلال حرام یعنی خلافِ شریعت صلح جائز نہ ہوگی۔ اگر تم کوئی فیصلہ کرو اور پھر غور و فکر کے بعد اللہ کی ہدایت سے دیکھو کہ فیصلہ میں غلطی ہو گئی ہے۔ صحیح فیصلہ اور طرح ہے تو اپنا کل کا فیصلہ واپس لیتے اور اسے منسوخ کرنے میں ذرہ برابر ہچکچاہٹ یا شرم محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ حق اور عدل ایک قدیمی صداقت ہے اور حق اور سچ کو کوئی چیز باطل اور غلط نہیں بنا سکتی اس لئے حق کی طرف لوٹ جانا اور حق کو تسلیم کر لینا باطل میں پھنسے رہنے اور غلط بات پر مہمصر رہنے سے کہیں بہتر ہے جو بات تیرے دل میں کھٹکے اور قرآن و سنت میں اس کے بارہ میں کوئی وضاحت نہ ہو تو اسکو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو اسکی مثالیں تلاش کرو۔ اس سے ملتی جلتی صورتوں پر غور کرو پھر ان پر قیاس کرتے ہوئے کوئی فیصلہ کرنے کی کوشش کرو اور جو پہلو اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ لگے اور حق اور سچ کے زیادہ مشابہ نظر آئے اسے اختیار کرو مدعی کو ثبوت پیش کرنے کیلئے مناسب تاریخ اور وقت دو تاکہ وہ اپنے دعویٰ کے حق میں ثبوت اکٹھے کر سکے۔ اگر مقررہ تاریخ پر وہ ثبوت اور بینہ پیش کر سکے تو فیہا ورنہ اسکے خلاف فیصلہ سنا دو۔ یہ طریق اندھے پن کو جلا بخشنے والا ہے۔ اور بے خبری کے اندھیرے کو روشن کرتے والا ہے یعنی اس سے الجھا ہوا معاملہ سلجھ جائے گا اور ہر قسم

کے عُذر اور اعتراض کا مؤثر جواب ہوگا۔ سب مسلمان برابر شاہد عادل ہیں ایک دوسرے کے حق میں اور ایک دوسرے کے خلاف گواہی دے سکتے ہیں اور ان گواہیوں کے مطابق فیصلہ ہوگا سوائے اس کے کہ کسی کو حد کی سزا مل چکی ہو۔ یا اسکے جھوٹی شہادت دینے کا تجربہ ہو چکا ہو یا وہ غلط و لائیا قرابت کے دعویٰ میں مُتہم ہو۔ مولیٰ کسی اور کا ہو اور دعویٰ کسی کے مولیٰ ہونے کا کرے یا اسکا اصل رشتہ کسی اور شخص یا قوم سے ہو اور دعویٰ کسی اور کے رشتہ دار ہونے کا کرے یعنی حسب و نسب کے دعویٰ میں جھوٹا ہو ایسے خفیف الحکمت شخص کے سچا ہونے پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ باقی سب مسلمان گواہ بننے کے اہل ہونے کے لحاظ سے برابر ہیں کیونکہ کسی کے دل میں کیا ہے؟ اصل راز اور سچائی کیا ہے؟ اسے اللہ تعالیٰ اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ اگر کوئی غلط بیانی کرے گا تو خدا اس کو اسکی سزا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بینات اور گواہیوں کے ذریعہ معاملات نبٹانے کا مکلف بنایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تنگ پڑنے سے بچو۔ جلد گھرا جانے اور لوگوں سے تکلیف اور دُکھ محسوس کرنے اور فریقینِ مقدمہ سے تنفر اور اجنبی پن سے کبھی پیش نہ آؤ۔ حق اور سچ معلوم کرنے کے مواقع میں اس طرزِ عمل سے بچتا اور حق شناسی کی صحیح کوشش کرتا۔ اللہ اس کا ضرور اجر دے گا اور ایسے شخص کو نیک شہرت بخشنے کا۔ جو شخص اللہ کی خاطر خلوص نیت اختیار کریگا اللہ اسے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور جو

شخص محض بناوٹ اور تصنع سے اپنے آپ کو اچھا ظاہر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ کبھی نہ کبھی اس کا راز فاش کر دیگا اور اسکی رسولی کے سامان پیدا کر دیگا۔

۶۶۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ: أَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدْعَى عَلَيْهِ -

(ترمذی الباب الاحکام باب ان البينة على المدعى ، بخاری کتاب التفسیر)

عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیتہ اور ثبوت پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور (اگر مدعی کے پاس بیتہ نہ ہو تو) مدعی علیہ پر قسم آتی ہے۔

۶۶۷- عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ..... قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى رِجَالٌ أَمْوَالَ قَوْمٍ وَدِمَائَهُمْ وَلَكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدْعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أُنْكَرَ - (بیہقی ص ۲۵۳)

ابو ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مقدمہ کے سلسلہ میں میرے استفسار کرنے پر) حضرت ابن عباسؓ نے لکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر صرف دعویٰ کی بنیاد پر فیصلے ہوں تو لوگ دعویٰ کر کے لوگوں کے اموال کھا جائیں اور انکی جانیں لے لیں (ایسا نہیں ہو سکتا)

اصول اور ضابطہ یہ ہے کہ ثبوت اور دیتہ پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور (اگر مدعی کے پاس ثبوت نہ ہو تو) منکر (یعنی مدعی علیہ) پر قسم آئے گی (اگر وہ قسم کھا جائے تو مقدمہ خارج ہو جائے گا۔

۶۶۸ — قَالَ مَالِكُ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ خَلِيفَةَ سَأَلَ خَلِيْجًا لَهُ مِنَ الْعَرِيْضِ وَارَادَ أَنْ يَمْرَ بِهِ فِي أَرْضِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ فَقَالَ الضَّحَّاكُ: لِمَ تَمْنَعُنِيْ وَهُوَ لَكَ مَنفَعَةٌ تَشْرَبُ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَلَا يَضُرُّكَ فَأَبَى مُحَمَّدٌ، فُكِّمَ فِيْهِ الضَّحَّاكُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَدَعَا عُمَرُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمَةَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَخْلِيَ سَبِيلَهُ، فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا، وَاللَّهِ! فَقَالَ عُمَرُ: لِمَ تَمْنَعُ أَخَاكَ مَا يَنْفَعُهُ وَهُوَ لَكَ نَافِعٌ تَسْقِيْ بِهِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَهُوَ لَا يَضُرُّكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا، وَاللَّهِ! فَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ! لَيَمْرَنَّ بِهِ وَلَوْ عَلَى بَطْنِكَ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَمْرَ بِهِ ففَعَلَ الضَّحَّاكُ۔

( مؤطا امام مالکؒ کتاب الا قضیة باب القضاء فی المردق)

حضرت امام مالکؒ یحییٰ مازنیؒ کی روایت سے بیان کرتے ہیں کہ ضحاک بن خلیفہ نے مدینہ کی ایک وادی سے پانی کی ایک تالی نکالنی چاہی تاکہ اپنے کھیت سیراب کر سکے۔ یہ تالی محمد بن مسلمہ کی زمین میں سے گزرنی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے اسکی اجازت نہ دی۔ ضحاک نے ان سے کہا تم کیوں روکتے ہو تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے۔ پہلے تم اپنی زمین کو پانی دے

سکو گے اور آخر میں بھی یہ فائدہ حاصل کر سکتے ہو اور تمہارا کوئی نقصان بھی نہیں لیکن محمدؐ نے کہا۔ بس میری مرضی، میں اجازت نہیں دیتا۔ ضحاک نے حضرت امیر المومنین عمر بن الخطابؓ کی خدمت میں اس مشکل کا ذکر کیا۔ آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور کہا کہ وہ ضحاک کی بات مان لیں لیکن محمد بن مسلمہ نے انکار کر دیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تمہارا بھی اس میں فائدہ ہے اور کوئی نقصان نہیں تو تم اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے سے کیوں انکار کرتے ہو؟ محمد بن مسلمہ اپنی ضد پر اڑے رہے اور کہا خدا کی قسم میں ان کو ہرگز اجازت نہیں دوں گا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تالی تمہارے پیٹ پر سے بھی گزاری پڑے تو بھی گزرے گی (یعنی تم دَیْمَعُونَ الْمَاعُونَ کے مصداق بنتا چاہتے ہو) چنانچہ ضحاک نے (حضرت عمرؓ کے حکم سے) یہ تالی بنالی۔

۶۶۹۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ -

(بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب من دعا الى ضلالة أو سن سنة سيئة۔)

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ظلماً یا ناحق قتل کیا جاتا ہے۔ اس کے قاتل کے گناہ میں سے کچھ حصہ آدم علیہ السلام کے پہلے لڑکے کو بھی ملتا

ہے۔ اس وجہ سے کہ سب سے پہلے اس نے ہی قتل کرنے کا طریقہ رائج کیا تھا۔

۶۶۰۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ نَفِيعِ بْنِ الْحَارِثِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أُلْتَفَقَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَأَقَاتِلْ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! هَذَا الْقَاتِلُ نَمَّا بَالُ الْمَقْتُولِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ كَانَ حَرِصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ - (بخاری کتاب الدیات . باب قول الله ومن احياها)

حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے سے لڑتے لگیں ان میں سے کوئی قتل ہو جائے تو قاتل و مقتول دونوں آگ میں جائیں گے ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اللہ کے رسول ! اس قاتل کو تو آگ میں جانا چاہیے۔ لیکن مقتول کیوں آگ میں جائے آپؐ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے مد مقابل کے قتل کا آرزو مند تھا۔

۶۶۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أُقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ خَمْرًا قَالَ : اضْرِبُوهُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ : فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِتَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ . فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : اخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ : لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْنَا الشَّيْطَانَ .

(بخاری کتاب الحدود باب ما یکرہ من لعن شارب الخمر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی ہوئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا اس کو مارو یعنی سزا دو۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہم میں سے کسی نے اسے مانتا نہ مارا، کسی نے بوقت سے مارا، کسی نے پٹے سے مارا۔

عرض و دھول دھپتہ کر کے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ واپس جاتے لگا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے۔ حضورؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ ایسا کہہ کر تم اس کے خلاف شیطان کی مدد کرتے ہو (بلکہ اسکے حق میں دُعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت اور سمجھ دے)۔

۶۴۲ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَوْا الْحُدُودَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَإِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ أَنْ يُخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَخْطِئَ فِي الْعُقُوبَةِ۔

(ترمذی ابواب الحدود باب ما جاء في درء الحدود)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہو تو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

۶۴۳ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ



صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِذْ رَوَّاهُ الْحُدُودُ بِالشَّبَهَاتِ -

(مسند الامام الاعظم كتاب الحدود ص ۱۷۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہات کی وجہ سے حدود کا نفاذ روک دو یعنی کسی پر حد جاری کرنے میں جلدی نہ کرو۔ بلکہ اگر شبہ کی وجہ سے گنجائش نکلتی ہو تو اس کی بناء پر درگزر سے کام لو۔

۶۴۴ — عَنْ يَحْيَى بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ يَا بْنَ أَخٍ لَهُ نَشْوَانٌ قَدْ ذَهَبَ عَقْلُهُ فَأَمَرِيهِ فَحَبَسَ حَتَّى إِذَا صَحَا وَ أَفَاقَ عَنِ السَّكْرِ دَعَا بِالسَّوِطِ فَقَطَعَ ثَمَرَتَهُ ثُمَّ رَقَّتْهُ وَ دَعَا جَلَادًا - فَقَالَ: أَجْلِدْهُ عَلَى جِلْدِهِ وَارْفَعْ يَدَكَ فِي جِلْدِكَ وَلَا تَبْدَأْ ضَبْعَيْكَ قَالَ: وَ النَّسَاءُ عَبْدُ اللَّهِ يَعُدُّ حَتَّى اكْمَلَ ثَمَانِينَ جَلْدَةً خَلَّى سَبِيلَهُ. فَقَالَ الشَّيْخُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَا بَنَ أَخِي وَمَالِي وَلَدٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ: شَرُّ الْعَمْرِ وَالِي الْيَتِيمِ أَنْتَ كُنْتَ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنْتَ أَدَبَهُ صَغِيرًا وَلَا سَتَرْتَهُ كَبِيرًا - قَالَ: ثُمَّ انْشَأَ يُحَدِّثُنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ حَدِّ أُقِيمَ فِي الْإِسْلَامِ لِسَارِقٍ أُتِيَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَتْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةُ قَالَ: ائْطَلِقُوا بِهِ فَأَقْطَعُوهُ، فَلَمَّا انْطَلَقَ بِهِ نَظَرَ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا سَفَّ عَلَيْهِ، وَاللَّهِ الرَّمَادُ فَقَالَ

بَعْضُ جُلَسَائِهِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَكَانَ هَذَا قَدْ اشْتَدَّ عَلَيْكَ فَقَالَ:  
وَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ يَشْتَدَّ عَلَيَّ أَنْ تَكُونُوا أَعْدَاءَ الشَّيَاطِينِ عَلَى  
أَخِيكُمْ، قَالُوا: فَلَوْلَا خَلَّيْتِ سَبِيلَهُ، قَالَ: أَفَلَا كَانَ هَذَا قَبْلَ أَنْ  
تَأْتُوْنِي بِهِ، فَإِنَّ الْإِمَامَ إِذَا انْتَهَى إِلَيْهِ حَدٌّ فَلَيْسَ يَنْبَغِي لَهُ  
أَنْ يُعْطَلَهُ. قَالَ: ثُمَّ تَلَا: وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا.

(مسند الامام الاعظم كتاب الحدود ص ۱۵۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنے  
بھتیجے کو جو نشہ میں دھت تھا ان کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے قید کرنے  
کا حکم دیا جب اس کے ہوش ٹھکانے لگے اور نشہ اتر گیا تو انہوں نے  
ایک کوڑا منگوایا اور اس کی اگلی کانٹھ کاٹ ڈالی اور اسے نرم کیا پھر جلد کو بٹا کر  
کہا کہ اس کے گوشت والی جگہ پر کوڑے لگاؤ لیکن مارتے وقت اپنے  
ہاتھ کو اس قدر نہ اٹھانا کہ تمہاری بغلیں ظاہر ہوں۔ پھر عبداللہ کوڑے  
گننے لگے یہاں تک کہ انتی کی تعداد پوری ہو گئی تو اسے چھوڑ دیا۔ سزا  
دلانے کے بعد وہ آدمی جو ملزم کو لایا تھا کہنے لگا کہ اے ابو عبدالرحمن!  
خدا کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے علاوہ میری کوئی اولاد نہیں ہے  
یہ سُن کر عبداللہ بن مسعودؓ فرمانے لگے تو بہت بُرا چپا ہے جو یتیم کا  
والی اور نگران تو بنا لیکن بچپن میں نہ اسکی اچھی تربیت کی اور جب وہ بڑا  
ہو گیا تو نہ اس کی پردہ پوشی کی۔ پھر آپ نے یہ حدیث بیان کی کہ نثر و  
کے دنوں میں سب سے پہلے ایک چور کو حد کی سزا دی گئی اسے حضورؐ کے پاس لایا

گیا تھا جب اس کے جرم کا کھلا ثبوت مل گیا تو حضورؐ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ لوگ جب اُسے لیکر جانے لگے تو انہوں نے دیکھا کہ حضورؐ کے چہرہ مبارک پر اسکا اثر ہے آپؐ پر ملال اور اداس اداس ہیں۔ اس پر بعض نے عرض کیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کو اس واقعہ کا بے حد افسوس ہے حضورؐ نے فرمایا کیوں نہ افسوس ہو تم لوگ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن جاتے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا حضورؐ نے اسے چھوڑ کیوں نہ دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تم میرے پاس شہادت لانے سے پہلے چھوڑ سکتے تھے۔ جب امام کے پاس ملزم کو لایا جائے اور جرم ثابت ہو جائے تو اس کا رروائی کے بعد حد کی سزا واجب ہو جاتی ہے۔ اور امام (قاضی) یہ سزا معطل نہیں کر سکتا یہ فرمانے کے بعد آپؐ نے یہ آیت پڑھی وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا (نور: ۲۲) یعنی عفو اور درگزر سے کام لیا کرو۔

۶۷۵۔ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوَارِيثَ بَيْنَهُمَا قَدْ دَرَسَتْ، لَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَحَبُّ بِحُجَّتِهِ أَوْ قَدْ قَالَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنِّي أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ تَضَيُّتْ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ يَأْتِي بِهَا

إِسْطَافًا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَبِيُّ الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُنْ وَاحِدٍ  
مِنْهُمَا حَقِّي لِأَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا  
إِذَا قُلْتُمَا فَاذْهَبَا فَاقْتَسِمَا ثُمَّ تَوَخَّيَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَبَعِمَا ثُمَّ  
يُخَيِّلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ

و فی روایت ابن داؤد اِنِّی اِنَّمَا اَقْضٰی بَیْنَكُمَا بِذٰلِکَ  
فَیَمَّا لَمْ یَنْزِلْ عَلٰی رِیْبَہِ ۔

مسند احمد ج ۳۰ ابوداؤد کتاب قضاء باب فی قضاء القاضی اذا اخطأ

حضرت ام سلمہ رضی بیان کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کے پاس دو آدمی آئے جن میں وراثت کی ملکیت کے بارہ میں  
جھگڑا تھا اور معاملہ پرانا ہو جانے کی وجہ سے ثبوت کسی کے  
پاس نہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر  
فرمایا میں انسان ہوں اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی زیادہ  
لسان ہو اور بات کو بڑے عمدہ انداز اور لہجہ میں بیان کر سکتا ہو  
اور میں اس کی باتوں سے متاثر ہو کر کوئی رائے قائم کروں اور اس  
کے حق میں فیصلہ دیدوں حالانکہ حق دومرے نہیں کا ہو۔ ایسی  
صورت میں اسے اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہیئے اور اپنے  
بھائی کا حق نہیں لینا چاہیئے کیونکہ اُس کے لئے وہ ایک آگ کا  
ٹکڑا ہے جو میں اُسے دلا رہا ہوں۔ اگر وہ لے گا تو قیامت کے  
دن وہ سانپ بن کر اس کی گردن پر لپٹا ہوا ہوگا۔ حضور کی یہ بات

سُن کر دونوں کی چپخیں نکل گئیں اور ہر ایک نے عرض کیا حضور! وہ کچھ نہیں لیتا چاہتا۔ ساری جائیداد میرے بھائی کو دے دی جائے آپ نے یہ سن کر فرمایا جب تم اس پر آمادہ ہو تو یوں کرو کہ جائیداد تقسیم کر کے تو عداوتی کر لو جس حصہ کے بارہ میں جس کا قرعہ نکلے وہ وہ حصہ لے لے اور دوسرے کے حصہ میں نکلا ہوا قرعہ اسے بخش دے یعنی اگر اس کا کوئی حق دوسرے کے حصہ میں ہے تو وہ اسے معاف کر دے اور اُسے بخش دے۔

## جھوٹی شہادت

۶۶۶۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ السَّعْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْدَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْدَابِيَّ وَعَلَكٌ بِأَلْمَدِينَةِ فُجَاءَ الْأَعْدَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى. ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقْبَلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى. فَحَرَجَ الْأَعْدَابِيُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَأَنَّكَ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طِينُهَا۔

( بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب ما ذکر النبی صلی اللہ علیہ

وسلم وحض علی اتفاق اہل العلم و ما اجمع علیہ )

حضرت جابر بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی عرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر کے مسلمان ہوا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو مدینہ میں بخار ہو گیا۔ وہ اس تکلیف سے گھبرا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ اپنا اسلام واپس لے لو۔ حضور علیہ السلام نے انکار فرمایا۔ وہ دوسرے دن پھر آیا اور کہنے لگا میرا قرار بیعت واپس کر دو۔ حضور نے فرمایا واپس لینے کے کیا معنی؟ وہ بدوسی تیسرے دن پھر آیا اور یہی مطالبہ کیا۔ حضور نے فرمایا ہم تمہارا مطالبہ پورا نہیں کر سکتے۔ آخر وہ خود ہی مدینہ سے چلا گیا اس پر حضور نے فرمایا مدینہ تو بھٹی کی طرح ہے کہ گندہ اور نیل کچیل کو نکال پھینکتی ہے اور خالص اور طیب حصہ کو قائم اور باقی رکھتی ہے۔

(جس سے مختلف چیزیں بنتی ہیں اور لوگوں کی ضرورتیں پوری ہوتی ہیں)

۶۷۷۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ

وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا مَجْلُودَةٍ وَلَا ذِي غَمٍّ لِأَخِيهِ وَلَا

مُجَرَّبٍ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَائِلُ أَهْلَ الْبَيْتِ لِنَفْسِهِ وَلَا ظَنِّينَ فِي

(ترمذی کتاب الشہادۃ)

وَلَا قَرَابَةٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی خیانت کرینوالے مرد یا عورت کی گواہی درست نہیں اور نہ اس مرد یا عورت کی جیسے حد کی نہ اہلی ہو نہ کینہ ور دشمن کی اور نہ ایسے شخص کی جس کی جھوٹی شہادت کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ ایسے شخص کی جس کا گزراہ ان لوگوں پر جو حین کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے اور نہ ایسے شخص کی جس پر اس شخص کے وراثت یا رشتہ دار ہونے کی تہمت لگے جس کے حق میں وہ گواہی دے رہا ہے۔

۶۷۸ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ أَحْمَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَكْبَاهِرُ، الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَتَقَاتُلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ الْغُمُوسُ. وَفِي رِوَايَةٍ لَنَا، أَنَّ أَحْزَابًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمَكْبَاهِرُ؟ قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْيَمِينُ الْغُمُوسُ، قُلْتُ: وَمَا الْيَمِينُ الْغُمُوسُ؟ قَالَ: الَّذِي يَقْتَضِي مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَعْنِي يَمِينٌ هُوَ فِيهَا كَاذِبٌ.

(بخاری کتاب دیات باب اليمين الغموس و کتاب استعباد المرتدين والمعاندين)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی کو ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔ ایک اور روایت

میں ہے کہ ایک دیہاتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! بڑے بڑے گناہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا اور کیا؟ آپ نے فرمایا۔ میں غموس۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس پر میں نے عرض کیا میں غموس کیا ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا جھوٹی قسم جس کے ذریعہ انسان کسی مسلمان کا حق مارے۔

۶۴۹۔ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِيَّاسَ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَارِثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِبَيْمِينِهِ فَقَدْ أَفْجَبَ اللَّهَ لَهُ النَّارَ وَحَدَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ قَضِيًّا مِنْ أَرَاكَ.

(مسلم کتاب الایمان باب وعید من اقتطع حق مسلم ببیمین فاجرة بالنار)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلماً کسی مسلمان کا حق مارے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دوزخ کی آگ مفرد کر دیتا ہے اور جنت اس پر حرام کر دیتا ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا۔ حضور! اگر وہ تھوڑی سی چیز ہو تو پھر بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں، چاہے پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہی کیوں نہ ہو۔



## لوگوں میں مصالحت کرانے کی فضیلت

۶۸۰ — عَنْ أَمِّ كَلثُومَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُضِلُّ بَيْنَ النَّاسِ فَيَنْجُو خَيْرًا أَوْ يَقُولُ خَيْرًا .

(مسلم کتاب البیرو الصلۃ باب تحریم الکذب دین مایباح منہ)

حضرت ام کلثومؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص تھوڑا نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح معافی کرانے میں لگا رہتا ہے اور بات کو اچھے معنی پہناتا ہے یا بھلے اور نیکی کی بات کہتا ہے۔

## اخلاقِ حینہ

۶۸۱ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا .

(مسلم کتاب الفضائل باب کان رسول اللہ احسن الناس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ اچھے اخلاق کے مالک تھے

۶۸۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ  
يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا  
وَكَانَ يَقُولُ: إِنْ مِنْ جِبَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا۔ (بخاری)

کتاب الادب باب لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحشاً ولا متفحشاً

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نہ تو خود حد سے بڑھتے تھے اور نہ حد سے بڑھتا پسند کرتے  
تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے تم میں سے وہ بہتر ہے جو سب سے زیادہ  
اچھے اخلاق والا ہے۔

۶۸۳ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقِ اللَّهَ حَيْثُمَا كُنْتَ وَاتَّبِعِ  
السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحُّهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی معاشرۃ الناس)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا جہاں بھی تم ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اگر کوئی بُرا  
کام کر بیٹھو تو اس کے بعد نیک کام کرنے کی کوشش کرو یہ نیکی اس بدی  
کو مٹا دے گی اور لوگوں سے خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے پیش آؤ۔

۶۸۴ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ مِنْ أَحَبَّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبَكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَإِنْ مِنْ أَبْغَضَكُمْ إِلَيَّ وَأَبْغَضَكُمْ

مَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ التَّارُونَ وَالتُّشَدُّونَ وَالتُّتَفِيهُونَ -  
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنَا التَّارُونَ وَالتُّشَدُّونَ فَمَا  
التُّتَفِيهُونَ؟ قَالَ : التُّتَكَبِّرُونَ -

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی ممالی الاخلاق)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے دن تم میں سے سب سے زیادہ مجھے محبوب اور سب سے  
زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے  
ہوں گے۔ اور تم میں سے سب سے زیادہ مبغوض اور مجھ سے زیادہ دُور  
وہ لوگ ہوں گے جو ثرثار یعنی منہ پھٹ، بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والے  
ہیں، متشدد یعنی منہ پھلا پھلا کر باتیں کرنے والے اور متفہق یعنی لوگوں  
پر تکبر جتلانے والے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا - یا رسول اللہ! ثرثار اور  
متشدد کے معنی تو ہم جانتے ہیں متفہق کسے کہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا  
متفہق متکبرانہ باتیں کر نیوالے کو کہتے ہیں۔

۶۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَ  
كُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَأُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ  
تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحْسَنَ مُجَاوِرَةً مَنْ جَاوَرَتْ تَكُنْ مُسْلِمًا وَأَقْبَلَ  
الضُّحَاكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضُّحَاكِ تُعْمِيَتُ الْقُلُوبَ -

(تشریح باب القناعة ص ۷)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ متقی بنو۔ سب سے بڑے عابدین جاؤ گے، تناعت اختیار کرو سب سے زیادہ شکر گزار سمجھے جاؤ گے۔ لوگوں کے لئے وہی چاہو جو اپنے لئے چاہتے ہو، حقیقی مومن کہلاؤ گے۔ اچھے پڑوسی، نوپے مسلمان کہلاؤ گے۔ کم ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

۶۸۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَعْيَدُوهُ وَمَنْ سَأَلَ بِاللَّهِ فَأَعْطُوهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيبُوهُ وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوفًا فَكَافِئُوهُ ، فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مَا تَكْفِيئُونَهُ بِهِ فَاذْعُوا لَهُ حَتَّى تَرَوْا أَنَّكُمْ قَدْ كَافَيْتُمُوهُ ۔

(ابو داؤد کتاب الزکوۃ باب عطیۃ من سأل باللہ)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کے نام پر پناہ پاتا ہے۔ اسے تم بھی پناہ دو اور جو شخص اللہ کا نام لے کر مانگتا ہے اسے کچھ نہ کچھ ضرور دو (خواہ کلمہ خیر ہی کی توفیق ملے) اور جو شخص دعوت کے لئے بلاتا ہے اس کی دعوت قبول کرو۔ جو شخص تم سے نیک سلوک کرتا ہے اس کے اس نیک سلوک کا بدلہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور دو اگر بدلہ دینے کیلئے تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو کم از کم اس کے لئے دعائے خیر ہی کرو تم اس کے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہیں احساس ہونے لگے کہ تم نے

اسکے احسان کا بدلہ اتار دیا ہے۔

۶۸۷۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عُرِضَتْ عَلَى أَعْمَالِ أُمَّتِي حَسَنُهَا وَ سَيِّئُهَا فَوَجَدْتُ فِي مَحَاسِنِ أَعْمَالِهَا الْأَذَى يُعَاطُ عَنِ الطَّرِيقِ وَ وَجَدْتُ فِي مَسَاوِي أَعْمَالِهَا التُّخَاعَةُ تَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ۔

(مسلم باب النہی عن البصاق فی المسجد)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے اچھے اور بُرے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا عمل بھی پایا اور ان کے بُرے اعمال میں مسجد یا پبلک جگہ میں ناک صاف کرتے اور اس پر مٹی ڈال کر اسے نہ چھپانے کا عمل بھی نظر آیا۔

۶۸۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ۔

(ترمذی کتاب الزہد ص ۵۳)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کے اسلام کا ایک حسن یہ بھی ہے کہ انسان لایعنی یعنی بیکار اور فضول باتوں کو چھوڑ دے۔

# نسکی کے مختلف راستے

## اوص

### سبقت الی خیر العمل

۶۸۹ — عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ.

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخله به الجنة)

حضرت ابو ایوب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کربائیے جو مجھے جنت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔

۶۹۰ — عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ثَلَاثٌ يَأْتِسُّ لِرَسُولِ اللَّهِ أَنْ يَخْبِرَنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ - قَالَ: لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْ عَظِيمٍ - وَ إِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسْرُهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ. تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ

وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ، إِنْ اسْتَطَعْتَ  
إِلَيْهِ سَبِيلًا، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى الْبَوَابِ الْخَيْرِ؟ الصُّومُ  
جَنَّةُ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ  
الرَّجُلِ مِنْ جَوِبِ اللَّيْلِ، ثُمَّ تَلَا: تَتَجَانِي جُنُوبُهُمْ عَنِ  
الْمَضَاجِعِ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ - ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ  
الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ  
الْجِهَادُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاتٍ ذِيكَ كُلِّهِ؟ قُلْتُ:  
بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَآخِذْ بِلِسَانِهِ، قَالَ: كُفَّ عَنْكَ هَذَا، قُلْتُ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَإِنَّا لَمُؤَاخِذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ؟ فَقَالَ: تَكَلَّمْتُ  
أَمَّا هَلْ يَكُفُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ  
السِّنَنِتِهِمْ؟ (ترمذی کتاب الایمان باب فی حرمتہ الصلوۃ)

حضرت معاذ بن بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جو مجھے جنت میں لے جائے اور  
دوزخ سے دور رکھے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے ایک بہت بڑی اور مشکل بات  
پوچھی ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو یہ آسان بھی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ  
کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا، نماز پڑھ، باقاعدگی سے  
زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اگر زاورِ راہ ہو تو بیت اللہ کا حج  
کرو۔ پھر آپؐ نے یہ فرمایا۔ کیا میں بھلائی اور نیکی کے دروازوں کے متعلق

مجھے نہ بتاؤں؟ سُنو! روزہ گناہوں سے بچنے کی ڈھال ہے صدقہ گناہ کی آگ کو اس طرح بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ رات کے درمیانی حصہ میں نماز پڑھنا اجرِ عظیم کا موجب ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ..... الخ۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تم کو سارے دین کی جڑ بلکہ اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ! ضرور بتائیے آپ نے فرمایا دین کی جڑ اسلام ہے اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے اس سارے دین کا خلاصہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ یا رسول اللہ! ضرور بتائیے۔ آپ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا اسے روک کر رکھو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم جو کچھ بولتے ہیں اس کا بھی ہم سے مؤاخذہ ہوگا۔ آپ نے فرمایا تیری ماں تجھ کو گم کرے (عربی میں یہ محاورہ پیارے افسوس کے موقع پر بولتے ہیں)، لوگ اپنی زبانوں کی کاٹی ہوئی کھیتوں یعنی اپنے بُرے بول اور بے موقع باتوں کی وجہ سے ہی جہنم میں اوندھے منہ گرتے ہیں۔

۶۹۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَوْدَىٰ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ



دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ  
الذِّيَانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ  
قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : يَا بَنِي آدَمَ يَا رُسُلَ اللَّهِ !  
مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى  
أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ ! وَارْجُوا أَنْ تَكُونُوا  
مِنْهُمْ ۔ ( بخاری کتاب الصوم باب الريان للصائمين )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا جو شخص خدا کی راہ میں جس نیکی میں ممتاز ہوا اسے اس نیکی کے  
کے دروازے میں جنت کے اندر آنے کیلئے کہا جائے گا۔ اُسے آواز آئے  
گی۔ اے اللہ کے بندے ! یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے ۔ اسی سے اندر  
آؤ۔ اگر وہ نماز پڑھنے میں ممتاز ہوا تو نماز کے دروازے سے اسے بلایا  
جائے گا۔ اگر جہاد میں ممتاز ہوا تو جہاد کے دروازے سے ، اگر روزے  
میں ممتاز ہوا تو سیرابی کے دروازے سے ۔ اگر صدقہ میں ممتاز ہوا تو  
صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ حضور کا یہ ارشاد سن کر حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول ! میرے ماں باپ آپ پر قدا ہوں  
جسے ان دروازوں میں سے کسی ایک سے بلایا جائے اسے کسی اور دروازے  
کی ضرورت تو نہیں لیکن پھر بھی کوئی ایسا خوش نصیب بھی ہوگا جسے ان  
سب دروازوں سے آواز پڑے گی ؟ آپ نے فرمایا ۔ ہاں اور مجھے امید  
ہے کہ تم بھی ان خوش نصیبوں میں شامل ہو۔

۶۹۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّ السَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ، حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ ، إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ ، وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَأَنْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ تَشْمِيتُهُ وَإِذَا مَرِضَ فَعُدَّهُ ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ .

(بخاری کتاب الاستیذان باب انشاء السلام)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے پانچ حق ہیں ۔ ۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ بیمار ہو جائے تو اسکی عیادت کرنا۔ ۳۔ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شامل ہونا۔ ۴۔ اسکی دعوت قبول کرنا۔ ۵۔ اور اگر وہ چھینک مارے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اسکی چھینک کا جواب (يَحْمَدُكَ اللّٰہ کی دُعا کے ساتھ) دینا۔ ایک اور روایت میں یہ زائد باتیں بھی ہیں کہ جب تُو اُسے ملے تو اُسے سلام کہے اور جب وہ تجھ سے خیر خواہانہ مشورہ مانگے تو خیر خواہی اور بھلائی کا مشورہ دے۔

۶۹۳ — عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ ،

وَابْدَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمُظْلُومِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِنْشَاءِ  
السَّلَامِ - وَتَهَانًا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ تَخْتَمُ بِالذَّهَبِ وَ  
عَنْ شُرْبٍ بِالْفَضَّةِ، وَعَنِ الْمَيَاشِرِ الْحُمْرِ، وَعَنِ الْقَبِيحِ  
وَعَنْ لُبْسِ الْخَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالذِّيْبَاجِ -

(بخاری کتاب الادب باب تسمیت العاصم)

حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے بیس سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ حکم دیا  
کہ بیمار کی عیادت کریں، جنازوں میں شامل ہوں۔ چھینکنے والے کی چھینک  
کا جواب دیں۔ قسم کھانے والے کو قسم پوری کرنے میں امداد دیں۔ مظلوم  
کی مدد کریں۔ دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج  
دیں۔ آپؐ نے ہمیں روکا :- سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی  
کے برتن میں پانی پینے سے، سرخ رنگ کے ریشمی گدوں پر بیٹھنے سے  
(یعنی زریں مرتع پالان اور کاٹھیاں بنانے ریشمی فرش بچانے سے)  
قسی نامی کپڑا (جو ریشم اور سوت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) پہننے سے۔ اطلس  
اور دیباچ (یعنی نالص ریشم) پہننے سے۔

۶۹۴ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ  
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ!  
أَوْصِنِي، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ جُمَاعُ كُلِّ خَيْرٍ وَعَلَيْكَ  
بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ الْمُسْلِمِ وَعَلَيْكَ بِذِكْرِ اللَّهِ فَإِنَّهُ

نُورٌ لَكَ - (قشیریہ باب التَّقْوَى ص ۵۵)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نور ہے۔

۶۹۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيْ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْخٍ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذًا لِفُلَانٍ كَذًا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ -

(بخاری کتاب الزکوۃ باب فضل صدقة الشیخ الصحیح)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول! ثواب کے لحاظ سے سب سے بڑا صدقہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست ہو اور مال کی ضرورت اور حرص رکھتا ہو، غربت سے ڈرتا ہو اور خوشحالی چاہتا ہو۔ صدقہ و خیرات میں ایسی دیر نہ کر مبادا جب جان حلق تک پہنچ جائے تو تو بکے

فلاں کو اتنا دیدو اور فلاں کو اتنا۔ حالانکہ وہ مال اب تیرا نہیں رہا وہ تو فلاں کا ہو ہی چکا۔ (یعنی مرنے والے کے اختیار سے نکل چکا ہے)

۶۹۶۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالْأَجُورِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيُصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَيَتَصَدَّقُونَ بِفُضُولِ أَمْوَالِهِمْ، قَالَ: أَوَلَيْسَ قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَا تَصَدَّقُونَ بِهِ إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعٍ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ - قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيَاتِي أَحَدُنَا شَهْوَتُهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ وَزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب بیان ان اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی کہ دولت مند لوگ سارا ثواب لے گئے۔ وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں جس طرح ہم رکھتے ہیں اور پھر اپنے زائد اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو مال نہیں دیا جو تم بطور صدقہ خرچ کرو؟ یا د رکھو ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے اور الحمد

اللہ کہنا صدقہ ہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا صدقہ ہے نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے برائی سے روکنا صدقہ ہے بلکہ وظیفہ زوجیت ادا کرنا بھی صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! کیا اپنی خواہش پوری کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا کیا تم دیکھتے نہیں کہ اگر کوئی حرام کاری کا مرتکب ہو تو اس کو گناہ ہوگا تو اسی طرح اگر وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر حلال اور جائز راہ اختیار کرے تو اس کو ثواب بھی ملیگا۔

## صدق و صفا

۶۹۷ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الصَّدَقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ . وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ . وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا . وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا .

( بخاری کتاب الادب باب قول الله اتقوا الله وكونوا مع الصادقين )

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچائی نبی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف اور جو

انسان ہمیشہ سچ بولے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ اور فسق و فجور کی طرف لے جاتا ہے اور فسق و فجور جہنم کی طرف اور جو آدمی ہمیشہ جھوٹ بولے وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے۔

۶۹۸ — عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَإِنِيَّةٌ وَالْكَذِبَ رِيْبَةٌ.

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر الشبهات ، ترمذی ابواب القیمة)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو شک سے مترا یقین کو اختیار کرو۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

۶۹۹ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّىٰ أَوَاهُمُ الْعَمِيَّتُ إِلَى خَارٍ فَدَخَلُوا فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ قَسَدَتْ عَلَيْهِمُ الْعَارَ فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ تَعَالَى بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ. قَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانِي أَبُوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا فَنَآىٰ بَنِي طَلَبِ الشَّجَرِ يَوْمًا فَلَمَّ أَرْحَ عَلَيْهِمَا حَتَّىٰ نَامَا

فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ  
أَوْقِظَهُمَا وَأَنْ أَغْنِقَ تَبْلُهُمَا أَهْلًا وَمَالًا، فَلَيْسْتُ وَالْقَدَحُ  
عَلَى يَدِي أَنْتَظِرُ اسْتَيْقَاطَهُمَا حَتَّى يَبْرُقَ الْفَجْرُ وَالصَّبِيَّةُ  
يَتَضَاعُونَ عِنْدَ قَدَمِي فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا. اللَّهُمَّ ! إِنْ  
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ  
هَذِهِ الصَّخْرَةِ، فَإِنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهُ.  
قَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ ! إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمِرَ كَانَتْ أَحَبَّ  
النَّاسِ إِلَيَّ، وَفِي رِوَايَةٍ: كُنْتُ أُحِبُّهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ  
النِّسَاءَ فَأَرَدْتُهَا عَلَى نَفْسِهَا فَأَمْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهَا  
سَنَةً مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةً  
دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخْلِيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا  
قَدَرْتُ عَلَيْهَا، وَفِي رِوَايَةٍ: فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ:  
إِنِّي لِلَّهِ وَلَا تَقْضِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَأَنْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ  
أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا اللَّهُمَّ ! إِنْ  
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً وَجْهِكَ، فَأَنْفَرِجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ  
فَأِنْفَرَجَتْ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا  
وَقَالَ الثَّالِثُ: اللَّهُمَّ ! اسْأَلْتُ أَجْرَاءَ وَأَعْطَيْتُهُمْ  
أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكْتُ الَّذِي لِي وَذَهَبٌ فَشَمَرْتُ  
أَجْدَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ:



يَا عَبْدَ اللَّهِ! اِدِّ اِلَيَّ اَجِدْنِي، فَقُلْتُ : كُلَّ مَا تَدْرِي مِنْ اَجْدِكَ،  
 مِنَ الْاَيْلِ وَالْبُقْعِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ - فَقَالَ : يَا عَبْدَ اللَّهِ!  
 لَا تَسْتَهْزِئْ بِي ! فَقُلْتُ : لَا اَسْتَهْزِئُ بِكَ ، فَاَخَذَهُ كُلَّهُ فَاَسَاتَهُ  
 فَلَمْ يَنْتَرْكْ مِنْهُ شَيْئًا : اَللَّهُمَّ اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءً  
 وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ ، فَاَنْقَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا  
 يَمْشُونَ - ( بخاری کتاب الاجانۃ باب من استاجدا اجرا فترك اجرة )

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی سفر کے لئے نکلے  
 رات انہیں ایک غار میں بسر کرنی پڑی۔ وہ اس کے اندر آرام کر رہے  
 تھے کہ پہاڑ سے ایک پٹان لڑھک کر غار کے منہ پر آگئی اور وہ اندر بند  
 ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں گفتگو کی کہ اس مصیبت سے اب صرف  
 دعا کے ذریعہ ہی نجات مل سکتی ہے۔ آؤ اپنے اپنے نیک اعمال کا واسطہ  
 دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ اُن تینوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔  
 اے اللہ! میرے ماں باپ ضعیف العمر تھے اور میں اپنے اہل و عیال  
 اور مال مولیٰ کو اُن سے پہلے کچھ کھلانا پلانا حرام سمجھتا تھا۔ ایک دن  
 باہر سے چارہ لانے میں مجھے دبر ہو گئی اور شام کو جلدی والدین کے  
 سونے سے پہلے نہ آسکا۔ جب میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان  
 کے پاس لایا تو ان کو سویا ہوا پایا۔ تب میرے دل نے ان کو جگنا پسند  
 نہ کیا۔ اور تم میں نے یہ چاہا کہ ان کو کھلانے پلانے سے پہلے اپنے

اہل و عیال اور مال مولیٰ کو کھلاؤں پلاؤں ۔ پس دودھ کا پیالہ اپنے ہاتھ میں پکڑے میں اس انتظار میں کھڑا رہا کہ وہ بیدار ہوں تو ان کو دودھ پلاؤں اسی انتظار میں خبر ہو گئی اور بچے حبوب کی وجہ سے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے ۔ صبح کے وقت جب وہ بیدار ہوئے تو رات کا دودھ انہوں نے پیا ۔ اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری ہی رضا کی خاطر کیا ہے تو تو اس مصیبت کو جس میں ہم مبتلا ہیں دور کر دے اور اس پتھر کو ہٹا دے ۔ اس دعا کی برکت سے تھوڑا سا پتھر نہ رک گیا اور کچھ راستہ بن گیا ۔ لیکن وہ ابھی اس میں سے نکل نہیں سکتے تھے ۔ اب دوسرے نے کہا ۔ اے میرے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی خنی جس سے مجھے بہت ہی محبت تھی ۔ ایسی محبت شاید ہی کوئی مرد کسی عورت سے کر سکے میں نے اسے بدی کے لئے ورغلانا چاہا ۔ لیکن اس نے انکار کر دیا اور مجھ سے بچتی رہی ۔ ایک دفعہ سخت قحط پڑا اور میری اس محبوبہ کو مالی دشواری پیش آئی ۔ وہ مجبور ہو کر میرے پاس آئی اور مدد چاہی ۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس ثمر ط پر دیئے کہ وہ مجھے میری مرضی کرنے دے اور اپنا آپ میرے سپرد کر دے وہ مجبور تھی اس لئے مان گئی ۔ جب میں نے اس پر قابو پا لیا اور بدی کے لئے تیار ہو گیا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناجائز طریقے سے اس مہر کو نہ توڑو ۔ اس کی اس بات سے میں اللہ کے خوف سے کانپ اٹھا اور اس کو چھوڑ کر اُٹھ کھڑا ہوا ۔ حالانکہ اس وقت بھی وہ مجھے سب سے پیاری لگ

رہی تھی۔ میں نے وہ سونے کے دینار بھی اسی کے پاس رہنے دیئے۔  
 اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ اقدام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو  
 ہمیں اس مصیبت سے نکال جس میں ہم پھنس گئے ہیں۔ اس پر پتھر  
 کچھ اور بٹ گیا۔ لیکن اب بھی وہ اس غار میں سے نکل نہیں سکتے تھے  
 اس پر تیسرا آدمی بولا۔ اے میرے اللہ! میں نے کچھ مزدور رکھے تھے  
 اور کام لینے کے بعد انکو مزدوری ادا کر دی تھی۔ البتہ ایک آدمی نے  
 مزدوری (کم سمجھتے ہوئے) نہ لی اور (راض ہو کر) چلا گیا۔ میں نے اس کی یہ  
 جھوٹی ہوئی رقم کاروبار میں لگا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت دی اور  
 بہت نفع ہوا۔ کچھ مدت کے بعد (تنگدستی سے مجبور ہو کر) وہ شخص پھر آیا اور  
 کہنے لگا مجھے میری وہ مزدوری دے دو (جو تم نے مقرر کی تھی) میں نے  
 کہا یہ اونٹ، یہ گائیں، یہ بکریاں اور غلام جو تو دیکھ رہا ہے۔ یہ سب تیری  
 مزدوری ہیں۔ وہ کہتے کجا۔ اللہ کے بندے! اگر مزدوری نہیں دیتے تو مذاق  
 نہ کرو۔ میں نے کہا میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا، حقیقتاً یہ تیرا ہی مال ہے  
 جو کاروبار میں تیری مزدوری لگانے سے بڑھا ہے۔ جب اُسے حقیقت حال  
 کا علم ہوا تو خوشی خوشی وہ سارا مال ہانک لے گیا اور کچھ بھی پیچھے نہ چھوڑا  
 اے میرے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا کی خاطر کیا تھا تو اس  
 مصیبت سے ہمیں رہائی بخش جس میں ہم مبتلا ہیں۔ اس دعا کی برکت سے  
 بقیہ پتھر بھی سرک گیا اور وہ تینوں خوشی خوشی باہر نکلے اور اپنی راہ لی۔

## امانت و دیانت کی فضیلت

۴۰۰۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّكَ قَالَ : أَلْخَازِنُ الْمُسْلِمِ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْقِذُ مَا أُمِرَ بِهِ فَيُعْطِيهِ كَامِلًا مَوْقَدًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ فَيَذْفُوهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ باب امر الخازن الامین والمرأة اذا تصدقت من بیت)

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ مسلمان جو مسلمانوں کے اموال کا تکران مقرر ہوا ہے اگر دیانتدار ہے اور جو اسے حکم دیا جاتا ہے اسے صحیح صحیح نافذ کرتا ہے اور جسے کچھ دینے کا حکم دیا جاتا ہے اسے پوری بشاشت اور خوش دلی کے ساتھ اس کا حق سمجھتے ہوئے دیتا ہے تو ایسا شخص بھی عملاً صدقہ دینے والے کی طرح صدقہ دینے والا شمار ہوگا۔

## وفائے عہد اور ایقائے وعدہ

۴۰۱۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّكَ سَمِعَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمُسَوَّرَ بْنَ مَخْرَمَةَ يُخْبِرَانِ خَبْرًا مِنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُمْرَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ، فَكَانَ نِيْمًا أَخْبَرَنِي  
عُرْوَةُ عَنْهُمَا أَنَّهُ لَمَّا كَاتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ سُهَيْلَ بْنَ عَمْرٍو يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى قَضِيَّةِ الْمُدَّةِ وَ  
كَانَ نِيْمًا اشْتَرَطَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَالَ: لَا يَأْتِيكَ مِنَّا  
أَحَدٌ وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا وَخَلَّيْتِ بَيْنَنَا  
وَبَيْنَهُ وَابْنِ سُهَيْلٍ أَنَّ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ فَكِرَةً الْمُؤْمِنُونَ ذَلِكَ وَامْعَصُوفَتَكَلَّمُوا  
فِيهِ فَلَمَّا ابْنِ سُهَيْلٍ أَنَّ يُقَاضِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا عَلَى ذَلِكَ كَاتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا جَنْدَلٍ بْنُ سُهَيْلٍ  
يَوْمَئِذٍ إِلَى ابْنِهِ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو لَمْ يَأْتِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ مِنَ الرِّجَالِ إِلَّا رَدَّاهُ فِي تِلْكَ الْمُدَّةِ  
وَإِنْ كَانَ مُسْلِمًا وَجَاءَتْهُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَكَانَتْ أُمُّ  
كُلثُومٍ بِنْتُ عَقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ مِمَّنْ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَاتِقٌ وَجَاءَ أَهْلُهَا يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْجِعَهَا إِلَيْهِمْ حَتَّى أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى  
فِي الْمُؤْمِنَاتِ مَا أُنْزِلَ - (بخاری کتاب المغازی باب غزوة الحديبية)

عروہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مروان بن حکم اور  
مُسَوْر بن مخزومؓ سے سنا کہ عمرہ الحدیبیہ کے موقع پر جب صلح کے سلسلہ

میں سہیل بن عمرو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات چیت ہوئی تو سہیل نے معاہدہ صلح میں یہ شرط لکھوانے پر اصرار کیا کہ ہم میں سے جو شخص بھی مدت صلح کے دوران مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے آپ اُسے ہمارے حوالے کرنے کے پابند ہوں گے اور کوئی روک نہیں ڈالیں گے۔ مسلمانوں کو یہ شرط سخت ناپسند تھی اور وہ اس کے ماننے کے لئے بالکل تیار نہ تھے۔ لیکن سہیل نے یہ شرط منوائے بغیر معاہدہ کرنے سے صاف انکار کر دیا۔ آخر حضورؐ نے اس شرط کو تسلیم کر لیا (کیونکہ حضورؐ ہر قیمت پر مصالحت کرتا چاہتے تھے) معاہدہ صلح لکھے جانے کے بعد سہیل کا بیٹا ابو جندل مسلمان ہو کر وہیں آ گیا۔ سہیل نے اصرار کیا کہ معاہدہ کے مطابق اسے واپس کیا جائے۔ چنانچہ حضورؐ نے اُسے سہیل کے سپرد کر دیا کہ اسے لے جا سکتے ہو۔ اسی طرح مدت صلح (جو دس سال کی تھی) کے دوران جتنے بھی نئے مسلمان مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ اہل مکہ کے مطالبہ پر آپؐ نے ان کو واپس بھیجا دیا۔ کچھ عورتیں بھی ہجرت کر کے

---

نے آخر یہ شرط خود کفارِ مکہ کیلئے مصیبت بن گئی۔ وہ اس طرح کہ ایک بہادر مسلمان کو مکہ والے واپس لے جا رہے تھے۔ رات کو موقع پڑا کہ اس نے ایک نگران کو قتل کر دیا دوسرا بھاگ گیا۔ اس بہادر مسلمان نے ایک مناسب جگہ ڈالنا لیا دوسرے نئے مسلمان بھی مدینہ جانے کی بجائے وہاں جت ہونے لگے اس طرح ایک اور جمیعت بن گئی جس نے اہل مکہ کے لئے خطرہ بن کر دیا اور وہ خود یہ شرط ترک کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ....

آئیں ان میں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط بھی تھیں جن کے گھر والوں کا اصرار تھا کہ انہیں ہمارے سپرد کیا جائے تاکہ واپس لے جائیں۔ لیکن اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے حکم نازل فرمایا کہ مہاجر عورتوں کو واپس نہیں بھجوانا۔ (چنانچہ کفارِ مکہ کا یہ مطالبہ رد کر دیا گیا۔)

۷۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسَلِّقَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: إِنَّمَتْنِي بِالشَّهْدَاءِ أَشْهَدُهُمْ، فَقَالَ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، فَقَالَ: فَأَتْنِي بِالْكَفِيلِ، قَالَ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا، قَالَ: صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ التَّمَسَ مَرْكَبًا يَرْكُبُهَا يَقْدُمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ ثُمَّ رَجَعَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتَى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ: إِنَّكَ تَعْلَمُ إِنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فَلَا تَأْ أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلْتَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ كَفِيلًا فَرَضَى بِكَ وَسَأَلْتَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ: كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا فَرَضَى بِكَ، وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثَ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ أَقْدِرْ وَإِنِّي اسْتَوْدِعْتُهَا، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتَّى وَلَجَتْ فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِي ذَلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلَى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ

يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَاذًا بِاِلْخَشْبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ  
 فَاخْذَهَا لِاهْلِهِ حَطْبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ ثُمَّ  
 قَدِمَ الَّذِي كَانَ اَسْلَفَهُ فَاَتَى بِاَلْفِ دِينَارٍ وَقَالَ: وَاللَّهِ مَا زِلْتُ  
 جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاَتِيكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا  
 قَبْلَ الَّذِي اَتَيْتُ فِيهِ: قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ اِلَى شَيْئَا اُخْبِرُكَ  
 اِنِّي لَمْ اَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ: قَالَ: يَا نَاسِ اللَّهِ قَدْ  
 اَدَّى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ فِي الْخَشْبَةِ: فَاَنْصَرَفَ بِاَلْفِ دِينَارٍ  
 رَاشِدًا - (بخاری کتاب الکفالة باب الکفالة فی القرض والديون)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا قصہ بیان فرمایا کہ اس نے اپنی قوم کے  
 ایک مالدار شخص سے ایک ہزار اتر فی قرض مانگا۔ اس نے ضمانت اور  
 گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض مانگنے والے نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ کے  
 سوا نہ میرا کوئی ضامن ہے نہ گواہ۔ وہی میرا گواہ اور ضامن ہے۔ قرض  
 دینے والے نے اس کی بات پر اعتبار کر لیا اور مقررہ مدت کیلئے اسے  
 ایک ہزار اتر فی قرض دیدیا۔ اس کے بعد قرض لیتے والا اپنے کام کے لئے  
 سمندری سفر پر روانہ ہوا اور کام کو سرانجام دیا۔ جب قرض کی واپسی کی مدت  
 قریب آئی تو اس نے سمندری کشتی کا پتہ کیا۔ لیکن اسے کوئی کشتی نہ مل  
 سکی جو اس طرف جانے والی ہو جہاں اس نے رقم ادا کرنی تھی۔ جب وہ  
 کشتی ملنے سے مایوس ہو گیا تو اس نے ایک موٹی سی لکڑی لی۔ اس میں



سورخ کیا۔ ایک ہزار اتر فی اور ایک خط جس میں حسب وعدہ نہ پہنچ سکنے کی معذرت تھی۔ اس سورخ میں رکھے اور اوپر سے ڈاٹ لگا کر اس کو بند کر دیا۔ پھر لکڑی سمندر میں ڈال دی اور یہ دعا کی: اے میرے صادق الوعد خدا! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار اتر فی قرض لیا تھا، اس نے مجھ سے ضامن مانگا تو میں نے کہا میرا ضامن اللہ تعالیٰ ہے۔ اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ اللہ ہی گواہ ہے چنانچہ وہ تیرے نام کے واسطے پر راضی ہو گیا اور تیری رضا کی خاطر اس نے مجھے رقم دیدی۔ اب میں نے کشتی حاصل کرنے کی بڑی کوشش کی ہے تاکہ میں اصل مالک کو رقم پہنچا سکوں لیکن مجھے کوئی کشتی نہ مل سکی۔ اب میں یہ رقم تیری حفاظت اور امانت میں تیرے سپرد کرتا ہوں۔ تو یہ رقم بحفاظت اس کے مالک تک پہنچا دے اور میری دعا سن۔ اس دعا کے بعد اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور وہ اس میں بہنے لگی۔ یہ شخص واپس آگیا۔ لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا جو اس طرف کو جانے والی ہو۔ ادھر وہ آدمی جس نے قرض دیا تھا اس خیال سے بندرگاہ کی طرف آیا کہ شاید مسافر جہاز آگیا ہو اور حسب وعدہ وہ شخص اس کی رقم لے آیا ہو۔ ایسی کشتی تو اسے کوئی نظر نہ آئی لیکن اس نے ایک موٹی سی لکڑی دیکھی جو سمندر کے کنارے لگی ہوئی تھی۔ اس نے اس میں خیال کر کے اُسے اٹھایا اور گھر لے آیا جب اس نے اسے چیرا تو اس میں سے ایک ہزار اتر فی اور ایک خط

تکلا جس میں صورتِ حال کی وضاحت تھی۔ اس اثناء میں اس شخص کو کشتی مل گئی اور اس خیال سے کہ شاید رقم ملی ہو یا نہ ملی ہو۔ وہ رقم لے کر آگیا اور معذرت کی کہ کشتی نہ ملنے کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس آدمی نے اس سے پوچھا۔ کیا پہلے بھی تم نے مجھے کچھ بھیجا تھا؟ اس پر اُس نے پورا قصہ سنایا۔ تب اشرافیوں کے مالک نے اسے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی ہے۔ لکڑی کا تنہا جو تو نے بھیجا تھا وہ مجھے مل گیا ہے اس میں رقم بھی تھی اور خط بھی۔ تب وہ نیک شخص خوشی خوشی مع اس رقم کے جو وہ لے کر گیا تھا اپنے گھر واپس آگیا۔

احترامِ آدمیت، یتامیٰ اور کمزوروں سے

حُسنِ سلوک

شفقت علی خلق اللہ

۷۰۳۔ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ تَفِيحِ بْنِ الْخَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الزَّمَانَ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ : أَلْسَنَةُ اثْنَا عَشَرَ

شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ : ثَلَاثٌ مَسَاجِدُ : ذُو الْقَعْدَةِ وَ  
 ذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبٌ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جَمَادَى وَ  
 شَعْبَانَ ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّ شَهْرٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ،  
 فَسَكَتَ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ . قَالَ : أَلَيْسَ  
 ذَا الْحِجَّةِ ؟ قُلْنَا : بَلَى . قَالَ : فَأَيُّ بَلَدٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ  
 أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ . قَالَ :  
 أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ . قُلْنَا : بَلَى . قَالَ : فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا ؟ قُلْنَا : اللَّهُ وَ  
 رَسُولُهُ أَعْلَمُ ، فَسَكَتَ ، حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَسْمِيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ . فَقَالَ :  
 أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ ؟ قُلْنَا : بَلَى . قَالَ : فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ  
 وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا  
 فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ ، أَلَا  
 فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا يَبْلُغُ  
 الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَن يَبْلُغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ  
 مَن بَعْضٌ مَن سَمِعَهُ ، ثُمَّ قَالَ : أَلَا هَلْ بَلَغْتُ ؟ أَلَا هَلْ بَلَغْتُ ؟  
 قُلْنَا : نَعَمْ . قَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ

(مسند کتاب القسامۃ باب تغلیظ تحریم الدماء والاعراض والاموال)

حضرت ابوبکرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا۔ زمانہ اپنی پہلی حالت پر گھوم آیا جیسے اللہ تعالیٰ نے زمین و  
 آسمان کو پیدا کیا تھا۔ سال بارہ ماہ کا ہوا ہے جن میں سے چار احرام

والے مہیتے ہیں۔ یعنی ذوالقعدہ ذوالحجہ اور محرم اور چوتھا قبیلہ مضر کا رجب یعنی وہ جو جمادی اور شعبان کے درمیان آتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں لگن ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہم نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہمیں خیال ہوا کہ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ شہر مکہ مکرمہ نہیں۔ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! پھر آپؐ نے پوچھا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپؐ کچھ دیر خاموش رہے۔ ہم نے خیال کیا۔ شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھنا چاہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! اس پر آپؐ نے فرمایا۔ آج کے دن تمہارے خون، تمہارے مال، تمہاری آبروئیں تم پر حرام اور قابل احترام ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینہ میں واجب الاحترام ہے۔ اے لوگو! غنقہ بپ تم اپنے رب سے ملو گے وہ تم سے پوچھے گا کہ تم نے کیسے عمل کئے؟ دیکھو میرے بعد دوبارہ کافرنہ بن جانا کہ لیکدوسرے کی گردنیں اڑانے لگ جاؤ اور آگاہ رہو تم میں سے جو یہاں موجود ہے ان لوگوں کو پیغام

پہنچا دے جو کہ موجود نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس کو پیغام پہنچایا جائے وہ سننے والے سے زیادہ سمجھدار ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا؟ آپؐ نے یہ الفاظ تین بار دہرائے۔ ہم نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچا دیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! گواہ رہتا۔

۷۰۴۔ عَنْ ابْنِ نَضْرَةَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَسْطِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى أَبْلَغْتُ؟ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَتَى يَوْمٌ هَذَا؟ قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٍ، قَالَ: أَتَى شَهْرٌ هَذَا؟ قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٍ، قَالَ: ثُمَّ أَتَى بَلَدٌ هَذَا؟ قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٍ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ. قَالَ: وَلَا أَدْرِي، قَالَ أَوْ بَلَدُكُمْ هَذَا. أَبْلَغْتُ؟ قَالُوا: بَلَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَبْلَغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ.

(مسند احمد ص ۲۰۰ - مسند احمد ص ۲۰۱ عن ابن عباسؓ)

ابو نضرہؓ بیان کرتے ہیں مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضورؐ کا وہ خطبہ حجۃ الوداع سنا جو آپؐ نے ایام متی میں دیا تھا۔ کہ آپؐ نے اپنے

اس خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے۔ تمہارا باپ ایک ہے۔ یاد رکھو کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی سُرخ و سفید رنگ والے کو کسی سیاہ رنگ والے پر اور کسی سیاہ رنگ والے کو کسی سُرخ و سفید رنگ والے پر کسی طرح کی کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں تقویٰ اور صلاحیت وجہ تزیج اور فضیلت ہے۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا لوگوں نے (بلند آواز سے) عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے یہ پیغام حق اچھی طرح پہنچا دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے جواب دیا (ایام حج کا) بڑا محترم دن ہے پھر آپؐ نے پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے؟ لوگوں نے جواب دیا یہ (ذوالحجہ کا) بڑا محترم مہینہ ہے۔ پھر پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے جواب دیا۔ یہ (مکہ کا) بڑا محترم شہر ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری جانیں تمہارے اموال و راوی کو یاد نہیں کہ آپؐ نے آبرو کا ذکر بھی فرمایا نہیں، اسی طرح قابلِ عزت اور حرمت والے ہیں جس طرح یہ دن یہ مہینہ اور یہ شہر حرمت والے ہیں (یعنی جس طرح ان کی بے حرمتی کا تم تیاں بھی نہیں کر سکتے اسی طرح لوگوں کی جانوں اور ان کے مالوں اور ان کی آبروؤں کی بے حرمتی بھی ناجائز ہے۔ پھر آپؐ نے پوچھا۔ کیا میں نے یہ اہم پیغام پہنچا دیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں اللہ کے رسول نے سب کچھ پہنچا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تو جو موجود ہیں وہ ان تک بھی اس پیغام کو پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا  
وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَكُنُوا عِبَادَ اللَّهِ  
إِخْوَانًا۔ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ : لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ وَلَا  
يُخَذِّلُهُ۔ اتَّقَوْا هَهُنَا۔ وَيُسَيِّرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
يَحْسِبُ أَمْرِي مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلَّ الْمُسْلِمِ  
عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِزُّهُ۔

(مسلم کتاب النبی واصله باب تحذیر غلام المسلم وخذله)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا۔ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے  
کیلئے بڑھو پڑھو کر بھاؤ نہ بڑھنا اور ایک دوسرے کی نفس نہ رکھو ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو  
یعنی بے تعلقی کا۔ ویہ اختیار نہ کرو ایک دوسرے کے سونے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے  
بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا اسکی تعمیر نہیں کرتا  
اسکو مرنے دیا رسوا نہیں کرتا۔ آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے  
فرمایا۔ تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپ نے تین دفعہ دہرائے پھر فرمایا۔ انسان  
کی بدخمتی کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو خفارت کی نظر سے دیکھے  
ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے مسلمان پر حرام اور اس کے  
لئے واجب الاتمہام ہے۔

۷۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا

مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَ يَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا۔

(ترمذی کتاب النبی والصلة باب ما جاء فی رحمة الصبیان)

حضرت عمر و بن شعیبؓ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔  
اس شخص کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں جو چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور  
بڑے کا شرف نہیں پہچانتا یعنی بڑے کی عزت نہیں کرتا۔

۷۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : رُبَّ أَشْعَثٍ أَغْبَرَمَهُ قُوعٍ بِإِلَّا بُوَابٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ۔

(مسلم کتاب الجنة باب النار یدخلها الجبارون)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ ان کے بال پراگندہ اور غبار آلود ہوتے ہیں یعنی بظاہر معمولی نظر آتے ہیں دروازوں پر سے ان کو دھکے دیئے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اگر وہ قسم کھا لیں کہ ایسا ہو تو خداوند تعالیٰ ویسا ہی کر دیتا ہے۔

۷۰۸۔ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : إِلَّا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ ؟ كُلٌّ ضَعِيفٌ مُتَضَعِّفٌ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَكَةَ إِلَّا



أَخْبِرْكُمْ يَا هَذِلِ النَّارِ؛ كُلُّ عُتْلٍ جَوَّازٍ مُسْتَكْبِرٍ۔

(مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ النعیم باب النار یدخلها الجبارون)

حضرت حارثہ بن وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کیا جنت میں بسنے والوں کے متعلق میں تمہیں کچھ بتاؤں؟ ہر وہ کمزور جس کو لوگ کمزور سمجھتے ہیں مگر جب وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی کے نام کی قسم کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کر دیتا ہے اور جیسا وہ چاہتا ہے ایسا ہی کر دیتا ہے۔ پیر فرمایا۔ کیا میں تم کو دوزخ میں رہنے والوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ ہر سرکش خود پسند شعلہ مزاج، متکبر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

۷۹۔ عَنْ ابْنِ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : اِبْغَوْنِي فِي ضَعْفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تَذَرُ قَوْنًا وَتَنْصَرُونَ بِضَعْفَائِكُمْ۔

(ترمذی کتاب الجہاد باب ما جاء فی الاستفتاح بصعاليك المعلمين)

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور انکی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

۸۰۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ

كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أَوْ شَايَا فَقَدَهَا أَوْ فَقَدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَنْهَا أَوْ عَنْهُ فَقَالُوا : مَاتَ . قَالَ :  
 أَفَلَا كُنْتُمْ إِذْ تَتَمَوَّنِي بِهِ ؟ فَكَانَتْهُمْ صَغُرُوا أَمْرَهَا أَوْ أَمْرَهُ  
 فَقَالَ : دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ - فَدَلُّوهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ  
 هَذِهِ الْقُبُورَ مَمْلُوءَةً ظُلُمَةً عَلَى أَهْلِهَا وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَنْتَوِرُهَا  
 لَهُمْ بِصَلَاتِي عَلَيْهِمْ - (مسلم کتاب الجنائز باب الصلوة على القبر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سیاہ رنگ کی عورت مسجد  
 کی صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی (راوی کوشک ہے کہ عورت تھی  
 یا کوئی نوجوان) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا  
 تو آپؐ نے اس کے متعلق پوچھا۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! اس  
 کی تو وفات ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی؟  
 دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے  
 متعلق حضور کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس کی قبر  
 دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر بتائی تو آپؐ نے وہاں جا کر اس کی نماز جنازہ پڑھی  
 اور فرمایا۔ یہ قبریں تاپہی سے جھری ہوئی ہوتی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ میری  
 نماز اور دعا کی وجہ سے ان کو منور اور روشن فرمادیتا ہے۔

— عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَدَمَ عَلَى صُورَتِهِ .

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ یعنی اُسے اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے اور اس میں یہ اہلیت اور استعداد رکھی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظنی طور پر اپنا سکے۔

۷۱۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَخَقْتُ عِيَالُ اللَّهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ اللَّهُمَّنْ أَحْسَنَ إِلَى عِيَالِهِ۔

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب الشفقتۃ والرحمۃ علی الخلق ص ۲۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور انکی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

۷۱۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّارَاجِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمَنُ إِرْحَمُوا أَهْلَ الْأَرْضِ

يَرْحَمُكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ۔ (ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمة)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والے تم پر رحم کرے گا۔

۷۱۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَعِنْدَهُ  
الْأَقْدَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ الْأَقْدَعُ: إِنِّي لِي عَشْرَةٌ مِنَ الْوَلَدِ  
مَا تَبَلَّتُ مِنْهُمْ أَحَدًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

(بخاری کتاب الادب باب رحمة الولد وتقبيله مثلاً ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے نواسے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو بوسہ دیا۔ اس وقت آپ کے پاس  
اقرع بن حابس بھی بیٹھا تھا۔ اقرع نے یہ دیکھ کر عرض کیا۔ میرے دس  
بیٹے ہیں، میں نے کبھی کسی کو بوسہ نہیں دیا۔ آپ نے اسکی طرف نظر اٹھا کر دیکھا  
اور فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۱۵۔ عَنْ حَبْرِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ  
اللَّهُ۔ (مسلم کتاب الفضائل باب رحمة الصبيان والعيال)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

۱۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا  
وَإِشَارَ بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا۔

(بخاری باب فضل من يعول يتيمًا)

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ساتھ ہوں گے۔ آپؐ نے وضاحت کی غرض سے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح۔

۱۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُحْسِنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ۔ (ابن ماجہ البواب الادب - باب حق الیتیم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ بُرا سلوک ہوتا ہو۔

۱۷۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ، وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةَ، فَقَالَ: أَنْتِ هِيَ! لَقَدْ كَبُرَتْ لأكْبَرِ سِتِّكَ فَرَجَعْتَ الْيَتِيمَةَ إِلَى أُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: مَا لَكَ يَا بَنِيَّةُ؟ قَالَتْ: انْجَارِيَّةٌ دُعَا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِتِّي، فَإِنِّي لَا يَكْبُرُ سِتِّي أَبَدًا، أَوْ قَالَتْ: قَدَرْتُ أَنْ أَخْرَجَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعِجِلَةً تَلَوْتُ خَمَارَهَا حَتَّى لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ: مَا لَكَ يَا أُمُّ سُلَيْمٍ؟  
 قَالَتْ: يَا بَنِيَّ اللّٰهُ أَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ يَا أُمُّ  
 سُلَيْمٍ؟ قَالَتْ: رَزَعَمْتُ أَنْتَ دَعَوْتَ أَنْ لَا يَكْبَرَ سِتْنَاهَا وَلَا يَكْبَرَ  
 قَرْنَاهَا. قَالَ: فَضَحِكْتُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ:  
 يَا أُمُّ سُلَيْمٍ! أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ شَرْطِي عَلَى رِقِّي أَتَنِي اشْتَرَطْتُ  
 عَلَى رِقِّي فَقُلْتُ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَعْصِبُ  
 كَمَا يَعْصِبُ الْبَشَرُ فَإِنَّمَا أَحَدٌ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ  
 لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طُهْرًا وَزَكَاةً وَقُدْرَةً يَقْرِبُهُ  
 بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - (مسلم کتاب البر والصلة باب من لعنه النبی)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ اُمّ سلیم (جو حضرت انس  
 کی والدہ تھیں)، کے پاس ایک یتیم بچی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے اس بچی کو دیکھا اور مزاغا فرمایا: میں تم اتنی بڑی ہو گئی ہو، تیری عمر  
 آئندہ نہ بڑھے۔

وہ یتیم لڑکی اُمّ سلیم کے پاس روتی ہوئی گئی۔ اُمّ سلیم نے  
 کہا۔ بیٹی کیوں روتی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ حضورؐ نے مجھے بددعا دی  
 ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میں کبھی مہین عمر نہ پاؤں گی۔ اور جلدی مر  
 جاؤں گی۔ اُمّ سلیم جلدی جلدی اپنی اور طبعی پیٹے چل پڑیں اور حضورؐ  
 کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ حضورؐ نے اُمّ سلیم سے پوچھا کیا بات ہے؟  
 کیسے آئیں؟ اُمّ سلیم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی کیا آپ نے اس

یتیم بچی کو یہ بددعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ کیسے؟ اُمّ سلیم نے کہا کہ آپؐ نے اسے بددعا دی ہے کہ اس کی عمر لمبی نہ ہو۔ حضورؐ ہنس پڑے اور فرمایا۔ میں نے تو یہی بچی سے دل لگی کی بات کی ہے۔ اے اُمّ سلیم! کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے یہ شرط منوائی ہوئی ہے کہ میں ان ہوں، خوش بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ خوش ہوتے ہیں اور ناراض بھی ہوتا ہوں جیسے لوگ ناراض ہوتے ہیں، اگر میں ناراض ہو کر کسی کو بددعا بھی دوں اور وہ بددعا کا اہل نہیں ہے تو اے میرے اللہ! تو اس میری بددعا کو اس کیلئے طہارت پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنا دے، قیامت کے دن وہ تیرا قرب حاصل کرے۔ یعنی اسے دعائے خیر میں بدل دے۔

۱۹۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ . قُلْتُ : أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ ؟ قَالَ أَنْفُسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَكَثَرُهَا ثَمَنًا . قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ ؟ قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ ؟ قَالَ : تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ .

(مسلم کتاب الایمان باب بیان کون الایمان باللہ افضل الاعمال)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم سے پوچھا کہ عملوں میں سے کون سا عمل افضل ہے حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اس کے راستہ میں جہاد کرنا۔ پھر میں نے پوچھا قربانیوں میں کونسی قربانی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ان جانوروں میں سے جو مالک کو زیادہ پسند ہو، زیادہ قیمتی ہو، میں نے عرض کی اگر میں ایسا نہ کر سکوں تو پھر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنے والے کی مدد کر یا اناری جو اپنا کام اچھی طرح نہیں کر سکتا اس کا ہاتھ بٹا۔ پھر میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! اگر میں اس کام کو بھی پوری طرح نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچ۔ کیونکہ یہ بھی تیری طرف سے ایک طرح کا صدقہ ہے اور تیرے لئے فائدہ مند ہے۔

۷۲۰۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ إِشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ إِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَا كُلُّ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ قَدْ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتَّى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَعَفَّرَ لَهُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَحَدًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٌ أَحَدٌ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا: بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَعِثُ مِنْ بَغَايَا بَنِي



إِسْرَآئِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ فَعُفِرَ لَهَا بِهِ۔

( بخاری کتاب المساقاة باب فضل سقی الماء )

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک آدمی راستے پر جا رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ وہ ایک کوئٹ پر گیا اور اس میں اتر کر پانی پیا۔ جب وہ نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا مانپ رہا ہے اور گیلی مٹی پیاس کے مارے چاٹ رہا ہے اس نے دل میں کہا کہ پیاس کی وجہ سے اس کتے کو بھی اتنی ہی تکلیف پہنچی ہے جتنی تکلیف مجھے پہنچی تھی یہ سوچ کر وہ دوبارہ کوئٹ میں اتر ا۔ پانی سے اپنا موزا بھرا اور اس کو اپنے منہ میں پکڑ کر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اس کو بخش دیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا چارپایوں پر رحم کرنے سے بھی ہمیں ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ ہر زندہ جان پر رحم کرنے میں ثواب ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایک پیاسا کتا کنویں کا چکر بگاہا تھا اور پیاس سے مرا جا رہا تھا کہ بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت نے دیکھ لیا۔ اس نے اپنا جوتا اتارا اور اس سے پانی بھر کر کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس نیکی کی وجہ سے اُسے بخش دیا۔

۶۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَدَ فَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسْرَ إِلَى حَدِيثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ مَا سَتَرْتُ

بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ هَذَا أَوْ حَاشَئِ  
نَحْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَإِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا  
رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى وَدَرَفَتْ عَيْنَاهُ قَاتَاكَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاهُ فَسَكَتَ فَقَالَ: مَنْ  
رَبُّ هَذَا الْجَمَلِ؟ لِمَنْ هَذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتَى مِّنَ الْأَنْصَارِ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ - قَالَ: أَفَلَا تَتَّقِي اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَيْهِمَةِ  
الَّتِي مَلَكَكَ اللَّهُ يَا هَا؟ فَإِنَّهُ شَكَاَ إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيعُهُ وَتُدْبِيهِ -

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب ما یؤمر بہ من القیام علی الاداب)

حضرت عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک دن اپنی سواری کے پیچھے مجھے بٹھایا اور کچھ راز کی باتیں مجھے بتائیں  
جنہیں میں کسی پر ظاہر نہیں کروں گا۔ حضورؐ حوائج ضروریہ کیلئے پردے کا  
بڑا خیال رکھتے تھے اور دیوار یا کھجور کی جھاڑی وغیرہ کی اوٹ پسند فرماتے  
چنانچہ قضائے حاجت کے لئے حضورؐ ایک انصاری کے باغیچہ میں گئے تو  
ایک اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بللایا اور اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے  
حضورؐ اس کے پاس گئے اور اس کے سر اور گدے پر ہاتھ پھیرا۔ اس پر  
اونٹ خاموش ہو گیا۔ پھر حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟  
ایک انصاری نے آکر بتایا کہ حضورؐ یہ میرا اونٹ ہے۔ حضورؐ نے اس  
سے کہا کیا تمہیں خوفِ خدا نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس اونٹ کا  
مالک بنایا ہے اور یہ شکایت کر رہا ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام

مشقت کا بیتے ہو یعنی زیادہ بوجھ لادتے ہو۔

۷۲۲۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَذِّبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ -

(مسلم کتاب قتل الحیات باب تحریم قتل الهرّة 'بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو بتی کو تکلیف دینے کی وجہ سے سزا دی گئی۔ اس نے بتی کو بند کر کے بھوکا مار دیا۔ نہ کھانا دیا نہ پانی اور نہ اس کو چھوڑا کہ زمین کے چوہے وغیرہ کھا کر گزارہ کر سکے۔ اس ظلم کی وجہ سے وہ آگ میں دھکیل دی گئی۔

۷۲۳۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَها فَرْخَانِ فَأَخَذْنَا فَدَخِينَاهَا فَبَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَعْرِشُ، فَبَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ فَبَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدِهَا؟ رَدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا. رَأَى قَزِيَّةً نَمِلٍ قَدْ حَدَثْنَاهَا فَقَالَ: مَنْ حَرَقَ هَذِهِ؟ قُلْنَا: نَحْنُ، قَالَ: إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي أَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ إِلَّا رَبُّ النَّارِ -

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب کراہیۃ حرق العدو بالنار)

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے آپ کسی ضرورت کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ہم نے حُمُرہ نامی ایک چڑیا دیکھی اس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا۔ حُمُرہ نے سر پر منڈلانا شروع کر دیا۔ اس دوران حضور واپس تشریف لے آئے اور فرمایا کس نے اسے بچوں کی وجہ سے پریشان کیا ہے اس کے بچوں کو واپس لوٹا دو۔ پھر آپ نے دیکھا کہ کسی نے چوٹیوں کے بل کو جلا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے کس نے جلایا ہے۔ ہم نے عرض کیا حضور ہم نے جلایا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کیلئے مناسب نہیں کہ وہ کسی جاندار کو آگ سے جلائے۔

## خادموں اور مزدوروں سے حسن سلوک

۶۲۴ — عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ : رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَعَلَى غَلَامِهِ مِثْلُهَا فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَذَكَرَ أَنَّ سَابَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِأَمِّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّكَ أَمْرٌ فَبَيْنَكَ جَاهِلِيَّةٌ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَخَوْلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَيُلْبِسْهُ مِمَّا

يَلْبَسُ - وَلَا تَكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ نَأَعِثُواهُمْ -

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک مَقَا یَا کُل و لباسه مما یلبس)

حضرت معمر بن سویدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوذرؓ کو

ایک خوبصورت جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ انکے غلام نے بھی ایسا ہی جوڑا پہن رکھا تھا۔ میں نے تعجب سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہوں نے اپنے غلام کو بُرا بھلا کہا اور اسکی ماں کے عیب بیان کر کے اسے شرم دلائی۔ حضورؐ کو جب اس کا علم ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم میں جہالت کی رگ ابھی باقی ہے۔ یعنی یہ جہالت کی حرکت ہے۔ یہ غلام تمہارے بھائی ہیں وہ تمہارے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہاری نگرانی میں دیا جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے۔ وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔ اپنے غلاموں سے اتنی طاقت سے زیادہ کام نہ لو۔ اگر تم کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو اس کام میں خود بھی ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی مدد کرو۔

۴۲۵۔ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ .... قَالَ: لَقِينَا أَبَا الْيَسْرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ، وَعَلَى أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِيٌّ وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ ابْنِي يَا عَمِّ! .... لَوْ أَنَّكَ اخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَاظِرِيَّتَكَ وَاخَذْتَ مَعَاظِرِيَّتَهُ وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ

رَأْسِي وَقَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ، يَا إِبْنِ أَخِي بَصَرَ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ  
وَسَمِعَ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاةَ قَلْبِي هَذَا وَآشَارَ إِلَى مَنَاطِقِ قَلْبِهِ رُسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ  
وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَكَانَ أَنْ أُعْطِيَتْهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ  
عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

(مسلم کتاب الزہد باب حدیث جابر الطویل وقصۃ ابی انیسر)

حضرت عبادۃ بن ولید جو عبادۃ بن صامتؓ کے پوتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابولیسؓ سے ملے۔ ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا۔ ابولیسؓ نے تہبند اور رنگ کی اور قمیض اور رنگ کی پہن رکھی تھی اور غلام نے بھی ایسا ہی لباس پہنا ہوا تھا۔ میرے والد نے ان سے کہا اے چچا۔ اگر آپ اپنے غلام سے تہبند والا کپڑا لے لیتے اور قمیض والا کپڑا اسے دے دیتے یا اس کا الٹ کر لیتے تو دونوں کا ایک ہی رنگ کا سوٹ بن جاتا۔ اس پر ابولیسؓ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ اے میرے بھتیجے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت اور سمجھ دے میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اس دل میں یہ بات تازہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم اپنے غلاموں کو بھی وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو، وہی لباس پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ اگر میں اس سے دینی مال و متاع میں برابر کا سلوک کروں تو یہ میرے لئے اس بات سے بہت

زیادہ آسان ہے کہ یہ اگلے جہان میں میری نیکیاں لے جائے۔ یعنی اگر اس سے میں حسن سلوک نہ کروں تو اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے میری نیکیاں عطا کر دے گا اور میں خالی رہ جاؤں۔

۴۲۶۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَادِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ أَوْ أَكْلَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيٌّ عِلَاجَهُ - (بخاری کتاب العتق باب اذا اتاه خادمه بطعامه)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کسی کا نوکر کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک دو لقمے تو اسے کھانے کو دیدو کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت کر کے تمہارے لئے تیار کیا ہے۔ اس میں اس کا بھی حق ہے۔

۴۲۷۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ نَشَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَأَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ رَفَقٌ بِالصَّعِيفِ وَالشَّفَقَةُ عَلَى الْوَالِدَيْنِ وَالْإِحْسَانُ إِلَى الْمَمْلُوكِ۔

(ترمذی صفة القيامة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری

یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے۔ تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

۴۲۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَحِفَّ عَرْقُهُ . ( ابن ماجہ کتاب الرہون باب اجر الاجراء )

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرو۔

۴۲۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ : رَجُلٌ أَعْطَى بَنِي ثَمَعَدَ وَ رَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ وَ رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوَى فِي مَنَّهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ . ( بخاری کتاب البیوع باب اثم من باع حردا و ابن ماجہ )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن میں سخت باز پرس کروں گا۔ ایک وہ جس نے میرے نام پر کسی کو امان دی اور پھر دھوکا بازی اور غدار کی۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی آزاد کو پکڑ کر بیچ دیا اور اس کی قیمت لے کر کھا گیا۔ تیسرا آدمی وہ ہے جس نے کسی کو مزدوری پر رکھا، اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی۔



۴۳۰۔ قَالَ اَنْسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا قَا رَسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَتِي، فَقُلْتُ: وَاللهِ اِلَّا اَذْهَبُ، وَفِي نَفْسِي اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى اُمَرَ عَلَى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ، فَاِذَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَبِضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي، قَالَ: فَتَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ. فَقَالَ: يَا اُتَيْسُ! اَذْهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: اَنْسُ، وَاللهِ اِلَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِتِّينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ، لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟ اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ، هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا؟

(مسلم کتاب الفضائل باب كان رسول الله احسن الناس خلقا)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ ایک بار آپؐ نے مجھے کسی کام کے لئے بھیجا۔ میں نے کہا میں نہیں جاؤں گا، لیکن دل میں میرے یہ تھا کہ میں ضرور جاؤں گا کیونکہ حضورؐ حکم دے رہے ہیں بہر حال میں چل پڑا اور بازار میں کھیلے ہوئے بچوں کے پاس سے گزرا اور ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پیچھے سے میری گردن پکڑ لی۔ میں نے مڑ کر آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اُنیس! جس کام کی طرف میں نے تجھے بھیجا تھا وہاں گئے۔ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ

کے رسول! ماں ابھی جاتا ہوں۔ انسؓ کہتے ہیں خدا کی قسم! میں نے نو سال تک حضورؐ کی خدمت کی، مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے کبھی فرمایا ہو کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا کوئی کام نہ کیا تو آپؐ نے فرمایا ہو کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا۔

## اتحاد و اتفاق، محبت و اخوت الفت اور شفقت

۴۳۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لایخیه ما یحب لنفسه)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ دوسرے کیلئے بھی وہی چیز پسند نہیں کرتا جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ یعنی اگر اپنے لئے آرام، سکھ اور بھلائی چاہتا ہے تو دوسرے کیلئے بھی یہی چاہے۔

۴۳۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ : أَيُّ الْمُتَحَابِّينَ بِحَلَالِي؟ الْيَوْمَ أُظْلِمُ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي.

(مسلم کتاب ابیرہ الصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہہاں ہیں وہ لوگ جو میرے حلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں جگہ دوں گا۔

۴۳۳۔ عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِذَا أَحَبَّ الرَّجُلُ أَخَاهُ فَلْيُحِبِّهِ أَنْهُ يُحِبَّهُ۔ (ترمذی کتاب الزہد باب اعلام الحب و ابو داؤد)

حضرت مقداد بن معدی کربؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب ایک آدمی اپنے بھائی سے محبت کرے تو اپنے بھائی کو یہ بتا بھی دے کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے۔

۴۳۴۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنْ اللَّهُ تَعَالَى يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا ، وَيُكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا : فَيَرْضَى لَكُمْ أَنْ تَعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ، وَيُكْرَهُ لَكُمْ قَيْلٌ وَقَالَ وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ ، وَإِضَاعَةُ الْعَمَلِ۔

(مسلم کتاب الاقصیۃ باب النہی عن کثرۃ المسائل من غیر حاجتہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتیں پسند کرتا ہے اور تین باتیں ناپسند۔ اُسے پسند ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور

سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ اتفاق و اتحاد سے رہو اور تفرقہ بازی اختیار نہ کرو اور اُسے ناپسند ہے قیل وقال یعنی حجت بازی، کثرتِ سوال اور مال فساد کرنا اور اُس کا بے جا خرچ کرتا۔

۴۳۵۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَارِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفْهُ۔

۱ ترمذی ابواب البر والصلة باب ما جاء في المراءاة شكوة باب المزاح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی سے جھگڑے کی طرح نہ ڈالو اور نہ اس سے یہودہ تخفیر آمیز مذاق کرو۔ اور نہ اس سے ایسا وعدہ کرو جسے پورا نہ کر سکو یعنی جھوٹے وعدے نہ کیا کرو۔

۴۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ابن ماجہ ابواب الحدود باب من شهر السلاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھاتا ہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ یعنی اگر ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر حملہ کرتا ہے تو حملہ آور مسلمان نہیں رہتا۔

# اتفاق فی سبیل اللہ جود و سخا صدقہ کی اہمیت

۷۳۷۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا : اللَّهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا يَقُولُ الْآخَرُ : اللَّهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب قول اللہ فاما من اعطى والتقى وصدق بالحسنى)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے۔ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔

۷۳۸۔ عَنْ حُرَيْمِ بْنِ قَاتِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَ لَهُ سَبْعُمِائَةٍ ضِعْفٍ۔ (ترمذی باب فضل النفقة في سبيل الله)

حضرت خریم بن قاتلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۴۳۹ — عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكَ لَن تُنْفِقَ نَفَقَةً تُبْتَغَى بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى مَا تَجْعَلَ فِي فِعْلِكَ مِثْلَ لِقْمَةٍ

(بخاری کتاب الایمان باب اتما الاعمال بالنیة)

حضرت سعد بن وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی رضا کی خاطر جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا اجر تمہیں ملے گا۔ یہاں تک کہ اگر اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں بھی ایک لقمہ ڈالو گے تو اس کا بھی اجر ملے گا۔

۴۴۰ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُ حَاءٍ، وَكَانَتْ مُسْتَقِيلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَنْزَلَ عَلَيْكَ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ، وَإِنَّ أَحَبَّ مَا لِي إِلَى بَيْرِ حَاءٍ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ تَعَالَى أَرْجُو بِرَّهَا وَدُخْرَهَا عِنْدَ

اللّٰهُ تَعَالٰی فَضَعُمَا يٰ اَرْسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ اَرَاكَ اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ  
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعُ اِذْكَ مَالٌ رَّابِعٌ ذَلِكَ مَالٌ رَّابِعٌ وَقَدْ سَمِعْتُ  
مَا قُلْتُمْ وَاِنِّي اَرَى اَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْاَقْرَبَيْنِ - فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ:  
اَفْعَلْ يٰ اَرْسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَسَمَهَا اَبُو طَلْحَةَ فِيْ اَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ

(بخاری کتاب التفسیر باب من تناولوا البیت حتی تنفقوا ممّا تحبون)

حضرت انس رضی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ انصاری مدینہ  
کے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے۔ ان کے کھجوروں کے باغات  
تھے جن میں سے سب سے زیادہ عمدہ باغ بیرحانامی تھا جو حضرت طلحہؓ  
کو بہت پسند تھا اور مسجد (نبویؐ) کے سامنے بالکل قریب تھا۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم بالعموم اس باغ میں جاتے اور اس کا میٹھا اور عمدہ  
پانی پیتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جب تک تم اپنے پسندیدہ مال  
میں سے خرچ نہیں کرتے نیکی کو نہیں پاسکتے۔ تو حضرت ابو طلحہؓ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ!  
آپ پر اس مضمون کی آیت نازل ہوئی ہے اور میری سب سے پیاری  
جائیداد بیرحان کا باغ ہے۔ میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کرتا ہوں  
اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس نیکی کو قبول کرے گا اور میرے  
آخرت کے ذخیرہ میں شامل کرے گا۔ حضورؐ اپنی مرضی کے مطابق اسکو  
اپنے مصرف میں لائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ واہ واہ!  
بہت ہی اعلیٰ اور عمدہ مال ہے، بڑا نفع مند ہے اور جو تو نے کہاہے

وہ بھی میں نے سُن لیا ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ تم یہ باغ اپنے رشتہ داروں کو دے دو۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ نے وہ باغ اپنے قریبی رشتہ داروں اور پھیریے بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

۷۴۱۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكْتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا۔ (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہ)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا بھی ہے۔

۷۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى بَعِيدٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الْعَاكِدِ الْبَخِيلِ۔

(تشریح - الجود والسخاء ص ۱۳۲)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے



فرمایا۔ سنی اللہ کے قریب ہوتا ہے لوگوں سے قریب ہوتا ہے اور جنت کے قریب ہوتا ہے اور دوزخ سے دُور ہوتا ہے۔ اس کے برعکس نجیل اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا ہے، لوگوں سے دُور ہوتا ہے، جنت سے دُور ہوتا ہے لیکن دوزخ کے قریب ہوتا ہے۔ ان پڑھ سنی نجیل عابد سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔

۷۴۳۔ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔

ابخلی کتاب الزکوٰۃ باب اتقوا النار ولو بشق تمرًا

حضرت عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دے کر آگ سے بچو خواہ آدھی کھجور خرچ کرنے کی ہی استطاعت ہو

۷۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ ثَلَاثَةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَاقْرَعَ وَاعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذَرَنِي النَّاسُ فَمَسَحَهُ فذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ نَوْتًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا۔ فَقَالَ: فَاتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ۔ أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ، شَكَ الرَّأْيُ، فَأُعْطِيَ نَاقَةً عَشْرَاءَ فَقَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا۔ فَاتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَذَرَنِي

النَّاسُ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا. قَالَ: فَأَتَى  
الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: أَلْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا، قَالَ: بَارَكَ  
اللَّهُ لَكَ فِيهَا. فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ  
أَنْ يَرِدَّ اللَّهُ إِلَى بَصَرِي فَأُبْصِرِيهِ النَّاسَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ  
إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَتَى الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأُعْطِيَ  
شَاةً وَالْيَدَا، فَأَتَتْ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ  
وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ. ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى  
الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ  
بَنَى الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ،  
بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّهُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْعَمَلِ، بَعِيرًا  
أَتَبْلُغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ: الْحَقُّوكُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ  
أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْدُرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ؟ فَقَالَ لَهُ  
إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْعَمَلِ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ. فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ  
اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ  
مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا. فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ  
كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَى مَا كُنْتَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ  
فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بَنَى الْجِبَالِ فِي سَفَرِي فَلَا  
بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ: بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ،  
شَاةً أَتَبْلُغُ بِهَا فِي سَفَرِي؟ فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيَّ

بَصْرِيَّ وَفَقِيرًا فَقَدْ اغْنَانِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ  
لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلَّهِ عَذَّ وَجَلَّ فَقَالَ : أَمْسِكْ  
مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمُ فَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ وَسَخَطَ عَلَيَّ صَاحِبِيكَ .

( بخاری کتاب الانبیاء باب حدیث ابی ص .... و مسلم کتاب الزہد )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی تھے ۔ ایک  
کوڑھی ، دوسرا گنجا ، تیسرا اندھا ۔ اللہ تعالیٰ نے انکی آزمائش کے لئے انکے  
پاس انسانی شکل میں ایک فرشتہ بھیجا ۔ پہلے وہ کوڑھی کے پاس آیا اور اسے  
کہا تجھے کیا چیز پسند ہے ؟ اس نے جواب دیا خوبصورت رنگ ، خوبصورت  
جلد ، میری وہ بد صورتی جاتی رہے جس کی وجہ سے لوگوں کو مجھ سے گھن  
آتی ہے اس فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اسکی بیماری جاتی رہی اور  
خوبصورت رنگ اس کو مل گیا ۔ پھر فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے پسند ہے ؟  
اس نے اونٹ یا گائے کا نام لیا ۔ اسے اعلیٰ درجہ کی دس ماہرہ حاملہ اونٹیاں  
دے دی گئیں ۔ فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تیرے مال میں برکت دے  
پھر وہ گنچے کے پاس گیا اور اسے کہا کونسی چیز تجھے زیادہ پسند ہے ؟ اس  
نے جواب دیا ۔ خوبصورت بال میں اور گنچے پن کی بیماری چلی جائے جس کی وجہ  
سے لوگوں کو مجھ سے گھن آتی ہے ۔ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا  
تو اس کی بیماری جاتی رہی اور خوبصورت بال اس کے اُگ آئے ۔ پھر  
فرشتے نے کہا کون سا مال تجھے زیادہ پسند ہے ؟ اس نے کہا ۔ گائیں ۔ فرشتے

نے اس کو گاہن گائیں دے دیں اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے مال میں برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس گیا اور کہا کہ تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری نظر کو ٹوڑ دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو نظر واپس دے دی۔ پھر فرشتے نے پوچھا کہ کونسا مال تجھے زیادہ پسند ہے؟ اس نے جواب دیا۔ بکریاں۔ چنانچہ خوب بچے دینے والی بکریاں اسے دے دی گئیں۔ پس اونٹ، گائیں اور بکریاں خوب پھلی پھولیں۔ اونٹوں کی قطاروں، گائیوں کے گلوں اور بکریوں کے ریڑھوں سے وادیاں بھر گئیں کچھ مدت کے بعد پھر فرشتہ کوڑھی کے پاس خاص غریبانہ شکل و صورت میں آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں۔ میرے تمام ذرائع ختم ہو چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مدد کے سوا آج میرا کوئی وسیلہ نہیں جس سے میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں، میں اس خدا تعالیٰ کا واسطہ دے کر تجھ سے ایک اونٹ مانگتا ہوں جس نے تجھے خوبصورت رنگ دیا، ملائم جلد دی اور بے شمار مال عنایت کیا۔ اس پر اس نے کہا۔ مجھ پر بہت سی ذمہ داریاں ہیں، میں ہر ایک کو کس طرح دے سکتا ہوں۔ انسان مافرشتہ نے کہا۔ تو وہی کوڑھی غریب اور محتاج نہیں ہے جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے صحت عطا فرمائی اور مال دیا۔ اس پر وہ بولا۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو؟ مال تو مجھے آباؤ اجداد سے ورثہ میں ملا ہے یعنی میں خاندانی امیر ہوں۔ اس پر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ گنچے کے

پاس آیا اور اسکو بھی وہی کہا جو پہلے کو کہا تھا اسنے بھی وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا اس پر فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹ بول رہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا۔ پھر وہ فرشتہ اسی ہیئت اور صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کر کے کہا۔ میں غریب مسافر ہوں۔ سفر کے ذرائع ختم ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی وسیلہ نہیں پاتا تجھ سے میں اس خدا کا واسطہ دیکر مانگتا ہوں جس نے مجھے تیرا نظروالیں دیدی اور تجھے مال و دولت سے نوازا۔ اس آدمی نے کہا بے شک میں اندھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے نظر عطا کی۔ غریب تھا اس نے مال دیا۔ جتنا چاہو اس مال میں سے لے لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ سب کچھ اسی کا دیا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قسم آج جو کچھ بھی تم لو اس میں سے کسی قسم کی تکلیف اور تنگی محسوس نہیں کروں گا۔ اس پر اس انسان نما فرشتہ نے کہا اپنا مال اپنے پاس رکھ۔ یہ تو تمہاری آزمائش تھی۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے خوش ہے اور تیرے دوسرے ساتھیوں سے ناراض ہے۔ تو اس کی رحمت کا مستحق اور وہ اس کے غضب کے مورد بن گئے۔

۷۴۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي بِفَلَاةٍ مِّنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ : اسْتَقِ حَذِيقَةَ فَلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكِ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حِدْرَةٍ فَإِذَا شُرْجَتُهُ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكِ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَذِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ ! مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ :

فَلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ !  
 لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي ؟ فَقَالَ : إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ  
 الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ ، يَقُولُ : اِسْتَقِ حَذِيقَةَ فَلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا  
 تَصْنَعُ فِيهَا ؟ فَقَالَ : أَمَّا إِذَا قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ  
 مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَ أَكُلُ أَنَا وَ عِيَالِي ثُلُثًا وَ أَرُدُّ فِيهَا  
 ثُلُثَهُ - (مسلم کتاب الزهد باب الصدقة فی المساکین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ  
 اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ بیان کیا کہ ایک آدمی بے آب و گیاہ جنگل میں  
 جا رہا تھا۔ بادل گھرے ہوئے تھے۔ اس نے بادل میں سے آواز سنی  
 کہ اے بادل فلاں نیک انسان کے باغ کو سیراب کر۔ وہ بادل اس  
 طرف کو ہٹ گیا۔ پتھر ملی سطح مرتفع پر بارش برسی۔ پانی ایک چھوٹے سے  
 نالے میں بہنے لگا۔ وہ شخص بھی اس نالے کے کنارے کنارے چل پڑا  
 کیا دیکھتا ہے کہ یہ نالہ ایک باغ میں جا داخل ہوا ہے اور باغ کا مالک  
 کدال سے پانی ادھر ادھر مختلف کیاریوں میں لگا رہا ہے۔ اس آدمی نے  
 باغ کے مالک سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے ! تمہارا نام کیا ہے ؟  
 اس نے وہی نام بتایا جو اس مسافر نے اس بادل میں سے سنا تھا  
 پھر باغ کے مالک نے اس مسافر سے پوچھا۔ اے اللہ کے بندے ! تم  
 مجھ سے میرا نام کیوں پوچھتے ہو ؟ اس نے کہا میں نے اس بادل میں  
 سے جس کی بارش کا تم پانی لگا رہے ہو یہ آواز سنی تھی کہ اے بادل

فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کر۔ تم نے کون سا ایسا نیک عمل کیا ہے جس کا یہ بدلہ تجھ کو ملا ہے۔ باغ کے مالک نے کہا۔ اگر آپ پوچھتے ہیں تو سنیں۔ میرا طریقِ کاریہ ہے کہ اس باغ سے جو پیداوار ہوتی ہے اس کا ایک تہائی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں، ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے گزارہ کے لئے رکھتا ہوں اور باقی ایک تہائی دوبارہ ان کھیتوں میں بیج کے طور پر استعمال کرتا ہوں۔

۷۴۶ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنْ ابْتَغْ عَلَى فَإِذَا جَاءَ فِي شَيْءٍ قَضَيْتُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَدْ أُعْطِيَتْهُ فَمَا كَلَّفَ اللَّهُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ فِكْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْتَ وَلَا تَخَفُ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِنْ لَّا فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْدَفَ الْبَشَرَ فِي وَجْهِهِ لِقَوْلِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ۔

(شمائل الترمذی باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے سوال کیا کہ کچھ عطا فرماویں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہیں دینے کیلئے میرے

پاس کچھ نہیں ہے لیکن میری طرف سے اپنی ضرورت کی چیز ادھار خرید لو  
 تیرا مجھ پر قرض رہا جب میرے پاس کوئی مال آئے گا تو میں ادا کر دوں گا  
 حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسے دے  
 چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ ذمہ داری آپ پر نہیں ڈالی جو آپ کے  
 بس میں نہیں۔

حضورؐ نے حضرت عمرؓ کی اس بات کو ناپسند فرمایا۔ اتنے میں  
 ایک انصاری کہنے لگا یا رسول اللہ خوب خرچ کریں اور عرش والے خدا  
 کے بارہ میں یہ کمی نہ سوچیں کہ وہ آپ کا ہاتھ تنگ رکھے گا۔ انصاری  
 کی یہ بات حضورؐ کو بہت پسند آئی اور آپ کا چہرہ مبارک بشاشت سے  
 کھل گیا اور مسکرا کر فرمایا مجھے سوچ کے اسی انداز کا حکم دیا گیا ہے۔

۷۴۷ — عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا  
 نَحْنُ فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ  
 عَلَى رَاحِلَةٍ لَهُ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصْرَهُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَقَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ ظَهَرَ  
 فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا ظَهَرَ لَهُ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ  
 فَلْيُعْذِ بِهِ عَلَى مَنْ لَا زَادَ لَهُ - فَذَكَرَ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ  
 وَمَا ذَكَرَ حَتَّى رَأَيْنَا أَنَّهُ لَا حَقَّ لِأَحَدٍ مِنَّا فِي فَضْلٍ -

(مسلم کتاب اللقطة باب استحباب المؤاساة بفضول المال)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرتؐ



صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم سفر تھے۔ ایک شخص سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا یعنی بڑا ضرورت مند نظر آتا تھا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے پاس زائد سواری ہو اسے دے دے جس کے پاس سواری نہیں۔ جس شخص کے پاس زائد خوراک ہے وہ اسے دیدے جس کے پاس کوئی زائد راہ نہیں۔ آپ نے اسی طرح مال کی مختلف اقسام کا ذکر فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ شاید ضرورت سے زیادہ اموال میں کسی کا کوئی ذاتی حق ہی نہیں اور اسے چاہیئے کہ وہ اس زائد مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے پر ہمیشہ تیار رہے۔

۷۴۸۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا اتَّهَمُوا بِحُوشَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ: بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا ۱۔ ترمذی ابواب صفة القيامة . الترغيب والترهيب (ص ۱۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کروائی (اور اس کا گوشت غرائب میں تقسیم کیا اور کچھ گھر میں بھی کھانے کے لئے رکھ لیا) اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس قدر گوشت بیچ گیا عائشہ نے جواب دیا دستی پچی ہے۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا سارا بیچ گیا ہے سوائے اس دستی کے یعنی جس قدر تقسیم کیا گیا وہ ثواب ملنے کی وجہ سے بیچ گیا ہے اور جو بچا کر خود کھانے کیلئے رکھا ہے چونکہ اس کا ثواب نہیں ملے گا۔ اس لئے حقیقتاً وہ نہیں بچا۔

## ہدیہ، مصافحہ، ہبہ کی اہمیت

۷۴۹ — عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْخُرَّاسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَصَا فَحُوا يَذْهَبُ الْغِلُّ وَتَهَادُّوا تَحَابُّوا تَذْهَبُ السُّخْنَاءُ۔

( مؤطا امام مالک باب مَا جَاءَ فِي الْمِهَاجَرَةِ )

حضرت عطاء بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے بغض اور کینہ دور ہو جائے گا اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرو اس سے ایک دوسرے سے محبت زیادہ ہوگی اور عداوت اور رنجش دور ہو جائے گی۔

۷۵۰ — عَنْ كَلْدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ بِبَلْبَنٍ وَجَدَايَةٍ وَضَغَائِينَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أُسَلِّمْ وَلَمْ أُسْتَأْذِنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَدْخُلْ

( ابوداؤد کتاب الادب باب فی الاستیذان • ترمذی کتاب الاستیذان )

باب فی التسلیم قبل الاستیذان

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صفوان بن امیہ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ بہرن کے بچے کا گوشت اور لکڑیاں دے کر بھیجا۔ میں حضورؐ کے پاس بلا اجازت اور بغیر سلام کہے چلا گیا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا۔ پہلے باہر واپس جاؤ پھر السلام علیکم کہہ کر اندر آنے کیلئے اجازت مانگو۔

۷۱۱۔ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا أَتَى بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكَلَّ وَلَدِكَ نَحْلَتَهُ مِثْلَ هَذَا؟ فَقَالَ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْجِعْهُ، وَفِي رَوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ: أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُتُبَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: اتَّقُوا اللَّهَ وَاعْدِلُوا فِي أَوْلَادِكُمْ فَارْجِعْ ابْنِي فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ، وَفِي رَوَايَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَشِيرُ أَلَاكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَكَلْتَهُمْ وَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ هَذَا؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَا تُشْهَدَنِي إِذَا قَاتَنِي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرِ.

(بخاری کتاب النہیۃ باب النہیۃ للولد واذا اعطی بعض ولد ذ شیئ)

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ان کے آبا جان ان کو آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا میں نے اپنے اس بچے کو ایک غلام تحفہ دیا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو ایسا تحفہ دیا ہے۔ میرے آبا نے عرض کیا۔ نہیں حضورؐ۔ آپؐ نے فرمایا یہ تحفہ

والپس لے لو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی اولاد سے انصاف اور مساوات کا سلوک کرو۔ اس پر میرے والد نے وہ تحفہ والپس لے لیا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اس صہبہ کا گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں ظلم کا گواہ نہیں بن سکتا۔

۷۵۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الَّذِي يَعُودُ فِي هَبْتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ۔

(مسلم کتاب المہبات باب تحریم الرجوع فی الصدقة والہبة بعد القبض)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہبتہ کر کے چیز والپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی کی ہوئی قے کو چاٹتا ہے۔

## دولت اور شکر نعمت احسان کا شکریہ

۷۵۳۔ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ۔

(ترمذی کتاب الادب باب ان الله يحب ان يرى اثر نعمته على عبده)

حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ وہ اپنے فضل اور اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے یعنی خوشحالی کا اظہار اور توفیق کے مطابق اچھا لباس اور عمدہ رہن سہن اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بشرطیکہ اس میں تکبر اور املرف کا پہلو نہ ہو۔

۵۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَيُّوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْتَسِلُ عَذِيًّا تَأْفَخَ عَلَيْهِ جَدَّادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَنِي فِي ثَوْبِهِ. فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَعْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ! وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

(بخاری کتاب الانبیاء باب دایوب اذی تاذی ربہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام ننگے نہا رہے تھے کہ اسی اثنا میں سونے کی ٹڈیوں کی بارش ہونے لگی (غالبا یہ کشفی نظارہ تھا) حضرت ایوب علیہ السلام دوڑ کر ٹڈیوں کو جمع کرنے لگے (اور اپنے ننگے ہونے کا بھی خیال نہ کیا) اس پر اللہ تعالیٰ کی ان کو آواز آئی۔ اے ایوب! کیا میں نے تجھے سب کچھ نہیں دیا۔ اور تجھے بے نیاز نہیں کر دیا۔ پھر ان ٹڈیوں کی اتنی حرص کیوں؟ اس پر حضرت ایوب علیہ السلام نے جواب دیا

میرے رب تیری عزت کی قسم یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن تیری رحمت اور برکت سے کمن بے نیاز ہو سکتا ہے۔

۷۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ قُضِلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ.

(بخاری کتاب الرقاق باب ينظر الى من هو اسفل منه مسلم کتاب الزهد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی طرف دیکھو جو تم سے کم درجہ کا ہے کم و سائل واللہ۔ لیکن اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر اور اچھی حالت میں ہے۔ یہ بھی سکر کا ایک انداز ہے۔

۷۵۶- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِقَاعِلِهِ : جَدَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ.

(ترمذی کتاب البیرو الصلۃ باب فی ثناء بالمعروف)

حضرت اسامہ بن زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو اور وہ احسان کرنے والے کو کہے اللہ تجھے اس کی جزائے خیر اور اس کا بہتر بدلہ دے تو اس نے ثناء کا حق ادا کر دیا

یعنی ایک حد تک شکریہ کا فرض پورا کر دیا۔

۷۵۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فُلْيُجْدَ بِهِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُلْيُشْنَ بِهِ، فَمَنْ أَتَى بِهِ فَقَدْ شَكَرَهُ وَمَنْ كَتَمَهُ فَقَدْ كَفَرَهُ۔  
(البوداؤد کتاب الادب باب فی شکر المعروف)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسکا بدلہ دے۔ اگر وہ بدلہ دینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا۔ اگر اس نے بات کو چھپایا تعریف کا ایک کلمہ تک نہ کہا تو گویا وہ ناشکری کا مرتکب ہوا۔

## وقار عمل - کسب حلال

(اور)  
سوال سے بچنا

۷۵۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ، قَالَ

أَصْحَابُهُ ، وَأَنْتَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كُنْتُ أُرْعَاهَا عَلَى قَرَارٍ يُط  
لِأَهْلِ مَكَّةَ - (بخاری کتاب الاجارات باب رعی الغنم علی قراریط)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا ہر نبی نے قبل از بعثت بکریاں چرائی ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا  
کیا حضورؐ نے بھی؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں کچھ معاوضہ پر میں بھی مکہ  
والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

۷۵۹۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ  
الْفَرِيضَةِ - (مشکوٰۃ باب کسب و طلب الحلال ص ۲۴ بحوالہ بیہقی فی شعب الایمان)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کی طرح محنت کی کمائی  
بھی فرض ہے۔

۷۶۰۔ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ  
خَيْرًا مِمَّنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ - وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ -

(بخاری کتاب البیوع باب کسب الرجل وعمله بیدہ)

حضرت مقدادؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا اپنے ماتھے سے کمائی ہوئی روزی سے بہتر کوئی روزی نہیں جیسا



کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی کھایا کرتے تھے۔

۷۱۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَأَنْ أَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

(ترمذی الباب الاحکام باب ابن الوالد یاخذ من مال ولدہ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم خود کما کر کھاؤ۔ اور تمہاری اولاد بھی تمہاری عمدہ کمائی میں شامل ہے۔

۷۱۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَقَالَ: أَمَا فِي بَيْتِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: بَلَى، جِلْسٌ تَلْبَسُ بَعْضُهُ وَتَبْسُطُ بَعْضُهُ وَتَعْبُ نَشْرَبُ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ، قَالَ: اتَّيْنِي بِهِمَا، قَالَ: فَأَتَاهُ بِهِمَا فَأَخَذَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِي هَذَيْنِ؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَخُذُهُمَا بِدُرْهَمٍ، قَالَ: مَنْ يَزِيدُ عَلَى دُرْهَمٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا أَخُذُهُمَا بِدُرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ وَأَخَذَ الدَّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ وَقَالَ: اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَأَنْبِذْهُ إِلَى أَهْلِكَ وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُومًا فَأَتَيْتَنِي بِهِ فَأَتَاهُ بِهِ فَشَدَّ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ عُوْدًا يَبِيْدُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اِذْهَبْ، فَاحْتَطِبْ وَبِعْ وَلَا اَرَيْتَكَ  
خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبْنِعُ فَجَاءَ وَقَدْ  
اَصَابَ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ فَاشْتَرَى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ  
اَنْ تَجِيئَ الْمَسْأَلَةَ ثَلَاثَةَ فَي وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - اِنَّ الْمَسْأَلَةَ  
لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ لَيْذَى فَقِرْ مَذْقِعٍ اَوْ لَيْذَى غُدْمٍ مُقَطَّعٍ اَوْ  
لَيْذَى دَهْرٍ مُوَجِّعٍ - (البوداؤد كتاب الزكوة باب ما تجوز فيه المسألة)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری سواہی بن  
کرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے اس سے  
دریافت فرمایا کہ تمہارے گھر میں کچھ ہے اس نے عرض کیا ایک چادر ہے  
جسے آدھا بچھاتا ہوں اور آدھا اوڑھتا ہوں اور ایک چھانگل ہے جس میں  
پانی پیتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا جاؤ دو توں چیزیں لے آؤ۔ وہ دونوں چیزیں  
لے کر حاضر ہو گیا۔ حضورؐ نے ان کو لے کر فرمایا: یہ دونوں چیزیں کون خریدتا  
ہے؟ ایک شخص نے کہا میں ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ حضورؐ نے دو  
تین مرتبہ فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ اس پر ایک اور شخص  
نے کہا کہ میں دو درہم میں خریدتا ہوں۔ حضورؐ نے وہ چیزیں اُسے دو درہم  
میں دے دیں۔ اور اس انصاری کو کہا کہ یہ لو ایک درہم سے کھانے  
پینے کی چیزیں خرید کر گھر دیدو اور دوسرے درہم کی کھاڑی خرید کر میرے  
پاس لے آؤ۔ جب وہ کھاڑی خرید کر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

حضور علیہ السلام نے اسمیں خود لکڑی کا دستہ ڈالا اور اس شخص سے فرمایا: جاؤ اور اس سے لکڑیاں کاٹ کاٹ کر فروخت کرو اور پندرہ دن سے پہلے میں تجھے ادھر آتا نہ دیکھوں۔ وہ شخص لکڑیاں کاٹ کر اور لا کر بیٹھا رہا یہاں تک کہ حیب وہ حضورؐ کے پاس آیا تو اس نے دس درہم کما لئے تھے۔ چنانچہ ان درہموں سے اس نے کچھ کے کپڑے خریدے اور کچھ کا کھانے پینے کا سامان خریدا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ تیرے لئے خود کما کر کھانا اس بات سے زیادہ اچھا ہے کہ تو در در مانگتا پھرے اور قیامت کے دن اس حالت میں اللہ کے حضور آئے کہ تیرا چہرہ خراش زدہ ہو۔ دیکھو مانگنا صرف تین شخصوں کے لئے جائز ہے ایک وہ شخص جو غربت کی وجہ سے پس گیا ہو۔ دوسرے وہ شخص جس پر ناحق مصیبت آپڑی ہو اور اس قرض کے بوجھ تلے دب گیا ہو اور اس کے ادا کرنے کی کوئی صورت نہ دیکھتا ہو۔ تیسرے وہ شخص جس کے ہاتھ سے کوئی غلطی سے قتل ہو گیا ہو اور اس وجہ سے اس نے دیت یعنی خون بہا ادا کرتا ہو۔

۷۳۔ عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَخْبَلَهُ ثُمَّ يَأْتِيَ الْجَبَلَ فَيَأْتِي بِحُذْمَةٍ مِّنْ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكْفَى اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ۔

حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص رسی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارہ چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرز عمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجہ بہتر ہے نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔

۷۲۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ طَلَّقْتُ خَالَتِي ثَلَاثًا فَخَرَجْتُ تَجِدُ نَخْلًا لَهَا فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَنَمَاهَا فَأَتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أُخْرِجِي فَجِدِي نَخْلًا لَعَلَّكَ أَنْ تُصَدِّقِي مِنْهُ أَوْ تَفْعَلِي خَيْرًا۔ (البوداؤد کتاب الطلاق باب فی المبتوتة تخرج بالتمار)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ کو تین طلاقیں مل گئی تھیں۔ اس حالت میں وہ اپنے گزارہ کیلئے کھجوریں توڑنے نکلیں تو ایک آدمی نے ایام عدت میں گھر سے نکلنے سے انہیں منع کیا۔ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور اس واقعہ کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا کھجوریں توڑنے جایا کرو ہو سکتا ہے تم اس میں سے کچھ صدقہ خیرات کرو یا نیک راستہ اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرو۔

۷۲۵- عَنْ ابْنِ عَبْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ: إِلَّا أَحَدُثُكَ

عَنِّي وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَكُنْتُ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ، قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: إِنَّهَا جَدْتُ  
بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرُ فِي يَدِهَا وَاسْتَقَتْ بِالْقُرْبَةِ حَتَّى أَثَرُ فِي  
نَحْرِهَا وَكُنْتُ الْبَيْتَ حَتَّى غُبِرْتُ ثِيَابُهَا فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدَمُ فَقُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُ أَبَاكَ فَسَأَلْتَهُ خَادِمًا  
فَأَتَتْهُ فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حِدَانًا فَرَجَعَتْ فَأَتَاهَا مِنَ الْعِدِ  
فَقَالَ: مَا كَانَ حَاجَتِكَ؟ فَسَكَتَتْ، فَقُلْتُ: أَنَا أُحَدِّثُكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ! حَدَّثْتُ بِالرَّحَى حَتَّى أَثَرْتُ فِي يَدِهَا وَحَمَلْتُ بِالْقُرْبَةِ  
حَتَّى أَثَرْتُ فِي نَحْرِهَا فَلَمَّا أَنْ جَاءَكَ الْخَدَمُ أَمَرْتُمَا  
أَنْ تَأْتِيَاكَ فَتَسْتَحْدِمُكَ خَادِمًا يُقِيْمَا حَرَمًا هِيَ فِيهِ قَالَ:  
إِلَّقِ اللَّهَ يَا فَاطِمَةُ! وَأَدْرِى فَرِيضَةَ رَبِّكَ وَأَعْمَلِي عَمَلِ  
أَهْلِكَ فَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَسَبِّحِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ  
أَحْمَدِي ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبِّرِي أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَتِلْكَ مِائَةٌ  
فَهِيَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ- قَالَتْ: رَضِيتُ عَنِ اللَّهِ وَعَنْ رَسُولِهِ.

(ابوداؤد کتاب الخراج والنفی والامارة - باب فی بیان مواضع

قسم الخمس)

حضرت ابن اعبد بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت علیؑ نے کہا کہ کیا  
میں تجھے اپنا اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واقعہ  
نہ سناؤں؟ حضرت فاطمہؑ تمام رشتہ داروں میں حضور کو سب سے

زیادہ عزیز تھیں۔ میں نے کہا کیوں نہیں ضرور سنائیں۔ اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لگے کہ چٹکی چلا چلا کر فاطمہ کے ہاتھ میں گٹے اور پانی ڈھو ڈھو کر سینے پر مشکیزہ کے نشان پڑ گئے تھے اور گھر میں جھاڑو دینے کی وجہ سے کپڑے میلے کچیلے ہو جاتے تھے۔ اس عرصہ میں حضور کے پاس کچھ خادم آئے۔ میں نے کہا فاطمہ حضور کے پاس خادم آئے ہوئے ہیں اگر مانگو گی تو ایک آدھ مل جائے گا۔ جاؤ جا کر کوئی خادم مانگ لو۔ جب وہ حضور کے پاس آئیں تو دیکھا کہ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں وہ اس دن واپس آگئیں پھر دوسرے دن گئیں۔ حضور نے پوچھا کیسے آئی ہو تو وہ خاموش رہیں۔ میں نے کہا حضور میں بتاتا ہوں یہ کس لئے آئی ہے۔ چٹکی چلا چلا کر ہاتھ میں گٹے پڑ گئے ہیں اور مشک اٹھا اٹھا کر سینے پر نشان نظر آتے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے پاس خادم آئے تو میں تمہیں دوں گا۔ پس آپ اسے کوئی خادم دیدیں تاکہ وہ اس جانکاہ محنت سے بچ جائے۔

حضور علیہ السلام یہ سن کر فرمانے لگے فاطمہ! اللہ سے ڈرو اپنے رب کے فرائض ادا کرو۔ گھر کے کام کاج خود کرو۔ جب رات کو سونے لگو تو ۳۳ بار سبحان اللہ۔ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر کا ذکر کرو۔ یہ کُل سوبار ہوئے۔ یہ طرز عمل تو کر چاکر کی تمنا سے زیادہ بہتر ہے۔ اس پر فاطمہ نے عرض کیا میں اللہ اور اس کے رسول کی رضا پر راضی ہوں۔

۶۶ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمَثْبُورِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ  
وَالْتَعَفَّ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: أَلَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ أَلَيْدِ السُّفْلَى -  
وَأَلَيْدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ -

(مسلم کتاب الزکوٰۃ - باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: لوگوں کو سوال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اوپر والا  
ہاتھ جو کہ خرچ کرنے والا ہے نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۷۶۷۔ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِذَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي - ثُمَّ سَأَلْتُهُ  
فَأَعْطَانِي - ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي - ثُمَّ قَالَ: يَا حَكِيمُ إِنَّ  
هَذَا الْمَالَ خَصِرٌ حُلُوٌّ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةٍ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ  
فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافٍ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ  
كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ - وَأَلَيْدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنْ أَلَيْدِ السُّفْلَى  
قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا  
أَرَى أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أَقَارِقَ الدُّنْيَا: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا لِيُعْطِيَهُ الْعَطَاءَ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا  
ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَا لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهُ فَقَالَ:  
يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنِّي أَشْهَدُ لَكُمْ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَغْرِضُ عَلَيْهِ  
حَقَّهُ الَّذِي قَسَمَهُ اللَّهُ لَهُ فِي هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَ فَلَمْ

يَذَرُ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حَتَّى تَوُفِّيَ - (بخاری کتاب الوصیۃ باب تاویل قولہ من بعد وصیۃ یوصی بہا)

حضرت حکیم بن حزامؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ امداد کے لئے عرض کیا تو آپؐ نے میرے سوال کے  
مطابق مجھے عنایت فرمایا۔ ایک بار پھر ایسی ہی میں نے درخواست کی۔ آپؐ  
نے یہ بھی منظور فرمائی۔ تیسری بار پھر میں درخواست گزار ہوا۔ اُسے بھی آپؐ  
نے منظور فرمایا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا دنیا بہت مرغوب چیز ہے۔  
بہت کچھ سمیٹنے کو جی چاہتا ہے لیکن برکت بے نیازی میں ہی ہے۔ جو شخص  
اس دنیا کے حاصل کرنے میں حرص و لالچ کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بے برکتی  
کا منہ دیکھتا ہے اور اسکی مثال اس بھوک کے مریض کی سی ہے جو کھاتا  
جاتا ہے لیکن اسکی بھوک ختم نہیں ہوتی۔ یاد رکھو اوپر والا یعنی دینے والا  
ہاتھ نیچے والے یعنی لینے والے ہاتھ سے افضل ہے یعنی دینے والے  
بنو لینے والے نہ ہو۔ حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں۔ میں نے حضورؐ کا یہ ارشاد  
سن کر عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے سچائی دے کر  
آپؐ کو بھیجا ہے آئندہ میں آپؐ کے سوا کسی سے کچھ نہیں لوں گا۔ چنانچہ بعد  
میں ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں حکیم بن حزامؓ کو بلایا جاتا تا کہ وہ اپنا عطیہ  
لے جائیں لیکن وہ قبول نہ کرتے اور اسکے لینے سے انکار کر دیتے حضرت  
عمرؓ رضی اللہ عنہ بھی ان کو دینا چاہا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ  
نے عام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اے مسلمانو! میں تم کو حکیم بن حزامؓ



کے متعلق گواہ بتاتا ہوں کہ میں نے اُن کے سامنے اُن کا حق پیش کیا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ عرض حکیم بن حزامؓ تاوفات اپنے اس عہد پر مضبوطی سے قائم رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرتے دم تک کسی سے کچھ نہ لیا۔

۷۶۸۔ عَنْ ابْنِ أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَبَايِعُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَعْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ عَلَى أَنْ لَا تَسْأَلَ أَحَدًا شَيْئًا فَقَالَ ثَوْبَانُ: فَمَا لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الْجَنَّةُ - فَبَايَعَهُ ثَوْبَانُ -

قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بِمَكَّةَ فِي أَجْمَعَ مَا يَكُونُ مِنَ النَّاسِ يَسْقُطُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَرُبَّمَا وَقَعَ عَلَى عَاتِقِ رَجُلٍ فَيَاخُذُهُ الرَّجُلُ فَيَنَا وَلَهُ فَمَا يَأْخُذُهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَنْزِلُ فَيَأْخُذُهُ -

(التترغيب والترهيب ص ۱۸۱)

حضرت ابو امامہ باہلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا۔ مجھ سے کون عہد باندھتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان نے عرض کیا حضور! میں عہد باندھنے کے لئے تیار ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تو عہد کرو کہ تم کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگو گے۔ اس پر ثوبان نے عرض کیا حضور! اس عہد کا اجر کیا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا۔ اس کے بدلہ میں جنت ملے گی۔ اس پر ثوبان نے حضورؐ کے اس

عہد پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔

ابو امامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثوبان کو مکہ میں دیکھا کہ سخت  
بھڑکے باوجود سواری کی حالت میں اگر آپ کے ہاتھ سے چابک بھی گر  
جاتا تو خود اتر کر زمین پر سے اٹھاتے اور اگر کوئی شخص خود ہی انہیں چابک  
پکڑنا چاہتا تو نہ لیتے بلکہ خود اتر کر اٹھاتے۔

۷۹۔ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَحَمَّلْتُ  
حِمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ فِيهَا  
فَقَالَ: اقْمِرْ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرُكَ بِهَا؛ ثُمَّ قَالَ:  
يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدٍ ثَلَاثَةً: رَجُلٌ تَحَصَّلَ  
حِمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ، وَرَجُلٌ  
أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاكَ مَالُهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ  
قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ  
حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةً مِنْ ذَوِي الْحِجَابِ مِنْ قَوْمِهِ لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا  
فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قَوْمًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ  
قَالَ: سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ، ثُمَّ سِوَاهُتَيْنِ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَأْتِيصَةُ  
سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔ ۱۔ مسند ابی الزکوة من تحمل له المسألة

حضرت قبیصہ بن مخارق فرمایا کرتے ہیں کہ میں نے ایک شخص  
کے قرض کی ذمہ داری اٹھائی۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
میں حاضر ہوا اور اس کے بارہ میں آپ سے مدد کے لئے درخواست کی

آپ نے فرمایا صدقہ کا مال آنے تک ٹھہرو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے قبیسہ! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں۔ ایک وہ آدمی جس نے کسی مصیبت زدہ کی ذمہ داری اٹھائی ہے اسے مانگنے کی اجازت ہے تاکہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کر سکے۔ دوسرے وہ جس پر کوئی مصیبت آپڑے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا ہو، اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے تاکہ بقدر کمایت اپنا گزارہ چلا سکے۔ تیسرے وہ جس پر فاقہ کی نوبت آگئی ہو اور محلے کے تین سمجھدار اور معتبر آدمی اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ بھوکوں مر رہا ہے۔ اس کے لئے بھی مانگنا جائز ہے تاکہ وہ گزارا وقت کر سکے۔ ایسے ضرورت مندوں کے علاوہ کسی کا مانگنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی مول لینا ہے۔

۷۷۰۔ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ إِلَّا تَمَارِيقِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ أُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ؛ مَا لَقِصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ، وَلَا ظَلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ عِزًّا، وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مُسَالَةٍ إِلَّا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، وَأُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا فَاحْفَظُوهُ قَالَ: إِنَّمَا الدُّنْيَا لِارْبَعَةِ نَفَرٍ: عَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَيَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ وَيَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِأَنْفِلِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ رَزَقَهُ اللَّهُ عِلْمًا وَلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ

النَّبِيَّةُ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ فِي مَالٍ لَعَمِلْتُ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَهُوَ نَبِيَّتُهُ فَلَجُرُّهُمَا  
 سَوَاءٌ وَعَبْدُ رَزَقَهُ اللَّهُ مَالًا وَلَمْ يَزِدْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ  
 فِي مَالِهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِي فِيهِ رَبَّهُ وَلَا يَصِلُ فِيهِ رَحِمَهُ  
 وَلَا يَعْلَمُ لِلَّهِ فِيهِ حَقًّا فَهَذَا بِاخْبِتَابِ الْمَنَازِلِ، وَعَبْدٌ لَمْ يَزِدْهُ  
 مَالًا وَلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ فِي مَالٍ لَعَمِلْتُ فِيهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ  
 فَهُوَ نَبِيَّتُهُ فَوَزَّرَهُمَا سَوَاءٌ . (ترمذی کتاب الزہد باب مثل النبی مثل اربعۃ نفس)

حضرت عمرو بن سعد انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تین باتوں کے مؤثر ہوتے کے بارہ میں  
 میں قسم کھا سکتا ہوں تم ان باتوں کو یاد رکھو۔ اول یہ کہ صدقہ سے کسی کا  
 مال کم نہیں ہوتا۔ دوسرے کوئی مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ  
 اس کے بدلے میں اس کو عزت دیتا ہے۔ تیسرے جب کوئی انسان  
 اپنے لئے سوال اور مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ عزت اور  
 احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتا ہے۔ یاد رکھو دنیا میں رہنے والے  
 چار قسم کے انسان ہو سکتے ہیں ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم دیا  
 اور وہ اس نعمت کی وجہ سے اپنے رب سے ڈرتا ہے، رشتہ داروں سے  
 حسن سلوک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے۔ یہ تو سب  
 سے اعلیٰ درجہ کا انسان ہے۔ دوسرا وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے علم  
 دیا لیکن مال نہیں دیا اور سچی نیت سے کہتا ہے کہ اگر مجھے مال بھی ملتا  
 تو میں فلاں سخی کی طرح اپنے مال کو خرچ کرتا۔ ایسے شخص کو اس کی نیت

کا ضرور ثواب ملے گا اور پہلے آدمی کے برابر اس کا درجہ ہوگا۔ تیسرا وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا چنانچہ وہ اپنے مال کو سوچے سمجھے بغیر بے جا خرچ کرتا ہے اور اس خرچ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ صلہ رحمی اور رشتہ داروں حُسنِ سلوک نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں پہچانتا۔ یہ انسان بڑا بد قسمت اور بدکردار ہے۔ چوتھے وہ انسان جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ مال دیا ہے اور نہ علم، لیکن آرزو رکھتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہو تو میں بھی اس بدکردار شخص کی طرح اسے خرچ کروں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کروں۔ پس ایسے بدنہاد شخص کو بھی اس کی نیت کا بدلہ ملے گا اور اس کا انجام اس تیسرے شخص کی طرح بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔

۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي تَدُدُهُ التَّمَرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَاللَّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمُسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ - (بخاری کتاب التفسیر سورۃ بقرہ باب لا یسألون الناس الحاقاً)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں جسے ایک کھجور یا دو کھجوروں، ایک لقمہ یا دو لقموں کے لئے در در کے دھکے کھانے پڑیں بلکہ مسکین وہ ہے جو باوجود احتیاج اور ضرورت مند ہونے کے سوال کرنے سے بچتا ہے اور گھر بیٹھ رہتا ہے اور اس کی بے نیازی کی وجہ سے لوگوں کو بھی بظاہر اس کی غربت کا علم نہیں

ہوتا تاکہ وہ اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔

۷۷۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الْمُسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرْدَهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ ، وَلَكِنَّ الْمُسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُقْطَنُ لَهُ فَيَتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ - (بخاری کتاب الزکوٰۃ باب قول الله لا يسألون الناس الحافاً)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسکین وہ نہیں جو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوروں کے لئے در در پھرتا ہے بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر کفاف گزارہ نہ ہو لیکن اس کے باوجود اس کی غربت سے کوئی واقف نہ ہو سکے تاکہ وہ اس پر صدقہ خیرات کرے اور ضرور تمند ہوتے ہوئے بھی وہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے۔

## میانہ روی اور متوازن زندگی

۷۷۳۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْإِقْتِسَادُ فِي التَّقَاتِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ وَالتَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السَّوَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

(بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ باب الحذر والثبات فی الامور ص ۳۳)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اخراجات میں میانہ روی اور اعتدال نصف معیشت ہے اور لوگوں سے محبت سے پیش آنا نصف عقل ہے اور سوال کو بہتر رنگ میں پیش کرنا نصف علم ہے۔

۷۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ:

أَحَبُّ حَبِيبِكَ هُوَ نَأْمَأَعْسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا وَأَبْغَضُ بَغِيضِكَ هُوَ نَأْمَأَعْسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا - (ترمذی ابواب البر والصلة باب اقتصاد فی الحب والبغض)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے دوست سے اعتدال کے اندر رہ کر محبت کرو کیونکہ عین ممکن ہے کہ کل کلاں وہی شخص تیرا دشمن بن جائے اور اسی طرح اپنے دشمن سے بھی حد کے اندر رہ کر دشمنی رکھ کیونکہ ممکن ہے کہ وہی کل تیرا دوست بن جائے (اور پھر کی ہوئی زیادتیوں پر تو شرمندہ ہوتا پھرے)

۷۵۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ الْإِيمَانِ، مَنْ إِذَا غَضِبَ لَمْ يَدْخُلْهُ غَضَبُهُ فِي بَاطِلٍ، وَمَنْ إِذَا رَضِيَ لَمْ يُخْرِجْهُ رِضَاكَ مِنْ حَقِّ وَمَنْ إِذَا قَدَّرَ لَمْ يَتَحَاطَّ مَا لَيْسَ لَهُ -

(المعجم الصغير للطبرانی باب من اسمه احمد ص ۳۱)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اول یہ کہ جب کسی مومن کو غصہ

آئے تو غصہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا (وہ حد کے اندر رہتا ہے) اور جب وہ خوش ہو تو اسکی خوشی اسے حق سے باہر نکلتے نہیں دیتی (وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا) اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو اس وقت بھی (وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا یعنی جو اس کا نہیں اسکو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا۔

۷۷۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَلْبِسُوا وَأَسْتَعِينُوا بِالْعَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔ (بخاری کتاب الایمان باب الدین یسر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین آسان ہے لیکن جو دین پر قابو پانا اور اس پر غالب آنا چاہتا ہے وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہو سکے گا لہذا میانہ روی اختیار کرو سہولت کے قریب قریب رہو۔ لوگوں کو خوشخبری دو۔ صبح و شام اور رات کے کچھ حصے میں (بدریغہ نواقل) اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو۔

۷۷۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُوهَا وَ قَالُوا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ۔ قَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَا أَنَا قَاصِلٌ



الَّتِي أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ : وَأَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ أَبَدًا وَلَا أُفْطِرُ  
 وَقَالَ الْآخَرُ : وَأَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا - فَجَاءَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ : أَنْتُمُ الَّذِينَ  
 قُلْتُمْ كَذًا وَكَذَا، أَمَا وَاللَّهِ إِنْ لَا خُشَاكُمُ لِلَّهِ وَاتَّقَاكُمْ لَهُ  
 لَكُنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ  
 عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي -

(بخاری کتاب النکاح الترغیب فی النکاح و کتاب الایمان باب قول

النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم باللہ ملخصاً)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ تین آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم کی ازواج مطہرات کے گھروں میں آئے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی عبادت کے متعلق پوچھنا چاہتے تھے - جب انہیں آپ کی عبادت کے  
 متعلق بتایا گیا تو انہوں نے اسے کم سمجھا اور اس کی یوں توجیہ کی کہ  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں محبلا ہماری کیا حیثیت ہے آپ  
 کے تو اگلے پچھلے قصور معاف کر دئے گئے ہیں یعنی آپ کو گناہ سے  
 محفوظ کر دیا گیا - ان میں سے ایک نے کہا میں رات بھر نماز پڑھا کروں گا  
 دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا اور کبھی افطار نہ کروں گا  
 تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا - کبھی نکاح نہیں کروں  
 گا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اسکا علم ہوا تو آپ انکے پاس  
 آئے اور ان سے پوچھا کیا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے - دیکھو، خدا

کی قسم! میں تمہاری نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہوں اور تم سے زیادہ متقی ہوں۔ لیکن میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی لیتا ہوں۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جو شخص میری سنت سے منہ موڑے گا۔ اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

۷۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ ۚ قَالَتْ: صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَاتَبَهُمْ كَرَهُوا وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: مَا بَالُ بَجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرَهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا أَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

(مسلم کتاب الفضائل باب علمہ صلی اللہ علیہ وسلم باللہ تعالیٰ)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ایک معاملے کے بارے میں رخصت اور سہولت کا پہلو اختیار کیا جب اس بات کا علم آپ کے صحابہؓ کو ہوا تو ان میں سے بعض نے اسے ناپسند کیا اور وہ یہ سمجھے کہ آنحضرتؐ تو معصوم ہیں، ہم تو ایسا نہیں کر سکتے۔ حضور کو جب صحابہ کے اس خیال کا علم ہوا تو آپ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے لوگو! جب میں نے ایک معاملے میں رخصت اور سہولت کے پہلو کو اختیار کیا ہے تو تم اس کو کیوں ناپسند کرتے ہو اور کیوں اس سے بچتے ہو؟ خدا کی قسم! مجھے ان سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کی ذات کا عرفان حاصل ہے اور میں ان سب سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہوں

یعنی اگر اس میں خدا کی ناراضگی کا کوئی پہلو ہوتا تو میں اس سہولت کے پہلو کو کبھی اختیار نہ کرتا۔ پس میرے اس اقدام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی مجھے حاصل ہے۔

۷۷۹۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قُلْتُ: فَلَانَةٌ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَوَتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْ، عَلَيْكُمْ بِمَا تَطِيقُونَ، فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى تَمَلُّوا، قَالَتْ: وَكَانَ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ.

(ابن ماجہ الباب الزهد باب المداومة على العمل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا یہ کون عورت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ فلاں ہے جو اس قدر عبادت اور ذکر الہی میں مشغول رہتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چھوڑو تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جتنی تم میں طاقت ہے۔ خدا کی قسم تم نہک اور اکتا جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ نہیں اکتائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو وہی عمل پسند ہے جس پر میانہ روی کے ساتھ مداومت ہو۔

۷۸۰۔ عَنْ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَابْنِ الدَّرْدَاءِ فَذَارَ

سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَدِّلَةً فَقَالَ : مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ : أَحْوَجُكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ : كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ : مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ : نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ لَهُ : نَمْ فَلَمَّا كَانَ الْخَبَرُ اللَّيْلُ قَالَ سَلْمَانُ : قُمْ الْآنَ، فَصَلَّيَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : إِنَّ بَرِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَلَا أَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا - فَأَعْطَى كُلُّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ. فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : صَدَقَ سَلْمَانُ -

( بخاری کتاب الصوم باب من اقسام علی اخیه لیفطر فی التطوع )

حضرت وہبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا۔ حضرت سلمانؓ ابوالدرداءؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ دروداءؓ کی ماں یعنی ابوالدرداءؓ کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام ہج کے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ سلمانؓ نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ اس عورت نے جواب دیا۔ تمہارے بھائی ابودرداءؓ کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔ اسی اثناء میں ابودرداءؓ بھی آگئے۔ انہوں نے حضرت سلمانؓ کیلئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا۔ آپ کھائیے میں

تو روزہ سے ہوں۔ سلمانؓ نے کہا جب تک آپ نہ کھائیں گے میں بھی نہ کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے روزہ کھول دیا اور کھانا کھایا (روزہ نفلی تھا) جب رات ہوئی تو ابودرداء نماز کیلئے اٹھنے لگے۔ سلمانؓ نے انکو کہا ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کیلئے اٹھنے لگے تو سلمانؓ نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔ پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمانؓ نے کہا اب اٹھو چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر سلمانؓ نے کہا۔ اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کو اس کا حق دو۔ اس کے بعد ابودرداء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سلمانؓ نے ٹھیک کہا ہے۔

۷۸۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: مَا بَالُ هَذَا اتَّخَلَّوْا نَذْرَ أَنْ يَمُوتَي، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَكَ أَنْ يَزُكَّبَ - (بخاری کتاب الحج الباب العمرة من نذر العتقى الى الكعبة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر میں ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بیٹوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے گھسٹتا چلا جا رہا ہے آپؐ نے پوچھا یہ کیوں پیدل چلتا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس نے نذر مانی ہے کہ وہ پیدل حج کرے گا۔ آپؐ

نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ یہ اس طرح اپنے آپکو دکھ اور تکلیف دے یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا یہ کوئی مقبول ذریعہ نہیں ہے۔ پھر آپؐ نے اس بوڑھے سے فرمایا - میاں اونٹ پر سوار ہو جاؤ (تمہارے لئے پیدل چلنا ضروری نہیں -)

۷۸۲۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةً كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ ، وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى ، عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخْصَةً كَمَا يُكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ . (صحيح ابن حبان. فصل في صلوة السفر -

باب ذكر استنجا بقبول رخصة الله اذ الله جل وعلا يحب قبولها -)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو یہ بات بڑی پسند ہے کہ اسکی طرف سے دی ہوئی رخصت پر عمل کیا جائے۔ اور اس رعایت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح اسے یہ بات پسند ہے کہ (اگر کوئی عذر نہ ہو تو) عزیمت اور اصل حکم پر عمل کیا جائے (تعمیل حکم اور رعایت کے موقع پر رعایت سے فائدہ اٹھانا یہی حقیقی فرمانبرداری ہے)

ایک اور روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رخصتوں اور رعایتوں سے فائدہ اٹھانا اسی طرح پسند ہے (اور اس پر وہ خوش ہوتا ہے) جس طرح نافرمانی اور حکم عدولی اُسے ناپسند ہے (اور اس پر وہ

ناراض ہوتا ہے)

۷۸۳۔ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّيِّعِ الْأَسَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْكَاتِبُ،  
أَحَدِ كُتَّابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَقِيتُنِي  
أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ ؟ قُلْتُ:  
تَأْفَقُ حَنْظَلَةُ ! قَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ ؟ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالْجَنَّةِ وَالتَّارِ  
كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ نَسِينَا  
كَثِيرًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَوِ اللَّهَ إِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ  
هَذَا، فَأُتِلَقْتُ أَنَا وَابْنُ بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : تَأْفَقُ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَمَا ذَاكَ ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالتَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأَى عَيْنٍ  
فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ  
نَسِينَا كَثِيرًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَ فِي  
الذِّكْرِ لَصَا فَحَتَّكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ وَ فِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ  
يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَ سَاعَةً، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

حضرت حنظلہ بن ربیعؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے حضرت ابوبکرؓ ملے اور کہا کہ اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یعنی آپؐ نے تعجب کا اظہار کیا۔ حنظلہ نے اس پر کہا۔ جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے رہتے ہیں اور آپؐ ہمیں نصائح فرماتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جنت و دوزخ ہمارے سامنے ہے۔ لیکن جب ہم آپؐ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیوی بچوں اور مال و منال میں منہمک ہو جاتے ہیں اس لئے بہت سی باتیں معمول جاتی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا خدا کی قسم! ہماری بھی یہی حالت ہے۔ حنظلہ کہتے ہیں۔ چنانچہ ان باتوں کے بعد میں اور ابوبکرؓ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور میں نے حضورؐ سے اپنی اس کیفیت کا ذکر کیا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جو میری موجودگی میں ہوتی ہے تو پھر تم سے فرشتے مصافحہ کریں، تمہارے بستروں پر بھی اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! کوئی گھڑی نیک خیال کی ہوتی ہے اور کسی گھڑی سُستی طاری ہو جاتی ہے۔ آپؐ نے یہ الفاظ تین دفعہ دہرائے۔ یعنی اس کیفیت سے گھبرانا نہیں چاہیے اور نہ ہی کوئی منافقت کی بات ہے کیونکہ معمول اور بے خیالی ایک بشری



## تفاوت اور سادگی

۷۸۴۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مُحْصِنٍ الْأَنْصَارِيِّ الْخَطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ مُعَانِي فِي جَسَدِهِ عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمِهِ فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيرِهَا -

(ترمذی کتاب الزہد باب فی الزہاد فی الدنیا)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دلی اطمینان اور جسمانی صحت کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس ایک دن کی خوراک ہے اس نے گویا ساری دنیا جیت لی اور اس کی ساری نعمتیں اسے مل گئیں۔

۷۸۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَلَسْنَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَلَا لَكَ امْرَأَةٌ تَأْوِي إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَلَا لَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْتَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ، قَالَ: فَإِنِّي خَادِمٌ، قَالَ:

فَأَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ۔ (مسلم کتاب الزہد والبقا)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ ہم فقراء مہاجرین میں شامل نہیں؟ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے اس سے پوچھا۔ کیا تمہاری بیوی ہے جس کے پاس رہ کر تم آرام پاتے ہو، اس نے کہا ہاں بیوی ہے۔ پھر اس سے پوچھا کیا تمہارے پاس رہنے کیلئے مکان ہے اس نے کہا ہاں مکان بھی ہے اس پر انہوں نے کہا۔ پھر تو تم دو متمندوں میں سے ہو۔ وہ شخص کہنے لگا کہ میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ اس پر عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے کہا پھر تو تم خالصے امیر اور حاکم بھی ہو۔

۷۸۶۔ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ ۞ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحَى فِي يَدِهَا وَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ قَانَطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذَتْهَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَكَانِكُمَا، فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدَتْ بُرْدَ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ: أَلَا أَعْلِمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكَبِّرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ کو چٹکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں تکلیف ہو گئی اور ان دنوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تھے۔ حضرت فاطمہؓ حضورؐ کے پاس گئیں۔ لیکن مل نہ سکیں۔ حضرت عائشہؓ سے ملیں اور آنے کی وجہ بتائی۔ جب حضورؐ باہر سے تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا ذکر کیا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہاے گھر آئے۔ ہم بستروں میں لیٹ چکے تھے۔ حضورؐ کے تشریف لانے پر ہم اٹھنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا۔ نہیں لیٹے رہو۔ حضورؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ حضورؐ کے قدموں کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے پر محسوس کی پھر آپؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز نہ بتاؤں۔ جب تم بستروں پر لیٹے لگو تو چونتیس دفعہ اللہ اکبر کہو۔ تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہو۔ یہ تمہارے لئے توکر سے بہتر ہے یعنی ان کلمات کی بدولت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا اور اس قسم کے سوال سے بے نیاز ہو جاؤ گے۔

۷۸۷۔ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ : أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ : خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ فَإِنْ شِئْتَ كُلَّهُ وَإِنْ شِئْتَ

تَصَدَّقَ بِهِ وَمَا لَآ فَلَا تُتَّبِعْهُ نَفْسَكَ - قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا وَلَا يَرُدُّ شَيْئًا أُعْطِيَهُ.

(بخاری کتاب الزکوٰۃ ، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا حضورؐ یہ کسی ایسے شخص کو عطا فرماویں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ اس پر آپؐ فرماتے جو مال حرص طمع اور آرزو کے بغیر تجھے ملے وہ لے لینا چاہیئے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔ یہ لے لو اور محفوظ رکھو، پھر چاہو تو استعمال میں لاؤ اور چاہو تو صدقہ کر دو۔ جو تجھ کو نہیں ملتا۔ اس کے پیچھے مت بھاگو اور جو ملتا ہے اس کے لینے سے بلا وجہ انکار نہ کرو۔

سالم کہتے ہیں کہ حضور کے اس ارشاد کے مطابق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے اور جو چیز انہیں دی جاتی وہ لینے سے انکار نہیں کرتے تھے۔

۷۸۸ - عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْسَبِي فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا فَلَمَعَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَمِدَ اللَّهُ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنْ لِيَ لَأُعْطِيَ الرَّجُلَ وَادَّعَى الرَّجُلَ وَالَّذِي ادَّعَى أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ وَلَكِنِّي إِنَّمَا أُعْطِيَ أَتَوَّامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَدَرِ وَالْمَهْلَحِ

وَأَكْلَ أَقْوَامًا إِلَىٰ مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَىٰ وَالْخَيْرِ  
 مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ - قَالَ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ : فَوَاللَّهِ مَا  
 أَحَبُّ إِلَيَّ بِكَلِمَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمَرُ  
 النَّعَمِ - (بخاری کتاب الجمعة باب من قال فی الخطبة بعد الشاء ما بعد)

حضرت عمرو بن تغلبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں بہت سا مال اور قیدی آئے آپؐ نے ان اموال کو تقسیم  
 فرمایا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور بعض کو کچھ نہ دیا۔ آپؐ کو اطلاع ملی کہ جن لوگوں  
 کو کچھ نہیں ملا وہ بڑے افسردہ ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید حضور ان سے  
 ناراض ہیں۔ اس پر آپؐ تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ  
 کی حمد و ثناء بیان کی، پھر فرمایا: میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بعض  
 اوقات میں ایک آدمی کو دیتا ہوں اور دوسرے کو نہیں دیتا۔ لیکن جس  
 کو میں نہیں دیتا وہ مجھے اس آدمی سے زیادہ محبوب اور پیارا ہوتا ہے  
 جس کو میں دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں کچھ لوگوں کو اس لئے دیتا  
 ہوں کہ ان کے دلوں میں مال و دولت کی خواہش اور حرص ہوتی ہے اور  
 بعض کے متعلق مجھے یہ بھروسہ اور اطمینان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے  
 ان کے دلوں میں بھلائی، بے نیازی اور استغناء رکھا ہے اور عمرو بن  
 تغلب بھی انہی لوگوں میں شامل ہیں۔ عمرو کہتے تھے آپؐ کی اس بات  
 سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ اعلیٰ درجہ کے سُرخ اونٹ پا کر بھی مجھے  
 اتنی خوشی نہ ہوتی۔

٤٨٩ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَى مِنْ تِلْكَ الْإِطْعَامِ فِي قُرَيْشٍ وَتَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْأَنْصَارِ مِنْهَا شَيْءٌ وَجَدَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّى كَثُرَتْ فِيهِمْ الْقَالَةُ قَالَ قَائِلُهُمْ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَمَّهُ فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ هَذَا الْحَيُّ قَدْ وَجَدُوا عَلَيْكَ فِي أَنْفُسِهِمْ لِمَا صَنَعْتَ فِي هَذَا الْقَوْمِ الَّذِي أَصَبْتَ قَسَمْتَ فِي تَوَمِكَ وَأَعْطَيْتَ عَطَايَا عَظَمًا فِي تَبَائِلِ الْعَرَبِ وَلَمْ يَكُنْ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ شَيْءٌ قَالَ: فَأَيُّنَ أَنْتَ مِنْ ذَلِكَ يَا سَعْدُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَنَا إِلَّا امْرُءٌ مِنْ قَوْمِي وَمَا أَنَا. قَالَ: فَاجْمَعْ لِي قَوْمَكَ فِي هَذِهِ الْحَظِيرَةِ. قَالَ: فَخَرَجَ سَعْدٌ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي تِلْكَ الْحَظِيرَةِ. قَالَ: فَجَاءَ رِجَالٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَتَرَكَهُمْ فَدَخَلُوا وَجَاءَ آخَرُونَ فَزَدَهُمْ. فَلَمَّا اجْتَمَعُوا آتَاهُ سَعْدٌ فَقَالَ: قَدْ اجْتَمَعَ لَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: فَأَتَاهُ هُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَاسْتَنَى عَلَيْهِ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! مَا قَالَتْ بَلَعْتَنِي عَنْكُمْ وَجَدَةٌ وَجَدْتُمُونَهَا فِي أَنْفُسِكُمُ أَلَمْ تَكُمُ ضَلَالًا فَهَذَا كُمُ اللَّهُ وَعَالَةً فَأَغْنَاكُمُ اللَّهُ وَأَعْدَاءُ قَالَفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ؟ قَالُوا: بَلَى! اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمَنٌ وَأَفْضَلُ قَالَ: أَلَا تُجِيبُونَنِي يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! قَالُوا: وَبِمَا

ذَا نُجِيبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَكَ وَلِرَسُولِهِ الْمَنُّ وَالْفَضْلُ قَالَ: أَمَا  
 وَاللَّهِ لَوْ شِئْتُمْ لَقُلْتُمْ فَلَصَدَقْتُمْ اتَّيْتَنَا مُكَذِّبًا فَصَدَّقْنَاكَ  
 وَمَخَذُوا لَا فَنَصَرْنَاكَ وَطَرِيدًا فَأَوْيْنَاكَ وَعَائِلًا فَأَغْنَيْنَاكَ  
 أَوْجَدْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ فِي لِعَاعَةٍ مِنَ الدُّنْيَا  
 تَأَلَّفْتُمْ بِهَا تَوْمًا لِيُسْلِمُوا وَكَلَّتْكُمْ إِلَى إِسْلَامِكُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ يَا  
 مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالشَّاةِ وَالْبَعِيرِ وَتَرْجِعُونَ  
 بِرَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فِي رِحَالِكُمْ فَوَالَّذِي نَفْسُ  
 مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ لَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَلَوْ سَلَكَ  
 النَّاسُ شَعْبًا وَبَسَلْتِ الْأَنْصَارُ شَعْبًا لَسَلَكْتُ شَعْبَ الْأَنْصَارِ،  
 اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْأَنْصَارَ وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ ابْنَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ:  
 فَبَكَى الْقَوْمُ حَتَّى اخْضَلُوا لِحَاهُمْ وَقَالُوا: رَضِينَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَفَرَّقْنَا (مسند احمد ص ۱۳)

وَفِي رِوَايَةٍ فَقَالَ الْأَنْصَارُ أَلَمَنْ لَكَ وَلِرَسُولِهِ وَالْفَضْلُ عَلَيْنَا وَ  
 عَلَى غَيْرِنَا فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَسَكَتُوا فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي  
 عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَهَاءُ الْأَنْصَارِ: أَمَارُؤُ سَاؤُنَا فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا نَاسٌ  
 مِنْ أَهْلِ حَدِيثِهِ اسْتَأْنَبَهُمْ قَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ تَعَالَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَتْرُكُنَا وَسَيُوفُنَا تَقَطُّرُ مِنْ دِمَائِهِمْ....

(سيرة حلبیہ ص ۱۳)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم نے قریش اور عرب کے قبائل میں وہ تمام مالِ غنیمت تقسیم فرمادیا جو فتح ہوازن و حنین میں ہاتھ لگا تھا اور انصار کو کچھ نہ ملا تو انصار کے کچھ لوگوں نے اپنے دلوں میں انقباض محسوس کیا۔ یہاں تک کہ اس بارہ میں چہ میگوئیاں بڑھ گئیں۔ اور کسی کہنے والے نے یہ بھی کہہ دیا کہ اب کیا ہے اب تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے آٹے ہیں (اب ہماری ضرورت نہیں رہی) انصار میں سے سعد بن عبادہؓ نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضورؐ آپ کی اس تقسیم کی وجہ سے کچھ انصار کے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہیں کہ آپؐ نے اپنی قوم کو مالِ غنیمت میں سے اتنے بڑے بڑے عطیات مرحمت فرمائے ہیں اور انصار کو کچھ نہیں ملا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے سعد! تم کہاں تھے لوگوں کو سمجھانا تھا۔ سعد نے عرض کیا حضورؐ! میں بھی تو اس قوم کا ایک فرد ہوں۔ میری کون سنتا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ سعد اپنی قوم اس چوپال میں جمع کرو میں اُن سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سعد انصار کو چوپال میں جمع کرنے لگے۔ مہاجرین میں سے بھی چند لوگوں کو اندر جانے کی اجازت دی اور باقی مہاجرین کو ٹوٹا دیا۔ جب تمام انصار اکٹھے ہو گئے تو حضور علیہ السلام کو اطلاع دی کہ حضور لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ پھر حضور تشریف لائے اور حمد و ثناء کے بعد فرمایا۔ اے انصار! تم نے جو گلے شکوے کئے ہیں وہ مجھ تک پہنچے ہیں۔ اے انصار سوچو تو میں تمہارے پاس اس وقت آیا تھا جب تم بھٹکے ہوئے تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں ہدایت دی۔ تم تنگ دست تھے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ تمہیں دولت مند بنایا۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے دشمن



تھے میں اللہ تعالیٰ نے میری وجہ سے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا یہ سب  
 سچ نہیں۔ انصار نے عرض کیا کیوں نہیں۔ خدا اور اس کے رسول کا  
 یہ بڑا فضل و احسان ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اے انصار! تم میری ان باتوں کا جواب کیوں  
 نہیں دیتے؟ انصار نے عرض کیا۔ حضور! ہم کیا جواب دیں۔ ہم تو  
 اللہ اور اس کے رسول کے زیر احسان ہیں۔ حضور نے فرمایا تم اگر چاہو تو یہ جواب  
 دے سکتے ہو اور یہ جواب صحیح ہوگا کہ آپ ہمارے پاس اس حالت  
 میں آئے جب آپ کی قوم نے آپ کو جھٹلایا اور تکذیب کی اور ہم نے  
 اس وقت آپ کی تصدیق کی۔ آپ پریشان حال ہمارے پاس آئے  
 ہم نے آپ کی مدد کی۔ آپ ہمارے پاس بے گھر ہو کر آئے ہم نے  
 آپ کو پناہ دی۔ آپ محتاج اور بے سروسامان ہو کر آئے ہم نے آپ کی  
 محتاجی دور کی اور آپ کا سہارا بنے۔

اے انصار! کیا تم ان دنیاوی چمک دمک کے سامانوں کی وجہ سے  
 اپنے دلوں میں انقباض محسوس کرتے ہو جو میں نے قریش اور قبائل عرب  
 کے نومسلموں کو انکی دلجوئی اور تالیف قلب کے طور پر دیئے ہیں۔ اے  
 انصار کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ لوگ تو اپنے گھر بکریاں اور اونٹ  
 لے کر جائیں اور تم اپنے ساتھ اللہ کے رسول کو لے کر جاؤ۔ خدا کی قسم جس  
 کے قبضے اور اختیار میں محمد کی جان ہے اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی انصار  
 کا ایک فرد ہوتا۔ اگر تمام لوگ ایک وادی اور ایک راہ پر چلیں اور انصار

کوئی اور راہ اختیار کریں تو میں انصار کے ساتھ چلوں گا۔

اے اللہ! تو انصار پر رحم فرما۔ انصار کی اولاد پر رحم فرما۔ انصار

کی اولاد کی اولاد پر رحم فرما۔

حضور کی اس تقریر کو سُن کر انصار زار زار روئے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں اور عرض کیا حضور! ہم آپ سے راضی ہیں آپ کی تقسیم پر راضی ہیں۔ کچھ نا سمجھ لوگوں کے منہ سے ایسی نازیبا باتیں نکلی ہیں اور سنجیدہ اور بزرگ انصار اس سے بیزار ہیں۔ بہر حال اس صورتِ حال کے سمجھنے کے بعد حضورؐ اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔ اور لوگ بھی اپنے اپنے ٹھکانوں کی طرف چلے گئے۔

۷۹۰۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْقَى.

(رسالہ تشبیہ باب القناعة .... ص ۷۱)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت ایک نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے۔

۷۹۱۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيرِ وَالذَّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي الْإِنْيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ. وَقَالَ: هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

(بخاری کتاب الاشربة باب الشرب في انية الذهب د مسلم)

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم اور دیباچ پہننے سے منع فرمایا۔ اسی طرح سونے اور چاندی

کے برتنوں میں کھانے پینے کی ممانعت فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا یہ چیزیں دنیا میں دوسروں کے لئے ہیں اور آخرت میں صرف تمہیں نصیب ہونگی۔

## دنیا کی محبت سے اجتناب

۷۹۲ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةٌ لِبَيْدٍ لَا كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ - (مسلم کتاب الشعر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشہور شاعر لبید نے جو بات کہی، اس سے زیادہ سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے یہ بڑی سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے۔

۷۹۳ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَرَفِي جَنْبِهِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَوَاتُخَذُ نَالَكَ رِطَاءً فَقَالَ: مَا لِي وَلِلنَّاسِ مَا أَنَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا كَرَائِبٍ اسْتَنْظَلَتْ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر سو رہے تھے۔ جب اُٹھے تو چٹائی کے نشان پہلو مبارک پر نظر آئے۔ ہم نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے لئے نرم سا گدیہ بنا دیں تو کیا اچھا نہ ہو؟ آپ نے فرمایا۔ مجھے دنیا اور اس کے آراموں سے کیا تعلق؟ میں اس دنیا میں اس شتر سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے اترا اور پھر شام کے وقت اسکو تھوڑ کر آگے چل کھڑا ہوا۔

۷۹۴۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِدٌ سَبِيلٍ۔ (بخاری کتاب: ترقاق باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کن فی الدنیا کانک غریب)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے میرے کندھوں کو پکڑا اور فرمایا تو دنیا میں ایسا بن گویا تو پر دیسی ہے یا راہ گزر مسافر ہے۔

۷۹۵۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي اللَّهُ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ، فَقَالَ: ارْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللَّهُ وَارْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُحِبُّوكَ۔

(ابن ماجہ، باب التزهد فی الدنیا)

حضرت سہلؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ۔ اے اللہ کے رسول ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے کہ جب میں اُسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ بھی مجھے چاہنے لگیں ۔ آپؐ نے فرمایا : دُنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ ۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو ۔ لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے ۔

۷۹۶۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ۔ (مسلم کتاب الزہد)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے ۔

۷۹۷۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِزْيَتِهَا فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ ابْنِ عُبَيْدَةَ فَوَافَتْ صَلَوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَنَعَزَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ : أَطْلُكُمُ سَمِعْتُمْ

اَتَا اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِّنَ الْبَحْرَيْنِ ؟ فَقَالُوا : اَجَلٌ يَا  
رَسُولَ اللّٰهِ ! فَقَالَ : اَبَشِّرُوْا وَاَقْلُوْا مَا يَسِّرْكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرُ  
اَخْشَىٰ عَلَيْنَكُمْ وَلَكِنْ اَخْشَىٰ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْنَكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ  
قَبْلَكُمْ فَتَنَّا فُتُوْهُمَا كَمَا تَنَّا فُتُوْهَا فَتَفْلِكُمْ كَمَا اَهْلَكْتُمْ.

(بخاری کتاب الجہاد باب العزیزۃ والموادعۃ و مسلم)

حضرت عمرو بن عوفؓ انصاری بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ  
وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کر لائیں چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے  
تو انصار کو اس کا علم ہوا۔ وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ  
گئے۔ جب آنحضرتؐ نے نماز پڑھ لی اور آپؐ متغدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں  
کا ایک انبوہ کثیر اپنے سامنے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا۔ میرا خیال ہے  
کہ تم نے ابو عبیدہ کی آمد کے متعلق سُن لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں  
یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوشکن خبر کی امید  
رکھو خدا تعالیٰ کی قسم، مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں (اب فقر و احتیاج کے  
دن گئے) مجھے ڈر ہے تو اس بات کا کہ دنیا کے خزانے تمہارے لئے  
کھول دئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا  
کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے جس طرح تم سے  
پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دیگی جس طرح  
کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۹۸۔ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ۔

(المبسوط لبسرخسى ص ۱۱۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں ہے (یعنی عیسائیت کی طرح تہجد اور دنیا سے بے تعلقی کی زندگی گزارنا اسلام میں درست اور پسندیدہ نہیں۔)

## خیر خواہی اور تعاون علی البر

۷۹۹۔ عَنْ تَمِيمِ بْنِ أَوْسٍ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَتِهِمْ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان انه لا یدخل الجنة الا المؤمنون)

حضرت تمیم داریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین سراسر خیر خواہی اور خلوص کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا: کس کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اور اس کی کتاب اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کے ائمہ اور عام مسلمانوں کی خیر خواہی اور ان سے خلوص کا تعلق رکھنا۔

۸۰۰۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهَا قَلْبُ مُسْلِمٍ،  
إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ تَعَالَى وَمَتَابَعَةُ وَلَاؤِ الْأَمْرِ وَ لَزُومُ  
جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ۔ (تشریح باب الاخلاص ص ۳۱)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: تین باتیں ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ ایک  
اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص، دوسرا حکام کی خیر خواہی، تیسرے جماعت مسلمین  
کے ساتھ۔

۸۰۱۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ اللَّهُ تَعَالَى فِي حَاجَةِ الْعَبْدِ  
مَا دَامَ الْعَبْدُ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ۔ (تشریح باب الفتوة ص ۳۱)  
حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس وقت تک انسان کی ضرورتیں پوری کرتا  
رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے  
کوشاں رہے۔

۸۰۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا  
نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى  
مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ  
اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ



فِي عَوْنٍ أَجِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ  
 اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ  
 اللَّهِ تَعَالَى يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ  
 عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمْ الْمَلَائِكَةُ  
 وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ  
 بِهِ نَسَبُهُ - (مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذکر)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور  
 کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے  
 دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کو آرام پہنچایا اور اس کے  
 لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کریگا  
 جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی  
 پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے  
 بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ  
 اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے  
 گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور  
 اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور  
 اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانچے رکھتی ہے، فرشتے  
 ان کو گیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقربین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا

ہے۔ جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

## تواضع اور خاکساری، عجز اور انکساری

۸۰۳۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا لَقِصْتُ صَدَقَةً مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب استحباب العفو والتواضع)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ کا بندہ جتنا کسی کو معاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی زیادہ اسے عزت میں بڑھاتا ہے۔ جتنی زیادہ کوئی تواضع اور خاکساری اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اتنا ہی اسے بلند مرتبہ عطا کرتا ہے۔

۸۰۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَضَبَاءُ لَا تُسَبِّقُ أَوْ لَا تَكَادُ تُسَبِّقُ فَجَاءَ أَغْرَاجِيٌّ عَلَى تَعْوِذٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ حَتَّى عَرَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: حَقٌّ عَلَى

اللّٰهُ اَنْ لَا يَرْتَفِعَ شَيْءٌ مِّنَ الدُّنْيَا اِلَّا وَضَعَهُ ۔

(بخاری کتاب الجہاد باب ناقۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اونٹنی کا نام عضباء تھا۔ وہ کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتی تھی۔ دوڑ میں سب سے آگے رہتی۔ ایک دفعہ ایک دیہاتی نوجوان آیا۔ اس کی اونٹنی دوڑ میں سب سے آگے نکل گئی۔ مسلمانوں کو اس کا بہت افسوس ہوا کہ ایک دیہاتی کی اونٹنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی سے آگے بڑھ گئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کے اس افسوس کو بھانپ کر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ دنیا میں جو بلند ہوتا ہے بالآخر اللہ تعالیٰ اس کے غرور کو توڑنے کیلئے اسے نیچا دکھاتا ہے۔

## حلم اور بردباری، رافت اور نرمی

۸۰۵۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ ، وَ يُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُتْفِ وَمَا لَا يُعْطَى عَلَى مَا سِوَاهُ ۔ (مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الرفق)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرمی کرنیوالا ہے نرمی کو پسند کرتا ہے۔ نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور ٹیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

۸۰۶ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اِلْتَفَقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَةً وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ - (مسلم کتاب البر والصلة باب فضل الرفق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کسی چیز میں جتنا بھی رفق اور نرمی ہوتا ہے یہ اس کے لئے زینت کا موجب بن جاتا ہے اور جس سے رفق اور نرمی چھین لی جائے وہ اتنی ہی بد نما ہو جاتی ہے۔ یعنی رفق اور نرمی میں ہی حسن ہے۔

۸۰۷ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْدُمُ عَلَى النَّارِ. أَوْ بِمَنْ تَحْدُمُ عَلَيْهِ النَّارُ؟ تَحْدُمُ عَلَى كُلِّ قَرِيبٍ هَيِّئَ لَيْنٍ سَهْلٍ - (ترمذی صفة القیلة)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تم کو بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے؟ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو لوگوں کے قریب رہتا ہے۔ یعنی نفرت نہیں کرتا، ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ان کے لئے آسانی مہیا کرتا ہے اور سہولت پسند ہے۔

۸۰۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَالَ أَعْرَابِيٌّ  
فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ لِيَقْعُوَ فِيهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دَعُوهُ وَارْتَقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ  
أَوْ ذَنْبًا مِنْ مَاءٍ ، فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُبْتَلَيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ .

( بخاری کتاب الوضو باب صب الماء على البول في المسجد )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے مسجد میں پیشاب  
کر دیا۔ لوگ کھڑے ہو گئے کہ اس پر ٹوٹ پڑیں اور پکڑ لیں۔ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے چھوڑ دو اور پانی کا ایک ڈول بہا دو (تاکہ  
پیشاب کا اثر زائل ہو جائے) کیونکہ تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا  
ہے۔ تنگی کر نیوالے اور سختی سے پیش آنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

۸۰۹ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ  
تَعَالَى ثُمَّ قَرَأُ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِمُتَوَسِّمِينَ الْمُتَفَرِّسِينَ .

( ترمذی کتاب التفسیر سورۃ الحجۃ - مسند الامام الاعظم کتاب التفسیر صفحہ ۲۵ )

حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا۔ مومن کی فراست سے بچو وہ اللہ تعالیٰ کے عطاء کردہ نور سے دیکھتا ہے  
پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّمُتَوَسِّمِیْنَ یعنی  
اس میں ان لوگوں کیلئے نشانات ہیں جو بات کی تہ تک پہنچتے اور صحیح  
صورتِ حال فوری طور پر سمجھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

۸۱۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ، لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ .

( بخاری کتاب الادب ، مسلم کتاب الزہد باب لا یلدغ المؤمن من جُحْر مرتین )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک سوراخ سے کبھی دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا ۔

۸۱۱۔ عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَخْرَمَةَ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي وَقْعَةِ صَلَاحِ الْحُدَيْبِيَّةِ قَالَ .... فَلَمَّا فَرِغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ: قُومُوا فَا نُحَرِّوْا ثُمَّ اخْلُقُوا اِهْتَالًا: فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ قَامَ فَدَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ ذَلِكَ أَخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُوا أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرِبُ دَنْكَ وَتَدْعُو خَالِقَكَ فَيَخْلُقَكَ فَقَامَ فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمْ أَحَدًا مِنْهُمْ حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ نَحْرَهُ دَيْهٌ وَدَعَا خَالِقَهُ فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَامُوا فَانْحَرُوا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَخْلُقُ بَعْضًا حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا .....

( مسند احمد بن حنبل عن المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم )

صلح حیدریہ کے واقعہ سے متعلق ایک لمبی حدیث میں مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ جب معاہدہ صلح لکھا جا چکا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے صحابہؓ سے فرمایا اٹھو اپنی قربانیاں ذبح کرو اور بال منڈوا کر احرام کھول دو لیکن صحابہؓ (صلح کی شرائط کو کمزوری پر محمول کرتے ہوئے) اس قدر رنج و غم میں ڈوب گئے تھے کہ اپنے ہوش کھو بیٹھے اور حضورؐ کے فرمان کو شدتِ غم کی وجہ سے سمجھ نہ سکے اور تعمیلِ ارشاد کے لئے نہ اُٹھے۔ آپؐ یہ دیکھ کر اندر گئے اور اپنی زوجہ مطہرہ حضرت اُم سلمہؓ سے اس صورتِ حال کا ذکر کیا۔ اُم سلمہؓ نے عرض کیا (حضورؐ اس وقت صحابہؓ شدتِ غم سے دوچار ہیں۔ آپؐ یوں کیجئے باہر جائیے اپنے عمرہ کی قربانی ذبح کیجئے حجام کو بلوائیے اور بال کٹوا کر احرام کھول دیجئے) پھر دیکھئے کیا ہوتا ہے جتنا اپنے حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔ جب صحابہؓ نے یہ دیکھا تو تیزی سے اٹھے اپنی اپنی قربانیاں ذبح کیں اور احرام کھولنے کیلئے ایک دوسرے کے بال مونڈنے لگے جلدی اور غم کی وجہ سے ایک دوسرے پر گرے پڑنے لگے کہ یوں لگتا تھا کہ ایک دوسرے کو مار ہی ڈالیں گے۔

۸۱۲ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ : وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ . ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ . لَا وَالَّذِي بَعَثْتَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ يُضَيِّفُ هَذَا اللَّيْلَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ : أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ . فَأُطْلِقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ :

اَكْرِمْ فِي ضَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ:  
لَا مَرَاتِهِ: هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ قَالَتْ: لَا، إِلَّا قَوْتُ صَبِيَانِي قَالَ:  
فَعَلَّيْهِمْ بِشَيْءٍ وَإِذَا أَرَادُوا عَشَاءً فَنَوِّمِيهِمْ وَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا  
فَاطْفِي السِّرَاجَ وَارِيهِ أَنَا نَأْكُلُ - فَقَعْدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا  
طَاوِيَيْنِ - فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:  
لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ -

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف وفضل ایشارہ و بخاری مناقب الانصار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا - بہت بھوک لگی ہے اور  
سخت تکلیف ہے - آپ نے اپنی ایک بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا کہ کچھ  
کھانے کو ہے تو بھیج دیں - وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں ہے  
پھر ایک اور بیوی کے ہاں پیغام بھجوایا - وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ  
سب ازواج مطہرات نے یہی جواب دیا کہ اس خدا کی قسم جس نے آپ  
کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میرے ہاں پانی کے سوا کچھ نہیں - اس  
پر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا - آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا؟  
ایک انصاری نے عرض کی - اے اللہ کے رسول! مجھے اسکی مہمانی کا  
ثرف عطا فرمایا جائے - چنانچہ وہ اس کو لے کر گھر آیا اور اپنی بیوی سے  
کہا یہ اللہ کے رسول کا مہمان ہے اسکی خاطر و مدارت میں کوئی کمی نہ رہنے  
پائے - بیوی نے کہا صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے - اس پر اس



انصاری نے کہا ان کو کسی طرح بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے کیلئے اندر آئے تو دیا بچھا دینا اور اندھیرے میں ایسا ظاہر کریں گے۔ جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جبائے بغیر وہ خود میاں بیوی بھوکے رہے۔ صبح کو جب انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے فرمایا۔ تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھوتا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہو رہا تھا۔

۸۱۳۔ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْأَشْعَرِيَّيْنَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قُلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمَا فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِتِّي وَأَنَا مِنْهُمْ۔ ۱۔ مسند کتاب الفضائل باب من فضائل الاشعريين )

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اشعری قبیلے کی خصوصیت بڑی قابل تعریف ہے کہ جب جنگ میں ان کو تنگدستی کا سامنا کرنا یا مدینے میں ان کے اہل و عیال کو خوراک کی کمی سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ اپنا سارا ذخیرہ خوراک ایک جگہ جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن سے ماپ کر آپس میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ دراصل ایسے ہی لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

## حوصلہ اور جرأت، شجاعت اور بہادری

۸۱۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ -

( بخاری کتاب الادب باب الحذر عن الغضب ومسلم )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے۔ اصل پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھتا ہے۔

## حسن کردار، بشاشت اور خوش خلقی

۸۱۵ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَا أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيقٍ -

(مسلم کتاب الادب باب استحباب طلاقۃ الوجه عند اللقاء)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

مجھے ارشاد فرمایا، معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے  
خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

۸۱۶۔ عَنْ عَدِي بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ  
فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فِي كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ - (بخاری کتاب الادب باب طیب الکلام)  
حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوزخ کی آگ سے بچنے کی کوشش کرو خواہ  
کھجور کا ایک آدھ حصہ ہی دینے کی توفیق ہو۔ اگر کسی کے پاس  
کچھ نہیں تو وہ نرمی، خلوص اور عمدہ بات سے ہی دوسرے  
کا حوصلہ بڑھائے۔

## شرم و حیا

۸۱۷۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ رُكَانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بِكُلِّ دِينٍ خُلُقٌ وَخُلُقُ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ۔

(موطا امام مالک جامع ما جاء في اهل التقدير باب ما جاء في الحياء)

حضرت زید بن طلحہ حضور علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہوئے

بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دین و مذہب کا ایک اپنا خاص خلق ہوتا ہے اور اسلام کا یہ خاص خلق حیا ہے۔

۸۱۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً: فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ. وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ.

(مسلم کتاب الایمان باب شعب الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان ساٹھ یا ستر سے بھی کچھ زائد حصوں میں منقسم ہے۔ ان میں سب سے افضل لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتا ہے اور عام اور آسان حصہ راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کرتا ہے۔ حیا بھی ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔

۸۱۹ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: اسْتَحْيُوا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قَالُوا إِنَّا نَسْتَحْيِي يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَالْحَمْدُ لِلَّهِ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ وَلَكِنْ مَنِ اسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعَى وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوَى وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبَلَى وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَقَدْ

اُسْتَحْيَا مِنَ اللَّهِ حَقَّ الْحَيَاءِ -

(ترمذی صفة القيامة - رسالہ تشبیہ باب الحیاء ص ۱۱)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں شرم بخشی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اسمیں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور اس میں جو خوراک وہ بھرتا ہے اس کی حفاظت کرے موت اور ابتلاء کو یاد رکھنا چاہیے۔ جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے۔ وہ دنیاوی زندگی کی زینت کے خیال کو چھوڑ دیتا ہے پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کیا اس نے واقعی اللہ تعالیٰ کی شرم رکھی۔

۸۲۰ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ، وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ - (ترمذی کتاب البیروا الصلۃ باب فی الفحش)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنام بنا دیتی ہے اور شرم و حیاء ہر زیادہ کو حسن سیرت بخشا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔

۸۲۱ - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ إِلَّا نَصَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ

النُّبُوَّةُ الْأُولَى : إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَأَصْنَعْ مَا شِئْتَ -

( بخاری کتاب الادب باب اذا لم تستح فاصنع ما شئت )

حضرت ابو مسعود رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سابقہ انبیاء کے حکیمانہ اقوال میں سے جو لوگوں تک پہنچتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب حیاء اٹھ جائے تو پھر ان جو چاہے کرے (کسی نے فارسی میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے :

بے حیا باتش ہر چہ خواہی کن

۸۲۲ - عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ الْعَذْرَاءِ فِي خَدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ -

( مسلم کتاب الفضل باب کثرة حیاءہ )

حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت سے بھی زیادہ حیا دار تھے جب آپ کسی چیز کو ناپسند کرتے تو اس کا اثر ہم آپ کے چہرہ مبارک سے محسوس کرتے یعنی آپ کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چل جاتا کہ یہ بات آپ کو پسند نہیں آئی۔ بالعموم آپ اس کا اظہار زبان سے نہ فرماتے۔

# راز رکھنے کی فضیلت

اور

## افشائے راز کی مذمت

۸۲۳ — عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَتَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي فِي حَاجَتِهِ فَأَبْطَأْتُ عَلَى أُبَيٍّ فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ : مَا حَبَسَكَ ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ ۚ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ ؟ قُلْتُ : إِنَّمَا سِرٌّ ۖ قَالَتْ : لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا ۖ قَالَ أَنَسٌ : وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ بِهِ يَا ثَابِتُ !

۱ مسلم کتاب الفضائل فضائل انس بن مالک

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ نے ہم سب کو سلام کیا اور مجھے اپنے ایک کام کے لئے بھیجا اور اس وجہ سے میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ میری ماں نے مجھ سے دیر سے آنے کی وجہ پوچھی تو میں نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام کے

لئے بھیجنا تھا۔ میری ماں نے پوچھا۔ وہ کیا کام تھا؟ میں نے جواب دیا۔ ایک راز کی بات تھی۔ میری ماں نے کہا۔ تو پھر حضورؐ کا راز کسی کو نہ بتائیو۔ حضرت انسؓ نے یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے اپنے ملازم ثنابت سے فرمایا: اے ثنابت! اگر وہ راز کی بات میں کسی کو بتا سکتا تو تجھے ضرور بتا دیتا۔

## پردہ پوشی اور چشم پوشی

۸۲۳ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَفَسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسْتَرْ عَلَى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسْتَرْ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ: وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔

(ترمذی کتاب البیہ و الصلۃ باب فی الستر علی المسلمین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دُور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اسکی بے چینی کو دُور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کیلئے آسانی دیا کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا



اور آخرت میں اس کے لئے آسانی اور آرام کا سامان بہم پہنچائے گا۔ اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کیلئے کوشاں رہتا ہے۔

۸۲۵ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافٍ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَ إِنْ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِالنَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَ قَدْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَا قُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذًا وَ كَذًا وَ قَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَ يُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

( بخاری کتاب الادب باب سترا المؤمن علی نفسه )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری ساری اُمت کو معافی مل جائے گی لیکن کلمہ کھلا گناہ کر نیوالے بے حیاؤں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ بے شرمی اور بے حیائی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ان رات کو کوئی بُرا کام کرے۔ اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے۔ لیکن وہ صبح اُٹھ کر لوگوں کو بتاتا پھرے کہ میں نے رات کو یہ بُرا کام کیا تھا اللہ تعالیٰ تو اس کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ خود اپنا پردہ فاش کرتا ہے۔

۸۲۶ — عَنْ مَوْلَى عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقَالُ لَنَا أَبُو كَثِيرٍ قَالَ لَقِيتُ عَقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّ لَنَا حَيْرَانًا

يَسْرُبُونَ الْخَمْرَ قَالَ: دَعُهُمْ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَلَا أَدْعُو عَلَيْهِمُ  
الشُّرْطَ؟ فَقَالَ عَقِبَةُ: وَيَحْكُ دَعُهُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ أَحْيَا  
مَوْتَةً مِنْ قَبْرِهَا.

(مسند احمد بن حنبل ج ۱۴ مصری و الادب المفرد ص ۱۱)

حضرت عقیبہ بن عامرؓ کے مولیٰ جن کا نام ابو کثیر تھا بیان کرتے ہیں  
کہ میں اپنے آقا عقیبہ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ ہمارے پڑوسی شراب  
پی رہے ہیں۔ عقیبہ نے فرمایا جانے دو۔ پھر میں ان کے پاس دوبارہ گیا  
اور کہا۔ کیا میں پولیس کو نہ بلا لاؤں؟ عقیبہ نے فرمایا: تیرا برا ہوا! کہا جو ہے  
جانے دو۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا۔ جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی  
بے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔

## حُسنِ ظن

۸۲۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ.

(مسند احمد و ابوداؤد کتاب الادب باب حسن الظن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حُسنِ ظن ایک حسین عبادت ہے۔

۸۲۸ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى: سَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ عِيسَى: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى -

(مسلم کتاب الفضائل باب فضائل عیسیٰ علیہ السلام)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک مرتبہ ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے کہا کہ تم چوری کرتے ہو؟ تو وہ شخص خدا کی قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں نے چوری نہیں کی ہے۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہتے لگے میں تمہاری قسم پر اعتبار کرتا ہوں اور اپنے نفس کو جھٹلاتا ہوں۔

ایک اور روایت میں عَیْنِی کا لفظ ہے یعنی میں اپنی آنکھوں کو جھٹلاتا ہوں۔

عفو

اور

## دوسروں کے قصور معاف کر دینا

۸۲۹ - عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: أَفْضَلُ الْفَضَائِلِ أَنْ تَصِلَ مَنْ قَطَعَكَ وَتُعْطِيَ مَنْ مَنَعَكَ وَتَصْفَحَ عَمَّنْ شَتَمَكَ.

(مسند احمد ج ۳۳)

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنیوالے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے تو درگزر کرے۔

۸۳۰ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَلَا عَفَا جُدٌّ عَنْ مَظْلَمَةٍ إِلَّا زَادَ اللَّهُ جَدًّا

(مسند احمد ج ۳۳، ص ۳۳۰)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف

کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

## قرض حُسنِ تقاضا اور حُسنِ ادا

۸۳۱ — عَنْ ابْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّكَ أَنْ يُنَجِّيهَ اللَّهُ مِنْ كُرْبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلْيُنْفِْسْ عَنْ مُعْسِرٍ أَوْ يَضَعْ عَنْهُ۔

۱۔ مسلم کتاب المساقات باب فضل انظار المعسر ۰ مشکوٰۃ باب القاس والنظار

حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن بے پنیوں اور پریشانیوں سے نجات دے تو اسے چاہئیے کہ وہ تنگ دست مقروض کو وصولی میں سہولت دے یا قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دے۔

۸۳۲ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجَاءَ ابْنِ أَبِي النَّثِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَاضَاكَ فَأَعْلَظَ لَهُ . فَمَهَّ بِهَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

مَقَالًا ، ثُمَّ قَالَ : اَعْطُوهُ سِتًّا مِثْلَ سِتِّهِ ، قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا نَجِدُ إِلَّا أُمْتًا مِثْلَ مَنْ سِتِّهِ ، قَالَ : اَعْطُوهُ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

(مسلم کتاب البیوع باب من استتلف شیئاً ففقد فی خیراً منه )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ سے قرض ادا کرنے کا تقاضا کیا اور بڑی گستاخی سے پیش آیا۔ آپ کے صحابہؓ کو بڑا غصہ آیا اور اسے ڈانٹنے لگے حضورؐ نے فرمایا۔ اسے کچھ نہ کہو کیونکہ جس نے لینا ہو وہ کچھ نہ کچھ کہنے کا بھی حق رکھتا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا اسے اس عمر کا جانور دے دو جس عمر کا اس نے وصول کرنا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا اس وقت تو اس سے بڑی عمر کا جانور موجود ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنا قرض زیادہ عمدہ اور اچھی صورت میں ادا کرتا ہے۔

۸۳۳ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ خَيْرَكُمْ أَوْ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً .

(ابن ماجہ ابواب الصدقات باب حسن القضاء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو لین دین قرض اور دوسری ذمہ داریوں کے ادا کرتے ہیں بہت اچھا ہے

۸۳۴ — عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ كَانَ أُمْدِيْنَةُ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسِفُّنِي فِي تَمْرِئِي إِلَى الْجَدَاوِ وَ

كَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيقِ رُومَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا  
فَجَاءَ فِي الْيَهُودِيِّ عِنْدَ الْجِدَادِ وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ  
أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْتِي فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: امْشُوا نَسْتَنْظِرُ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ فَجَاءَ فِي  
فِي نَحْلٍ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ  
فَيَقُولُ: أَيَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُكَ - فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّحْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ  
فَجِئْتُ بِقَبِيلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ: أَيُّنَ عَرِيشُكَ يَا جَابِرُ؟ فَأُخْبِرْتُهُ فَقَالَ:  
أُنْشُرُ لِي فِيهِ، فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَجِئْتُهُ  
بِقَبْضَةٍ أُخَذِي فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ  
فَقَامَ فِي الرُّطَبِ فِي النَّحْلِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ قَالَ: يَا جَابِرُ جِدْ وَاقْضِ  
فَوَقَفَ فِي الْجِدَادِ فَجَدَدْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَّلْتُ مِنْهُ فَخَرَجْتُ  
حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ  
أَشْهَدُ أَنَّي رَسُولُ اللَّهِ - ۱ بخدی کتاب الاطعمه باب الرطب والتمر )

حضرت جابر بن عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ کے  
ایک یہودی سے اپنے باغ کی کھجوریں پک جانے کے وعدہ پر قرض لیا کرتا  
تھا۔ جابر کا یہ باغیچہ رومہ کی طرف جانے والے راستہ پر تھا۔ ایک سال  
ایسا ہوا کہ کھجور کی فصل ابھی نہ ہوئی اور ادائیگی ایک سال پیچھے پڑتی ہوئی

نظر آئی۔ کھجوریں توڑنے کا جب وقت آیا تو یہودی قرض وصول کرنے کیلئے ان پہنچا لیکن میرے پاس اسے دینے کیلئے مال نہ تھا۔ میں نے آئندہ سال تک مہلت مانگی لیکن اس نے انکار کر دیا اور فوری ادائیگی پر اصرار کیا۔ یہ خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی پہنچی۔ حضورؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ چلو چل کر جابر کو یہودی سے مہلت دلوائیں۔ حضور علیہ السلام مع چند صحابہ میرے نخلستان میں تشریف لائے اور اس یہودی سے مہلت دینے کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن وہ کہتے لگا اے ابوالقاسم! میں نے اسے مہلت نہیں دیتی ہے۔ حضور علیہ السلام نے جب دیکھا کہ یہ میری سفارش نہیں مانتا تو آپؐ نے باغ کا چکر لگا کر پھلوں کا اندازہ فرمایا اور آکر پھیر یہودی سے سفارش کی کہ اسے مہلت دیدو۔ واقعی پھل بہت کم ہیں لیکن یہودی پھیر بھی نہ مانتا۔ جابر بیان کرتے ہیں کہ اس دوران میں حضورؐ کے لئے کچھ تازہ کھجوریں توڑ کر لے آیا اور حضورؐ کے سلمے پیش کیں۔ حضورؐ نے وہ کھائیں۔ پھر فرمایا جابر تیری ڈھاری کہاں ہے۔ اس میں میرے لئے بستر کر دو۔ حضورؐ کیلئے میں نے بستر بچا دیا۔ حضورؐ نے وہاں کچھ دیر آرام فرمایا۔ بیدار ہونے پر میں نے کچھ اور تازہ کھجوریں پیش کیں۔ آپؐ نے ان میں سے کچھ تناول فرمائیں پھر یہودی سے قرض میں مہلت دینے کے سلسلہ میں گفتگو فرمائی۔ لیکن اس نے پھر بھی بات نہ مانی۔ اس پر حضورؐ نے باغ کا دوبارہ چکر لگا کر فرمایا۔ جابر پھل اتارنا شروع کر دو اور اس کا قرض ادا کر دو۔ میں نے کھجوریں توڑنا شروع کیں۔ حضورؐ اس دوران



اسی جگہ چھری میں ٹھہرے رہے۔ میں نے یہودی کا سارا قرضہ ادا کر دیا اور کافی کھجوریں بیچ بھی رہیں۔ میں نے یہ خبر حضور علیہ السلام کو آکر سنائی تو حضور فرط مسرت سے فرمانے لگے اَشْهَدُ اَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ کہ گواہ رہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

۸۳۵ — عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مُكَاتِبًا جَاءَهُ فَقَالَ: إِنِّي عَجِزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِزَّنِي قَالَ: أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَكَّأَنَّ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ دَيْنًا إِذَا كُتِبَ اللَّهُ عَنْكَ، قُلْ: اللَّهُمَّ الْفِتْنَةَ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَعِزَّنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔ (ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک مکاتب غلام آیا اور عرض کیا کہ کتابتِ احیٰ نہ دے کر آزادی دے کر دے۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کے ادا کرنے کے سامان کر دے گا تم یہ دعا مانگا کرو۔ ”اے میرے اللہ! تیرا دیا ہوا حلال رزق میرے لئے کافی ہو حرام رزق کی مجھے ضرورت نہ پڑے یعنی مجھے حلال رزق دے حرام رزق سے بچا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے ہوا دوسروں سے بے نیاز اور مستغنی کر دے“ یعنی کبھی دوسروں کا محتاج نہ بنوں۔

۸۳۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ -

( بخاری کتاب الحوالة باب فی الحوالة و هل یرجع فی الحوالة )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ استطاعت رکھنے والے کا جبکہ سب کچھ موجود ہو، قرض ادا نہ کرنا اور مال مٹول سے کام لینا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی کا قرض کسی دو متمند کے ذمہ لگایا جائے اور وہ اس بات کو مان لے کہ یہ قرض وہ ادا کر دیگا تو قرض خواہ کو یہ سپردگی اور حوالگی مان لینی چاہیے اور بے جا ضد نہیں کرنی چاہیے۔

۸۳۷ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَرَادَ هَدْيَ زَيْدِ بْنِ سَعْنَةَ: قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: مَا مِنْ عِلَامَاتِ النَّبُوَّةِ شَيْءٍ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُهَا فِي وَجْهِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا شَيْئَيْنِ - لَمْ أَخْتَرِهُمَا مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حِلْمُهُ جَهْلُهُ وَلَا تَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ إِلَّا جِلْمًا فَكُنْتُ الْطِفُّ بِهِ لَعْنُ أَخَا طِفَّةٍ فَأَعْرِفُ حِلْمَهُ مِنْ جَهْلِهِ قَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مِنَ الْحَجَرَاتِ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَى رَاجِلَتِهِ كَالْبَدْوِيِّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَصْرِي قَرْيَةَ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْلَمُوا وَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ وَكُنْتُ

حَدَّثْتُهُمْ إِنْ أَسْلَمُوا آتَاهُمُ الرِّزْقُ رَغَدًا وَقَدْ أَصَابَتْهُمْ سَنَةٌ  
 وَشِدَّةٌ وَتُحَوِّطُ مِنَ النِّيْتِ قَانَا أَخْتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَنْ يَخْرُجُوا  
 مِنَ الْإِسْلَامِ طَمَعًا كَمَا دَخَلُوا فِيهِ طَمَعًا فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُرْسِلَ  
 إِلَيْهِمْ بِشَيْءٍ تَعِينُهُمْ بِهِ فَعَلْتُ فَنَظَرَ إِلَى رَجُلٍ وَإِلَى جَانِبِهِ  
 أَرَاهُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَالِي مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ  
 زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَدَلَّوْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ لَكَ أَنْ  
 تَبِيعَنِي تَمْرًا مَعْلُومًا مِنْ حَائِطِ بَيْتِي فَلَانَ إِلَى أَجَلٍ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ:  
 لَا يَا يَهُودِي! وَلَكِنْ أَيْبِعْكَ تَمْرًا مَعْلُومًا إِلَى أَجَلٍ كَذَا وَكَذَا وَلَا  
 أَسْمَى حَائِطِ بَيْتِي فَلَانَ، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَبَايَعَنِي، فَاطْلُقْتُ هُمَا فِي  
 قَاعُطِيَّتِهِ ثَمَانَيْنِ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ فِي تَمْرٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ  
 كَذَا وَكَذَا فَاعْطَاهَا الرَّجُلُ فَقَالَ: ائْجِدْ عَلَيْهِمْ وَاعْنُهُمْ بِهَا  
 فَقَالَ زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ: فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ مَحَلِّ الْأَجَلِ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً  
 أَتَيْتُهُ فَاخْذْتُ بِمَجَامِعِ قَمِيصِهِ وَرِدَائِهِ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ بِوَجْهِ  
 غَلِيظٍ فَقُلْتُ لَهُ: أَلَا تَقْضِيَنِي يَا مُحَمَّدُ حَقِّي؟ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُمْ يَا  
 بَيْتِي عَبْدُ الْمُطَلِّبِ شَيْءَ الْقَضَاءِ مَطْلٌ وَلَقَدْ كَانَ لِي بِمَخَالَطَتِكُمُ  
 عِلْمٌ وَنَظَرْتُ إِلَى عُمَرَ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَدْوَرَانِ فِي وَجْهِهِ كَأَنَّكَ  
 الْمُسْتَدِيرُ ثُمَّ رَمَانِي بِبَصَرِهِ فَقَالَ يَا عَبْدُ اللَّهِ! اتَّقَوْا اللَّهَ! اتَّقَوْا اللَّهَ! يَا  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا أَسْمَعُ وَتَصْنَعُ بِهِ مَا أَرَى فَوَالَّذِي  
 بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَوْلَا مَا أَحَاذِرُ قَوْلَهُ لَضَرَبْتُ بِسَيْفِي رَأْسَكَ وَرَسُولُ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى عُمَرَ فِي سُكُونٍ وَ  
 تَوَدَّةٍ وَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا عُمَرُ أَنَا وَهُوَ كُنَّا أَخَوَجَ إِلَى غَيْرِ هَذَا  
 أَنْ تَأْمُرَ فِي بَحْسِنِ الْأَدَاءِ وَتَأْمُرَهُ بِحُسْنِ التَّبَاعَةِ إِذْ هَبَّ بِهِ يَا عُمَرُ  
 فَأَعْطَاهُ حَقَّهُ وَزَدَهُ عِشْرِينَ صَاعًا مِنْ تَمَرٍ فَقُلْتُ: مَا هَذِهِ  
 الزِّيَادَةُ يَا عُمَرُ قَالَ: أَمَرَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَ  
 سَلَّمَ أَنْ أَرْيِدَكَ مَكَانَ مَا تَقِمْتُكَ، قُلْتُ: أَلَا تَعْرِفُنِي يَا عُمَرُ قَالَ:  
 لَا مِنْ أَنْتَ قُلْتُ: زَيْدُ بْنُ سَعْنَةَ قَالَ: الْحَبِيرُ قُلْتُ: الْحَبِيرُ قَالَ:  
 فَمَا دَعَاكَ أَنْ فَعَلْتَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
 مَا فَعَلْتَ وَقُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَهُ: يَا عُمَرُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ  
 عَلَامَاتِ النَّبُوَّةِ شَيْءٌ إِلَّا وَقَدْ عَارَفْتُهُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَظَرْتُ إِلَيْهِ إِلَّا اثْنَيْنِ لَمْ أَخْتَبِرْهُمَا  
 مِنْهُ هَلْ يَسْبِقُ حَنَمُهُ جَهْلُهُ وَلَا تَزِيدُهُ شِدَّةُ الْجَهْلِ عَلَيْهِ  
 إِلَّا جِلْمًا فَقَدْ اخْتَبَرْتُهُمَا فَأَشْهَدُكَ يَا عُمَرُ! قُلْتُ: قَدْ رَضِيتُ بِاللَّهِ  
 رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا  
 وَأَشْهَدُكَ أَنْ شَطَرَ مَالِي، فَإِنِّي أَكْثَرُهُمْ مَالًا صَدَقْتَهُ عَلَى أُمَّةٍ  
 مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
 أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ فَإِنَّكَ لَا تَسْعُهُمْ قُلْتُ: أَوْ عَلَى بَعْضِهِمْ، فَدَجَعَ  
 زَيْدٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَيْدٌ: أَشْهَدُ  
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَمَّنْ

بِهِ وَصَدَقَهُ وَبَايَعَهُ وَشَهِدَ مَعَهُ مَشَاهِدَ كَثِيرَةً ثُمَّ تَوَفَّى زَيْدٌ  
فِي غَدْوَةٍ تَبَوَّكَ مُقْبِلًا خَيْرَ مُدِيرٍ وَرَحِمَهُ اللَّهُ زَيْدًا۔

(مستدرک مع التلخیص کتاب معرفة الصحابة ص ۶۷)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب  
اللہ تبارک و تعالیٰ نے زید بن سعنہ کو ہدایت دینی پابھی تو زید بن سعنہ نے  
کہا (وہ تمام علامات نبوت جو تورات میں درج تھیں) آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف جیسا میں نے دیکھا تھا تو آپ میں تمام  
علامات نبوت مجھے نظر آئیں سوائے دو باتوں کے جن کا مجھے پتہ نہیں تھا  
کہ آپ میں ہیں یا نہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نبی کا علم اس  
کے غصہ پر غالب ہوگا دوسری بات یہ ہے کہ جتنا ہی زیادہ اس کو غصہ  
دلایا جائے اور اس کی گستاخی کی جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری  
دکھائے گا اور میں اس کی جستجو میں رہا کہ کبھی موقع ملے تو ان علامتوں کو  
بھی آزمائوں زید بن سعنہ (یہودی) کہتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم گھر سے باہر آئے آپ کے ساتھ علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
تھے اس دوران ایک سوار آیا جو بدوی یعنی دیہاتی لگتا تھا اُس نے آپ  
سے عرض کی کہ بنو فہل کے کھاؤں بصری کے لوگ مسلمان ہو گئے ہیں اور  
میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کو وافر رزق ملے گا  
اب وہ قحط سے دوچار ہیں کیونکہ بارشیں نہیں ہوئیں مجھے ڈر ہے کہ کہیں  
وہ حرص اور لالچ میں آکر اسلام سے نکل نہ جائیں جس طرح کہ وہ فراخی

رزق کی ترغیب دلانے پر مسلمان ہوئے تھے۔ اگر آپ مہربانی فرمادیں اور  
 مناسب سمجھیں تو انکی طرف کچھ بھیج کر انکی مدد اور دلداری فرمادیں آپ نے  
 اس کی بات سن کر علیؑ کی طرف دیکھا تو انہوں نے عرض کیا اس وقت  
 تو ایسی کوئی چیز نہیں ہے جو مدد کے طور پر بھیجی جاسکے۔ زید بن سعتہ کہتے ہیں  
 کہ میں (قریب ہی تھا) آپ کے پاس آیا اور کہا اے محمدؐ کیا بنو فلاں کے  
 باغ کی کھجوریں ایک طے شدہ مقدار اور طے شدہ مدت کی شرط پر (یعنی  
 بطور بیع سلم) بیچ سکتے ہیں آپ نے فرمایا اے یہودی طے شدہ مقدار اور  
 مدت کی شرط پر کھجوریں تو بیچ سکتا ہوں لیکن یہ شرط نہیں مان سکتا کہ یہ کھجوریں  
 بنو فلاں کے باغ کی ہی ہوں گی۔ میں نے کہا ٹھیک ہے چنانچہ آپ نے  
 مجھ سے سودا طے کر لیا اور میں نے اپنی بیانی کھول کر آپ کو اسی مشقال  
 (بطور پیشگی قیمت) دیدیا کہ فلاں وقت اتنی کھجوریں آپ مجھے دے دیں  
 آپ نے وہ سونا اس شخص کو دیدیا (جو مدد مانگنے کیلئے آیا تھا) اور فرمایا یہ برابر  
 ان مصیبت زدہ لوگوں میں تقسیم کر دو اور انکی مدد کرو۔ زید بن سعتہ کہتے  
 ہیں کہ ابھی مدت مقررہ طے شدہ مدت میں دو تین دن باقی تھے کہ میں  
 آپ کے پاس آیا اور آپ کا گریبان پکڑ لیا چادر کھینچی اور بڑے غصہ کی  
 حالت بنا کر کہا۔ اے محمدؐ! کیا میرا حق ادا نہیں کرو گے خدا کی قسم! تم  
 بنو عبدالمطلب اپنی اس عادت کو اچھی طرح جانتے ہو کہ قرض ادا کرنے  
 میں بڑے بڑے ہو اور تمہاری ٹال مٹول کی اس عادت کو میں بھی جانتا  
 ہوں (اور اسکا مجھے تجربہ ہے) اسوقت میں عمرؓ کی طرف (جو پاس ہی

تھے، دیکھ رہا تھا کہ (غصہ کے مارے) انکی آنکھیں یوں گھوم رہی ہیں جس طرح گھومنے والی کشتی یا پھر کی۔ آپ نے بڑی تیز غصہ بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا اے اللہ کے دشمن! اللہ کے رسولؐ سے ایسا کہتا ہے جو میں سُن رہا ہوں اور اس طرح گستاخی سے پیش آتا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ اس خدا کی قسم جس نے ان کو حق دیکر بھیجا اگر مجھے ان کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر اڑا دیتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے اطمینان اور تسلی کے ساتھ عمر رضی کی طرف دیکھ رہے تھے اور بتسم قرآن رہے تھے اور پھر آپؐ نے فرمایا اے عمر اس غصہ کی بجائے میں اور یہ دونوں اس بات کے زیادہ ضرور مند ہیں کہ تو مجھے حُسن ادا کیلئے کہے اور اسے حُسن تقاضا کے لئے۔ اگرچہ ابھی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اور کچھ دن باقی ہیں لیکن شاید یہ جلدی ادائیگی چاہئے اسلئے جاؤ اسے (ذخیرہ میں سے) اس کا حق دلا دو اور بیس صاع زیادہ کھجوریں دے دینا۔ جب ادائیگی ہوئی تو میں نے عمر رضی سے کہا یہ زیادہ کس لئے؟ عمر رضی نے جواب دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ جو سختی میں نے کی ہے اُس کے عوض میں بیس صاع زیادہ ادا کروں۔ میں نے عمر رضی سے کہا آپ جانتے ہیں میں کون ہوں؟ عمر رضی نے کہا نہیں۔ آپ کون ہیں؟ میں نے کہا میں زید بن سعہ ہوں عمر رضی نے پوچھا (وہ) جبر یعنی یہود کا عالم؟ میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ یہود کا عالم۔ اس پر عمر نے کہا اتنے بڑے عالم ہو کر گستاخی کا یہ طریق تم نے کیوں اختیار کیا؟ میں نے جواب دیا۔ جتنی بھی علاماتِ نبوت (میں نے اپنی کتابوں میں پڑھیں)

تھیں جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ میں وہ مجھے نظر آئیں سوائے دو علامات کے ان میں ایک یہ کہ کیا اس نبی کا حلم اس کے غصہ پر غالب ہے دوسرے یہ کہ جتنا زیادہ ان سے تلخی اور جہالت سے پیش آیا جائے اتنا ہی زیادہ وہ حلم اور بردباری سے پیش آئیں گے (سو موقع ملتے پر) میں نے ان دونوں باتوں کی آزمائش کی ہے۔ اے عمر! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ کو اپنا رب اور اسلام کو اپنا دین۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا نبی ماننے پر خوش ہوں اور آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں ایک مالدار شخص ہوں میرا آدھا مال اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے صدقہ ہے۔ اس پر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا بعض اُمتِ محمدیہ کیلئے کہو کیونکہ ساری اُمت (کا تو کوئی شمار ہی نہیں ان) کے لئے یہ مال کیسے پورا آسکتا ہے۔ میں نے کہا اچھا بعض کی ضرورتوں کے لئے خرچ ہو۔ اس کے بعد زیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اُس پر ایمان لانا ہوں۔ اس طرح زید نے آپ کی بیعت کی اور کئی بیٹگوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ تبوک سے واپس آتے وقت راستہ میں ہی زید نے وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ زید پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین



## مصائب و مشکلات اور صبر و ثبات

۸۳۷ — عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ قَالَ: قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثُمَّ اسْتَثَقَمَ.

(مسلم کتاب الایمان باب جامع اوصاف الاسلام)

حضرت سفیانؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں تے کہا اے اللہ تعالیٰ کے رسول! مجھے اسلام کی کوئی ایسی بات بتائیے کہ اس کے بعد کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے یعنی میری پوری تسلی ہو جائے حضور نے جواب دیا تم یہ کہو کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔ پھر اس بات پر پکے ہو جاؤ اور استقلال کے ساتھ قائم رہو۔

۸۳۸ — عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يَمُنُّ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهَا فَيُجَاءُ بِالْمَشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ عَنْ دِينِهِ وَ يُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهِ! لَيَتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرُ لَيْسِرُ

الزَّكَاةُ مِنْ صَنْعَاءٍ إِلَى حَضَرِ مَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَالذُّبُّ  
عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ.

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الإسلام)

حضرت خباب بن ارتؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکالیف کا ذکر کیا۔ آپؐ کعبہ کے سایہ میں  
چادر کو سرمانہ بنائے لیٹے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کی کیا آپؐ ہمارے  
لئے اللہ تعالیٰ سے مدد نہیں مانگتے اور دُعا نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ سختی کے  
یہ دن ختم کر دے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: تم سے پہلے ایسا انسان بھی  
گزر رہا ہے جس کے لئے مذہبی دشمنی کی وجہ سے گڑھا کھودا جاتا اور اس میں  
اسے گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرا لایا جاتا اور اس کے سر پر رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر  
دیا جاتا۔ لیکن وہ اپنے دین اور عقیدہ سے نہ پھرتا۔ اور بعض اوقات  
لوہے کی کنگھی سے مومن کا گوشت توپچ لیا جاتا، ہڈیاں اور پیٹھے ننگے کر دیئے  
جاتے لیکن یہ ظلم اس کو اپنے دین سے نہ ہٹا سکتا۔ اللہ تعالیٰ اس دین  
کو ضرور کمال اور اقتدار بخشنے کا یہاں تک کہ اسکے قائم کردہ امن وامان کی  
وجہ سے صنعاء سے حضر موت تک اکیلا شتر سوار چلے گا۔ اللہ کے سوا  
اُسے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ بھیڑیا بکریوں کی رکھوالی کریگا یعنی وہ لوگ جو اس  
وقت وحشی ہیں، تربیت پا کر دنیا کے والی اور رکھوالے بنیں گے لیکن تم  
جلد بازی دکھا رہے ہو۔

أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيَّامِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ فَأَذَمُّهُ وَهُوَ  
يَمْسَحُ الدَّمَ عَنِ وَجْهِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ  
لَا يَعْلَمُونَ. (بخاری کتاب الانبیاء باب قول الله عز وجل امر حسببت ان اصحاب الکلف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں گویا رسول اکرم  
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں جبکہ آپ گزشتہ انبیاء میں سے ایک  
نبی کا ذکر فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اس نبی کو اسکی قوم نے مارا اور  
زخمی کر دیا وہ نبی اپنے چہرہ سے خون پونچھتا جاتا اور کہتا جاتا اے اللہ!  
میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے  
ایسا کرتے ہیں۔

۸۴۰ — عَنْ صُهَيْبِ بْنِ سَنَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنْ أَمْرَهُ كُلَّهُ  
خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكْ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ  
فَكَانَ خَيْرًا لَهُ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ.

(مسلم کتاب الزہد باب المؤمن امرہ کلہ خیر)

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اسکے سارے کام برکت  
ہی برکت ہوتے ہیں۔ یہ فضل صرف مومن کے لئے مختص ہے۔ اگر اس کو  
کوئی خوشی و مسرت اور فراخی نصیب ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہے اور

اسکی شکرگزاری اس کے لئے مزید خیر و برکت کا موجب بنتی ہے۔ اور اگر اس کو کوئی دکھ اور رنج، تنگی اور نقصان پہنچے تو وہ صبر کرتا ہے اور اس کا یہ طرز عمل بھی اسکے لئے خیر و برکت کا ہی باعث بن جاتا ہے کیونکہ وہ صبر کر کے ثواب حاصل کرتا ہے۔

۸۴۱۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشُّوْكَةِ يُشَاكُمَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

(مسلم کتاب البر والصلة باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی نہیں چھتا مگر اللہ تعالیٰ اسکی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

۸۴۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَشَدَّ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَذْرًا جَلَّ قَالَ: آيَةُ إِيمَانِي يَا عَائِشَةُ! قَالَتْ: قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى، مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزِبْهُ، قَالَ: أَمَا عَلِمْتِ يَا عَائِشَةُ أَنَّ الْمُسْلِمَ تُصِيبُهُ الْقَلْبَةُ أَوْ الشُّوْكَةُ فَيُكَافِي بِأَسْوَأِ عَمَلِهِ، وَمَنْ حُوسِبَ عَذَابٌ، قُلْتُ: أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ: فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حَسَابًا يَسِيرًا، قَالَ: ذَاكَمُ الْعَذَابُ يَا عَائِشَةُ!

مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ عَذَابٌ - (ابوداؤد کتاب الجنائز باب عیادة النساء)

حضرت عائشہ رضی بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے کہا مجھے قرآن کریم کی ایک سخت ترین آیت کا علم ہے۔ آپ نے فرمایا عائشہ وہ کون سی آیت ہے۔ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کا فرمان مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَكْذِبْ بِهِ ہے کہ جو کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ کیا تجھے معلوم نہیں کہ مسلمان کو کوئی تکلیف یا مصیبت خواہ کاٹنا لگنے سے ہی کیوں نہ ہو وہ بُرے عمل کی مکافات ہے اور جس کا حساب لیا گیا وہ تو عذاب میں مبتلا ہوا حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا توفیق ہے فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا کہ تم سے آسان آسان حساب لیا جائے گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ ! یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مرے۔

۸۴۳- عَنْ النَّبِيِّ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلِدَايَ الْيَتِيمَتَانِ خُلَامٌ فَسَمَيْتُهُمَا بِأَبْنَى إِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى أُمِّ سَيْفٍ امْرَأَةٍ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو سَيْفٍ فَأَنْطَلَقَ يَأْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَأَنْتَمَيْنَا إِلَى ابْنِ سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفَعُ بِكَبِيرِهِ قَدِ امْتَلَأَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاسْرَعْتُ الْمُشَى بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أُمِّسِكَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْصَّبِي فَضَمَّهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَلَسْ لَقَدْ رَأَيْتَهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَذَمَّعَ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهُ يَا أَبَا هَيْمٍ إِنَّا لَمُحْزُونُونَ -

(مسلم کتاب الفضائل باب رحمة صلی اللہ علیہ وسلم للصبيان)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج مجھے ایک لڑکا عطا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام اپنے باپ ابراہیم کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپؐ نے بچہ کو پرورش کے لئے ام سیف کے سپرد کیا جو کہ ایک لوہار البوسیف نامی کی بیوی تھی۔ ایک روز آپ ام سیف کے گھر آئے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہوا۔ اس وقت البوسیف بھی پیار ہاتھ اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ میں جلدی سے حضورؐ سے پہلے وہاں پہنچ گیا اور البوسیف سے کہا۔ بھٹی تپا اچھوڑ دو کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چنانچہ وہ رک گیا۔ حضورؐ اندر تشریف لائے اور بچے کو منگوا لیا۔ اپنے گلے لگایا اور بہت پیار کیا اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے موافق بہت دعائیں دیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ بعد میں جب ابراہیم بیمار ہوئے اور جان کندن کی حالت ان پر طاری ہوئی تو میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ بچہ آپ کے سامنے آخری سانس لے رہا تھا۔ حضورؐ کی آنکھوں میں آنسو تھتھے۔ آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں

دل غمگین ہے مگر ہم وہی کیس گے جس پر ہمارا رب راضی ہے۔ اے  
ابراہیم! ہم تیرے جانے کی وجہ سے غمگین ہیں۔

۸۴۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَاتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَ  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ  
فِي غَاثِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: قَدْ قَضَى قَالُوا: لَا. يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَبَكَى  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ: أَلَا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ  
بِدَمْعِ الْغَيْثِ وَلَا يَحْزِنُ الْقَلْبُ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ  
أَوْ يَرْحَمُهُ۔ (بخاری کتاب الجنائز باب ابیہ عند المریض)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم سعد بن عبادہ کی عیادت کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضورؐ  
کے ہمراہ عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ  
بھی تھے۔ جب حضورؐ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ ان کے اہل و عیال انکو گھیرے  
ہوئے ہیں۔ حضورؐ نے اہل خانہ سے دریافت فرمایا کہ کیا سعد فوت ہو گئے  
ہیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا۔ حضور ابھی نہیں لیکن حالت نازک ہے حضورؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تکلیف کو دیکھ کر رو پڑے اور حضور علیہ السلام  
کو روتا دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کیا تم نے

نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ آنکھوں سے آنسو بہاتے اور دل غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دے گا۔ بلکہ واویلا کرتے اور بے صبری کی باتیں کرنے کی وجہ سے عذاب دیگا۔ ہاں اگر چاہے تو رحم کر دے۔

۸۴۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالتَّبَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضُ قَوْلِهِ فغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَنْكَ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ وَقَعَ الشَّيْطَانُ فَلَمَّا أَكُنْ أَقْعُدُ مَعَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ! كَلَّمْتَنِي حَقًّا، مَا مِنْ عَبْدٍ ظَلِمَ بِمُظْلِمَةٍ فَيَغْضَبُ عَنْهَا لِلَّهِ عَذْرًا وَجَلَّ إِلَّا أَعَذَّهُ اللَّهُ بِهَا وَ نَصَرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صَلَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَهُ اللَّهُ بِهَا قِلَّةً۔

(مسند احمد ۴/۳۶۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ابوبکرؓ کو برا بھلا کہہ رہا تھا اور ابوبکرؓ چپ تھے حضورؐ بیٹھے مسکراتے رہے اور تعجب کرتے رہے جب اس شخص نے گالیاں دینے میں حد کر دی تو ابوبکرؓ نے بھی جواباً کچھ الفاظ کہے۔ اس پر حضورؐ ناراضگی کے انداز میں کھڑے ہو گئے اور چل پڑے۔ ابوبکرؓ نے جا کر حضورؐ سے عرض



کیا کہ حضور جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ سنتے رہے اور بیٹھ رہے لیکن جب میں نے اس کا جواب دیا تو آپ ناراض ہو کر اٹھ آئے اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اے ابوبکر جب تک تم خاموش تھے فرشتے تمہاری طرف سے اسے جواب دے رہے تھے لیکن جب تم نے خود جواب دینا شروع کیا تو فرشتے چلے گئے اور شیطان آگیا۔ میں شیطان کے ساتھ کس طرح بیٹھ سکتا تھا۔ پھر فرمایا۔ اے ابوبکر نین باتیں برحق ہیں۔ اول یہ کہ اگر کسی انسان سے زیادتی ہو اور وہ اللہ کی خاطر درگزر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے عزت کا مقام عطا کرتا ہے اور اسکی مدد کرتا ہے۔ دوسری یہ کہ جس شخص نے بخشش کا دروازہ کھولا اور اسکا مقصد صرف صلہ رحمی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو زیادہ کرے گا اور اسے بہت دے گا۔ تیسری یہ کہ جس شخص نے اس غرض سے مانگنا شروع کیا ہے کہ اس کا مال زیادہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو بڑھانے کی بجائے کم کر دیکے۔ یعنی تنگدستی اس کا پیچھا کرے گی۔

۸۴۶ — عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلَانِ يَسْتَبَانِ وَاحِدُهُمَا قَدْ احْمَرَ وَجْهَهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ. فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَوَّذُ

بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما ینہی عن السبّ واللّعن)

حضرت سلیمان بن صرّوؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے۔ ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا، رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اسکی یہ کیفیت جاتی رہے یعنی اگر وہ کہے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دھتکڑے ہوئے شیطان سے تو اسکا غصہ جاتا رہے گا۔ اس پر لوگوں نے اس جھگڑنے والے شخص کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تو شیطان مروود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ۔

۸۴۷۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ فَقَالَ: رَأَيْتِ اللَّهَ وَاصْبِرِي فَقَالَتْ: إِيكَ عَنِّي: فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبِّ بِمُصِيبَتِي وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاتَتْ بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَائِينَ فَقَالَتْ لَمَّا عَرَفْتُكَ فَقَالَ: إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْقَةِ الْأُولَى - (بخاری کتاب الادب باب ما ینہی عن السبّ واللّعن)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس عورت نے کہا۔ چلو دور

ہو اور اپنی راہ کو جو مصیبت مچھ پر آئی ہے وہ تم پر نہیں آئی۔ دراصل اس عورت نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (تبھی اس کے منہ سے ایسے گستاخانہ کلمات نکلے) جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو وہ گھبرا کر آپ کے دروازہ پر آئی۔ وہاں کوئی دربان روکنے والا تو تھا نہیں اس لئے سیدھی اندر چلی گئی اور عرض کیا۔ حضور میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا اصل صبر تو صدمہ کے آغاز کے وقت ہی ہوتا ہے۔ (ورنہ انجام کار تو سب لوگ ہی رو دھو کر صبر کر لیتے ہیں)

## اخلاقِ سیئہ اِثم اور گناہ

۸۴۸ — عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ ۰ وَهُوَ قُطَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

(ترمذی کتاب الدعوات باب جامع الدعوات)

حضرت زیاد اپنے چچا قطیبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں بُرے

اخلاق اور بُرے اعمال سے اور بُری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

۸۴۹ — عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَلْيَرُحْسُنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَبِرْهُتُ أَنْ يَطَّلَعَ عَلَيَّ النَّاسُ .

(مسلم کتاب البر، الصلۃ باب تفسیر البر والاثم وترمذی)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتہ چلے اور تیری اس کمزوری سے وہ واقف ہوں۔

۸۵۰ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْكِبَايِرُ إِلَّا شَرَاكَ بِاللَّهِ وَعَقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ .

(بخاری کتاب الشهادات باب شہادت الزور)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، ناحق قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا۔

۸۵۱ — عَنْ بَنِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيئَةٍ فَاتَّقُوهُنَّ وَاحْذَرُوهُنَّ إِيَّاكُمْ وَالْكِبْرَ فَإِنَّ إِبْلِيسَ حَمَلَهُ الْكِبْرَ عَلَى أَنْ

لَا يَسْجُدْ لِأَدَمَ وَ إِيَّاكُمْ وَالْحِرْصُ فَإِنَّ أَدَمَ حَمَلَهُ الْحِرْصُ عَلَى  
أَنْ أَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَ إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ ابْنَى أَدَمَ إِنَّمَا قَتَلَ  
أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ حَسَدًا - (تفسيره باب الحسد ص ۴)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر نے  
ہی شیطان کو اس بات پر اکسایا کہ وہ آدم کو سجدہ نہ کرے۔ دوسرے حرص  
سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو درخت کھانے پر اکسایا۔ تیسرے حسد  
سے بچو کیونکہ حسد کی وجہ سے ہی آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے  
دوسرے بھائی کو قتل کر دیا تھا۔

۸۵۲ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مِنْ الْكِبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ  
قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ : وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ : نَعَمْ ،  
يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَ يَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ -

(بخاری کتاب الادب باب لا یسب الرجل والدہ)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم نے فرمایا۔ بڑے گناہوں میں شمار ہوتا ہے یہ گناہ کہ انسان اپنے والدین  
کو گالی دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! کیا کوئی اپنی والدین  
کو بھی گالی دیتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں جب ایک شخص دوسرے کے باپ  
کو گالی دیتا ہے اور پھر وہ جواب میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔ اسی

طرح جب وہ کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ اس کے جواب میں اس کی  
ماں کو گالی دیتا ہے۔ (تو گویا اس طرح اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی)  
۸۵۳۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْلَ الرِّبَا وَمُوكَلَّةً -

(مسلم کتاب البیوع باب لعن اكل الربوا و موكله)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے سود کھاتے اور سود دینے والے دونوں پر لعنت کی ہے۔

۸۵۴۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُلْتَبَرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ : هَلْ  
رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا قَالَ فَيَقْصُصُ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقْصُصَ  
وَأَنَّهُ قَالَ : ذَاتَ غَدَاةٍ ، إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ ائْتِيَانِ وَإْتَهُمَا ابْتِغَايَ  
وَإْتَهُمَا قَالَا لَيْ : إِنُطَلِقُ ، وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَإِنَّا آتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
مُضْطَجِعٍ ، وَإِذَا الْآخَرُ تَأْتِيهِ عَلَيْهِ بِصُخْرَةٍ ، وَإِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصُّخْرَةِ  
لِرَأْسِهِ ، فَيَتْلَعُ رَأْسَهُ فَيَتَهَدَّدُ الْحَجَرُ هَهُمَا ، فَيَتْبَعُ الْحَجَرُ  
فَيَأْخُذُكَ فَلَا يَرْجِعُ إِلَيْهِ حَتَّى يَصِخَّ رَأْسُهُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُدُّ عَلَيْهِ  
فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْأُولَى - قَالَ : ثَلُثَ لَهُمَا : سُبْحَانَ  
اللَّهِ ! مَا هَذَانِ : قَالَا لَيْ : إِنُطَلِقُ ، إِنُطَلِقُ ، فَأَنْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
مُسْتَلْقٍ لِقَعَاهُ ، وَإِذَا الْآخَرُ تَأْتِيهِ عَلَيْهِ بِكَلْبٍ مِنْ حَدِيدٍ ، وَإِذَا  
هُوَ يَأْتِي أَحَدَ شِقَى وَجْهِهِ فَيُشْرِشُرُ شِدْقَهُ إِنْ تَفَاهَا ، وَمَنْجَرَهُ

إِلَى قَفَاةٍ، وَعَيْنَهُ إِلَى قَفَاةٍ، قَالَ وَرَبِّمَا قَالَ الْوَرَجَاءُ فَيَشُقُّ قَالَ ثُمَّ يَتَحَوَّلُ إِلَى الْجَانِبِ  
الْأُخَرِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ بِالْجَانِبِ الْأَوَّلِ فَمَا يَفْرُغُ مِنْ ذَلِكَ الْجَانِبِ حَتَّى  
يَصِحَّ ذَلِكَ الْجَانِبُ كَمَا كَانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلَ  
الْمَعْرَةَ الْأُولَى، قَالَ: قُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ! مَا هَذَانِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ،  
انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى مِثْلِ التَّنَوُّرِ، فَاحْسِبْ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فَإِذَا  
فِيهِ لَغَطٌ، وَاصْوَاتٌ فَاطْلَعْنَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ  
وَإِذَا هُمْ يَأْتِيهِمْ لَهَبٌ مِنْ أَسْفَلٍ مِنْهُمْ فَإِذَا آتَاهُمْ ذَلِكَ اللَّهَبُ  
ضَوْضُوًا، قُلْتُ: مَا هَؤُلَاءِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ، انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا  
عَلَى نَهْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَحْمَرٌ مِثْلَ الدَّمِ، وَإِذَا فِي النَّهْرِ  
رَجُلٌ سَابِغٌ يَسْبِغُ، وَإِذَا عَلَى شَطْرِ النَّهْرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ حِجَارَةً  
كَثِيرَةً، وَإِذَا ذَلِكِ السَّابِغُ يَسْبِغُ مَا يَسْبِغُ ثُمَّ يَأْتِي ذَلِكَ الَّذِي قَدْ جَمَعَ  
عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ فَيَفْعَلُ بِهِ نَاقَةً فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا، فَيَنْطَلِقُ يَسْبِغُ  
ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ كُلُّهُمْ رَجَعَ إِلَيْهِ نَاقَتُهُ نَاقَةً تَأْلُقِمُهُ حَجَرًا، قُلْتُ  
لَهُمَا: مَا هَذَانِ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ، انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ  
كَرِيمٍ الْمِرَاةِ كَأَكْرَهٍ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ رَجُلًا مِرَاةً وَإِذَا عِنْدَهُ  
نَارٌ يَحْشَبُ وَيَسْعَى خَوْلَهَا، قُلْتُ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ،  
انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا فَاتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَةٍ فَيُبَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ  
وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرِي أَسَدٌ ضَخْمٌ رَجُلٌ طَوِيلٌ إِذَا كَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِيلًا  
فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنَ الْكُثْرِ وَلُدَانٍ مَا أَرَى أَيْتُهُمْ قَطُّ

قَالَتْ لَهُمَا: مَا هَذَا؟ وَمَا هُوَ لَاءٍ؟ قَالَا لِي: انْطَلِقْ، انْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا  
 فَاتَّهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَر رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ  
 قَالَا قَالَا لِي: ارْقُ فِيهَا، قَالَا فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلِسِ  
 ذَهَبٍ وَلِسِ فِضَّةٍ فَاتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا  
 فَدَخَلْنَا هَا فَتَلَقَانَا فِيهَا رِجَالُ شَطْرٍ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ  
 رَأَيْتَ! وَشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَأَيْتَ! قَالَا لَهُمَا: إِذْ هَبُوا افْقَعُوا فِي  
 ذَلِكَ النَّهْرِ، قَالَا: وَإِذَا نَهْرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَن مَاءَهُ الْمَحْضُ  
 فِي الْبَيَاضِ، فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ  
 السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَا لِي: هَذِهِ جَنَّةُ  
 عَذْنٍ وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ فَسَمَاعُ بَصَرِي صُعْدًا فَإِذَا قَصْرٌ مِثْلُ  
 الرَّبَابَةِ الْبَيْضَاءِ قَالَا لِي: هَذَاكَ مَنْزِلُكَ، قُلْتُ لَهُمَا: بَارَكَ اللَّهُ  
 فِيكُمَا ذَرَانِي قَدْ دَخَلْتُمَا، قَالَا: أَمَّا الْآنَ فَلَا وَأَنْتَ دَاخِلُهُ - قُلْتُ  
 لَهُمَا: قَاتِي قَدْ رَأَيْتُ مِنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فَمَا هَذَا الَّذِي رَأَيْتُ؟  
 قَالَا لِي: أَمَّا أَنَا سَبْخِيرُكَ: أَمَّا الرَّجُلُ الْأَوَّلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ  
 يُثْلَعُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ يَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ، وَيَنَامُ  
 عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يُشْرِشُرُ  
 شِدْقَهُ إِلَى قَفَاهُ وَمُنْجِرُهُ إِلَى قَفَاهُ وَعَيْنُهُ إِلَى قَفَاهُ فَإِنَّهُ الرَّجُلُ  
 يَغْدُو مِنْ بَيْتِهِ فَيَكْذِبُ الْكَذْبَةَ تَبْلُغُ الْإِفَاقَ وَأَمَّا الرَّجُلُ وَالنِّسَاءُ  
 الْعَرَاةُ الَّذِينَ هُمْ فِي مِثْلِ بَنَاءِ التَّنُورِ فَإِنَّهُمْ الرِّثَاءُ وَالرَّوَانِي،



وَأَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي أَتَيْتَ عَلَيْهِ يَسْبَحُ فِي النَّهْرِ وَيُلْقِمُ الْحَجَرَ  
فَاتَهُ الْكَلْبُ الرَّبَا . وَأَمَّا الرَّجُلُ الْكُرَيْهُ الْمُرَاةِ الَّذِي عِنْدَ النَّارِ  
يَحُشُّهَا وَيَسْعَى حَوْلَهَا فَاتَهُ مَالِكُ خَازِنُ جَهَنَّمَ . وَأَمَّا الرَّجُلُ  
الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّؤُوسَةِ فَاتَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَّا الْوَدَّانُ الَّذِينَ  
حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ . وَفِي رِوَايَةِ الْبَرْقَانِيِّ : وَلِدَ  
عَلَى الْفِطْرَةِ ، فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ - وَ  
أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَانُوا شَطْرُ مَنَّهُمْ حَسَنًا وَشَطْرُ مَنَّهُمْ قَبِيحًا فَاتَنَّهُم  
قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهُمْ - وَفِي  
رِوَايَةٍ لَهُ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَا نِي فَاخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ  
مُقَدَّسَةٍ ثُمَّ ذَكَرَهَا وَقَالَ : فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى تَقَبٍ مِثْلِ التَّنُورِ أَعْلَاهُ  
ضَبَبٌ وَاسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا ارْتَفَعَتْ ارْتَفَعُوا  
حَتَّى كَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا ، وَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا ، وَفِيهَا رِجَالٌ  
وَنِسَاءٌ عُمَرَاءُ . وَفِيهَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ رَجُلٌ  
عَلَى وَسَطِ النَّهْرِ وَعَلَى شَطْرِ النَّهْرِ رَجُلٌ وَبَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ ، فَاقْبَلَ  
الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا ارَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَفَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ  
حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ يَرْمِي فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ ، وَفِيهَا ، فَصَعِدَا إِلَى  
الشَّجَرَةِ فَادْخَلَا نِي دَارًا لَمْ أَرَقُطْ أَحْسَنَ مِنْهَا ، فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ  
وَشَبَابٌ ، وَفِيهَا : الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ نَشْدَتُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ

بِالْكَذِبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْاَفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
 وَفِيهَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَدُّ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْفُرْدَانَ  
 فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ فَيَفْعَلُ بِهِ اِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ، وَالْاَوَّلَى الَّتِي دَخَلَتْ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَاَمَّا  
 هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَاَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَاَرْقُ  
 رَأْسَكَ فَدَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا قُوَّتِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ  
 قُلْتُ: دَعَانِي اَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالَا: اِنَّكَ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ  
 فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَهُ آتَيْتَ مَنْزِلَكَ۔

(بخاری باب تعبیر الرؤیاء۔ باب تعبیر الرؤیاء بعد صلوة الصبح)

حضرت سمرہ بن جندبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 صبح کی نماز کے بعد عموماً اپنے صحابہؓ سے پوچھا کرتے کہ کسی نے خواب دیکھا ہو  
 جس شخص نے کوئی خواب دیکھا ہو تا وہ بیان کر دیتا۔ ایک صبح آپؐ نے اپنا  
 خواب سنایا کہ آج رات میرے پاس دو آدمی آئے اور کہا چلیے ہم آپ کو  
 لینے آئے ہیں۔ چنانچہ میں انکے ساتھ چل پڑا۔ چلتے چلتے ہم ایک ایسے آدمی  
 کے پاس سے گزرے جو چپٹ لیٹا ہوا تھا اور ایک آدمی پتھر لئے اسکے پاس  
 کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر دے مارتا اور اس کے سر کو کھینچ دیتا پتھر  
 لڑھک کر دور جاگرتا۔ وہ آدمی اس پتھر کو لینے جاتا اتنے میں لیٹے ہوئے  
 آدمی کا سر ٹھیک ہو جاتا۔ پھر وہ اسے پتھر مارتا اور اس کا سر کھینچ دیتا۔ غرض  
 اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا۔ میں نے سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر پوچھا

یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلئے یعنی اس وقت اس  
نظارہ کی تشریح کی اجازت نہیں۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے اور ایک ایسے آدمی  
کے پاس پہنچے جو گدئی کے بل لیٹا ہوا تھا اور ایک اور آدمی لوہے کے آنکڑ  
لئے ہوئے اسکے پاس کھڑا اسکے جبرے چیر رہا تھا۔ وہ لیٹے ہوئے آدمی کے  
ایک طرف کے جبرے میں وہ آنکڑ ڈال کر اسکو کمینپتا اور گدئی تک چیر دیتا  
اسی طرح اس کے ناک کے نتھنوں اور آنکھوں کو بھی پیچھے تک چیر دیتا۔ پھر  
وہ دوسری طرف بھی اسی طرح کرتا اور وہ اس دوسری طرف سے ابھی فارغ  
نہ ہوا ہوتا کہ اس کی پہلی طرف ٹھیک ہو گئی ہوتی پھر وہ اس کو چیرنے لگتا۔  
میں نے یہ سلسلہ جب وہاں دیکھا تو سبحان اللہ پڑھا اور حیران ہو کر پوچھا  
یہ کیا ہو رہا ہے؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ ہم آگے چل پڑے  
ایک جگہ پہنچ کر ہم نے ایک بہت بڑا نور دیکھا جس میں سے آگ کے شعلوں  
کی وجہ سے ٹو فٹاک دھماکوں کی آوازیں آرہی تھیں ہم نے اس میں جھانک  
کر دیکھا تو عجب نظارہ نظر آیا۔ اس میں بہت سے مرد اور عورتیں ننکے  
موجود ہیں۔ آگ کے شعلے جب ان کے نیچے سے اٹھتے ہیں تو وہ بھی انکے  
زور سے اوپر اٹھ آتے ہیں اور بے پناہ چٹنے چٹانے لگتے ہیں اور نور کرتے  
ہیں۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلئے چلئے۔ چنانچہ  
ہم چل پڑے اور ایک نہر کے پاس پہنچے جو نون کی طرح نہر تھی۔ اس  
نہر میں ایک آدمی تیر رہا تھا اور ایک آدمی نہر کے کنارے کھڑا تھا جس نے  
بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے جب وہ آدمی تیرتے تیرتے مانیپتے کا پتے منہ

کھولے کنارے کے پاس پہنچتا تو کنارے پر کھڑا ہوا آدمی زور سے پتھر اس کے منہ میں دے مارتا اور وہ اس کے دھکے سے وہیں جا پہنچتا جہاں سے وہ چلا تھا۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری تھا میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ یہ کیا؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلیے چلیے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور ایک انتہائی بد صورت آدمی کے پاس سے گزرے۔ کیا دیکھتے ہیں اس کے پاس آگ جل رہی ہے ایندھن رکھا ہے اور وہ اس آگ کے ارد گرد چکر کاٹا جاتا ہے اور اس میں ایندھن جھونکتا جاتا ہے میں نے حیران ہو کر اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا چلیے چلیے۔ ہم چل پڑے اور ایک گھنے باغ میں پہنچے جس میں فصل بہار کے ہر قسم کے پھول کھلے ہوئے تھے اور باغ کے درمیان ایک لمبے قد کا آدمی موجود تھا جو اپنے لمبے قد کی وجہ سے یوں لگتا جیسے آسمان سے چھو رہا ہو۔ اس آدمی کے چاروں طرف اتنے بچے جمع تھے کہ اتنی کثرت میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ میں نے پوچھا یہ بزرگ کون ہے اور یہ بچے کیسے ہیں؟ میرے ساتھیوں نے کہا چلیے چلیے۔ ہم آگے چل پڑے اور ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے اتنا بڑا اور خوب صورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے ساتھیوں نے کہا آگے چلیے! چلتے چلتے ہم ایک ایسے شہر کے پاس پہنچے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں کا بنا ہوا تھا۔ جب ہم اس شہر کے دروازے پر آئے تو ہم نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا چنانچہ دروازہ کھول دیا گیا اور ہم شہر میں داخل ہو گئے۔ ہم نے وہاں ایسے آدمی بھی دیکھے جن کا آدھا جسم انتہائی خوب صورت اور آدھا انتہائی بد صورت

تھا۔ میرے ساتھیوں میں سے ایک نے ان لوگوں کو ایک نہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس نہر میں کُود جاؤ۔ وہ نہر بڑی چوڑی تیز رفتار تھی۔ پانی انتہائی سفید اور شفاف تھا چنانچہ وہ سب اس میں کود گئے اور جب واپس نکلے تو ان کے آدھے جسم کی بد صورتی جاچکی تھی۔ اور اب ہر لحاظ سے وہ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے۔ میرے ساتھیوں نے مجھے یہ بھی بتایا کہ یہ جنتِ عدن ہے یہیں آپکی رہائش گاہ بھی ہے وہ آپ کا محل ہے۔ میری نظر اوپر اٹھی تو دیکھا کہ ابرِ سفید کی طرح ایک چمکتا ہوا محل ہے میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا اللہ تعالیٰ تمہارا بھلا کرے! مجھے اس کے اندر جانکی اجازت دو۔ انہوں نے کہا ابھی نہیں، البتہ کچھ مدت بعد آپ اس میں ضرور جائیں گے اس کے بعد میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا آج رات تو میں نے عجیب و غریب نظارے دیکھے ہیں لیکن ان کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ میرے ساتھیوں نے کہا۔ پہلا آدمی جو آپ نے دیکھا کہ اسکے سر کو پتھر سے کھلا جا رہا ہے وہ ایسا ہے جس نے قرآن پڑھا لیکن اس کو بھلا دیا۔ وہ ستوا رہتا اور اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ دوسرا آدمی جسے آپ نے دیکھا کہ اس کے جبرٹوں نکتوں اور آنکھوں کو چیرا جا رہا ہے۔ وہ آدمی صبح گھر سے نکلتا، سخت جھوٹی اقوابیں پھیلانا اور وہ دنیا بھر میں پھیل جاتیں۔ اور وہ ننگے مرد اور عورتیں آپ نے تنور میں دیکھے وہ زنا کا از نکاب کرنے والے تھے۔ اور وہ آدمی جو نہر میں تیر رہا تھا اور کنارے پر کھڑا آدمی اسکے منہ پر پتھر مارتا تھا، وہ سودخور تھا۔ اور بد شکل آدمی جو آگ کے ارد گرد گھومتا تھا اور اس میں

ایندھن جھونکتا جاتا وہ جہنم کا داروغہ مالک تھا اور وہ لمبے قد کا آدمی جسے آپ نے بارغ میں دیکھا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور بچے جو ان کے ارد گرد تھے وہ وہ بچے تھے جو بچپن میں فوت ہو گئے اور دینِ فطرت پر رہے (اب ان بچوں کی تربیت ابوالانبیاء حضرت ابراہیم کے سپرد ہے) اس موقع پر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا۔ یا رسول اللہ! کیا مشرکین کے بچے بھی ان میں شامل ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں وہ بھی ان میں شامل ہیں۔ میرے ساتھی قرشتوں نے (بن میں سے ایک جبریلؑ اور دوسرے میکائیلؑ تھے) کہا اور وہ لوگ جو آپؐ نے شہر میں دیکھے کہ ان کا آدھا حصہ خوبصورت اور آدھا بدصورت ہے تو یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کچھ نیک کام کئے اور کچھ بد۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کے طفیل انہی برائیوں سے درگزر فرمایا اور ان کو دھویا اور وہ بخشے گئے۔ اگلی روایت وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ رَأَيْتُ التَّيْنَةَ رَجُلَيْنِ... الخ میں انہی باتوں کو باندازِ دیگر دہرایا گیا ہے۔

## تکبر اور غرور

۸۵۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبَرٍ، فَقَالَ رَجُلٌ : إِنَّ السَّجْلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ تَوْبُهُ حَسَنًا

وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكَبِيرُ بَطَرُ  
الْحَقِّ وَغَمُطُ النَّاسِ - (مسلم کتاب الایمان تحریر الکبیر و بیانہ)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کے دل میں ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسکو جنت میں نہیں داخل ہونے دیگا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! انسان چاہتا ہے کہ اسکا کپڑا اچھا ہو، جوتنی اچھی ہو، وہ خوبصورت لگے۔ آپؐ نے فرمایا یہ تکبر نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر و راصل یہ ہے کہ انسان حق کا انکار کرے لوگوں کو ذلیل سمجھے انکو حقارت کی نظر سے دیکھے اور ان سے بُری طرح پیش آئے۔

## ظلم و ستم ایذا رسانی اور حق تلفی

۸۵۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّدْرُونَ مِنَ الْمُفْلِسِ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ بَيْنَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَوَةٍ هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ

عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ - (مسلم کتاب البر والصلة باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ ہم نے عرض کیا جس کے پاس نہ روپیہ ہو نہ سامان حضورؐ نے فرمایا۔ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ پس ان مظلوموں کو اسکی نیکیاں دے دی جائیں گی یہاں تک کہ اگر انکے حقوق ادا ہونے سے پہلے اسکی نیکیاں ختم ہو گئیں تو انکے گناہ اس کے ذمہ ڈال دیئے جائیں گے۔ اور اس طرح جنت کی بجائے اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ یہی شخص دراصل مفلس ہے۔

۸۵۷ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيَاكُمْ وَالظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ - (مسند احمد ص ۳۳)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا حرص، بخل اور کینہ سے بچو کیونکہ حرص بخل اور کینہ تھے پہلوں کو ہلاک کیا، اس نے ان کو خونریزی پر آمادہ کیا اور ان سے قابل احترام چیزوں کی بے حرمتی کرائی۔

۸۵۸ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ  
اللّٰهِ! اَنْصُرْهُ اِذَا كَانَ مَظْلُومًا اَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ اَنْصُرْهُ؟  
قَالَ: تَحْجُزْهُ اَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ اَنْصُرْهُ۔

(بخاری کتاب الاکراه باب یعین الرجل لصاحبه انه اخوه)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا۔ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض  
کی یا رسول اللہ! میں اپنے مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو سمجھتا ہوں۔ لیکن  
ظالم بھائی کی کس طرح مدد کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کو ظلم سے روکو اور  
اس سے اسکو منع کرو، یہی اس کی مدد ہے۔

۸۵۹۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُتْرَكُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ  
لَا يَذَرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

(مسلم کتاب البیروا الصلۃ باب التعمی عن الإشارۃ بالسلاح إلی المسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
کوئی آدمی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ  
شیطان اسکے ہاتھ سے یہ ہتھیار بے قابو کر دے اور دوسرے کو لگ جائے اور  
اس طرح سے وہ آگ کے گڑھے میں جا گرے۔

## حسد اور بغض و کینہ اور قطع تعلق

۸۶۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ ؛ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ أَوْ قَالَ الْعُشْبَ .

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الحسد و ابن ماجہ الباب الزہد باب الحسد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح بھسم کر دیتا ہے جس طرح آگ ایندھن اور گھاس کو بھسم کر دیتی ہے۔

۸۶۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ أَنْ يَغْلِبَ الْقَدْرَ . (بيهقي في شعب الإيمان ومشکوٰۃ باب ما ينقض عند من التجاوز)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قریب ہے کہ فقر اور احتیاج کفر کا باعث بن جائے، حسد مقدّر پر غالب آجائے یعنی محرومی اسکا مقدر بن جائے۔

۸۶۲۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَبَاغُضُوا ، وَلَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَدَابُرُوا ، وَلَا تَقَاطَعُوا

وَكُتُوَاعِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما یتہی عن التخاصد و مسلم)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، بے رنجی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو، باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس سے قطع تعلقی رکھے۔

۸۶۳۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔ (البوداد کتاب الادب باب فیمن یتہجد أخاه المسلم و بخاری)

کتاب الاستیذان باب السلام للمعرفة و غیر المعرفة)

حضرت ابوایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے اور اس وجہ سے اس سے ملنا جلتا چھوڑ دے اور جب ایک دوسرے سے سامنا ہو تو ایک ادھر متہ موڑ لے اور دوسرا دھڑ اور ان دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

## جھوٹ اور کذب بیانی۔ احسانِ جتنا

۸۶۴ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَدَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَدَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا .

(مسلم کتاب البر والصلة باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں سچ اختیار کرنا چاہیے کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے۔ انسان سچ بولتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ تمہیں جھوٹ سے بچنا چاہیے کیونکہ جھوٹ فسق و فجور کا باعث بن جاتا ہے اور فسق و فجور سیدھا آگ کی طرف لے جاتے ہیں۔ ایک شخص جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ کا عادی ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے ہاں کذاب یعنی جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

۸۶۵ — عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِلَّا أُتِيْتُكُمْ بِكَبِيرٍ أَوْ كِبَائِرٍ قُلْنَا : بَلَى يَا رَسُولَ

اللّٰهُ قَالَ : اِلَّا شَرَاكَ بِاللّٰهِ ، وَ عَقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَ كَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ  
فَقَالَ : اِلَّا وَقَوْلَ الذُّوْرِ ! فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتّٰى قُلْنَا : لَيْتَهُ سَكَتَ

( بخاری کتاب الادب باب عقوق الوالدین )

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں۔ ہم نے عرض کیا جی حضور  
ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ آپ  
تکیے کا سہارا لئے ہوئے تھے، جوش میں آکر بیٹھ گئے اور بڑے زور سے فرمایا  
دیکھو اتنیسرا بڑا گناہ جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا ہے۔ آپ نے اس بات کو  
اتنی دفعہ دہرایا کہ ہم نے چاہا کاش حضور خاموش ہو جائیں۔

۸۶۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

كُفِيَ بِالْعَمْرِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ . ( مسند باب النہی عن الحدیث بے ماسع )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
انسان کے جھوٹے ہونے کیلئے یہی علامت کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات  
لوگوں میں بیان کرتا پھرے۔

## زبان کی حفاظت، غیبت اور چغلی خوری

۸۶۷ — عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ

اللّٰهِ ! مَا النَّجَاةُ ؟ قَالَ : اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَ لِيَسَعِكَ بَيْتُكَ

وَأُبَلِّغُ عَلَى خَطِيئَتِكَ - (ترمذی ابواب الزهد باب حفظ اللسان)

حضرت عقبہ رضی بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ نجات کیسے حاصل ہو؟ آپ نے فرمایا۔ اپنی زبان روک کر رکھو۔ تیرا گھر تیرے لئے کافی ہو یعنی حرص سے بچو۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو نادام ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر معافی طلب کرو۔

۸۶۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى مَا يُلْقَى لَهَا بَلَاءٌ يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالنَّكِلَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ تَعَالَى لَا يُلْقَى لَهَا بَلَاءٌ إِلَّا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ - (بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

حضرت ابو ہریرہ رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسکے بے انتہاء درجات بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ سے ہر وقت رہنمائی اور ہدایت کی توفیق مانگتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ ہلکی اور نیک بات ہی منہ سے نکلوائے۔

۸۶۹ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَ

لَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيٍّ - (ترمذی کتاب البیہ والصلۃ باب فی اللعنة)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملعنہ زنی کرنیوالا، دوسرے پر لعنت کرنیوالا، فحش کلامی کرنیوالا، یا وہ گوربان دراز مومن نہیں ہو سکتا۔

۸۴۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِمَا أَحَدُهُمَا، فَإِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ -

(مسلم کتاب الایمان باب حد ایمان من قال لأخيه المسلم يا كافر)

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو یہ کفر ان میں سے کسی ایک پر ضرور آپڑتا ہے اگر تو وہ شخص جسے کافر کہا گیا ہے واقعہ میں کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کفر اس پر لوٹ آئے گا جس نے اپنے مسلمان بھائی کو کافر کہا ہے۔

۸۴۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : أَتَذَرُونَ مَا الْعِيبَةُ ؟ قَالُوا : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ : ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكُودُ، قِيلَ : أَفَدَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ ؟ قَالَ : إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبَيْتَهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَغَيْتَهُ - (مسلم کتاب البیہ والصلۃ باب تحریم الغیبة)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول

بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے بھائی کا اس کی پیٹھ پیچھے اس رنگ میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہیں کرتا۔ عرض کیا گیا کہ اگر وہ بات جو کہی گئی ہے سچ ہو اور میرے بھائی میں وہ موجود ہو تب بھی یہ غیبت ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا اگر وہ عیب اس میں پایا جاتا ہے جس کا تو نے اس کی پیٹھ پیچھے ذکر کیا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر وہ بات جو تو نے کہی ہے اس میں پائی ہی نہیں جاتی تو یہ اس پر بہتان ہے۔

۸۷۲ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَوْلًا بِوَجْهِهِ وَهَوْلًا بِوَجْهِهِ -

(مسلم کتاب البیہ والصلۃ باب ذم ذی الوجہین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدترین آدمی تم اسے پاؤ گے جو دو منہ رکھتا ہے۔ ان کے پاس اگر کچھ کہتا ہے، دوسروں کے پاس جا کر کچھ کہتا ہے یعنی بڑا منافق اور چغلیں ہے۔

۸۷۳ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا عَرَّجَ ابْنُ مَرْزُوقٍ بَقِيمَ لَنُحَاسٍ أَظْفَارُ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِسُونَ وَحُيُوهُمْ وَصُدُّوا رَهْمُ فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لَحْمَ النَّاسِ، وَيَقْعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ -

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبة)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا



جب مجھے معراج ہوا تو حالت کشف میں میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ ان سے لپٹے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرائیل! یہ کون ہیں تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور انکی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی انکی غیبت کرنے اور انکو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

۸۴۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَعَامٌ۔

(بخاری کتاب الاطعمہ باب ما یُکْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں نہیں جاسکے گا۔

۸۴۵۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ۔

(بخاری کتاب الادب باب ما یُکْرَهُ مِنَ النَّمِيمَةِ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

## زمانے اور دوسرے سماوی حوادث کو برا بھلا کہنا

۸۷۶ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللَّهُ: يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ، يَبِيدِي الْأُمُرَ أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

(مسلم کتاب الاقفاظ و بخاری کتاب الادب باب لا تسبوا الدهر واللفظ لمسلم احمد ص ۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے زمانہ کو برا بھلا کہہ کر انسان مجھے دکھ دیتا ہے کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں یعنی میرے ہاتھ میں ہی زمانے کے تغیرات ہیں۔ میں ہی دن رات کو بدلتا ہوں اور زمانہ میری قدرتوں کا ہی مظہر ہے۔

## احسان جہاناً

۸۷۷ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ

اللّٰهُ ؟ قَالَ : الْمُسِيْلُ وَالْمَتَانُ ، وَالْمُتَفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ .

(مسلم کتاب الایمان باب بیان غلط تحریر اسباب الازار والامن بالعطیة)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا اور نہ انکی طرف نظر رحمت کریگا اور نہ ان کا تزکیہ فرمائے گا بلکہ انہیں دردناک عذاب دیگا۔ حضورؐ نے یہ کلمات تین دفعہ دہرائے اس پر حضرت ابوذرؓ نے عرض کیا۔ تو یہ لوگ سخت ناکام اور گھٹے میں ہوں گے حضور! یہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا وہ جو تکبر سے کپڑے گھسیٹتے ہیں، بات بات پر احسان جتاتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر سامان فروخت کرتے ہیں۔

## تجسس، عیب جوئی اور دوسروں کی تحقیر

۸۷۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : يَا كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ عَنْ الظَّنِّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ ، وَلَا تَحَسَّسُوا ، وَلَا تَجَسَّسُوا ، وَلَا تَنَافَسُوا ، وَلَا تَحَاسَدُوا ، وَلَا تَبَاغَضُوا ، وَلَا تَدَابَرُوا ، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ ، لَتَتَّقُوا هُنَا ، لَتَقْوَى هُنَا ، لَتَقْوَى هُنَا ، وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ، بِحَسَبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ حَرَامٌ دَمُهُ ، وَعِرْضُهُ ، وَمَالُهُ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى اجْسَادِكُمْ

وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ۔ وَ  
فِي رِوَايَةٍ - لَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَحَسَّسُوا  
وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

(مسلم باب تحریب الظن وبخاری کتاب الادب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا: بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے  
عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز بھیانے  
کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رنجی نہ برتو۔ جس طرح اس نے  
حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان  
کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اسے رسوا نہیں کرتا، اسے حقیر نہیں  
جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے  
تقویٰ یہاں ہے یعنی مقام تقویٰ دل ہے۔ ایک انسان کیلئے یہی برائی کافی ہے  
کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تخریق کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان  
پر حرام ہیں، اس کا خون اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں  
کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو، بلکہ  
اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے فرمایا  
ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں  
کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، ایک دوسرے کے سووے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ  
کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

۸۷۹ — عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنِيرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفِضْ الْإِيمَانَ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ يَتَّبِعْ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعْ اللَّهُ عَوْرَتَهُ يُفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ - (ترمذی البواب البتر والصلۃ باب ماجاء فی تعظیم المؤمن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر باوازی بلند فرمایا کہ اے لوگو! تم میں سے بعض بظاہر مسلمان ہیں لیکن ان کے دلوں میں ابھی ایمان راسخ نہیں ہوا انہیں میں متنبہ کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کو طعن و تشنیع کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور نہ ان کے عیبوں کا کھوج لگاتے پھریں ورنہ یاد رکھیں کہ جو شخص کسی کے عیب کی جستجو میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اندر چھپے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر کے اس کو ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔

۸۸۰ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُبْصِرُ أَحَدُكُمْ الْقَذَاةَ فِي عَيْنِ أَخِيهِ وَيَنْسَى الْجُدْعَ فِي عَيْنِهِ - (الترغيب والترهيب باب الترهيب من ان يأمر بمعروف و

یتہی عن المنکر وینسئ نفسه ص ۱۸۱ بحوالہ اصحابان فی صحیح -)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی کی آنکھ کا نکھ کا نکھ تو ان کو نظر آتا ہے لیکن اپنی آنکھ میں پڑا ہوا

شہتیر وہ بھول جاتا ہے

(بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے و مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے)

(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

## بد نظری اور حسی بے راہ روی

۸۸۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا لَا يَبِيَّتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ تَيْبٍ إِلَّا أَنْ

يَكُونُ نَاكِحًا أَوْ ذَا مُحَرَمٍ۔ (مسلم کتاب السلام باب تحرم الخلوة بالاجنبیة)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

انسان کسی اجنبی عورت کے پاس اکیلا رات نہ بسر کرے سوائے اس کے کہ

اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا وہ محرم رشتہ دار ہو۔

۸۸۲۔ عَنْ عَقِبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْدُخُولَ عَلَى النِّسَاءِ: فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ

الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَفَدَأَيْتَ الْحَمَوَ قَالَ: الْحَمَوُ الْمَوْتُ۔

(مسلم کتاب الاسلام باب ایضاً)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تمہیں اجنبی اور پردہ دار عورتوں کے پاس جانے سے بچنا چاہیئے۔ ایک

انصاری نے عرض کیا۔ حضور! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا  
 دیور تو موت ہوتا ہے۔ یعنی اسکا آنا بھی ناگزیر ہے لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔  
 ۸۸۳۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ  
 أُمَّهَاتِهِمْ، مَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ  
 فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فَيَهْمُ إِلَّا وَقَفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي حَدٍّ مِنْ صَنَابِتِهِ  
 مَا شَاءَ حَتَّى يَرْضَى، ثُمَّ اتَّفَقَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا ظَنُّكُمْ؟

(مسلم کتاب الامارۃ باب حرمة نساء المجاہدین و انتم من خانہم فیہن)

حضرت بريدہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:  
 مجاہدین کی بیویوں کا احترام اور انکی آبرو کا ایسا خیال رکھنا چاہیے جیسے اپنی ماں  
 کی عزت اور آبرو کا خیال رکھا جاتا ہے اور جو کمرانی کی آڑ میں کسی مجاہد بھائی کی بیوی  
 پر بری نظر رکھتا اور خیانت کا مرتکب ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور  
 اس رنگ میں کھڑا ہوگا کہ جاہد اپنی مرضی کے مطابق اسکی نیکیاں لے لیگا اور اس بدکار کو  
 انتہائی خفت انتہا پڑے گی۔ یہ بات کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ  
 ہوئے اور فرمایا: کیا خیال ہے؟ (کون ایسی بد بختی کے سود کی جرأت کر سکتا ہے اور  
 بد بخت بد کردار کو ذیل و خوار ہونا ہی چاہیئے تھا۔)

## اسراف اور فضول خرچی

۸۸۴ — عَنْ وَرَادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ رضی اللہ عنہ قَالَ : أَمْلَى عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ اَللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ وَكُتِبَ إِلَيْهِ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلٍ وَقَالَ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأَمْثَلِاتِ وَوَادِ الْبَنَاتِ وَمَنْعِ ذَهَابِ . (بخاری کتاب اسراف و زواہ معنات)

حضرت وراد جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے میر منشی تھے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یہ خط لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ ذکر کرتے تھے : اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہ سلطنت کا مالک ہے ، وہی سزاوارِ حمد و ثناء ہے ، وہ ہر چیز پر قادر ہے اے ہمارے خدا ! جو تو ہمیں دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور کوئی صاحبِ مجد تیری بجائے بزرگی اور بڑائی نہیں دے سکتا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی لکھوایا کہ آنحضرت صلی اللہ



علیہ وسلم قیل وقال اور کثرت سوال سے منع فرمایا کرتے تھے، اسی طرح ماں کی نافرمانی سے، بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے سے، حق دار کے حق کو مار لینے سے، ظلم سے کسی کی چیز بھتیا لینے سے اور بخل و حرص سے منع فرماتے تھے۔

## حرص اور بخل

۸۸۵ — عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ: اَلْهَآكُمُ الشَّكَارُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ: مَا لِي مَا لِي، قَالَ: وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَنْتَ أَوْ لَبِستَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ؟

(مسلم کتاب الزہد والبرقائق)

حضرت مطرفؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ سورہ اَلْهَآكُمُ الشَّكَارُ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے اسکی تلاوت کے بعد فرمایا۔ ابن آدم کہتا ہے۔ میرا مال ملے میرا مال! اے ابن آدم کیا کوئی تیرا مال ہے بھی؟ سوائے اس مال کے جو تو نے کھایا اور ختم ہو گیا یا جو پہن لیا اور وہ پرانا اور بوسیدہ ہو گیا یا جو تو نے صدقہ کیا کہ وہ تہا سے لئے اگلے جہان میں فائدہ کا موجب ہوگا باقی سب مال تو دوسروں کے لئے ہے۔

۸۸۶ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُحْشَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ، وَإِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ فَإِنَّهُ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ تَبْلُكُمُ أَمْرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَّعُوا وَبِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا وَبِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا۔ (مسند احمد ۱۵۹)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے بن کر سامنے آئے گا۔ بے حیائی اور یا وہ کوئی سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے ناپسند کرتا ہے بخل حرص اور کینہ سے بچو کیونکہ اسی عیب نے پہلوں کو برباد کیا۔ اس نے انہیں قطع جمی پر آمادہ کیا اس لئے انہوں نے اپنوں سے قطع تعلق کر لیا۔ اس نے ان کو بخل پر آمادہ کیا اور وہ بخیل بن گئے اس نے ان کو فسق و فجور پر آمادہ کیا اور وہ فاسق و فاجر بن گئے۔

۸۸۷ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ تَدْنٍ تَذِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ إِلَّا اتَّسَعَتْ حُلُقَتُهُ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوسِعُهَا عَلَيْهِ وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَإِنَّهَا لَا تَزْدَادُ عَلَيْهِ إِلَّا اسْتَحْكَامًا۔ (مسند احمد ۱۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جنہوں نے سینے تک لوہے کی

قمیص پہنی ہوئی ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے ہیں۔ سخی جب کچھ خرچ کرتا ہے تو اسکی آہنی قمیص کا حلقہ کھل جاتا ہے اور اس طرح آہستہ آہستہ وہ قمیص کھل جاتی ہے اور آخر کار وہ اسکی جکڑ سے آزاد ہو جاتا ہے لیکن بخیل کو وہ قمیص جکڑتی چلی جاتی ہے اور اس طرح اس کی گرفت بڑھتی جاتی ہے۔

## خیانت اور بددیانتی

۸۸۸ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ يَأْكُلُ النَّصِيحَ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا يَأْكُلُ الْإِيمَانَ.

(نسائی کتاب الاستعاذۃ من الخیانة ص ۳۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بھوک ننگ سے جس کا ساتھ اوڑھنا بھوتا بہت بُرا ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں خیانت سے کیونکہ یہ اندرون کو خراب کر دیتی ہے یا اسکی چاہت بُرے نتائج پیدا کرتی ہے۔

۸۸۹ — عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَ

الْكَذِبَ -

(مسند احمد ص ۲۵۲)

حضرت ابو امامہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے سوا تمام بُری عادتیں ہو سکتی ہیں

۸۹۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْإِثْمُ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا خَاصًّا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خُصْلَةٌ مِنْهُمْ كَانَتْ فِيهِ خُصْلَةٌ مِنَ الْإِثْمِ حَتَّى يَدَّعِيَهَا ، إِذَا أُتْمِنَ خَانَ ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ . (مسند تپ ایمان باب بیان خصال المنافق ثلاث)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار ایسی علامتیں ہیں کہ جس میں وہ ہوں وہ پکا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک ہو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہوگی سوائے اسکے کہ وہ اسے چھوڑ دے۔ وہ چار باتیں یہ ہیں :- جب اسے ایمن بنایا جائے تو وہ خیانت کرتا ہے، جب بات کرے تو جھوٹ بولتا ہے، جب کسی سے معاہدہ کرے تو بے وفائی کرتا ہے اور جب کسی سے جھگڑ پڑے تو کالی گلوچ پر اتر آتا ہے۔

## شہرت کی طلب اور ریا کاری

۸۹۱۔ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ :

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ سَمِعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ ، وَ

مَنْ يُدَايِي مُدَايِي اللَّهِ بِهِ - (بخاری کتاب الرقاق باب الرياء والسمعة)

حضرت جنیدؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محض شہرت کی خاطر کوئی کام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو اس رنگ میں شہرت دیگا کہ آخر کار اسکے عیب لوگوں پر ظاہر ہو جائیں گے ان میں وہ رُسوا اور بدنام ہو جائے گا۔ اور جو شخص ریا کاری سے کام لے گا اللہ تعالیٰ اس کی ریا کاری سب پر ظاہر کر دے گا۔

۸۹۲ — عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّا كُمْ وَشَرِكُ السَّرَائِرِ - قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَمَا شَرِكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُومُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَدْرِي مِنْ نَظَرِ النَّاسِ إِلَيْهِ - فَذَا لِكَ شَرِكِ السَّرَائِرِ -

(التَّوْبَةُ وَالتَّوْبَةُ ص ۳۳ التَّوْبَةُ مِنَ الرِّيَاءِ بِحَوَالِهِ ابْنُ خَزِيمَةَ فِي الصَّحِيحِ)

حضرت محمود بن لبیدؒ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ باہر نکل کر فرمایا۔ اے لوگو! شرک خفی سے بچو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ شرک خفی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ایک شخص سنوار کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی خواہش و کوشش یہ ہوتی ہے کہ لوگ مجھے اس طرح نماز پڑھتے دیکھیں اور بزرگ سمجھیں یہی دکھاوے کی خواہش شرک خفی ہے۔

۸۹۳ — عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ الَّذِي يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ

النَّاسُ عَلَيْهِ؟ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ -

(مسلم کتاب البر والصلة باب اذ. اثنی علی الصالح)

حضرت ابو ذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا۔ آپ کا اس آدمی کے متعلق کیا خیال ہے جو نیک عمل کرتا ہے اور لوگ اس وجہ سے اسکی تعریف کرتے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا یہ ایک فوری بدلہ ہے جو اسی دنیا میں مومن کو بشارت کے رنگ میں عطا ہوتا ہے۔ (اور اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے نیک عمل کو قبول فرمالیا ہے)

## تکلف اور بناوٹ، تقالی اور تشبیہ بالغیر

۸۹۴ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذِكُمُ الْمُتَنَطِّعُونَ، قَالَهَا ثَلَاثًا.

(مسلم کتاب العلم باب هلک المتنطعون)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مبالغہ کر نیوالے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈالنے والے، تکلف سے کام لیتے والے ہلاک ہو گئے۔ یعنی ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

۸۹۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُم

سَيَاطُ كَاذِبَاتٍ يُضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَتِسَاءُ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ  
مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ  
وَلَا يُجْزَوْنَ رِيحَهَا، وَإِنْ رِيحَهَا لَيُؤْخِذُ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا۔

(مسند لیل اللباس باب النساء الکاسیات (۱) یزید العنانات سمیات)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو زخیوں کے دو گروہ ایسے ہیں کہ ان جیسا میں نے کسی گروہ کو نہیں دیکھا ایک وہ جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کوڑے ہوتے ہیں جن سے وہ لوگوں کو مارتے پھرتے ہیں اور دوسرے وہ عورتیں جو کپڑے تو پہنتی ہیں لیکن حقیقت میں وہ ننگی ہوتی ہیں۔ ناز سے لچکی چال چلتی ہیں۔ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے جتن کرتی پھرتی ہیں۔ بخنکی اونٹوں کی چلار کو بانوں کی طرح انکے سر ہوتے ہیں ان میں سے کوئی جنت میں داخل نہیں ہوگی اور اسکی خوشبو تک نہ پائے گی حالانکہ اسکی خوشبو بہت دور کے فاصلہ سے بھی آسکتی ہے۔

۸۹۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

(ابوداؤد کتاب اللباس باب فی غیر شہرۃ مسند احمد مش)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی قوم کی تقلید کرے اور اسکی چال ڈھال رکھے وہ انہی میں سے شمار ہوگا۔

## وہم پرستی اور بدفالی

۸۹۷۔ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةٌ وَ يُعْجِبُنِي الْقَالُ - قَالُوا : وَمَا الْقَالُ ؟ قَالَ : كَلِمَةٌ طَيِّبَةٌ -

( بخاری کتاب الطب باب القال )

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنیادی طور پر دوسرے سے بیماری کا لگ جانے اور بدفالی لینے کا خیال وہم کے سوا کچھ نہیں یعنی اس بارہ میں خواہ مخواہ کے وہم سے بچنا چاہیئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی فرمایا کہ نیک فال مجھے پسند ہے۔ صحابہ رضی عنہم عرض کیا نیک فال کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ پاکیزہ کلمہ۔ یعنی اچھی بات کہنا اور اچھی بات سے اچھا نتیجہ نکالنا۔

۸۹۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الطَّيْرَةُ مِنَ الشَّرِّ لَكَ وَمَا مَتَا وَلَكِنَّ اللَّهَ يُدْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ - ( ترمذی ابواب السیر باب ما جاء في الطيرة )

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا فال لینا شرمک اور اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ آنیوالی مصیبت اور تکلیف کو اللہ تعالیٰ ہی صبر اور توکل کر نیوالے سے دور کرتا ہے۔



۸۹۹ — عَنْ أَبِي حَسَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِي  
عَامِرٍ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَاهَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الطَّيْرَةُ مِنَ الدَّارِ وَالْمَرْأَةُ وَالْفَرْسُ فَعَصَبَتْ  
فَطَارَتْ شَقَّةً مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَشَقَّةٌ فِي الْأَرْضِ وَقَالَتْ: وَالَّذِي أَنْزَلَ  
الْقُرْآنَ عَلَى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِنَّمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَطَيَّرُونَ  
مِنْ ذَلِكَ.

(مسند احمد ص ۱۱)

حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی عامر کے دو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے اور کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ گھر، عورت اور گھوڑے سے نحوست کا تعلق ہوتا ہے یہ سنکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ سے آگ بگولہ ہو گئیں اور کہت لگیں خدا کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن اتارا ہے حضور نے اس طرح ہر گز نہیں فرمایا تھا بلکہ آپ نے تو فرمایا تھا کہ اہل جاہلیت ان تین چیزوں کے متعلق نحوست اور بد سگونی کے قائل تھے۔

## نعماءِ جنت اور مصائبِ دوزخ ثواب اور عقاب

۹۰۰ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ ، وَلَا أَدُنُّ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : وَاقْرَأُوا إِنَّ شِئْتُمْ ، فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ - (بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ تنزیل اسجدہ، فلا تعلم نفس ما اخفی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ بتایا : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہوئی ہیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا بلکہ کسی انسان کے دل میں بھی انکا خیال نہیں گزرا اس کی تصدیق کے لئے اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو : فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ - یعنی کوئی انسان آنکھ کو ٹھنڈک پہنچانے والی اُن نعمتوں کو نہیں جانتا جو نیک لوگوں کے لئے اس کے خزانہ غیب میں مخفی ہیں۔

۹۰۱ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ : يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ . فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ ! وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ . فَيَقُولُ : هَلْ رَضِيتُمْ ؟ فَيَقُولُونَ : مَا لَنَا لَا نَرْضَى بِرَبِّ أَوْ قَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ ؟ فَيَقُولُ : أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَيَقُولُونَ : يَا رَبِّ إِنْ أَوْآتَى شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ ؟ فَيَقُولُ : أُجِلُّ عَلَيْكُمْ بِرِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا -

حضرت ابوسعید الخدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل جنت کو کہے گا۔ اے جنت کے رہنے والو! وہ جواب دیں گے۔ اے ہمارے رب! ہم حاضر ہیں تمام سعادتیں تیرے پاس ہیں اور سب بھلائیاں تیرے قبضے میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم خوش ہو؟ جنت میں رہنے والے عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب! ہم کیوں نہ خوش ہوں تو نے ہمیں وہ کچھ دیا جو اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بہتر ایک اور نعمت نہ دوں؟ جنت والے کہیں گے ان سے بہتر اور کونسی نعمت ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تم پر اپنی رضا نازل کروں گا یعنی تم سے ہمیشہ کے لئے خوش ہو جاؤں گا اور اسکے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

۹۰۲۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيٌّ فَأَذَا أُمْرَأَةً مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ تَذْيِبُهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأُلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُونَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟ قُلْنَا لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ، فَقَالَ اللَّهُ أَرْحَمُ بِبَنَاتِهِ مِنْ هَذِهِ بَوَادِهَا۔ (بخاری کتاب النکاح - رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے کچھ قیدی آئے۔ ان میں ایک عورت تھی اس کے سینہ سے دودھ نکل رہا تھا (جیسے بچہ دودھ نہ پئے تو دودھ پستانوں میں بھر جاتا ہے) جب وہ کوئی بچہ

دیکھتی اسے اپنے سینہ سے لگا لیتی اور دودھ پلاتی۔ (یہاں تک کہ اس تلاش میں اسے اپنا بچہ مل گیا وہ اطمینان سے بیٹھ کر اسے دودھ پلانے لگی۔) اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ اپنے بچہ کو آگ میں پھینک دے گی؟ صحابہؓ نے عرض کیا جب تک اسکے لئے ممکن ہو یا یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں جانے دے گی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرتا ہے اور نہیں چاہتا کہ وہ دوزخ میں جائیں۔

۹۰۳ — عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كُنْتُ رِذْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ : يَا مُعَاذُ ! هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ ، وَمَا حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ ؟ قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ . قَالَ : فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ ؟ قَالَ : لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَبَرُوا .

(مسلم کتاب الایمان باب من لقی اللہ یا لایمان وهو غیر شاک یبہد دخر الجنة وحریم علی النار)

حضرت معاذ بن جبلؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ سواری کے گدھے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سواری تھے اور میں پیچھے بیٹھا ہوا تھا حضورؐ نے فرمایا: معاذ! کیا تو جانتا ہے کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا کیا؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اسکا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں۔ اس کے سوا تو کسی

کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ بندوں میں سے جو شرک کا مرتکب نہ ہوا سے سزا نہ دے۔ میں نے یہ سُن کر عرض کیا میں لوگوں کو یہ خوشخبری نہ سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا رہنے دو وہ یہ بات سُن کر اس پر تکیہ کر کے بیٹھ جائیں گے اور نا سبھی سے عمل چھوڑ دیں گے۔

۹۰۴ — عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ فَهُوَ يَسْتَبْشِرُ مَرَّةً وَيَكْبُ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا انْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَنُفِرَ لَهُ شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِنَنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سِتْظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ عَذْرَاجَتُ يَا ابْنَ آدَمَ! لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّ! وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِنَنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا وَاسْتِظِلَّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! لَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَذْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذَرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتِظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ أَذِنَنِي

مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا۔  
 فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ! لَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا؟ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ  
 هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يَعْذُرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا  
 فَيُذْنِبُ مِنْهَا فَإِذَا أَذْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ:  
 أَعْنِي رَبِّ! إِذْ خَلَيْتُهَا، فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ! مَا يَصْرِفُ بَنِي مِثْلِكَ أَيْضِيكَ  
 أَنْ أُعْطِيكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ: يَا رَبِّ! تَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ  
 رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّا أَضْحَكُ  
 قُلُوبًا مِمَّا تَضْحَكُ؟ قَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ، فَقَالُوا مِمَّا تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مِنْ ضَحْكَ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ: إِنِّي  
 لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ۔

(مسلم کتاب الایمان باب آخر اهل النار خروجا)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے فرمایا کہ آخری آدمی جو جنت میں داخل ہوگا اسکی کچھ یوں کیفیت ہوگی  
 کہ وہ گرتا پڑتا چل رہا ہوگا آگ اسے مجلس رہی ہوگی۔ جب وہ اس آگ سے  
 آگے گزر جائے گا تو آگ کی طرف مڑ کر دیکھے گا اور کہے گا: برکت والی ہے  
 وہ ذات جس نے مجھے تم سے نجات دی ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے وہ نعمت  
 عطا کی ہے جو نہ پہلوں کو ملی اور نہ بعد والوں کو۔ اس دوران اسے دُور ایک  
 باغیچہ نظر آئے گا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! مجھے اس باغیچے کے قریب

کر دے تاکہ میں اس کے درختوں کے سائے میں آرام پاسکوں اور اسکے اندر جو  
 پانی بہہ رہا ہے وہ پنی سکوں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے ابن آدم! اگر میں  
 تیری یہ بات مان لوں اور تمہارا سوال پورا کر دوں تو تو اور مانگے گا۔ وہ بندہ کہے گا  
 اے میرے رب میں اب کچھ نہیں مانگوں گا۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ اور نہ مانگنے کا  
 پکا عہد کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی معذوریوں کو جانتا ہے اور اسے پتہ ہے  
 کہ انسان ایک حالت پر صبر نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس باغیچے کے  
 قریب کر دے گا اور وہ اس کے سائے سے لطف اندوز ہوگا اور اسکے اندر بہنے  
 والا پانی پئے گا۔ پھر اسے ایک اور باغیچہ دُور سے دکھایا جائے گا جو پہلے سے بھی زیادہ  
 خوبصورت نظر آ رہا ہوگا۔ اس باغیچے کو دیکھ کر وہ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب  
 مجھے اس باغیچے کے قریب کر دے تاکہ میں اس کے اندر سے بہنے والا پانی پی  
 سکوں اور اس کے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہو سکوں، میں اسکے علاوہ  
 اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے ابن آدم! تو نے مجھ سے پکا  
 وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ اگر اب میں تجھے اسکے قریب  
 کر دوں تو تو اور سوال کرنے لگے گا اس پر بندہ اللہ تعالیٰ سے اور کچھ نہ مانگنے  
 کا پھر پکا وعدہ کریگا۔ حالانکہ اس کا رب جانتا ہے کہ وہ معذور اور بے صبر ہے  
 بہر حال اللہ تعالیٰ اسے اس باغیچے کے بھی قریب کر دے گا اور وہ اسکے سائے  
 سے لطف اندوز ہوگا اور اس کا پانی پئے گا۔ پھر اسے دُور جنت کے دروازے  
 کے پاس ایک اور باغیچہ دکھایا جائے گا جو پہلے دو باغیچوں سے زیادہ خوبصورت  
 ہوگا۔ اس پر وہ بندہ کہے گا کہ اے میرے رب! مجھے اس باغیچے کے قریب

کر دے، میں اسکے درختوں کے سائے سے لطف اندوز ہونا اور اسکا پانی پینا چاہتا  
 ہوں اب تو میں اسکے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تم  
 نے مجھ سے پہلے پکا وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اور کچھ نہیں مانگے گا؟ بندہ  
 کہے گا۔ ہاں میرے رب! یہ آخری سوال ہے، اس کے بعد میں کچھ نہیں مانگوں  
 گا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ فطراناً معذور ہے اس میں صبر اور حوصلہ نہیں  
 ہے۔ بہر حال خدا تعالیٰ اسے اس باغیچہ کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اسکے  
 قریب آئے گا تو اہل جنت کی آوازیں اسے آرہی ہوں گی۔ وہ کہے گا۔ اے  
 میرے رب! مجھے جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا  
 تمہارا صبر کہاں گیا؟ پھر اپنی رحمت عامہ کے تحت فرمائے گا کیا تجھے یہ پسند ہے  
 کہ میں تجھے ساری دنیا اور اس جیسی اور دنیا دے دوں۔ اس پر وہ بندہ کہے  
 گا۔ اے میرے رب! مذاق تو نہ کیجئے تو تو رب العالمین ہے۔ اس پر حضرت  
 ابن مسعودؓ ہنس پڑے، پھر کہا اے لوگو! تم مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں  
 کیوں ہنسا ہوں؟ لوگوں نے کہا ہاں بتائیے، آپ کیوں ہنستے ہیں۔ ابن مسعودؓ  
 نے جواب دیا میں اس لئے ہنسا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی  
 طرح اس فقرے پر ہنستے تھے۔ اس وقت صحابہؓ نے حضورؐ سے پوچھا تھا آپ  
 کیوں ہنستے ہیں؟ تو حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بھی بندے کی اس معصومانہ  
 حیرت پر ہنسا تھا۔ جب اس نے کہا میرے رب مجھ سے مذاق تو نہ کیجئے  
 تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جو کچھ کہتا  
 ہوں اس پر قادر ہوں اور تجھے اتنی بڑی نعمت دے سکتا ہوں۔



۹۰۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ، وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ -

(مسلم کتاب الجنۃ وصفۃ نعيمہا و اہلہا و ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی اور جنت مشکلات سے۔ یعنی دوزخ کے ارد گرد خواہشات کی پھلوڑی ہے اور جنت کے ارد گرد مشکلات و مصائب کا خارزار ہے۔

۹۰۶ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَجْمَعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ... فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْإِمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ فَيَقُومَانِ جَنْبَتِي الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ، قُلْتُ : يَا أَبِیْ وَأُتِیَ ائْتِ شَيْئًا كَمَرِ الْبَرْقِ ؟ قَالَ اَلْمُتَدَوِّا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَ يَرْجِعُ فِي طُرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ وَشَدِّ الْجَالِ تَجْرِي بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَيْتُكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ : رَبِّ سَلِّمْ! سَلِّمْ! حَتَّى تُعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَجْئِيَ الرَّجُلُ لَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ اِلَّا زَحْفًا وَفِي حَافَتِي الصِّرَاطِ كَلَابِيبٌ مُعَلَّقَةٌ مَا مَوْرَةٌ بِأَخْذٍ مَنْ اَمَرْتُ بِهِ، فَمَحْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكْرَدَسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ هُرَيْرَةَ

يَدِيهَا اِنَّ قَعَرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا -

(مسلم کتاب الایمان باب ادنی اهل الجنة منزلة)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا۔ مومن اپنے فرائض کی بجا آوری میں لگ جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنت کو ان کے قریب کر دے گا.... سب لوگ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آئیں گے کہ وہ اصلی اور دائمی راہِ نجات بتائیں۔ چنانچہ آپ اس کے لئے کوشش کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو اذن ملے گا۔ امانت اور انسانی تعلقات کو بھیجا جائے گا۔ یعنی انہیں نشانِ نجات قرار دیا جائے گا۔ اور یہ دونوں صفات پُل صراط کے دونوں جانب دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ پہلا گروہ اس راستہ سے یوں گزرے گا جیسے بجلی کو نہ جاتی ہے طرفۃ العین میں آتی ہے اور چلی جاتی ہے۔ پھر دوسرا گروہ تیز ہوا کی طرح گزرے گا۔ اس کے بعد پرندے کی سی تیزی سے لوگوں کو ان کے اعمال لئے جارہے ہوں گے۔ تمہارے مقتداء نبی راستہ پر کھڑے نگرانی کر رہے ہوں گے اور دُعائیں مشغول ہوں گے کہ۔ اے میرے رب! سلامت رکھ، سلامت رکھ۔ ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ اعمال سے کام نہیں چلے گا وہ رہ جائیں گے۔ ایک آدمی گھسٹتے گھسٹتے آ رہا ہوگا۔ اس پُل صراط کے دونوں طرف لوہے کے ہک یا کنڈے اور کرین لگے ہوئے ہوں گے جس کے بارہ میں انہیں حکم ہوگا کہ اُسے دوزخ میں کھینچ پھینکو اس کو وہ اپنی گرفت میں لے لیں گے پس جو اپنی کوشش سے ان کی گرفت سے بچ نکلا اور صرف اسے خراشیں

آئیں اسے نجات یافتہ سمجھو اور جو اس کی جکڑ میں آگیا۔ وہ سیدھا آگ میں جاگرا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس دوزخ کی گہرائی ستر سال کی مسافت کے برابر ہے۔

## فتنے اور آخری زمانہ کی علامات

۹۰۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : مَتَى السَّاعَةُ ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : سَمِعَ مَا قَالَ فَكَبَّرَهُ مَا قَالَ . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : بَلْ لَمْ يَسْمَعْ ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ : أَيُّنَ السَّائِلِ عَنِ السَّاعَةِ ؟ قَالَ : هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ! قَالَ : إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا ؟ قَالَ : إِذَا وَسَدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ - ( بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً وهو مشغول فی حدیثہ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس میں لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور پوچھا قیامت کی گھڑی کب آئے گی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکی طرف متوجہ نہ ہوئے اور باتوں میں مصروف رہے۔ کچھ لوگوں نے دل میں خیال کیا کہ

حضورؐ نے اس دیہاتی کی بات سنی تو بے مگر پسند نہیں فرمائی اور کچھ لوگوں نے خیال کیا کہ آپؐ نے اس کی بات سنی ہی نہیں۔ عرض جب آپؐ نے اپنی بات ختم کر لی تو دیہاتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ قیامت کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ دیہاتی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا جب امانتیں ضائع کی جائیں گی تو قیامت کی گھڑی (یا زوالِ امت کے وقت کا انتظار کرنا) اس نے پوچھا۔ امانتیں کس طرح ضائع ہوں گی۔ آپؐ نے فرمایا جب نااہل اور غیر مستحق لوگوں کے سپرد اہم کام کئے جائیں گے یعنی اقتدار بددیانت اور نااہل لوگوں کے ہاتھ آجائے گا اور وہ اپنی بددیانتی اور فرض ناشناسیوں کی وجہ سے قوم کو برباد کر دیں گے۔

۹۰۸۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَّا أَحَدًا ثَلَاثًا حَدَّثَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي - سَمِعْتُ مِنْهُ: إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الرِّثَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرَّجُلُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيْمٌ وَاحِدٌ -

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب اشراط الساعة)

حضرت انسؓ نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی حدیث نہ سناؤں جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور جسے میرے بعد تمہیں کوئی اور نہیں بتائے گا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم ختم ہو

جائے گا جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ زنا بکثرت پھیل جائے گا۔ شراب عام پی جائے گی مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں باقی بچ رہیں گی جسکی وجہ سے پچاس پچاس عورتوں کا ایک ہی نگران اور سرپرست ہوگا۔

۹۰۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوْتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونٌ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَيْنِ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الدَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمْ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ، وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ يَعْتَبِرُ امْتُوا اجْمَعُونَ قَدْ ذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ لَشَدَّ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ بَقَحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔ (بخاری کتاب الفتن باب خروج النار)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت اس وقت آئے گی جب دو بہت بڑے گروہ آپس میں جنگ عظیم کی طرح ڈابنگی درآں حالیکہ دونوں گروہوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا۔ اسی طرح تیس کے قریب جھوٹے دجال پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک رسول خدا ہونے کا مدعی ہوگا۔ علم چھین جائے گا۔ زلازل کی کثرت ہوگی (تیز رفتاری کی وجہ سے) وقت قریب ہوتا محسوس ہوگا (یعنی یہ آمد و رفت کے تیز رفتار ذرائع کی طرف اشارہ ہے) بڑے گھمبیر فتنوں کا ظہور ہوگا۔ قتل و غارت عام ہوگی۔ مال کی فراوانی ہوگی حتیٰ کہ مالدار آدمی سوچے گا کہ کون اس کا صدقہ قبول کرے۔ جسے وہ صدقہ دے گا وہ کہے مجھے ضرورت نہیں لوگ بلند تر عمارت بنانے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے حالات اس قدر خراب ہوں گے کہ انسان کسی قبر کے پاس سے گزرتے ہوئے تمنا کریگا کہ کاش میں مر کر اس قبر میں دفن ہو چکا ہوتا اور سورج مغرب سے طلوع ہوا کرے گا جسے دیکھ کر سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ وقت ایسا ہوگا کہ اس وقت ایمان لانا کوئی فائدہ نہ دے گا سوائے اس شخص کے جو اس سے پہلے ایمان لا چکا ہوگا اور ایمان کی حالت میں نیکی کر چکا ہوگا۔ اور قیامت اتنی فوری اور اچانک آئے گی کہ دو آدمیوں نے خرید و فروخت کیلئے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا مگر نہ وہ سودا طے کر سکیں گے اور نہ ہی وہ کپڑا پیٹ سکیں گے اور جو آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دھو رہا ہوگا وہ اسے پینے کا موقع نہ پاسکے گا۔ اور جو آدمی اپنے حوض کو لپیٹ رہا ہوگا وہ اس میں پانی نہ بھر سکے گا اور جس آدمی

نے رقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوا ہوگا اسے کھاتے کا موقع نہ مل سکے گا۔

۹۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب طلوع الشمس من مغربها)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علامات قیامت کے اعتبار سے یہ نشان پہلے ہوں گے۔ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا اور چاشت کے وقت ایک عجیب و غریب کیڑے کا لوگوں پر مستط ہوجانا (یہ غالباً طاعون اور دوسری وبائی بیماریوں اور حراثشی جنگوں کی کثرت کی طرف اشارہ ہے)۔

۹۱۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ فَيَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو. وَفِي رِوَايَةٍ يُوشِكُ أَنْ يَحْسِرَ الْفِرَاتُ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا۔

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبل من ذهب)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت آنے سے پیشتر یہ واقعہ بھی ظہور پذیر ہوگا کہ واویٰ فرات سے ایک سونے کا

پہاڑ ظاہر ہوگا جس کے حصول کے لئے خونریز جنگ ہوگی۔ فریقین کے تنو میں سے ننانوے مارے جائیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہے گا شاید میں بچ جاؤں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا عنقریب فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا لیکن جو وہاں جائے گا وہ اس سونے میں سے کچھ نہ لے سکے گا (یعنی اس سے استفادہ وہاں کے رہنے والوں کے نصیب میں نہیں ہوگا۔)

## مسلمانوں کا تنزل اور انکا بگڑ جانا

۹۱۲ — عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ مَسَاجِدُهُمْ عَامِدَةٌ وَ هِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهَدْيِ عُلَمَاءُهُمْ شُرٌّ مِنْ تَحْتَ أَوْبِئِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَ فِيهِمْ تَعَوُّدٌ . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ .

(مشکوٰۃ کتاب اعمال الفصل الثالث م۳۰ کنز العمال ص ۱۱۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں نے شاید اس سے مراد تیل کی دولت ہو جسے عرب عام میں BLACK GOLD کہا جاتا ہے۔



عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے یعنی تمام خرابیوں کا وہی سرچشمہ ہوں گے۔

۹۱۳۔ تَكُونُ فِي أُمَّتِي فِرْعَوْنٌ فَيَصِيدُ النَّاسَ إِلَى عُلَمَائِهِمْ قَادًا

هُمْ قِدْرَةٌ وَخَنَازِيرٌ۔ (کنز العمال ص ۱۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر ایک زمانہ اضطراب اور انتشار کا آئے گا۔ لوگ اپنے علماء کے پاس رہنمائی کی اُمید سے جائیں گے تو وہ انہیں بندروں اور سُوروں کی طرح پائیں گے یعنی ان علماء کا اپنا کردار انتہائی خراب اور قابلِ شرم ہوگا۔

۹۱۴۔ عَنْ ثَعْلَبَةَ الْبُهْرَانِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: يُولَدُ الْعِلْمُ أَنْ يُخْتَلَسَ مِنَ الْعَالَمِ حَتَّى لَا يَقْدَرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يُخْتَلَسُ وَكِتَابُ اللَّهِ يَتَنَبَّأُ نَعْلَمُهُ أَبْنَاءَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: التَّوَرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَا يُعْتَنِي عَنْهُمْ۔ (اسد الغابہ ص ۲۳ عبد القول)

حضرت ثعلبہ بھرائی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دنیا سے علم چھین لیا جائے گا یہاں تک کہ علم و ہدایت اور عقل و فہم کی کوئی بات انہیں سچائی نہ دیگی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا حضور علم کس طرح

ختم ہو جائے گا جبکہ اللہ کی کتاب ہم میں موجود ہے اور ہم اسے آگے اپنی اولادوں کو پڑھائیں گے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تورات اور انجیل یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس موجود نہیں ہے لیکن وہ انہیں کیا فائدہ پہنچا رہی ہے۔

۹۱۵ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِرَاعًا يَنْتَرِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا أَوْ أَضَلُّوا۔

(بخاری کتاب العلم باب کیف یقبض العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے یکدم نہیں چھینے گا بلکہ عالموں کی وفات کے ذریعہ علم ختم ہوگا۔ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ انتہائی جاہل اشخاص کو اپنا سرہ دار بنالیں گے اور ان سے جا کر مسائل پوچھیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۹۱۶ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَذَّ وَالتَّلُّ بِالتَّلِّ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عِلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ

تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفَتَّرْتُ أُمَمِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي۔ (ترمذی، کتاب الایمان باب افتراق هذا

الامة ص ۱۰۰ جامع الصغير ص ۱۰۰ مصری، ابن ماجہ، کتاب الفتن باب افتراق الامم ص ۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بد بخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہوگا۔

۹۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شَبْرًا شِبْرًا وَ ذَرَاعًا ذَرَاعًا حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا جُحَرَ ضَبٍّ تَبْغْتُمُوهُمْ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، قَالَ: فَمَنْ؟ (بخاری، کتاب الاعتصام والسنة

باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لَتَتَّبِعَنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ اپنے سے پہلی اقوام کے طور طریقوں کی اس طرح پیروی کرو گے کہ ہر نمونہ فرق نہ ہوگا۔ اس طرح جس طرح ایک بالشت دوسری بالشت کی طرح اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کی طرح ہوتا ہے اور ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا یہاں تک کہ اگر بالفرض وہ کسی گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو تم بھی گوہ کے سوراخ میں داخل ہونے کی کوشش کرو گے ہم نے عرض کیا حضور آپ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے؟ آپ نے فرمایا اور کس سے یعنی مسلمان یہود و نصاریٰ کی طرح بے غیرت اور اخلاقی اقدار سے دور ہو جائیں گے۔

## حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات

۹۱۸ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عَرَاةٍ غُرْلًا ثُمَّ تَرَأَوْنَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَعِيدُهُ وَعَدَّا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِي ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ : أَصْحَابِي، فَيَقَالُ : إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ عِيسَى بْنُ

مَرِيَمَ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي  
 كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ  
 تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ واذکر فی کتاب مریم اذا تنبذت من اہلہا)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا حشر ننگے پاؤں ننگے جسم ہوگا۔ جیسے ابھی تمہارا ختنہ بھی نہ ہوا ہو پھر حضور علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ”حس طرح ہم نے شروع میں پیدا کیا۔ اسی طرح ہم انسان کو لٹائیں گے یہ ہمارا وعدہ ہے ہم اسے ضرور پورا کریں گے۔“ سب سے پہلے جسے لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیمؑ ہوں گے۔ (انہی ہنگاموں میں جب حساب کتاب کا وقت آئے گا تو میرے صحابہؓ میں سے بعض کے دائیں ہاتھ میں اور بعض کے بائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے، بائیں ہاتھ میں اعمال نامے لینے والوں کے متعلق میں کہوں گا یہ بھی تو میرے

۱۰ (۱) تَمَنَّكَ ابْنُ حَزْمٍ بِفَاجِرِ الْآيَةِ فَقَالَ بِمَوْتِهِ (حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي ص ۱۰۹ ، حاشیہ تفسیر جلالین زیر آیت (إِنِّي مُتَوَقِّئُكَ ص ۵)

قَالَ مَا بَتْ مَاتَ یعنی امام مالک کا مسک یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے

میں (تکملة معجم البحار ص ۲۸۶)۔ (۳) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُتَوَقِّئُكَ مُمِيتُكَ یعنی حضرت ابن عباس آیت

إِنِّي مُتَوَقِّئُكَ وَرَأَيْتُكَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ مُتَوَقِّئُكَ کے معنی مُمِيتُكَ کے ہیں یعنی میں تجھے قاتل بیت

والا ہوں۔ (بخاری ص ۶۶۵)

صحابہ ہیں انہیں کیوں بائیں ہاتھ میں اعمال نامے ملے ہیں، تو جواب ملے گا یہ آپ کے بعد اپنی ایڑیوں کے بل پھر گئے تھے۔ تو اس پر میں ایسا ہی کہوں گا۔ جیسا کہ اللہ کے نیک بندے عیسیٰ بن مریمؑ نے کہا تھا۔ میں ان کا نگران رہا جب تک کہ میں ان میں موجود رہا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی تو تو ہی اُن کا نگران تھا اور تو ہر چیز پر شاہد اور نگران ہے اگر تو ان کو سزا دے تو یہ تیرے قصور و بندے ہیں اور اگر ان کو بخش دے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔

۹۱۹ — إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ إِلَّا عَاشَ نِصْفَ عُمُرِ  
الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَإِنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ وَمِائَةً  
وَرَبِّي لَا أُرَانِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ سِتِينَ۔

(کنز العمال ص ۳۲۰ و مستدرک حاکم ص ۱۳۰)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنتِ الہی کے مطابق (سلسلہ کے بانی) نبی کی عمر اس سے پہلے (سلسلہ کے آخری) نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے۔ (اس سنت کے مطابق) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر چونکہ ایک سو بیس سال تھی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میری عمر ساٹھ سال کے قریب ہوگی۔<sup>۱۷</sup>

۱۷ (یہ سنت الہی اور قاعدہ ربانی غالباً پرانی شریعت کے آخری نبی اور نبی شریعت کے بانی نبی کے بارہ میں ہے۔ فقہر)

۹۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ لِفَاطِمَةَ: إِنَّ جَبْرِئِلَ كَانَ يُعَارِضُنِي  
 الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُنِي الْقُرْآنَ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَ  
 أَخْبَرَنِي أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا عَاشَ نِصْفَ الَّذِي قَبْلَهُ وَأَخْبَرَنِي  
 أَنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَا أُرَافِي إِلَّا  
 ذَاهِبًا عَلَى رَأْسِ السِّتَيْنِ - (۱۔ المواهب المدنية امام افسطلا في جلد اول ص ۳۷)

۲۔ شرح المواهب المدنية از علامہ محمد بن عبدالباقی مالکی جلد اول ص ۳۷

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی  
 اس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی، اپنی بیٹی حضرت فاطمہؑ سے  
 فرمایا۔ جبرائیلؑ ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن کریم کا دور کرتا تھا لیکن اس سال اس  
 نے دو دفعہ دور کیا اور مجھے خبر دی کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف  
 عمر پائی ہے۔ عیسیٰ ابن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور میں سمجھتا  
 ہوں کہ میں ساٹھ سال کی عمر میں اس دنیا سے جاؤں گا۔

۹۲۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ: كُنْتُ كَثِيرًا مَا أَسْمَعُ  
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ  
 عَاشَ نِصْفَ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ وَإِنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَاشَ عِشْرِينَ  
 وَمِائَةً وَلَا أُرَافِي إِلَّا ذَاهِبًا عَلَى سِتَيْنِ سَنَةٍ فَكَانَ كَمَا قَالَ وَقَدْ مَكَثَ  
 عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي بَيْتِي إِسْرَافِيلَ أَرْبَعِينَ سَنَةً -

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر سنا کرتی تھی کہ آپ فرمایا کرتے کہ ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی سے نصف عمر پائی ہے اور عیسیٰ بن مریمؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ساٹھ سال کی عمر میں میں اس دنیا سے جاؤں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ عیسیٰ بن مریمؑ اسرائیل میں چالیس سال رہے (اور اس کے بعد آپؐ دوسرے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے۔)

۹۲۲ — اَمَّا عِيسَى رُفِعَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ هُوَ قَوْلُ النَّصَارَى  
اَمَّا حَدِيثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَ عِيسَى عَشْرِينَ  
وَمِائَةَ سَنَةٍ۔ (زرقانی جلد ۵ ص ۴۲)

یہ روایت جو مشہور ہے کہ عیسیٰ تینتیس سال کی عمر میں اٹھائے گئے۔ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تو یہ ہے حضرت عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

۹۲۳ — لَوْ كَانَ مُوسَى وَ عِيسَى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا إِلَّا اتَّبَاعِي

(الواقیت والجواهر مرتبہ امام شعرانی ص ۲۰ تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ تغیر)

(فتح البیان ص ۲۴۶)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ رہتے تو مجھ پر ایمان لانے اور میری پیروی کرنے کے سوا ان کے لئے کوئی چارہ نہ ہوتا۔ یعنی وہ بھی میری پیروی کرتے۔



۹۲۴ - اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى عِيسٰى اَنْ يَّا عِيسٰى! اِنْتَقِلْ مِنْ مَّكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ لِئَلَّا تُعْرَفَ قَتْلُكَ فَوَعَدْتَنِيَّ وَجَلَّالِيْ لَا زَوْجَتَكَ الْفَحْوَرَاءُ وَلَا وَلِمَنْ عَلَيْكَ اَرْبَعَاثَةُ عَامٍ - (کنز العمال ۳۴)

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے عیسیٰ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تاکہ تم پہچانے نہ جاسکو، بصورت دیگر تجھے لوگ دکھ دیں گے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں ہزار حوروں سے تیری شادی کراؤں گا اور تیرا ولیمہ چار سو سال تک کرتا رہوں گا یعنی ہزاروں حُسن باطنی رکھنے والی قومیں تیری اطاعت اور پیروی کا دم بھریں گی اور چار سو سال تک تیرے ملنے والے صحیح راستہ پر گامزن رہیں گے اور تیرے ذریعہ نازل ہونے والی روحانی برکات سے حصہ پائیں گی۔

۹۲۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ: مَا مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِيْ عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ -

(مسلم کتاب فضائل الصحابة بخاری کتاب العلم)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قریباً ایک مہینہ قبل فرمایا کہ اس وقت جو بھی زندہ ہے اس پر ایک سو سال بھی نہیں گزرے گا کہ وہ فنا ہو جائے گا یعنی زندہ نہیں رہے گا۔

۹۳۶ — إِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ -

(کنز العمال ص ۲۵)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاکساری اور انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف اٹھا لیتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسے بلندی رفعت اور بڑا اعزاز بخشتا ہے -

## دجال کا خروج اور یاجوج ماجوج کا ظہور

۹۳۷ — عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ بِدَاءَ الْمُتَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: يَيْلُكُمْ كُلَّ إِنْسَانٍ مُصَلٍّ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَ لَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَمِيمُوا الدَّارَ الَّتِي كَانَتْ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ

حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثَيْنِ رَجُلًا مِنْ لُحَمِ  
 وَجْدَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ ارْقَوْا إِلَى جَزِيرَةٍ  
 فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي اقْتَرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا  
 الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبْلُهُ  
 مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا: وَيْلَكَ! مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَاسَةُ  
 قَالُوا: وَمَا الْجَسَاسَةُ؟ قَالَتْ: أَيُّهَا الْقَوْمُ! انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي  
 الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَابِ، قَالَ: لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا  
 مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، قَالَ: فَأَنْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا  
 فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وَثَاقًا مَجْمُوعَةً يَدَاكَ  
 إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ! مَا أَنْتَ؟  
 قَالَ: قَدْ دَرَسْتُ عَلَى خَبْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ  
 الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَ قُنَا الْبَحْرَجَيْنِ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ  
 بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ ارْقَانَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي اقْتَرَبِهَا  
 فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيْتُنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرَى مَا قُبْلُهُ  
 مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا: وَيْلَكَ! مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْجَسَاسَةُ،  
 قُلْنَا: وَمَا الْجَسَاسَةُ؟ قَالَتْ: ائْتِنَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ  
 إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَابِ، فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ  
 أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً. فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ، قُلْنَا: عَنْ أَبِي  
 شَائِبٍ تَسْتَحْبِرُ؟ قَالَ: أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ!

قَالَ: أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمَرَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّيْرِ،  
 قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخِيرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ،  
 قَالَ: أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زَعَرٍ.  
 قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخِيرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ  
 أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ  
 مَائِهَا، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأَمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ  
 مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ  
 بِهِمْ؟ فَأَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ  
 قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ  
 يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنْ أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ  
 لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْيَةً إِلَّا  
 هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبِيبَةٍ فَمَهْمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ  
 كَلَّتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي  
 مَلِكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صُلْتُ يَصْدُنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا  
 مَلَائِكَةٌ يَخْرُسُونَهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَطَعَنَ بِمُخْصَرَةٍ فِي الْمَنَبَرِ هَذِهِ طَبِيبَةٌ هَذِهِ طَبِيبَةٌ هَذِهِ طَبِيبَةٌ  
 يَعْنِي الْمَدِينَةَ، الْأَهْلُ كُنْتُ أَحَدَ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ  
 أَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أَحَدَ ثَلَاثَةٍ عَنْهُ وَ  
 عَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ إِلَّا أَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لَا بَلْ

مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ  
مَا هُوَ، وَأَوْ مَا بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

(صحیح مسلمہ کتاب الفتن باب فی خروج الدجال ومکنته فی الارض ... الخ)

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کی آواز سنی کہ نماز کے لئے لوگ آ  
جائیں۔ میں بھی مسجد جا پہنچی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ نماز  
پڑھا چکے تو منبر پر آ بیٹھے اسوقت آپ کے چہرہ مبارک پر تبسم تھا۔ آپ  
نے فرمایا ہر شخص اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پھر آپ نے کہا میں نے تمہیں ایک  
واقعہ سنانے کیلئے یہاں ٹھہرنے کے لئے کہا ہے۔ تمیم داری جو پہلے عیسائی  
تھے اور اب مسلمان ہوئے ہیں انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا ہے جو بالکل  
اُن باتوں کے مطابق ہے جو یحییٰ الدجال کے بارہ میں اس سے پہلے میں آپ  
کو بتا چکا ہوں۔ تمیم داری نے بیان کیا کہ وہ قبیلہ لخم اور جذام کے تین ساتھیوں  
کے ساتھ ایک بحری بادبانی کشتی میں سوار ہو کر سمندری سفر پر گئے (غالباً  
یہ ان کا کوئی کشف تھا) طوفان کی وجہ سے ہماری کشتی لہروں میں گھبرائی  
اور ایک ماہ تک ہم سمندر میں بھٹکتے رہے پھر مغرب کے وقت (یا مغرب  
میں دُور کے) ایک جزیرے کے کنارے ہماری کشتی جا لگی۔ ہم جزیرے پر اتر  
آئے وہاں ہمیں سخت غلیظ اور گھنے بالوں والی خوفناک چلتی پھرتی ایک بلا  
(یا عورت) نظر آئی۔ اس کے بال اتنے لمبے اور گھنے تھے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں

چلتا تھا کہ اس کا منہ کدھر ہے اور دیر کدھر۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس نے کہا میرا نام جساسہ ہے۔ ہم نے تشریح پوچھی کہ جساسہ کسے کہتے ہیں اس سے (ہمارے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا اور) کہا سامنے گرجا ہے اس میں جاؤ۔ وہاں تمہیں ایسا آدمی ملے گا جو تمہاری باتیں سننے کا شوقین ہے۔

تعمیم کہتے ہیں کہ ہم اس عورت نما جانور کو دیو سمجھ کر ڈرے اور جلد ہی گرجے کی طرف چل پڑے۔ جب گرجا میں پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خوفناک شکل کا ایسا انسان ہے کہ ہم نے اس قسم کی خوفناک شکل والا بہت بڑے جسم کا انسان کبھی نہیں دیکھا تھا وہ لوہے کی مضبوط زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسکے ماتھے پاؤں بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا تو کون ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ ابھی تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ میں کون ہوں۔ پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو۔ ہم نے جواب دیا ہم عرب ہیں۔ سمندری سفر کے دوران طوفان کی لہروں کی وجہ سے ہم ایک ماہ تک بھٹکتے رہے اور اب اس جزیرے میں اترے ہیں۔ یہاں ہمیں تم سے پہلے ایک خوفناک عورت نما جانور ملا جس نے اپنا نام جساسہ بتایا۔ ہم اسے دیو سمجھے اور بہت ڈرے بہر حال اس نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا اور اسی کے کہنے کے مطابق ہم ادھر آئے ہیں اس خوفناک بہت بڑے قد و قامت کے انسان نے ہم سے پوچھا بیسیان کے نخلستانوں کا کیا حال ہے۔ ہم نے پوچھا۔ اس کے بارہ میں تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو اس نے کہا کہ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اب بھی اُن

نخلستانوں کی کھجوروں پر پھل آتے ہیں۔ ہم نے جواب دیا ہاں خوب پھل لگتے ہیں۔ اُس نے کہا عنقریب یہ نخلستان اُجڑ جائیں گے۔ اس نے پوچھا بحیرہ طبرہ کے بارہ میں کچھ بتاؤ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے جواب دیا کہ وہ پانی سے بھرا ہوا ہے اس نے کہا اس کا پانی بہت جلد خشک ہو جائے گا پھر اس نے پوچھا زغر کے چشمہ کے متعلق کچھ بتاؤ۔ کیا یہ اب بھی چلتا ہے اور لوگ اس چشمہ سے اپنے کمیت سیراب کرتے ہیں؟ ہم نے جواب دیا ہاں بہت پانی ہے اور اسکے پانی سے خوب کام لیا جاتا ہے۔ پھر اُس نے پوچھا امین (عربوں) کے نبی کے متعلق کچھ بتاؤ۔ ہم نے جواب دیا وہ نبی مکہ میں مبعوث ہوا ہے۔ اب یثرب یعنی مدینہ میں قیام پذیر ہے۔ اس نے پوچھا کیا عربوں نے اس نبی سے جنگ لڑی۔ ہم نے جواب دیا۔ ہاں۔ جنگیں ہوئیں لیکن عربوں کو شکست ہوئی اور اب وہ عرب کے قریباً سارے علاقے پر قابض ہے۔ اور سب عرب اسکے مطیع ہیں۔ اس پر اس نے کہا اطاعت میں ہی عربوں کی بھلائی ہے۔ پھر اس نے کہا۔ اب میں تمہیں اپنے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔

میں ہی دراصل المسیح (الذی جاء) ہوں اور عنقریب مجھے اس جزیرہ سے نکلنے کی اجازت مل جائے گی جب میں جزیرہ سے نکلوں گا تو ساری دنیا میں گھوم جاؤں گا۔ مکہ اور مدینہ کے سوا کوئی شہر کوئی بستی میرے تصرف اور قبضہ سے باہر نہیں رہے گی۔ مکہ اور مدینہ میں داخل ہونے سے مجھے فرشتے روک دیں گے جو انکی حفاظت پر مامور ہیں اور اس وجہ سے یہ دونوں شہران کی حفاظت میں ہیں۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ یہ واقعہ بیان کرنے

کے بعد حضورؐ نے اپنا عصا زور سے منبر پر مارا اور فرمایا یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یہ ہے طیبہ یعنی یہ ہے مدینہ اور کیا اس سے پہلے میں دجال کے بارہ میں یہی باتیں تھیں بتا نہیں چکا۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں حضورؐ آپ نے یہ سب باتیں پہلے بھی بتائی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا یاد رکھو وہ دجال شام اور یمن کے سمندر میں ہے یعنی بحیرہ احمر کی طرف سے ظاہر ہوگا۔ نہیں بلکہ مشرق کی طرف سے (اس کا رسوخ) بڑھے گا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ لیکن (دراصل) وہ اس مشرق کی طرف کا رہنے والا نہیں ہوگا (یہ حدیث فاطمہ بنت قیسؓ کے علاوہ ابوہریرہؓ، عائشہؓ اور جابرؓ سے بھی مروی ہے اور ابو داؤدؓ کی روایت میں جساسہ کے ذکر میں دآبۃ کے لفظ کی بجائے اُمّۃ کا لفظ ہے)

۹۲۸ — عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رَحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا، فَقَالَ: مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْ كَرَّتِ الدَّجَالُ عَدَاةً فَخَفَضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَالِ اخُوفُنِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَاجِيْجُكُمْ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمُرُّوْ حَاجِيْجَ لِنَفْسِهِ، وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابُّ قَطَطٍ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعَزَى بْنِ قَطَنِ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْدَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ



الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَغَاثَ يَمِينًا وَغَاثَ  
 شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَيْتُهُ فِي الْأَرْضِ؟  
 قَالَ: أَرْيَعُونَ يَوْمًا، يَوْمُ كَسَنَةٍ، وَيَوْمُ كَشْهَرٍ، وَيَوْمُ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ  
 أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَلَفَيْنَا  
 فِيهِ صَلَوةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا أَتَدْرُوْا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا  
 اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ  
 فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَ  
 الْأَرْضَ فَتَنْبُتُ فَتَرْوَحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا  
 وَاسْبَعَهُ ضُرُوعًا وَامَدَّهَا خَوَاصِرُ ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ  
 عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمَجِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ  
 شَيْءٌ مِّنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي كُنُوزَكَ  
 فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ التَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُّمْتَلِئًا شَبَابًا  
 فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمِيَةً الْغَرَضُ ثُمَّ يَدْعُوهُ  
 فَيَقْبُلُ وَيَتَهَمَّلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ  
 تَعَالَى الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيٍّ وَمَشْغُورٍ

۱۔ ریاض الصالحین میں جو حضرت امام نوویؒ شارح مسلم کا ایک مشہور انتخاب ہے اس میں  
 المسیح ابن مریم کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی حکمتیں ہیں اور آپ کے صحابہ کے ساتھ رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہم کے ۔ (ریاض الصالحین صفحہ ۲۲ مطبوعہ المکتبۃ المدینہ بکرات بمکۃ المکیہ الطبعة  
 الثانیہ - نیز دیکھیں ریاض الصالحین ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ مطبوعہ امجد الیومی لاہور پاکستان)

بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ، وَاضْعَا كَفَيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَائِكَةٍ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ  
قَطْرًا وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّوْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ بِكَافِرٍ  
يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ  
فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابٍ لَدَيْهِ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى قَوْمًا  
قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ  
بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَى  
عِيسَى إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا إِلَى لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ يَقْتَالُهُمْ فَحَرِّزْ  
عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ  
حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمْرَأُ أَوَّاسٌ لَهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرِبُونَ مَا  
فِيهَا وَيَمْرَأُ آخَرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَيُحْصِرُ  
نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا  
مِنْ مَائَةٍ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ  
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيُرْسِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ التَّغْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَضْبَحُونَ  
فَرَسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى  
الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَ  
نَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَيُرْسِلُ  
اللَّهُ تَعَالَى طَيْرًا كَاعْتَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ

اللَّهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا  
وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ، ثُمَّ يَقَالُ لِلْأَرْضِ أَنْتِ بِنْتِي  
ثَمَرَتِكِ، وَرُدِّي بَرَكَتِكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرِّمَانَةِ وَ  
يَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّى أَنْ اللَّقْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ تَلْكُفِي  
الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَلْكُفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ،  
وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ تَلْكُفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ  
بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطِئِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ  
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ  
الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقَوْمُ السَّاعَةِ -

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال وصفة ومآمعه والوداؤد ص ۹۳)

حضرت نواس بن سمرعانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ  
وسلم نے ایک صبح دجال کے حالات بیان کئے آپ کی آواز کبھی آہستہ ہو جاتی اور  
کبھی بلند۔ آپ اس انداز میں حالات بیان فرما رہے تھے کہ ہم نے سمجھا شاید  
دجال شاید ہمارے قریب ہی کے نخلستان میں موجود ہے  
جب ہم شام کو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہمارے اس تاثر کا اندازہ  
لگا کر آپ نے فرمایا۔ تمہاری یہ پریشان حالی کیوں؟ ہم نے عرض کیا آپ  
نے صبح دجال کے حالات بیان کئے تھے آپ کی آواز کبھی آہستہ ہو جاتی اور کبھی  
بلند اس خاص انداز سے ہم نے یوں محسوس کیا جیسے دجال اس نخلستان کے  
کسی حصہ میں اس وقت موجود ہے حضورؐ نے فرمایا تمہارے متعلق مجھے دجال

کے کسی قتنہ کا ڈر نہیں اگر وہ اب ظاہر ہوا جبکہ میں تم میں موجود ہوں تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور تم تک اسکا اثر نہیں پہنچنے دوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو ان کو خود اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتی چاہیئے اگرچہ اللہ تعالیٰ ہی میری بجائے ہر مسلمان کا نگران ہے وہی حفاظت کے سامان کرے گا یعنی جہاں تک ممکن ہو ہر شخص کو اس کے مقابلہ کیلئے تیار رہنا چاہیئے (کیونکہ انسان کی کوشش ہی نصرت الہی کو جذب کرنے کا حقیقی ذریعہ ہے) بہر حال مجھے دجال کا نظارہ اس رنگ میں دکھایا گیا جیسے وہ ایک گھنگریالے بالوں والا توجوان ہے جس کی ایک آنکھ کا ڈیلا اُٹھرا ہوا ہے اسکی شکل عبدالعزیز بن قطن سے بہت ملتی ہے اس مشابہت کو یاد رکھو اور جس سے کبھی اسکی مٹھ بھڑ ہو وہ اس کے نثر سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے (ان آیات میں دجال کی سحر کاریوں کا جواب موجود ہے) وہ شام اور عراق کے درمیان کے علاقہ سے ظاہر ہوگا دائیں بائیں جدھر رخ کرے گا قتل و غارت اور قتنہ و فساد کا بازار گرم کرنا چلا جائے گا (ہر طرف ہانا کاری مچا دے گا) سوائے خدا کے بند و ہم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! وہ دنیا میں کتنا عرصہ رہے گا۔ آپؐ نے فرمایا چالیس دن۔ کہیں ایک دن سال کے برابر ہوگا کہیں ایک دن مہینہ کے برابر اور کسی جگہ ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی علاقوں میں ایسے ہی دن ہوں گے جیسے تمہارے دن ہوتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہاں دن سال کے برابر ہوگا وہاں کیا اس ایک دن کی نمازیں کافی ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا نہیں؛ بلکہ اسکے لئے تمہیں اندازہ سے کام لینا ہوگا۔ ہم نے

عرض کیا یا رسول اللہ! وہ دجال زمین میں کتنی جلدی ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا اسیں ایسے ابر باران کی سی تیزی ہوگی جسے پیچھے سے تیز ہوا دھکیل رہی ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کا ہر حکم مانیں گے اس پر وہ بادل کو حکم دے گا کہ وہ ان پر بارش برسائے اور زمین کو کہے گا وہ انکی فصلیں اُگلے اور انکے کھلے چرنے والے جانور حبشام کو واپس آئیں گے تو انکی کومانیں اونچی اور کھیریاں دودھ سے بھری ہوئی ہونگی اور انکی کولھیں خوب بھری تتی نظر آئیں گی (عرض ان کیلئے خوب فارغ البالی کے دن ہوں گے۔) پھر دجال کچھ اور لوگوں کے پاس جائے گا اور انہیں اپنی طرف بلائے گا لیکن وہ اس کی دعوت کو رد کر دیں گے اور اُس کا کہا نہیں مانیں گے۔ دجال ان سے ناراض ہو کر واپس ہوگا تو وہ سخت قحط کی مصیبت سے دوچار ہو جائیں گے اور ان کے ماتھ میں کچھ نہیں رہے گا (ان کا سب کچھ لٹ جائے گا) ادھر دجال ویران مقامات سے گزرے گا تو ان سے کہے گا اے ویرانوں! اپنے خزانے اُگل دو تب ان جگہوں کے خزانے اس طرح اُس کے پیچھے بھاگیں گے جس طرح شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ کے پیچھے اُڑتی ہیں۔ پھر وہ ایک جوان رعنا کو بلائے گا اور اُسے تلوار مار کر دو ٹکڑے کر دے گا اور ان دونوں ٹکڑوں کو ایک تیر کی مسافت پر علیحدہ علیحدہ رکھ کر ان کو آواز دے گا تو وہ دونوں ٹکڑے تیزی سے آکر آپس میں جڑ جائیں گے اور وہ نوجوان ہنسا ہوا شاداں و فوجاں دجال کے سامنے آکھڑا ہوگا۔ ابھی دجال اس قسم کے شعبدے دکھا رہا ہوگا کہ اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ

مسیح بن مریم کو مبعوث کرے گا جو دمشق کے مشرقی سفید منارے کے پاس  
دو زرد رنگ کی چادریں پہنے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرما  
ہوں گے۔ وہ جب اپنا سر جھکائیں گے تو اس سے قطرے گریں گے جب وہ  
سراٹھائیں گے تو وہ قطرے موتیوں کی طرح سفید نظر آئیں گے جس کا قطر تک ان  
کے سانس کی گرمی پہنچے گی وہ وہیں ڈھیر ہو جائے گا اور ان کے سانس کی گرمی  
انتی دوڑ تک پہنچے گی جہاں تک انکی نظر جائے گی پھر وہ دجال کی تلاش میں  
نکلیں گے اور باب لد پر اس کو جالیں گے اور اس کو قتل کر دیں گے پھر عیسیٰ  
ایسے لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے اثر سے محفوظ رکھا  
تھا آپ ان لوگوں کے چہروں سے غبار صاف کریں گے۔ اور جنت میں ان  
کے جو درجات ہیں انکی انہیں اطلاع دیں گے۔ اسیثناء میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ  
کو وحی کے ذریعہ خبر دے گا کہ میں نے اب کچھ ایسے لوگ بھی برپا کئے ہیں جن سے  
جنگ کی کسی میں طاقت نہیں۔ اس لئے تم میرے بندوں کو پہاڑ کی طرف  
محفوظ طریق سے لے جاؤ۔ غرض ان حالات میں اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو برپا  
کرے گا۔ وہ ہر بلندی سے تیزی کے ساتھ اترتے دکھائی دیں گے۔ یا جوج ماجوج  
کی اس ٹڈی دل فوج کے اگلے حصے جب بحیرہ طبریہ کے پاس سے گزریں  
گے تو اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور جب اس فوج کا آخری حصہ وہاں  
پہنچے گا تو کہے گا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا وہ کہاں گیا۔ ان رُوح فرسا حالات  
میں اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اپنے ساتھیوں سمیت محصور ہو جائیں  
گے۔ خوارک کی اس قدر قلت ہو جائے گی کہ بیل کا ایک سر آج کے ستودینار کے

مقابلے میں سستا اور اچھا لگے گا۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ انکی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے یا جوج ماجوج کو ہلاک کرنے کیلئے انکی گردنوں میں طاعون پیدا کر دے گا جن کی وجہ سے وہ یکدم ہلاک ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی ہموار میدانوں کی طرف اتریں گے لیکن تمام زمین میں ایک بالشت جگہ بھی یا جوج ماجوج کی لاشوں اور انکی بدبو سے خالی نہیں ملے گی۔ اس پر اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰؑ اور آپ کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی طرح ہوں گی وہ پرندے ان لاشوں کو اٹھا کر وہاں پھینک آئیں گے جہاں پھینکنے کا اللہ تعالیٰ ان کو حکم دے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائے گا یہاں تک کہ نہ کوئی مکان بچے گا اور نہ کوئی خیمہ سب کے سب اور ساری کی ساری زمین دھل جائے گی اور آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی۔ پھر زمین کو کہا جائے گا اپنے پھل اگا اور اپنی برکت کو واپس لا۔ ایسے بابرکت زمانے میں ایک انار سے ایک پوری جماعت سیر ہوگی اور انار کا آدھا چھلکا اتنا بڑا ہوگا کہ اس کے نیچے ایک پوری جماعت آرام کر سکے گی اور دودھ میں اتنی برکت ہو جائے گی کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی کئی بڑی جماعتوں کیلئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک گائے پورے قبیلہ اور بکری پورے گھرانے کو کفایت کرے گی۔ پس ایسی خوشحالی اور آرام و آسائش کے حالات میں لوگ رہ رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ اور لطیف ہوا چلائے گا جو غلوں میں سے گزرے گی اور مومنوں کی روح قبض کرتی چلی جائے

گی۔ صرف تشریر لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح علی الاعلان بد فعلی اور بے حیائی کے مرتکب ہوں گے اور ایسے ہی بدکار اخلاق باختہ لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

۹۲۹۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرَانِي الثَّانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِلَّا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ۔ (مسلم کتاب الفتن باب ذكر الدجال وصفة ومآله)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کے حالات بیان کئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔ یاد رکھو مسیح الدجال دائیں آنکھ سے کانہ ہے۔ اسکی اس آنکھ کا ڈیلا اس طرح پھولا ہوا ہوگا جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔

۹۳۰۔ عَنْ ابْنِ بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أَعْوَرُ بَعَيْنِ الشِّمَالِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ يَقْرَأُ الْأُمِّيُّ وَالْكَاتِبُ۔ (مسند احمد ص ۳۱)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال دائیں آنکھ سے کانہ ہوگا۔ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) کافر لکھا ہوگا جسے ان پڑھا اور پڑھا ہوا دونوں پڑھ سکیں گے۔

۹۳۱۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى جَمَارٍ أَقَمَرَ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ



بَابًا ۱ (مشکوٰۃ کتاب الفتن ص ۴۷ بحوالہ بیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال ایک ایسے گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جو چاند کی طرح چمکے گا اُس کے دونوں کانوں کے درمیان شتر باغ کا فاصلہ ہوگا۔ (انسان کے دونوں پھیلے

۱۔ وَفِي رِوَايَةٍ - اُذُنُ جِمَارِ الدَّجَالِ لَتَنْظِلُ سَبْعِينَ اَلْفًا - (تفسیر درمنثور ص ۳۵۵)

ترجمہ : دجال کے گدھے کا کان ستر ہزار گزوں پر سایہ کریگا۔

ب۔ مَا بَيْنَ حَافِرِ جِمَارٍ إِلَى الْحَافِرِ الْآخِرِ مَسِيرَةُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ

(کنز العمال ص ۲۱۸)

ترجمہ : اسکے گدھے کے ایک سُم سے دوسرے سُم تک کا فاصلہ ایک دن اور رات کے سفر جتنا ہوگا۔

ج۔ كُلُّ خُطْوَةٍ مِنْ خُطَاهُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَ تُطَوُّى لَهُ الْاَرْضُ حَتَّى يَسْتَقِ الشَّمْسُ

اِذَا اطْلَعَتْ اِلَى مَغْرِبِهَا يَخْوضُ الْبَحْرَ بِجِمَارٍ (نُزْهَةُ الْمَجَالِس ص ۱۱)

ترجمہ : اسکے قدموں میں سے ہر قدم اکا فاصلہ تین دن کا ہوگا۔ اسکے لئے زمین پیٹ دی جائے گی جتنی کہ وہ مغرب

کی طرف جاتے ہوئے سورج سے آگے نکل جائے گا۔ دجال اپنے گدھے سمیت سمندر میں غوطہ کھائے گا۔ (تیز رفتار ہوائی بازوں

نے غلامیٰ صورت پیدا کی ہے کہ وہ دو ملکوں کے درمیان وقت کے فرق کے اندر اندر بلکہ پہلے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔)

د۔ اَمَّا مَكَّةُ جَبَلٌ دُحَانٍ (کنز العمال ص ۲۱۸)

ترجمہ : اس کے آگے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا۔

هـ۔ ذَوَاتُ السُّرُوجِ وَالْفُرُجِ (بجاء الانوار ص ۶۴)

ترجمہ : دجال کی سواری کے اندر دشنیاں ہوں گی اور ان کے بہت سے در اور کھڑکیاں ہوں گی۔

ہوئے مانتوں کے درمیان جو فاصلہ ہوتا ہے اسے "باع" کہتے ہیں،

۹۳۲ — عَنْ سَيْبِ بْنِ قَالٍ: أُرْسِلُونِي مِنْ مَاءٍ إِلَى الْكُونَةِ اشْتَرَى الدَّوَابَّ فَاتَيْنَا الْكِنَاسَةَ فَإِذَا رَجُلٌ عَلَيْهِ جَمْعٌ، قَالَ: فَأَمَّا صَاحِبِي فَأَنْطَلِقَ إِلَى الدَّوَابِّ وَأَمَّا أَنَا فَاتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ حَذِيفَةٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْخَيْرِ وَأَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا الْعِصْمَةُ مِنْهُ؟ قَالَ: السَّيْفُ أَحْسِبُ ..... قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ تَكُونُ دُعَاةُ الضَّلَالَةِ، قَالَ: فَإِنْ رَأَيْتَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ فَالْزِمْهُ وَإِنْ نَهَكَ بِجَسْمِكَ وَأَخَذَ مَالَكَ فَإِنْ لَمْ تَرَ فَاهْرَبْ فِي الْأَرْضِ وَلَوْ أَنْ تَمُوتَ وَأَنْتَ عَاضٍ بِجَذَلِ شَجَرَةٍ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ قَالَ: قُلْتُ: فَيُفِي مَا يُجِئُ بِهِ مَعَهُ؟ قَالَ: يَنْهَرُ أَوْ قَالَ: مَاءٌ وَنَارٌ فَمَنْ دَخَلَ نَهْرَهُ حَطَّ أَجْرُهُ وَوَجَبَ وَزْرُهُ وَمَنْ دَخَلَ نَارَهُ وَجَبَ أَجْرُهُ وَحَطَّ وَزْرُهُ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا قَالَ: لَوْ أَنْتَجَتْ فَرَسًا لَمْ تُرَكَبْ فَلَوْهَا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هُدْنَةُ عَلَى دُخَانٍ؟ قَالَ: قُلُوبٌ لَا تَعُودُ عَلَى مَا كَانَتْ.

(مسند احمد بن حنبل ص ۴۰)

۱۔ اِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خَبَرٌ وَ نَهْرٌ مَاءٍ (بخاری کتاب الفتن باب ذکر الدجال)

ترجمہ: روئین کا پہاڑ اور پانی کا دریا اس کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت سبیحؒ بیان کرتے ہیں کہ چند لوگوں کے ساتھ مجھے ایک آباد چشمہ سے کوفہ کی طرف بھیجا گیا تاکہ وہاں سے کچھ جانور خرید لاؤں۔ جب ہم کناسہ کے مقام پر ایک خانقاہ پر پہنچے تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی کے ارد گرد لوگ جمع ہیں۔ میرے ساتھی تو جانوروں کی طرف چلے گئے اور میں اس آدمی کی طرف آگیا وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ شخص حضرت حذیفہؓ ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے صحابہؓ ہمیشہ اچھی بھلائی اور خوشخبری والی باتیں آپؐ سے پوچھا کرتے تھے لیکن میں مستقبل میں پیدا ہونے والے فتنہ و فساد کے متعلق پوچھتا رہتا تھا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ان بھلے دلوں کے بعد بُرے دن بھی آئیں گے جس طرح پہلے بُرے دن تھے؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں، میں نے عرض کیا اس فتنہ سے بچنے کی کیا صورت اختیار کی جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا تلوار، یعنی جنگ کا حربہ استعمال کیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا نتیجہ کیا ہوگا؟ دلی کدورت کے باوجود صلح کی سطحی کوششیں کی جائیں گی۔ میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا اگر اہی کی طرف بلانے والے لوگ کھڑے ہوں گے، ایسے حالات میں اگر زمین میں اللہ کا کوئی خلیفہ دیکھو تو تم اسکی متابعت و مصاحبت اختیار کرو۔ اگرچہ اس وجہ تمہارا جسم لہو لہان کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے اور اگر تمہیں ایسے خلیفۃ اللہ کا قُرب میسر نہ آئے تو زمین کے کسی کونے میں چلے جاؤ اگرچہ تم اکیلے درخت کے تنے کو پکڑے مر جاؤ۔ حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اس نازک صورتِ حال کے اور کیا نتائج برآمد ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا۔ پھر وصال کا غلبہ

ہوگا۔ اس پر میں نے پوچھا وہ کیا شعبہ دے دکھائے گا؟ آپ نے فرمایا وہ نہریں جاری کرے گا، آگ سے کام لے گا۔ جو شخص اسکی نہریں داخل ہوا یعنی اس نے دنیا کو ترجیح دی اسے ثواب سے محروم کر دیا جائے گا اور گناہوں کی سزا پائے گا اور جو شخص اس کی آگ میں داخل ہوا یعنی اس کی پیدا کردہ مشکلات کا اس نے سامنا کیا اس کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے ثواب ملے گا اور اسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ حذیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اس کے بعد پھر کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا گھوڑی بچہ جنے گی تو اس کا بچہ سواری کے قابل نہیں ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ھَذَنَّةٌ عَلٰی دُحْنٍ کے معنی کیا ہیں آپ نے فرمایا ایسے دل جو پہلی بھائی چارہ کی حالت پر واپس نہیں آئیں گے یعنی ان میں دشمنی اور کھوٹ کی آگ سلگتی رہے گی۔

۹۳۳۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطِّيَاسَةُ. (مسلم کتاب الفتن باب فی بقیۃ من احادیث الدجال)  
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
اصبہان کے ستر ہزار طلیسان پوش یہودی و جال کا ساتھ دیں گے۔  
۹۳۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ  
فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ  
فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ: يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلَقِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ  
إِلَّا الْغُرَقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ -

(مسلم کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
قیامت کے آنے سے پہلے پہلے مسلمانوں کی یہودیوں سے ایک شدید جنگ ہوگی  
اس جنگ میں یوں ہوگا کہ اگر یہودی پتھریا درخت کے پیچھے چھپ جائے گا تو وہ  
پتھریا درخت بھی کہے گا۔ اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، آؤ اور  
اسے قتل کرو۔ لیکن غرقہ نامی درخت اس خلوص کا مظاہرہ نہیں کرے گا کیونکہ  
وہ یہودیوں کا خاص درخت ہے اس لئے مسلمانوں سے اسکی ہمدردی کی  
امید نہیں کی جاسکتی۔ (یہ بھی غالباً ایک تعبیر طلب کشفی نطائے کا ذکر ہے)

۹۳۵ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالٌ يَخْتَلُونَ الدُّنْيَا بِالْدِّينِ  
يَلْبَسُونَ لِلنَّاسِ جُلُودَ الضَّأْنِ مِنَ الدِّينِ السِّنْتُهُمْ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَ  
قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الدِّيَابِ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ابْنِي يَخْتَرُونَ أَمْ عَلَيَّ  
يَجْتَرِءُونَ حَتَّى حَلَفْتُ لَا بَعْثَنَ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدْعُ  
الْحَلِيمَ مِنْهُمْ حَيْرَانٌ - (کنز العمال کتاب القیامتہ من القسم الاول ص ۱۰ مطبوعہ دار الفکر)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

آخری زمانہ میں کچھ دجال ظاہر ہوں گے جو دنیا اور پیسہ کے زور پر دین پھیلائیں گے اور لالچ کے ذریعہ لوگوں کے ضمیر خرید لیں گے۔ دنیا کے سامنے وہ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے یعنی بظاہر بڑے نرم مزاج اور ٹھنڈی طبیعت کے ہونگے۔ انکی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور اپنی چکنی چٹری اور میٹھی باتوں سے لوگوں کا دین بدلنے کی کوشش کریں گے لیکن ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے یعنی اندر سے انکی نیتیں سخت خراب اور ان کے ارادے بڑے خطرناک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے حلم کی وجہ سے انکو دھوکا لگا ہے اور میرے خلاف ایسی تار و اجرات کی ہے میں اپنی ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ میں انہی میں سے اور انکے اندر سے ہی ایسے فتنہ گر پیدا کروں گا کہ انکے فتنوں اور کارستانیوں کو دیکھ کر عقلمند اور دانا حیران و ششدر رہ جائیں گے۔

۹۳۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ يَدَاقِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدْيَنَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبُّوْنَا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا وَاللَّهِ إِلَّا نَحْلِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَ يُقْتَلُ ثُلُثٌ هُمْ أَفْضَلُ الشَّهْدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَقْتَتِحُ الثَّلَاثُ لَا يَفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَقْتَنَحُونَ قُسْطَ ظُلُمِيَّةٍ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ

فِي أَهْلِيكُمْ فَبَخَرْتُمْهُ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوكَ الشَّامُ خَرَجَ فَبَيْنَمَا يُعَدُّونَ لِلْمَقَاتِلِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُتِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَامَهُمْ فَإِذَا رَأَوْا عَدُوَّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَمْ يَتْرَكْهُ إِلَّا نَذَابٌ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَاقُتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذِمَّتَهُ فِي حَذْبَتِهِ - (مسلم کتاب الفتن باب فی فتح قسطنطنیہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم ہونے سے پہلے اعماق اور دابق میں روم یعنی عیسائیوں کی فوجیں اتریں گی مدینہ سے ایک لشکر انکے مقابلے کیلئے جائے گا یہ لشکر زمین کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب مقابلہ شروع ہوگا تو رومی قویم کہیں گی تم ہمارے مقابلہ سے ہٹ جاؤ اور ان لوگوں سے مقابلہ کرتے دو جو ہمارے دین کو چھوڑ گئے ہیں لیکن مسلمان کہیں گے ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے سپرد نہیں کریں گے جب جنگ شروع ہوگی تو مسلمانوں کے لشکر کا تیسرا حصہ بھاگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ اس فوج کا دوسرا ثلث شہید ہو جائے گا۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین شہیدوں میں شمار ہوں گے بقیہ تیسرا حصہ فتح حاصل کریگا۔ جو پھر کبھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا۔ یہ لشکر قسطنطنیہ فتح کرے گا اسی اثناء میں یہ فوج اس فتح کی غنیمتیں تقسیم کر رہی ہوگی اور اس نے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکانی ہوئی ہوں گی کہ شیطان چیخ کر کہے گا کہ مسیح الدجال تمہارے پیچھے علاقہ میں گھس آیا ہے جب وہ وہاں سے نکلیں گے تو معلوم ہوگا کہ خبر غلط ہے لیکن شام میں پہنچتے پہنچتے

دجال کا خروج حقیقت نظر آنے لگے گا۔ مسلمان بھی مقابلہ میں آجائیں گے۔ اسی دوران میں جب وہ صغیر ٹھیک کر رہے ہوں گے۔ اور نماز کے لئے اقامت ہو رہی ہوگی کہ عیسیٰ بن مریم نزول فرما ہوں گے جو مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے جب دجال مسیحؑ کو دیکھے گا تو اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے ہاتھ سے دجال کو ہلاک کرائے گا۔ اور وہ لوگوں کو اپنے خنجر میں دجال کا خون بھی دکھائے گا۔ (یہ سارا واقعہ دراصل تعبیر طلب کشفی نظارہ ہے جو حضورؐ نے اپنے صحابہ کے سامنے بیان فرمایا۔)

۹۳۷۔ قَالَ الْمُتَوَرِّدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو: أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ: أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمُسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةُ حَسَنَةٍ جَمِيلَةٍ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ۔

(مسلم کتاب الفتن باب نقود الساعة والروم اکثر الناس)

متور وقرشیؓ نے حضرت عمرو بن عاصؓ کے سامنے یہ روایت بیان کی کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قیامت قائم ہوگی اس وقت دنیا میں اکثریت رومیوں یعنی عیسائیوں کی ہوگی



اور انکو غلبہ حاصل ہوگا۔ اس پر حضرت عمروؓ نے مستورد سے کہا خوب سوچ سمجھ لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اس پر مستورد نے کہا جو کچھ میں نے کہا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے۔ اس پر حضرت عمروؓ نے فرمایا کہ اگر یہ بات درست ہے تو یاد رکھو کہ اسکی وجہ یہ ہوگی کہ ان عیسائیوں میں چار باتیں امتیازی ہوں گی۔ فتنہ و فساد کے زمانہ میں وہ لوگوں کے ساتھ زیادہ بُر باری اور عقلمندی کا ثبوت دیں گے۔ زیادہ جلدی اپنی تباہی اور بربادی کا تدارک کرنے کی کوشش کریں گے۔ (انکے پیشوا) یتیموں، مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ (ان کو اپنے مذہب کی طرف مائل کرنے کیلئے) اچھا سلوک کریں گے اور ان کی بظاہر پانچویں خصوصیت یہ ہوگی کہ شخصی بادشاہت کے ظلموں سے وہ عوام کو محفوظ کرنے کا دعویٰ کریں گے۔

۹۳۸ — عَنْ يَسِيرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيحُ حَمْدَاءَ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْيَرِي إِلَّا يَأْبُدُ اللَّهُ بَنَ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقَسَمَ مِيرَاتٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بَيِّدْ هَكَذَا وَتَحَاها نَحْوُ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ: الرُّومُ تَعْنِي؟ قَالَ نَعَمْ۔ (مسند کتاب الفتن باب قتال الروم)

حضرت یسیر بن جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ کوفہ میں ایک دن سُرخ آندھی چلی۔ ایک آدمی گھبرا ہوا پریشان حال آیا اُسکی زبان سے صرف یا عبد اللہ نکلا اور کہا اے عبد اللہ بن مسعودؓ قیامت آگئی ہے؛ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ

طیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، سیدھے اٹھ بیٹھے اور فرمایا۔ جب قیامت قائم ہوگی تو اس وقت میراث تقسیم کرنے کا سوال پیدا نہیں ہوگا اور نہ عنایت حاصل ہونے پر کوئی خوش ہوگا۔ یعنی سخت اضطراب اور مایوسی کے دن ہوں گے۔ پھر اپنے ہاتھ سے شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: دشمن مسلمانوں سے جنگ کرنے کیلئے ادھر سے نکلیں گے۔ میں نے پوچھا دشمن سے مراد رومی یعنی عیسائی ہیں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔

۹۳۹ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدَ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي الْيَسُّ قَدْ قَالَ هُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي الْخَبَرِ قَوْلُهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَآيَنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبَا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ: أَيْسُرُكَ أَنَّكَ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرَضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

(مسلم کتاب الفتن باب ذکر ابن صیاد و مشکوٰۃ ص ۴۸۸)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مکہ کی طرف جاتے ہوئے میں ابن صیاد کے ساتھ تھا (اس شخص کے متعلق اسکی بعض عجیب و غریب حرکات کی وجہ سے لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دجال ہے) ابن صیاد نے شکوہ کے

رنگ میں مجھ سے کہا۔ میں لوگوں سے بڑا دکھی ہوں۔ وہ سمجھتے ہیں میں دجال ہوں لیکن کیا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی اور میری اولاد ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ دجال کا قہر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا البتہ (کچھ نسبت تو میری دجال سے ضرور ہے) مجھے معلوم ہے کہ وہ کب اور کہاں پیدا ہوا کہاں سے اٹھے گا، اس کے ماں باپ کو بھی میں جانتا ہوں۔ ابوسعیدؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا خدا تجھے سمجھے! کیا تجھے اچھا لگتا ہے کہ تو ہی دجال ہو۔ اس پر ابن صیاد نے کہا اگر مجھے دجال بننے کی پیشکش کی جائے تو میں اسے رد نہیں کروں گا اور نہ دجال کہلانا پسند کروں گا۔

۹۴۰۔ عَنْ أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَنَزَعًا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُلُّ لِعَرَبٍ مِنْ شَرِّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ - وَحَلَقَ بِأَصْبَعِيهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْهَلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ: قَالَ: نَعْمَ إِذَا كَثُرَ الْخَبِيثُ.

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبیؐ ویل للعرب من شرِّ قَدِ اقْتَرَبَ ص ۱۱۱)

حضرت زینب بنت جحشؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہلاکت اور بربادی ہو عرب کے لئے اس شر اور بُرائی

کی وجہ سے جو قریب آگئی ہے آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا سا سوراخ  
 کھل گیا ہے آپ نے (وضاحت کیلئے) اپنی دو انگلیوں یعنی انگوٹھے اور اس  
 سے ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول! کیا ہم  
 ہلاک ہو جائیں جبکہ ہم میں نیک لوگ بھی موجود ہونگے آپ نے فرمایا ہاں اس صورت  
 میں کہ خُبشت اور بُرائی بڑھ جائے اور وہ نیکی پر غالب آجائے۔

---

## دجال اور یاجوج ماجوج کے ظہور سے تعلق رکھنے والی احادیث پر تبصرہ

یہ اصول مسلمہ ہے کہ صحفِ آسمانی اور کلامِ الہی میں پیشگوئیوں کی زبان نمٹیں، مجاز اور استعارہ پر مشتمل ہوتی ہے اور اس انداز سے بکثرت کام لیا جاتا ہے۔ دجال کی پیشگوئی میں بھی یہی انداز بیان اختیار کیا گیا ہے۔ چنانچہ خروجِ دجال کے باب میں جو احادیث درج ہیں ان پر مجموعی نظر ڈالتے سے یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ دجال اور یورپی عیسائی طاقتیں اسی طرح یاجوج ماجوج اور دہریہ قوتیں ایک ہی گروہ انسانی کے مختلف صفاتی نام ہیں۔ کیونکہ بعض احادیث میں آخری زمانہ میں دجال اور یاجوج ماجوج کے غلبہ کا ذکر ہے کہ وہ ساری دنیا پر مسلط ہو جائیں گے اور بعض دوسری احادیث میں اسی دور میں رومیوں یعنی یورپی اور روسی عیسائیوں اور دہریوں کے تسلط اور غلبہ کا ذکر ہے اور وہ احادیث جن میں حضرت عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے کارناموں کا بیان ہے ان میں اگر ایک طرف دجال کے قتل کا ذکر ہے تو دوسری طرف عیسائیوں کے عقائد صلیب و کفارہ کے بطلان اور ان کے مٹانے کا اظہار ہے جس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ دجالیت اور عیسائیت ایک ہی فتنہ کے دو نام ہیں۔

غرض ایک ہی وقت میں ایک طرف دجال اور یاجوج ماجوج کا غلبہ اور دوسری طرف یورپین اقوام کا غلبہ خواہ وہ یورپین عیسائیت کے عقائد رکھنے والے ہوں یا دہریہ صفت اشتراکی ہوں اور ان فتنوں کے استیصال کیلئے مسیح و مہدی کا ظہور اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ان پیشگوئیوں میں ایسی قوموں کی طرف ہی اشارہ ہے جن کو بعض صفات کے لحاظ سے کبھی دجال یا یاجوج ماجوج کہا گیا ہے اور کبھی روم کا نام دیا گیا ہے۔

لُغَت میں دجال کے معنی تاجروں کا وہ گروہ جو اپنا تجارتی سامان ادھر سے ادھر دنیا کے کونے کونے میں بڑی تیزی کے ساتھ پہنچانے کا ماہر ہو نیز جبل و قریب کا شاہکار ہو اور یہ تمام صفات

یورپی عیسائی اقوام میں بھی بطریق اتم موجود ہیں۔

یاجوج ماجوج کے معنے ہیں وہ قومیں جو آگ اور حرارت سے حیرت انگیز کام لینے میں ماہر ہوں اور انکی ساری ترقیات اور صنعت و حرفت کا دار و مدار آگ اور حرارت پر ہوا بھوک اور پیٹ کی آگ بھڑکا کر اقتصادی مساوات کے کرنے کے زور پر برسر اقتدار آئیں یہ اوصاف بھی انہی اقوام کا خاص ہیں۔ پس سیاسی اور اقتصادی نظریات کی آگ بھڑکانے کی طرف بھی اس نام میں اشارہ ہے جس کی وجہ سے قوموں کی اجتماعی اور انفرادی زندگی محسوس ہو کر رہ گئی ہے۔

دجال کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ یہودی اسکی حمایت کریں گے اور اسکی ترقی کی بنیاد یہودی نظریات اور انکی ایجادات پر ہوگی اس طرح تمام دنیا پر تسلط قائم رکھنے کیلئے یہ ایک دوسرے کی مدد کریں گے دجال کے فتنہ سے بچنے کیلئے سورۃ کہف کی ابتدائی آیات بکثرت تلاوت کرنے کی ہدایت ہے دیکھیں حدیث نمبر ۹۲۸۔ جب ہم اس ہدایت پر غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ سورۃ کہف کی ان آیات باتفاق مفسرین عیسائیوں اور انکے باطل عقائد اور انکی دنیاوی ترقی کا ہی ذکر ہے۔ پس اس ہدایت میں اسی طرف اشارہ ہے کہ دجال اور عیسائی اقوام ایک ہی طاقت کے دو مختلف صفاتی نام ہیں اور انکے فتنے سے بچنے کا علاج ان آیات میں بنایا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۲۷ سے ظاہر ہے کہ دجال مغرب کے کسی سمندر کے کسی جزیرہ یا جزیرہ نما علاقوں کے گرجے میں قید ہے اور اپنے وقت پر وہاں سے اسے نکلنے اور دنیا پر مسلط ہوجانے کی اجازت ملے گی۔ اور اسکے خطرناک نظام جاسوسی میں عورتوں کا بکثرت عمل دخل ہوگا۔ پس اس حدیث میں بھی اسی طرف اشارہ ہے کہ دجال اور کلیسا کا آپس میں گہرا تعلق ہے اور عیسائیت کی موجودہ شکل و صورت کو ہی دجالیت کا نام دیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۴۴ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک کشف کا ذکر ہے جس میں آپ

کو دکھایا گیا ہے کہ دجال اور مسیح دونوں بیت اللہ کے ارد گرد پتھر لگا رہے ہیں اور اس کا طواف کر رہے ہیں یہ اس طرف اشارہ ہے کہ اس وقت دجال بیت اللہ یعنی اسلام کو مٹانے میں کوشاں ہوگا اور مسیح اسکی ان کوششوں کو ناکام بنانے اور اسلام کی حفاظت کرنے پر مامور ہوں گے۔

حدیث نمبر ۹۳۱ اور اسکے حاشیہ میں درج کئے گئے مختلف احادیث کے اقتباسات سے ظاہر ہے کہ دجال کے گدھے سے مراد دجالی اقوام کے ایجاد کردہ انتہائی تیز رفتار ذرائع آمد و رفت ہیں اس طرح مختلف احادیث میں انکی دوسری حیرت انگیز ایجادات اور نظام صنعت کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے۔

حدیث نمبر ۹۳۸ و ۹۴۰ قابل غور ہیں جن میں ان آیات قرآنی کی مختصر تفسیر ہے جو سورۃ کہف کی آیت نمبر ۸۴ تا ۱۰۱ میں اور جن میں ذوالقرنین اس کی بنا کردہ دیوار اور یاجوج و ماجوج کے تملوں کی روک تھام کا ذکر ہے اسی طرح سورۃ انبیاء کی آیات نمبر ۹۶ تا ۹۸ جو یاجوج و ماجوج کے خروج اور ان کے بلندیوں اور پستیوں (بحر و بر) پر تسلط کے ضمنوں کو بیان کرتی ہیں اکثر محققین جن میں البیہ وقی کے علاوہ مولانا حفظ الرحمن سہاروی۔ دارالعلوم دیوبند کے سابق شیخ الحدیث مولانا انور شاہ کاشمیری اور ترجمان القرآن کے مصنف مولانا ابوالکلام آزاد بھی شامل ہیں۔ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج سے مراد وہ قدیم منگولین اور آریں قبائل ہیں جو قدیم زمانہ میں منگولیا اور چینی ترکستان سے ہجرت کر کے یورپ کے علاقوں میں جا بسے۔ موجودہ روسی، انگریز اور بعض دوسری یورپین اقوام انہی قدیم قبائل کی نسل سے تعلق رکھتی ہیں<sup>۱</sup>۔

۱۔ الآثار الباقیہ ص ۳۱ مطبوعہ بیروت ۱۸۷۸ء ۲۔ جواب القرآن ۱۹/۳ فیض الباری شریح صحیح بخاری ص ۴۳ مطبوعہ دارالمناہم ۱۹۳۸ء ۳۔ ترجمان القرآن ص ۴۲ ۵۔ تفصیل کے لئے دیکھئے ”مسیح دجال اور یاجوج و ماجوج کا ظہور“ مصنف مولانا محمد اسد اللہ قریشی کاشمیری مطبوعہ ۱۹۷۳ء

# عیسیٰ بن مریم

یعنی

## مسیح موعود اور مہدی معتمد علیہ السلام کا ظہور

۹۴۱ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ: فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سُلَيْمَانَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ - (بخاری کتاب التفسیر سورة جمعة و سلم)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اسکی آیت وَآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ پڑھی جس کے معنی یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے

نے ایک روایت میں رَجُلٌ کا لفظ بھی آیا ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ آخری زمانہ میں جس رہنما کے متبعین صحابہ کا درجہ پائیں گے وہ فارسی الاصل ہوگا اور شیل عیسیٰ۔



والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ماتخذ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اسکو واپس لے آئیں گے (یعنی آخرین سے مراد ابتائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لاتے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

۹۴۲ — عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيَّاتُ بَعْدَ الْمَأْتِنِ - (سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب الايات)  
حضرت ابو قتادہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی علامات کا ظہور دو سو سال بعد ہوگا۔

۹۴۳ — عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ يَمَانَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَضَتْ أَلْفٌ وَمِائَتَانِ وَأَرْبَعُونَ سَنَةً يَبْعَثُ اللَّهُ الْمُعْهِدِيَّ -

(النجم اثنا عشر جلد ۲ ص ۲۹)

حضرت حذیفہ بن یمانؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے مراد یہ ہے کہ ہجری سنہ کے ایک ہزار پر جب دو سو سال اور گزریں گے تو علامات قیامت کے ظہور کا آغاز ہوگا۔

نے فرمایا ۱۲۴۰ کے بعد اللہ تعالیٰ مہدی کو مبعوث فرمائے گا۔

۹۴۴ — عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانِي النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ إِلَّا إِنْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ وَأَرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَلْبَةِ فِي الْمَنَامِ فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ تَضْرِبُ بِمَتْنِهِ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ رَجُلٌ الشَّعْرُ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَأَاهُ جَعْدًا أَقْطَطًا أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَشْبَهَ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قُطَيْبٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالُوا هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی کتاب مریم اذا تلبذت من اهلها و مستدا احمد ص ۳)

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے مسیح دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ ایک چشم نہیں لیکن مسیح دجال کا نا ہوگا۔ مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی اور یوں ابھری ہوئی ہوگی جیسے انگور کا دانہ ہوتا ہے۔ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کعبہ مکرمہ کے پاس ہوں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک گندمی رنگ کا خوبصورت آدمی ہے زلفیں کندھوں تک پہنچ رہی ہیں، بال سیدھے شفاق میں جن سے پانی کے قطرے ٹپکتے نظر آتے ہیں وہ اپنے ہاتھ دو آدمیوں کے

کندھوں پر رکھے بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ لوگوں نے بتایا مسیح ابن مریم ہے۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور آدمی دیکھا۔ گھنگھریالے بال، سخت جلد، دائیں آنکھ کافی، ابن قطن سے ملتی جلتی شکل ہے اور ایک آدمی کے دونوں کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھے کعبہ کے گرد گھوم رہا ہے۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح الدجال ہے۔ (خواب میں حضورؐ کو جو نظارہ دکھایا گیا اس میں طواف کعبہ سے مراد یہ ہے کہ مسیح بیت اللہ کی حفاظت اور اس کی شان کو بلند کرنے کیلئے کوشاں ہوں گے اور دجال کعبہ کی تخریب کے درپے ہوگا)

۹۴۵ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ الْعَلَاتِ الْبُوهْمُ وَاحِدٌ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَأَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْأَبْيَاضِ سَبْطٌ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَإِنْ لَمْ يُصْبِهِ بَلَلٌ بَيْنَ مُمْصِرَتَيْنِ فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَزِيرَ وَيَضَعُ الْجَذْيَةَ وَيُعْطِلُ الْمَلَلَ حَتَّى

۷ نیز دیکھیں حدیث ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸ ان احادیث پر مجموعی نظر ڈالنے سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل کے نبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اور امت محمدیہ میں آئیوال مسیح موعود علیہ السلام کے حلیہ اور شکل میں اختلاف ہے اس لئے دونوں کی شخصیتیں بھی الگ الگ ہونی چاہئیں کیونکہ ایک شخص کے دو حلیے نہیں ہو سکتے۔

يَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ اَنْعَمَ كُلُّهَا غَيْرَ الْإِسْلَامِ وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ  
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ الْكَذَّابَ وَتَقَعُ الْأُسْتَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعَ الْإِبِلُ مَعَ  
الْأَسَدِ جَمِيعًا وَالتَّمُورُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّبِيَانُ  
وَالْعُلَمَانُ بِالْحَيَاتِ لَا يَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَمُوتُ مَا شَاءَ اللَّهُ اَنْ  
يَمُوتَ ثُمَّ يَتَوَقَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفِنُونَهُ۔

(البوداد و کتاب الملاہم باب خروج الدجال ص ۵۹۴ - مسند احمد بن حنبل ص ۴۳)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا: انبیاء کا باہمی تعلق علالتی جھائیوں کا سا ہے جن کا باپ ایک اور ماںیں الگ  
الگ ہوں میرا لوگوں میں سے عیسیٰ بن مریمؑ سے سب سے قریبی تعلق ہے کیونکہ  
میرے اور اس کے درمیان کوئی نبی نہیں (اس قرب روحانی کی وجہ سے میرا مثیل  
بن کر وہ ضرور نازل ہوگا) جب تم دیکھو تو اس حیلے سے اسے پہچان لینا کہ وہ

لے قَالَ اَنْتَ شَيْخٌ مِّنْ الدِّينِ ابْنُ اَعْرَبِيٍّ الْمَلَقْتُ بِالشَّيْخِ الْاَكْبَرِ وَجَبَّ نَزْدُكَ فِي اِخْوَةِ الزَّمَانِ  
بِتَعَلُّقِهِ بِدَنٍ اَخَذَ اَحَاشِيَةَ تَفْسِيرِ عَرَّاسِ الْبَيَانِ ص ۳)

ترجمہ: حضرت شیخ اکبر رحمی الدین ابن عربی نے فرمایا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم کا آخری زمانہ میں نزول ان کے دوزخ سے ہوتے  
سے تعلق کی صورت میں واجب ہے۔

قَالَتْ فِرْقَةُ الْمَرَادِ مِنْ نَزُولِ عِيسَى خُرُوجُ رَجُلٍ يُشَبِّهُ عِيسَى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ  
يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ الْمَلِكُ وَلِلشَّيْطَانِ الشَّيْطَانُ تَشْبِيهُمَا بَعْضًا وَلَا يَبْدَأُ الْاَعْيَانُ۔

(اخریۃ العجائب ص ۲۰۰ - مسند احمد بن حنبل ص ۴۳)

ترجمہ: ایک گروہ نے کہا ہے کہ عیسیٰ کے نزول سے پہلے وہ ایک شخص ہوگا جو عیسیٰ علیہ السلام سے افضل  
اور نہ فیہ منشاہ ہوگا جس طرح ایک آدمی کو شہادت اور شہر کی خوشی ملے گی وہ جتنا ہے شہید کی وجہ سے تحقیق شہادت  
مرا د نہیں ہوتی۔

ورمیا نے قد کا ہوگا۔ سرخ و سفید رنگ، سیدھے بال اس کے سر سے بغیر پانی استعمال کئے قطرے گر رہے ہوں گے یعنی اسکے بال چمک کی وجہ سے تتر تتر لگتے ہوں گے۔ وہ مبعوث ہو کر صلیب کو توڑے گا یعنی صلیبی عقیدے کا ابطال کریگا خنزیر قتل کرے گا یعنی خبیث النفس لوگوں کی ہلاکت کا موجب ہوگا پس اسکے ذریعہ صلیبی غلبے کا انسا اور خنزیر صفت لوگوں کا قلع قمع ہوگا۔ جزیرہ ختم کریگا یعنی اسکا زمانہ مذہبی جنگوں کے خاتمہ کا زمانہ ہوگا۔ اس کے زمانے میں اسلام کے سوا اللہ تعالیٰ باقی ادیان کو روحانی لحاظ سے بھی اور شوکت کے لحاظ سے بھی مٹا دے گا اور جھوٹے مسیح و تجال کو ہلاک کرے گا اور ایسا امن و امان کا زمانہ ہوگا کہ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے کائیوں کے ساتھ، بھیڑیے بکریوں کے ساتھ اکٹھے چریں گے۔ بچے اور بڑی عمر کے لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جتنا عرصہ اللہ چاہے گا مسیح دنیا میں رہیں گے۔ پھر وفات پائیں گے مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے اور انکی تدفین عمل میں لائیں گے۔

۹۴۶۔ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ: فَأَمَّا عِيسَى فَأَحْمَرُ جَعْدُ عَرِضُ الصَّدْرِ وَأَمَّا مُوسَى فَأَدْمُ جَسِيمٌ سَبُطٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ النَّظَرِ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم اذا تلبذت من اهلها)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک کشفی نظارہ میں عیسیٰ موسیٰ اور ابراہیم کو دیکھا۔ عیسیٰ سرخ رنگ کے گمنگھڑالے بالوں والے چوڑے سینے والے تھے۔ لیکن موسیٰ گندمی رنگ والے

اور بھاری جسم کے بٹنے ان کے بال سیدھے تھے جیسے زط قبیلہ کے لوگ ہوتے ہیں۔  
 ۹۴۷ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا أَنْزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ  
 وَفِي رِوَايَةٍ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ۔

(بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسیٰ بن مریم و مسلم و مسند احمد ص ۳۳۶)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 تمہاری حالت کیسی نازک ہوگی جب ابن مریم یعنی ثیل مسیح مبعوث ہوگا جو  
 تمہارا امام اور تم میں سے ہوگا۔ اور ایک اور روایت میں ہے کہ تم میں سے  
 ہونے کی وجہ سے وہ تمہاری امامت کے فرائض انجام دے گا۔

۹۴۸ — يُوشِكُ مَنْ عَاشَ مِنْكُمْ أَنْ يُنْقَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا  
 مُهْدِيًا حَكَمًا عَدْلًا يَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ۔ (مسند احمد ص ۳۳۶)  
 تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ (انشاء اللہ تعالیٰ) عیسیٰ بن مریم کا زمانہ  
 پائے گا وہی امام مہدی اور حکم و عدل ہوگا جو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو  
 قتل کرے گا۔

۹۴۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا  
 وَإِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعُ الْخَزِيَّةَ وَيَفِيضُ  
 الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب القس باب قتلة الدجال و صحیح مسلم و صحیح ابی داؤد و صحیح ترمذی و مسند احمد و مسند ابی یوسف و ماہوج)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک عیسیٰ بن مریم جو نصف مزاج حاکم اور امام عادل ہوں گے مبعوث ہو کر نہیں آتے قیامت نہیں آئے گی۔ (جب وہ مبعوث ہوں گے تو) وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کے دستور کو ختم کریں گے اور ایسا مال تقسیم کریں گے جسے لوگ قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔

۹۵۰۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِزْيِيرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ أَوْاجِدَةً خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ الْبُوهَرِيَّةُ وَأَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا۔ (البصائر: ۱۵۹)

(بخاری کتاب الانبیاء: باب اول عیسیٰ بن مریم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے عتقریب تم میں ابن مریم نازل ہوں گے صحیح فیصلہ کرنیوالے، عدل سے کام لینے والے ہونگے وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ لڑائی کو ختم کریں گے یعنی اس کا زمانہ مذہبی جنگوں کے زمانہ کا زمانہ ہوگا۔ اسی طرح وہ ماں بھی لٹائیں گے لیکن کوئی اسے قبول نہیں کرے گا۔ ایسے وقت میں ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر

ہوگا یعنی مادیت کے فروغ کا زمانہ ہوگا۔ یہ روایت بیان کرتے ہوئے ابوہریرہؓ کہتے ہیں اگر تم چاہو تو یہ آیت اِنْ مِّنْ اَهْدِ الْكِتَابِ اِلَّا لِيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا پڑھ کر اس سے سمجھ سکتے ہو کہ اہل کتاب میں سے کوئی نہیں مگر وہ اپنی موت سے پہلے اس مسیح پر ایمان لائے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

۹۵۱۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقْتُلُ الْخَنَزِيْرَ وَيَمْحُو الصَّلِيْبَ وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ وَيُعْطٰى الْمَالُ حَتّٰى لَا يَقْبَلَ وَيَضَعُ الْخِرَاجَ وَيَنْزِلُ الرُّوحَا فَيَحْجُّ مِنْهَا اَوْ يَعْتَمِرُ اَوْ يَجْمَعُهُمَا۔

(مسند احمد ص ۲۹۰ مصری)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰؑ اتریں گے خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو توڑیں گے یعنی عیسائیت کا ابطال کریں گے انکی خاطر نمازیں جمع کی جائیں گی، وہ مال دیں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا، خراج ختم کر دیں گے۔ الروحاء نامی مقام پر اتریں گے اور وہاں سے حج اور عمرہ کا احرام باندھیں گے۔ (یعنی آپ کا مقصد بعثت اور قبلہ توجہ کعبہ کی عظمت اور اسکی حفاظت ہوگا۔)

۹۵۲۔ اِلَّا اِنَّ عِيسٰى بَنَ مَرْيَمَ لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَبَيِّنَتُهُ نَبِيٌّ وَلَا رَسُوْلٌ۔

اَلَا اِنَّهُ خَلِيفَتِي فِي اُمَّتِي مِّنْ بَعْدِي، اَلَا اِنَّهُ يَقْتُلُ الدَّجَالَ وَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَضَعُ الْحِزْبَةَ، وَلَتَضَعُ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا، اَلَا مَن اَذْرَكَ فَلْيَقْرَأْ



عَلَيْهِ السَّلَامَ - (طبرانی الاوسط والصغير)

خبردار رہو کہ عیسیٰ بن مریم (مسیح موعود) اور میرے درمیان کوئی نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ خوب سن لو کہ وہ میرے بعد امت میں میرا خلیفہ ہوگا۔ وہ ضرور دجال کو قتل کرے گا۔ صلیب یعنی صلیبی عقیدہ کو پاش پاش کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا یعنی اسکا رواج اٹھ جائے گا کیونکہ اس وقت میں (مذہبی) جنگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ یاد رکھو جیسے بھی اُن سے ملاقات کا ثمر حاصل ہو وہ انہیں میرا سلام ضرور پہنچائے۔

۹۵۳ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْزِلُ وَيُؤَدُّ لَهُ وَيَمْلِكُ خَمْسًا أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِى فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ وَاحِدٍ بَيْنَ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ.

(مشکوٰۃ باب نزال عیسیٰ ص ۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح جب نزول فرما ہوں گے تو شادی کریں گے، انکی (بشارتوں کی حامل) اولاد ہوگی، دعویٰ ماموریت کے بعد، ۴۵ سال کے قریب رہیں گے پھر فوت

عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فَيَمْنَأُ مِنْ غَيْرِ تَشْرِيعٍ وَهُوَ نَبِيٌّ بِلَا شَرِكٍ لَہ

۱۔ فتوحات مکہ ص ۱۰۰ و مسلم ص ۳۴۵

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام ہم میں نازل ہوں گے نیز کسی شریعت کے۔ لیکن وہ بلا شکر نبی ہیں۔

ہوں گے اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ پس میں اور مسیح ابو بکرؓ اور عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے اٹھیں گے (یعنی روحانیت اور مقصدِ بعثت کے لحاظ سے ہم چاروں کا وجود متحد الصفات اور ایک ہوگا۔)

۹۵۴ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزِدُّهُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِدْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحًّا وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ - (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان ۱۵۵ مہدیؑ طبع علیہ السلام کنز العمال میں)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : معاملات شدت اختیار کرتے جائیں گے دنیا پر ادبار چھا جائے گا لوگ بخیل ہو جائیں گے شریر لوگ قیامت کا منظر دیکھیں گے۔ ایسے ہی نازک حالات میں اللہ تعالیٰ کا مامور ظاہر ہوگا۔ عیسیٰؑ کے سوا اور کوئی مہدی نہیں (یعنی مسیحؑ ہی مہدی ہوں گے کیونکہ مہدی کا کوئی الگ وجود نہیں ہے۔)

۹۵۵ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنِّْي أَجْلَى الْجَبَّةِ أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ - (سنن ابوداؤد کتاب المہدی)

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی کا منہ سے قرین تعلق ہوگا اسکی پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی (یعنی کشادہ پیشانی اور کھڑی ناک والا ہوگا) وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر

دے گا جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و تعدی سے اٹی پڑی تھی۔ وہ سات برس مالک رہے گا۔

۹۵۶ — عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَرِثِ بْنِ حَزْرٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُؤْطَمُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ - (ابن ماجہ باب خروج المهدي)

حضرت عبداللہ بن حارث بن حذر بن زبیدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مشرق سے کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو مہدی علیہ السلام کی راہ ہموار کریں گے یعنی اسکی ترقی اور اسکے تسلط کیلئے کوشش کریں گے۔

۹۵۷ — عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيٍّ نَا اِبْتِئِينَ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلِقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَهْضَانٍ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ -

(سنن دارقطنی باب صفة صلوة الخسوف والكسوف وهيئتهما سنة مجمع الفوائد ج ۱ ص ۱۳۰)

حضرت محمد بن علیؑ (یعنی حضرت امام باقرؑ) نے فرمایا پیشگوئی کے مطابق ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے وہ کسی کی صداقت کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ اول یہ کہ اسکی

۱۔ غالباً رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کی اشاعت کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں حضرت یحییٰ موعودؑ نے اپنے دعویٰ کی صداقت کی ہے اور ایک کمال موقوف پیش کیا ہے۔ یہ رسالہ ان میں شائع ہوا تھا۔

بشت کے وقت رمضان میں چاند گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی تیرہ<sup>۱۳</sup> رمضان کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس<sup>۲۸</sup> رمضان کو سورج گرہن لگے گا اور یہ دو نشان اس رنگ میں پہلے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔<sup>۱۴</sup>

۹۵۸ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَدْعُهُ وَيُصَدِّقُهُ اللَّهُ تَعَالَى وَيَجْمَعُ أَصْحَابَهُ مِنْ أَقْصَى الْبِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلًا وَمَعَهُ صَحِيفَةٌ مَحْتُومَةٌ فِيهَا عَدَدُ أَصْحَابِهِ بِأَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَخَلَالِهِمْ.

(کذا فی الاربعین) جواب الامراء علی مصنف حضرت شیخ علی حمزہ بن علی الملک الطوسی

ارشادات فریدی جلد ۱۰ مطبوعہ: نیدھام پریس آگرہ ۱۳۳۲ھ

صاحب جواب الامراء ارکھتے ہیں کہ اربعین میں یہ روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ایک ایسے گاؤں سے مبعوث ہوگا جس کا نام ”کدعہ“ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق میں نشان دکھائے گا۔ اور بدری صحابہ کی طرح مختلف علاقوں کے رہنے والے تین سو تیرہ جلیل القدر صحابہ اسے عنایت فرمائے گا۔ جن کے نام اور پتے ایک مستند کتاب میں درج ہوں گے۔

۹۵۹ (۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ

<sup>۱۴</sup> یہ دونوں نشان ۹۱۴ھ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔<sup>۱۵</sup> غالباً قادیان کی طرف اشارہ ہے۔

حَدَّثَنَا عَلَى مُقَدَّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوطِي أَوْ يُمَكِّنُ لِإِلِ مُحَمَّدٍ  
كَمَا مَكَّنْتُ قُرَيْشٌ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَّ عَلَى كُلِّ  
مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِبْجَابَتُهُ - (ابو داؤد تَاب الممهدی)

حضرت علی رضی بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تے فرمایا :  
ماوراء النہر (ترکستان) کے علاقہ سے ایک شخص مبعوث ہوگا جسے الحارث بن حراث  
کے لقب سے پکارا جائے گا اسکے مقدمۃ الجیش کے سردار کا نام منصور ہوگا۔ وہ  
آل محمد کے لئے تمکنت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح قریش کے ذریعہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمکنت حاصل ہوئی۔ ہر مومن پر اسکی مدد کرنا یا اس کی  
پکار کا جواب دینا فرض ہے۔

۹۵۹ (بی) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَتَى شَهْرٍ  
تَامَرْتَنِي أَنْ أَصُومَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ  
رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَإِنَّ شَهْرَ اللَّهِ فِيهِ يَوْمٌ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى  
قَوْمٍ وَيَتُوبُ فِيهِ قَوْمٌ آخَرِينَ لَ (ترمذی ابواب الصوم باب صوم المعاصی)

حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے دریافت کیا کہ رمضان کے بعد میں کس مہینہ میں روزے رکھا کروں؟ حضور

نے - يَوْمَ تَابَ اللَّهُ فِيهِ عَلَى قَوْمٍ هَذِهِ قَوْمُ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ جَاهِدُوا مَنْ قَدْ عَوَّنَ وَانْقَرَضَتْ -

ترجمہ : جس دن اللہ تعالیٰ ایک قوم پر رجوعِ برکت ہوا یعنی مومن علیہ السلام کی قوم بنی - یہاں اللہ تعالیٰ نے مومنوں

سے توبہ کی اور فرعون کو غرق کیا۔

نے فرمایا اگر ماہِ رمضان کے بعد تم روزے رکھنا چاہو تو محرم کے مہینہ میں رکھا کرو کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک بابرکت مہینہ ہے اس میں ایک دن ایسا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم (یعنی بنی اسرائیل) کو ظالم حکمران سے نجات دی اور آئندہ بھی اسی ماہ ایک دوسری قوم (یعنی مسیح موعود پر ایمان لانیوالوں) کو ایسے ہی ظالم حکمران سے نجات دے گا۔

۹۶۰ - عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَخَّرَ هُمَا اللَّهُ تَعَالَى مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَخْزُ وَالْهِنْدُ وَعَصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - (نسائی کتاب الجہاد - مسند احمد ص ۲۴۷ - کنز العمال ص ۲۱۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزر و کردہ علام تھے بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے ایک دفعہ فرمایا: میری اُمت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ فتنہ و فساد کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔ ایک وہ جماعت ہے جو ملک ہند میں جنگ لڑے گی اور دوسری جماعت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے مددگاروں کی ہوگی۔

۹۶۱ - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمَّتِي أُمَّةٌ مُبَارَكَةٌ لَا يَذَرِي أَوَّلُهَا خَيْرٌ أَوْ آخِرُهَا - (جامع الصغير ص ۵۵ مصری - کنز العمال ص ۲۱۲)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت ایک مبارک اُمت ہے۔ یہ نہیں معلوم ہو سکے گا کہ اس کا اول زمانہ بہتر ہے یا آخری یعنی دونوں زمانے شان و شوکت والے ہوں گے۔

## نزولِ مسیح اور ظہورِ مہدی سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حدیث نمبر ۹۱۸، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳ سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے رسولِ نفعی ایک سو بیس سال کی عمر پاکر فوت ہو گئے۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت امام مالکؒ، امام ابن حزم اور بعض اور علماء کا یہی مسلک ہے کہ حضرت عیسیٰ کی وفات ہو چکی ہے۔

اور جو فوت ہو جائے وہ قیامت سے پہلے دوبارہ نہیں اٹھایا جائے گا۔ پس اسکے لازمی معنی یہ ہیں کہ آنیوالے ابنِ مریم سے مراد خود عیسیٰ نہیں بلکہ انکا ثنیل ہے جو اپنی صفات اور اپنے کام کے لحاظ سے عیسیٰ ابنِ مریم سے مشابہ ہو گا۔ اور اس وجہ سے اس کا نام پاکر مسیح موعود کہلائے گا۔ امام ترمذی نے بھی اپنی کتاب خریۃ العجایب ص ۲۱۴ پر لکھا ہے کہ آنے والا موعود خود عیسیٰ نہ ہو گا بلکہ اسکا ثنیل اور ظل ہو گا شیخ فخر الدین ابنِ عربیؒ نے بھی یہی لکھا ہے۔ دیکھیں حاشیہ حدیث ۹۴۴ تا ۹۴۵

(۲) حدیث ۹۲۸ میں اس بات کا ذکر ہے کہ جب مسیحؑ مبعوث ہو گا تو وہ دجال کو قتل کریگا اور اقوام یا جوج ماجوج اسکی دُعا سے ہلاک ہونگی۔ دوسری طرف حدیث ۹۴۵ تا ۹۴۶ سے ظاہر ہے کہ مسیحؑ صلیب کو توڑے گا۔ صلیب عیسائی مذہب کا بنیادی نشان ہے اسکے صاف معنی ہیں کہ وہ عیسائیت کے مذہبی غلبہ کا خاتمہ کرے گا۔ اس سے جہاں یہ ظاہر ہے کہ عیسائی۔ دجال اور یا جوج ماجوج ایک ہی طاقت کے صفاتی نام ہیں وہاں یہ بھی واضح ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود کے دو مختلف صفاتی نام ہیں۔

(۳) حدیث ۹۴۶، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵ سے ظاہر ہے کہ عیسیٰؑ ہی مسلمانوں کا امام اور مہدی ہے اور مہدی کے متعلق مسلم ہے کہ وہ امتِ محمدیہ کا فرد ہے اس لئے عیسیٰ سے مراد بھی ایسا ہی شخص ہے جو امتِ محمدیہ میں پیدا ہو گا۔ اس سے عیسیٰ رسولِ الٰہی بنی اسرائیل مراد نہیں گویا عیسائیوں کی اصلاح

کے لئے مبعوث ہونے کی وجہ سے آنے والے موعود کو عیسیٰ کہا گیا ہے اور مسلمانوں کی اصلاح کی ذمہ داری سنبھالنے کی وجہ سے اسکا نام مہدی رکھا گیا ہے۔

(۴) حدیث ۹۵۳ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود بعثت کے بعد پینتالیس سال رہیں گے لیکن اگر غیر احمدیوں کے عقیدہ کے مطابق یہ مانا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہی آسمان سے نازل ہوں گے تو اس مسئلہ کے مطابق کہ رفع کے وقت انکی عمر ۳۰ سال تھی، وفات کے وقت انکی عمر پچتر سال کے قریب بنتی ہے حالانکہ حدیث کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس ہے۔ دیکھیں حدیث ۹۲۳ پس ثابت ہوا کہ آئیوالا مسیح خود اُمت محمدیہ میں پیدا ہوگا اور اہام پانے کے بعد ۲۵ سال کے قریب عمر پائے گا۔ بعثت کے بعد شادی کرے گا۔ اسکے بشر اولاد ہوگی اور فنانی الرسول ہونے کی وجہ سے اسے اپنے آقا کے ساتھ اتحادِ کامل ہوگا اور اس کا دعویٰ ہوگا۔ مَن فَرَّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُصْطَفَىٰ فَمَا عَرَفْتَنِي وَمَا رَأَىٰ اسی طرح حدیث ۹۱۶ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ہندوستان سے خاص تعلق ہوگا۔

(۵) آنے والا مسیح موعود جہاں امام مہدی ہوگا وہاں امتی نبی بھی ہوگا یعنی وہ کلماتِ نبوتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعتِ کامل کی برکت سے حاصل کرے گا۔ آپ کا نقل اور بروئے ہوگا اور آپ کے دین کی خدمت اور تبلیغ کے لئے مبعوث ہوگا۔ نیز دیکھیں حدیث ۹۲۰ ۹۵۲ ۹۵۵ مندرک حاکم ص ۶۰۰ مستدرک احمد ص ۲۴۵

(۶) لَا مَنَاقَاةَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَأَنْ يَكُونَ مَتَابِعًا تَبِيَّتِنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ أَحْكَامِ شَرِيعَتِهِ وَإِتْقَانِ طَرِيقَتِهِ وَلَوْ بِالْوَحْيِ إِلَيْهِ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۴۶۷)

ترجمہ : ان دونوں باتوں میں کوئی تضاد نہیں ہے کہ وہ نبی بھی ہو اور اسکے ساتھ ہی وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیروکار بھی ہو، احکامِ شریعت کے بیان کرنے اور حضور کی طریقت کی مضبوطی کیلئے۔ خواہ ان مقاصد کیلئے اس طرف وحی



نبی ہو۔

(۷) قَهُوَ رَأَى الْمَسِيحَ الْمَوْعُودَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كَانَ خَلِيفَةً فِي الْأُمَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ

قَهُوَ رَسُولٌ وَنَبِيٌّ كَرِيهُمُ عَلَى حَالِهِ۔ (رجح الکثرہ ص ۴۳۶ مصنفہ نواب صدیق حسن خان)

ترجمہ : پس وہ مسیح علیہ السلام اگر امت محمدیہ میں خلیفہ بن جائے تو بھی وہ رسول اور نبی ہے گا۔

(۸) قَالَ الشَّيْخُ الْأَكْبَرُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْزِلُ فِينَا مِنْ غَيْرِ تَشْرِيعٍ وَهُوَ نَبِيٌّ

بِلَا شَرَفٍ (فتوحات مکیہ ص ۵۵)

ترجمہ : شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ہم میں بغیر شریعت کے نازل ہوں گے لیکن وہ

بلا شہ نہی ہوں گے۔

## رؤیا اور کشوف کی اہمیت

۹۶۲ — عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَلَانَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فَلْيُحْمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا - وَفِي رِوَايَةٍ فَلَا يُحَدِّثُ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ - وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَلَانَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ -

(بخاری کتاب التعلییر باب الرؤیا من اللہ)

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جو اسکو اچھی لگے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خوشخبری ہے اسلئے وہ اس خواب کو دیکھنے پر اللہ تعالیٰ کی حمد کرے اور لوگوں کو اپنا خواب بتائے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ ایسی خواب صرف اپنے دوستوں کے پاس بیان کرے اور جب وہ کوئی برا خواب دیکھے تو وہ شیطانی خواب ہوگا۔ اسکے ثمر سے خدا تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اسے بیان نہ کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

۹۶۳ — عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلْبِي إِلَى أَتْبَاطِ الْيَمَامَةِ وَأَوَانَحَجَرٍ فَوَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ

وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ اَتَيْتُ هَزْرَتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ  
 الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزْرَتُهُ بِالْخَرَى فَعَادَ احْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ  
 مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيْهَا بَقْدًا  
 وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ  
 مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ -

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوة فی الاسلام و مسلم کتاب الرؤیا باب

رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسے علاقہ کی طرف ہجرت کر گیا  
 ہوں جس میں بکثرت کھجوروں کے درخت ہیں۔ میرے خیال میں اس کی تعبیر یہ آئی  
 کہ یہ پیامبر یا تحیر کا علاقہ ہے۔ لیکن بعد کے واقعات سے معلوم ہوا کہ اس سے مراد  
 یثرب یعنی مدینہ منورہ تھا۔ پھر میں نے اپنے خواب میں دیکھا کہ میں نے اپنی تلوار  
 ہلائی ہے اور اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسکی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ جنگِ اُحد میں  
 بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ میں نے خواب میں یہ بھی دیکھا کہ میں نے دوبارہ تلوار  
 کو ہلایا تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہو گئی۔ اسکی تعبیر یہ ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں  
 کو فتحِ مکتہ کی عظیم الشان نعمت عطا کی اور تمام مسلمانوں کو اپنے فضل سے اکٹھا کر دیا  
 میں نے خواب میں کچھ گائیں دیکھیں اور ساتھ کچھ خیر بھی نظر آئی۔ ان گائیوں سے  
 مراد تو وہ مومن تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہوئے اور بھلائی اور خیر سے مراد وہ چٹائی  
 کا بدلہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے جنگِ بدر کے بعد مختلف صورتوں میں عطا کیا۔

۹۶۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ أُسْرِى بِنِي لَقِيتُ مُوسَى قَالَ: فَنَعْتُهُ فَإِذَا رَجُلٌ قَالَ: حَسْبُتُهُ، قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلٌ الرَّأْسُ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَعَةَ، قَالَ: وَ لَقِيتُ عِيسَى قَالَ: فَنَعْتُهُ قَالَ: رُبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ خَرَجَ مِنْ دِيْمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدَهُ بِمِ قَالَ: وَأَيْتُ بَنَاتَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْأُخْرَى فِيهِ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَذِهِ الْفِطْرَةُ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوْتَ أُمْتُكَ.

(ترمذی کتاب التفسیر تفسیر سورہ بنی اسرائیل)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کرنے میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کے موقع پر میری ملاقات حضرت موسیٰؑ سے ہوئی جن کے بال لمبے اور کچھڑے ہوئے تھے۔ میں نے انکی شکل کا جائزہ لیا تو مجھے ایسا لگا کہ جیسے شنوعہ کے قبیلہ کا کوئی فرد ہو۔ اسی طرح میری ملاقات حضرت عیسیٰؑ سے بھی ہوئی میں نے ان کی شکل کا جائزہ لیا وہ درمیانہ قد سُرخ مائل رنگ۔ یوں لگتا جیسے ابھی حمام سے نکلے ہوں۔ میں نے حضرت ابراہیمؑ کو بھی دیکھا میری شکل و صورت اُن سے بے حد ملتی تھی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کہ میرے سامنے دو برتن لائے گئے۔ ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی اور مجھ سے کہا گیا کہ جو پسند ہے وہ لے لیں۔ میں نے دودھ لیا اور اسے پی لیا۔ اس پر مجھے بتایا گیا کہ تمہاری صحیح فطرت کی طرف رہنمائی ہوئی ہے اگر آپؐ نہ اب پسند کرتے تو ایساٹیوں کی طرح آپکی امت بھی گمراہ

ہوجاتی اور بھٹکتی پھرتی ۔

۹۶۵ — عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ عُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَزْكِبُونَ شَيْخَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسْرَةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسْرَةِ، شَكَ اسْحَى، قَالَتْ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ عُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتَ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصَرَعْتَ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجْتَ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتَ ۔ (بخاری کتاب التَّعْبِيرِ بَابُ الرُّؤْيَا بِالْأَنفَاءِ)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُم حرام بنت ملحانؓ کے گھر جایا کرتے تھے ۔ یہ حضرت عبادہ ابن صامتؓ کی بیوی تھیں ۔ ایک دن جب آپؐ وہاں تشریف لے گئے تو حضرت اُم حرامؓ نے کھانا پیش کیا ۔ اس کے بعد آرام سے لیٹ گئے اور حضورؐ کی آنکھ لگ گئی ۔ اُم حرامؓ

حضور کا سر سہلانے لگیں۔ کچھ دیر کے بعد حضور ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضرت اُمّ حرام نے پوچھا حضور کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے خواب میں اپنی اُمت کے کچھ لوگ دیکھے ہیں جو اللہ کے راستے میں جہاد کے لئے نکلے ہیں اور بحری جہازوں میں سوار تختوں پر بیٹھے یوں لگتے ہیں جیسے بادشاہ۔ حضرت اُمّ حرام نے عرض کیا حضور دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اس گروہ میں شامل کرے۔ چنانچہ حضور نے ان کے لئے دعا کی پھر آپ سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو اُمّ حرام نے پوچھا حضور اب کیوں ہنس رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا اب پھر میں نے اُمت کے کچھ مجاہد دیکھے ہیں جو بحری مہم کیلئے جا رہے ہیں۔ حضرت اُمّ حرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان غازیوں میں بھی مجھے شامل کرے حضور نے فرمایا نہیں تم پہلے گروپ میں شامل ہو گی۔ چنانچہ امیر معاویہ کے زمانہ میں (یہ خواب حرف بحرف پوری ہوئی) حضرت اُمّ حرام (قبرص کی بحری مہم میں شامل تھیں لیکن) جب جہاز سے اتر کر جزیرہ میں داخل ہوئیں اور سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں اور ایسی چوٹ آئی کہ شہید ہو گئیں۔

۹۶۶ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسِيرَاتِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَتَمَارَآتِي فِي الْيَقَظَةِ لَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي. (مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میرا مثل اختیار نہیں کر سکتا۔

۹۶۷ — عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ مُجِدِّثُ  
 أَنْ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَرَى النَّبِيَّةَ  
 ظِلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمَنُ وَالْعَسَلُ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ بِأَيْدِيهِمْ  
 فَالْمُسْتَكْتِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ وَأَرَى سَبِيًّا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَأَيْتَ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ  
 ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ  
 وَصَلَ فَعَلَا بِهِ -

قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا بَنِي وَائِي لَتَدْعَنِي فَلَا عَيْبَ لَهَا  
 فَقَالَ: عَيْبُهَا فَقَالَ: أَمَّا الظِّلَّةُ فَظِلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ  
 السَّمَنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لَيْتَهُ وَحَلَا وَتَنَّهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْتِرُ وَالْمُسْتَقْبَلُ  
 فَهُوَ الْمُسْتَكْتِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْبَلُ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ  
 السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعَلِّمُكَ  
 اللَّهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ  
 فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ فَيَنْقَطِعُ ثُمَّ يُوصِلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ أَيْ  
 رَسُولُ اللَّهِ لَتُحْدِثَنِي أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ: أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ  
 بَعْضًا فَقَالَ: أَقْسَمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَتُحْدِثَنِي مَا الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ  
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمُ - ابن ماجہ و ابوداؤد ابی داؤد سنن ابی داؤد فی الخلفاء

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا  
 کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اپنا بیڑا لے کر بیان

کیا کہ میں نے ایک بادل کا ٹکڑا دیکھا اس میں سے گھی اور شہد برس رہا ہے اور لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہاتھوں میں بھر رہے ہیں کوئی زیادہ لے رہا ہے اور کوئی کم پھر میں نے دیکھا کہ آسمان سے زمین تک ایک رستی نما سیر طہی ہے اور حضور اس پر اوپر کی طرف چڑھ گئے ہیں پھر ایک اور شخص نے اُسکو پکڑ لیا ہے اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا ہے اسکے بعد ایک اور شخص نے اس کو پکڑا ہے اور اوپر چڑھ گیا ہے پھر تیسرے شخص نے اسے پکڑا لیکن وہ ٹوٹ گئی پھر رستی جڑ گئی اور وہ شخص بھی اوپر چڑھ گیا۔

حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ مجھے اجازت دیں کہ میں اسکی تعبیر بیان کروں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا بتاؤ۔ ابو بکرؓ نے کہا کہ بادل سے مراد اسلام ہے۔ سمن اور غسل سے مراد قرآن کریم اور اسکی تلاوت ہے اور مستکثر سے مراد وہ ہے جو قرآن کریم کثرت سے پڑھتا ہے اور مستقل سے مراد وہ ہے جو کم پڑھتا ہے اور کم فائدہ اٹھاتا ہے اور وہ سیر طہی جو آسمان سے زمین کو ملاتی ہے وہ حق و صداقت کی سیر طہی ہے جس پر آپؐ ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپؐ کو اس کے ذریعہ بلند کرے گا اور آپؐ کی وفات کے بعد ایک اور شخص کے ذریعہ یہ سلسلہ ترقی کرے گا۔ پھر ایک اور شخص اس رستی کو پکڑ کر اوپر چڑھ جائے گا اس کے بعد ایک اور شخص اس کو پکڑے گا تو رستی ٹوٹ جائے گی لیکن پھر جڑ جائے گی اور وہ بھی اوپر جاتے میں کامیاب ہو جائے گا۔ پھر پوچھا حضور کیا میں صحیح تعبیر کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا تعبیر کا ایک حصہ درست ہے اور ایک غلط ہے۔ ابو بکرؓ نے حضورؐ کو قسم دیتے ہوئے عرض کیا کہ غلط کون سا حصہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا قسم نہ دو۔



۹۶۸ — عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُرْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا، وَلْيُتَعَذَّ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

(مسلم کتاب الرؤیا)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بُری خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار بھونک دے اور شیطان سے اللہ تعالیٰ کی تین بار پناہ چاہے اور جس پہلو پر لیٹا ہو وہ بدل لے۔

## وحی والہام اور اُمت محمدیہ

۹۶۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمْ يَنْبَقِ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ، قَالُوا: وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

(بخاری کتاب التعبير باب المبعثات ص ۳۵ - ترمذی کتاب الرؤیا)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت کا صرف مبشرات والا حصہ باقی رہ گیا ہے لوگوں نے پوچھا۔ مبشرات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اچھا اور سچا خواب (بھی مبشرات کا حصہ ہے)۔

۹۶۰۔ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكُنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِّنَ النَّبُوَّةِ.

(مسلم کتاب الرؤیا ص ۴۸)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب زمانہ ختم ہونے کے قریب ہوگا یا فاصلوں کے سمٹ آنے کی وجہ سے قُرب کا تصور بدل جائے گا۔ تو مومن کا خواب بہت کم غلط ثابت ہوگا۔ یعنی مومن کو سچی خوابیں آئیں گی۔ مومن کا خواب نبوت کا چھیا لیسواں حصہ ہے [حضور علیہ السلام دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ سال زندہ رہے اور وحی کا آغاز بصورت رؤیا چھ ماہ کا عرصہ رہا۔ گویا چھیا لیس ششماہیان نبوت کی ہوئیں اس طرح رؤیا چھیا لیسواں نبوت کا بنا۔]

## وحی والہام سے متعلق احادیث پر تبصرہ

(۱) حَدِيثُ "لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْقٍ بَاطِلٌ وَمَا اسْتَشْهَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ لَا يَنْزِلُ إِلَّا

الْأَرْضَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُمْ لَا أَصْلَ لَهُ" (روح المعاني ص ۵۹)

ترجمہ : حدیث " لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْقٍ " باطل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ جبریل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زمین پر نازل نہیں ہوگا۔ اسکی بھی کوئی اصل بنیاد نہیں ہے۔

(۲) إِنَّ كَلَامَهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى؛ مَعَ الْبَشَرِ قَدْ يَكُونُ شِفَاهًا وَذَلِكَ الْفَرَادُ

مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَعْضِ الْخَمَلِ مِنْ مَتَابِعِهِمْ ..... وَإِذَا أَكْثَرَهُذَا

الْقِسْمُ مِنَ الْكَلَامِ مَعَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ سَمِيَ مُحَدَّثًا ..... الْخَبْرُ أَنَّ بَابِي حَبْرَةَ ثَانِي مَقْتُوبٌ (ص ۹۹)

ترجمہ : اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا بشر سے کلام کرنا کبھی تو روبرو ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور کبھی یہ انبیاء کے متبعین میں سے کامل افراد کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جب کسی شخص کے ساتھ اس نوعیت کے کلام میں کثرت پیدا ہو تو وہ محدث کہلاتا ہے۔

(۳) النَّبِيُّ الَّذِي لَا شَرَعَ لَهُ فَيَعَالِيُوْنِي إِلَيْهِ هُوَ رَأْسُ الْأَوْلِيَاءِ ..... وَ

هُوَ لَا هُمْ الْأَنْبِيَاءُ الْأَوْلِيَاءُ وَأَمَّا الْأَنْبِيَاءُ الَّذِينَ لَهُمُ الشَّرَائِعُ فَلَا بَدَّ مَنْ تَنْزِلُ

الْأَرْوَاحُ عَلَى قُتُوبِهِمْ بِالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ - الفتوحات مکیہ باب ۳، سوال نمبر ۵

ترجمہ : اور وہ نبی جن کے ساتھ انکے الہامات میں شریعت نہیں ہوتی وہ راس الاولیاء ہوتے ہیں..... یہ لوگ

انبیاء الاولیاء ہوتے ہیں۔ اور جن انبیاء کے ساتھ شریعت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ ان کے قلوب پر جبریل اور فرشتے

امرو نہی لے کر نازل ہوں۔

(۴) يَسْتَحِيلُ أَنْ يَنْقُطَ خَبَرُ اللَّهِ وَأَخْبَارُهُ مِنَ الْعَالَمِ إِذْ لَوْ انْقَطَعَ لَمْ

يَتَّبِقُ لِلْعَالَمِ عِذَاءً يَتَّعَذُّنَ بِهِ بَقَاءُ وَجُودِهِ - (فتوحات مکیہ باب ۳، ص ۳۱)

ترجمہ : یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عالم کیلئے اخبار منقطع ہو جائیں۔ کیونکہ اگر یہ منقطع ہو جائیں تو کائنات کے وجود کی بقا کیلئے (روحانی) غذا باقی نہیں رہے گی۔

(۵) الْمَدَادُ مِنْ حَدِيثٍ لَمْ يَنْبَقِ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ اَنْهَالَهُ تَبَقَّى عَلَى الْعُمُومِ وَالْاَلَا لِنَهَامُ وَكُشِفُ الْاَوَّلِيَاءِ مَوْجُودٌ - (حاشیہ علامہ سندھی باب ۱۳، ص ۲۳)

ترجمہ : حدیث لَمْ يَنْبَقِ مِنَ النَّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ سے مراد یہ ہے کہ نبوت عمومی طور پر باقی نہ رہے ورنہ الہام اور کشف الاولیاء تو موجود رہتے ہیں۔

(۶) مَا از تَقَعَتِ النَّبُوَّةُ بِالْكَلِّيَّةِ وَلِهَذَا قُلْنَا اِنَّمَا از تَقَعَتِ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ -

(فتوحات مکیہ باب ۳، ص ۲۴)

ترجمہ : نبوت مکمل طور پر نہیں اُٹھی۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ صرف نبوت تشریعی ہی اُٹھ گئی ہے۔  
(۷) فَاِنَّ النَّبُوَّةَ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِوُجُودِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ - (فتوحات مکیہ باب ۳، ص ۲۴)

ترجمہ : جو نبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود کی وجہ سے منقطع ہوئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔  
(۸) فَالنَّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَاِنْ كَانَ التَّشْرِيعُ قَدْ انْقَطَعَ فَالتَّشْرِيعُ مُجْزِئٌ مِنْ اَحْزَاءِ النَّبُوَّةِ (فتوحات مکیہ باب ۳، ص ۲۴)

ترجمہ : نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے اگرچہ تشریعی نبوت منقطع ہو گئی ہے۔ تشریعی نبوت نبوت کا ایک جزو ہے۔

(۹) پس حدیث ۹۶۹ کا مطلب یہ ہے کہ نبوت کے دو حصے ہوتے ہیں ایک قصہ احکام اور شریعت پر مشتمل ہوتا ہے جو ختم ہو چکا ہے اور دوسرا قصہ مبشرات اور اخبار غیبیہ پر مشتمل ہوتا ہے جو قیامت

تک امت محمدیہ میں جاری ہے۔ حدیث میں رؤیا کا ذکر بطور مثال ہے اور صرف سمجھانے کیلئے ہے کیونکہ یہ عام ہے پس اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ صرف رؤیاء صالحہ ہی باقی رہ گئے ہیں اور اخبار غیبیہ اور بشرات کی دوسری اقسام اب باقی نہیں رہیں الہام، کشف، وحی، فرشتوں کا نزول اور بالمشافہ کلام یہ سب قسمیں اب بھی باقی ہیں جو خواص امت کا نصیبہ ہیں۔ شیخ ابن عربی نے ایسے خواص امت کا نام انبیاء اولیاء رکھ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امتی نبی کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے نیز حدیث ۹۶۹ سے بھی یہ ثابت ہے کہ رؤیا صالحہ کے علاوہ بشرات اور وحی کی دوسری اقسام بھی باقی ہیں۔ اسی طرح حدیث نمبر ۹۲۰ میں بھی یہ وضاحت موجود ہے کہ آنے والے مسیح کو وحی ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے امور غیبیہ کا علم دیا جائے گا۔ پس وحی کا صرف ثلث لیت والا حصہ ختم ہوا ہے۔ باقی اقسام حسبِ سابق ہیں۔

---

## اُمّت محمدیہ اور اُمّت نبی

۹۷۱ — عَنْ ابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَبِ  
مَوْلَى الْجَهَنِّيَّيْنِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا  
هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ  
فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَأَ الْأَنْبِيَاءَ وَإِنَّ مَسْجِدَهُ  
أَخْرَأَ الْمَسَاجِدَ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَالْبُؤْعْبُدِيُّ: نَعَمْ نَشْكُ أَنَّ أَبَا  
هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَمَنْعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَنْبِثَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حَتَّى  
إِذَا تَوَفَّى أَبُو هُرَيْرَةَ تَذَكَّرْنَا ذَلِكَ وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَمْنَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ جَالِسًا عَبْدُ اللَّهِ  
بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ وَالَّذِي فَرَطْنَا فِيهِ  
مَنْ نَصَّ ابْنَ هُرَيْرَةَ عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَشْهَدُ  
أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
قَالِي أَخْرَأَ الْأَنْبِيَاءَ وَإِنَّ مَسْجِدِي أَخْرَأَ الْمَسَاجِدَ -

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد الحرام کے سوا باقی مساجد میں ہزار نماز پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انبیاء میں سے آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد تمام مساجد میں سے آخری مسجد ہے یعنی آئندہ تمام مساجد آپ کی مسجد کے تابع ہوں گی۔

۹۴۲ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنِ بُنْيَانِهِ تَدْرِكُ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبْنَةٍ فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ يَتَعَجَّبُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ الْأَمْوَضِعُ بَلْكَ اللَّبْنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبْنَةِ خُتِمَ بِي الْبُنْيَانُ وَخُتِمَ بِي الرَّسُلُ وَفِي رَوَايَةٍ: قَانَا اللَّبْنَةَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

(بخاری کتاب المناقب باب خاتم النبیین - مسلم ص ۲۲ - ترمذی ص ۵۴۳ - مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اور سابقہ نبیوں کی مثال اس محل کی طرح ہے جس کی تعمیر بڑے خوبصورت انداز میں ہوئی لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ لوگ اس محل کو گھوم پھیر کر دیکھتے اور اسکی خوبصورتی پر حیران ہوتے لیکن دل میں کہتے یہ اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی پس میں ہوں جس نے اس اینٹ کی جگہ کو پُر کیا۔ میرے ذریعہ یہ عمارت تکمیل میں اعلیٰ اور حُسن میں بے مثال ہو گئی ہے اسی لئے مجھے رسولوں کا خاتم بنایا گیا ہے۔ ایک اور روایت ہے کہ حضور نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور نبیوں کا خاتم ہوں۔

۹۴۲ (ب) كُنْتُ مَكْتُوبًا عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَآتَا أَدَمَ لِمُنْجَدِلُ  
فِي طِينِهِ۔ (مسند احمد ص ۱۲، كنز العمال ص ۳۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے حضور  
اسوقت سے خاتم النبیین لکھا گیا ہوں جبکہ ابھی آدم کو کارے اور بانی سے ٹھوس  
شکل دی جا رہی تھی یعنی اس کی ساخت کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔

۹۴۳ — عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ: وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ  
أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ (ابو داؤد کتاب الفتن)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
میری امت میں تیس جھوٹے خروج کریں گے وہ سب کے سب دعویٰ کریں  
گے کہ وہ نبی ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں (میرے بعد میری پیروی سے  
آزاد مستقل یا نئی شریعت لانے والا) کوئی نبی نہیں۔

۹۴۴ — فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ وَدَجَالُونَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُونَ مِنْهُمْ  
أَرْبَعَةٌ نِسْوَةٌ وَإِنِّي خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ (کنز العمال ص ۱۱)

میری امت میں ستائیس جھوٹے دجال ہوں گے جن میں سے چار  
عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۹۴۵ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ مَسِيلَمَةُ الْكَذَّابُ  
عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ إِنْ



جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ  
 قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ  
 قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةٌ جَرِيدَةٍ  
 حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلَمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ  
 مَا أُعْطَيْتُكُمَهَا وَلَنْ أَتَعْدَى أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَكِنْ أَذْبَرْتُ لِيَغْفِرَنَّكَ  
 اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ وَهَذَا ثَابِتٌ يُحِبُّكَ  
 عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ أَرَى الَّذِي أُرَيْتُ فِيكَ مَا أُرَيْتُ  
 فَأَخْبَرَنِي الْبُوْهَرِيَّةُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا  
 نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَهْمَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى  
 إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنْ انْفُخْهُمَا فَانْفُخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَلَّتُهُمَا كَذَّابِينَ يَخْرُجَانِ  
 مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْعَنَسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلَمَةُ  
 صَاحِبُ الْيَمَامَةِ -

(مسلم کتاب الرؤیا باب الرؤیا النبوی ﷺ و بخاری)

حضرت ابن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ مسیلہ کذاب آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ آیا اور آکر کہا اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد  
 مجھے حکومت سونپ جائیں تو میں آپکی متابعت کروں گا۔ اس کے قبیلے کے کافی  
 لوگ اسکے ساتھ تھے (اور بڑے رعب و اب سے وہ مدینہ میں ٹھہرا ہوا تھا)۔  
 ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس گئے ثابِت بن قیس بن شماس  
 آپ کے ساتھ تھے حضور کے ہاتھ میں کھجور کی ایک پتی سی چھٹی تھی اسوقت

مسلمہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ حضورؐ نے مسلمہ سے کہا اگر تو مجھ سے یہ پتلی سی چھڑی مانگے تو یہ بھی میں تجھے نہیں دوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فیصلے سے بچ نہیں سکے گا اور اگر پیچھے ہٹے گا تو اللہ تعالیٰ تیری کوئی کاٹ ڈالے گا۔ مجھے تیرے انجام کے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے۔ یہ ثابت میری طرف سے تیرے سوالوں کا جواب دیں گے۔ اس کے بعد آپؐ واپس چلے گئے ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے حضورؐ کے اس ارشاد کے بارہ میں پوچھا کہ ”مجھے تیرے بارہ میں بہت کچھ دکھایا گیا ہے“ اس کے کیا معنی ہیں۔ ابوہریرہؓ نے مجھے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا یہ خواب بیان کیا تھا کہ ایک دفعہ جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ماتھے میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ مجھے اسکی فکر ہوئی تو میری طرف خواب میں ہی وحی کی گئی کہ ان پر پھونک مارو۔ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اسکی یہ تعبیر کی کہ میرے بعد دو جھوٹے کذاب بغاوت کریں گے۔ چنانچہ راوی وضاحت کرتے ہیں کہ بعد میں یہ حقیقت کھلی کہ ان میں سے ایک اسود غنی تھا جس نے صنعاء یمن میں خروج کیا اور دوسرا مسلمہ کذاب جس نے یمامہ میں بغاوت کی طرح ڈالی۔

۹۷۶ — عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَلِصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَلِي : أَنْتَ مَتَى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِبُخَارِيِّ إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْنَدٍ إِلَّا

أَتَاكَ لَسْتَ بِنَبِيٍّ -

(بخاری کتاب الفضائل باب فضائل علی بن ابی طالب - مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل علی بن

ابی طالب، کتاب المغازی باب غزوة تبوک - مستد احمد ص ۳۳ - طبقات ابن سعد ص ۱۸)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا - میرے ہاں تیری منزلت وہی ہے جو موسیٰؑ کے ہاں ہارون کی تھی لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں - ایک اور روایت میں ہے البتہ تو نبی نہیں ہے -

۹۷۷ - عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَوْفُوا بِبِعْدَةِ الْأَوَّلِ فَإِلَّا أَوَّلَ أُعْطُوا هُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ - (بخاری کتاب المناقب باب ما ذکر عن بنی اسرائیل - مسلم و مستد احمد ص ۱۸)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے بنی اسرائیل کی سرداری اور حکومت انبیاء کے سپرد ہوتی تھی - جب بھی کوئی نبی فوت ہوتا تو اس کا قائم مقام دوسرا نبی بھیج دیا جاتا (جو اپنے احکام جاری کرتا) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں (جو اپنے احکام جاری کرے) بلکہ میرے بعد (میرے ہی احکام کی پیروی کریں) خلفاء ہوں گے اور فساد کے زمانہ میں بعض اوقات ایک سے زیادہ لوگ خلافت کا دعویٰ کرنے والے ہوں گے صحابہؓ نے عرض کیا ایسی صورت میں آپؐ کا کیا حکم ہے - آپؐ نے فرمایا

جس کی پہلے بیعت کرو اسکی بیعت کے عہد کو نبھاؤ اور اُسے اُسکا حق دو۔ خود خلفاء اللہ تعالیٰ کے حضور ذمہ داریں وہ ان سے انکے فرائض کے متعلق پوچھے گا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریوں کو کس طرح ادا کیا ہے۔

۹۷۸۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ النَّبُوءَةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مَنِهَاجِ النَّبُوءَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاصًا فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مَنِهَاجِ النَّبُوءَةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

۱ مسند احمد ج ۲ - مشکوٰۃ باب الانذار والتحذير

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھالے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھالے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اسکی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوة قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپ خاموش ہو گئے۔

۹۷۹ — عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَيْهِ وَ قَالَ : إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ عَاشَ لَكَ صَدِّيقًا نَبِيًّا وَلَوْ عَاشَ لَعُبَيْتُ أَخَوَالَهُ الْقَبْطُ وَمَا اسْتَرْقَّ قَبْطِيٌّ -

۱ ابن ماجہ کتاب الجنائز باب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول اللہ عنہ وسلم

و ذکر وفاتہ ص ۲۳ طبع علیہ ۱۳۳۵ھ

حضرت ابن عباس رضی بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند حضرت ابراہیم فوت ہوئے تو آپ نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی اور فرمایا اگر میرے بیٹے ابراہیم زندہ رہتے تو وہ صدیق (یعنی سچ کا پرچار کریوالے) نبی ہوتے اور ان کے نہ خیال جو مصری قبطی ہیں (کفر کی غلامی سے رہائی پاتے۔

۹۸۰ — عَنْ عَلِيِّ بْنِ ابْنِ طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا تَوَفَّى إِبْرَاهِيمُ أَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ مَارِيَّةَ فَجَاءَتْهُ وَ غَسَلَتْهُ وَ كَفَّنَتْهُ وَ خَرَجَ بِهِ وَ خَرَجَ النَّاسُ مَعَهُ فَدَفَنَهُ وَ ادْخَلَ النَّبِيُّ يَدَهُ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَبِيٌّ ابْنُ نَبِيٍّ -

(تاریخ الکبیر ابن عساکر ص ۲۱۵ - الفتاویٰ الحدیثیہ لابن حجر العیشی ص ۱۲۵)

حضرت علی رضی بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہوئے تو آپ نے انکی والدہ ماریہ کو جنازہ تیار کرتے کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ انہوں نے صاحبزادہ ابراہیم کو غسل دیا کفن پہنایا، حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ساتھ جنازہ باہر لائے۔ قبرستان میں دفن کیا اور

پھر قبر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خدا کی قسم یہ نبی ہے نبی کا بیٹا ہے۔

۹۸۱ — اَلْبُؤْبُكِرُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدِي اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا  
الف

(جامع الصغير ص ۵ و کنوز الحقائق حاشیہ جامع الصغير ص ۴۷ مصری، کنز العمال ص ۳۸۱)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البوبکرؓ اس امت

میں سب سے افضل ہیں سوائے اس کے کہ کوئی نبی مبعوث ہو۔

ب — قَالَ عَلِيٌّ اِنِّي لَمَّا رَزَمَانَا خَيْرَ الْعَامِلِ مِنْ زَمَانِكُمْ هَذَا اِلَّا اَنْ

يَكُوْنَ زَمَانٌ مَعَ نَبِيٍّ۔  
(مسند احمد ص ۲)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تمہارے اس زمانہ سے بہتر زمانہ اچھے امتزات

کے لحاظ سے مجھے نظر نہیں آتا البتہ اگر کوئی نبی آئے تو اس کے زمانہ کی برکات  
کی اور بات ہے۔

۹۸۲ — عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِيمَا أَعْلَمَ عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ

عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔ (ابوداؤد کتاب الملاحم)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایسا مجدد بھیجے گا جو اس امت کے دین

کی تجدید کرے گا۔ یعنی امت میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا ہوگا اس کی اصلاح کرے

گا اور دین کی رغبت اور اسکے لئے قربانی کے جذبہ کو بڑھا دے گا۔

۹۸۳ — عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ - (ترمذی کتاب المناقب مناقب عمرؓ)

حضرت عقیبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت ہوتی تو عمرؓ نبی ہوتے (یعنی حضرت عمرؓ میں ملکات نبوت اور فیض رسالت موجود ہیں۔ بعض نے بعدی کے معنی ”میری بجائے“ کئے ہیں)

۹۸۴ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَلِكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ - قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: مُحَدَّثُونَ: أَيُّ مُلْهَمُونَ - (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ ص ۵۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے یعنی وہ الہام الہی سے سرفراز ہوتے تھے۔ میری امت میں جو محدث ہوں گے ان میں حضرت عمرؓ بھی شامل ہیں ابن وہب کہتے ہیں کہ محدث سے مراد ملہم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پانے والے ہیں۔

۹۸۵ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ -

(بخاری کتاب المناقب - مناقب عمرؓ ص ۵۲)

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے

بنی اسرائیل میں ایسے لوگ تھے جن سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا۔ بغیر اس کے کہ وہ مستقل نبی ہوتے۔ میری امت میں حضرت عمرؓ اسی درجہ کی شخصیت ہیں  
 ۹۸۶ — قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَآءِ  
 بَنِي إِسْرَآئِيلَ۔

(۱۔ المقاصد الحسنہ فی بیان کثیر من الاحادیث المقتصرۃ علی الأئمتہ ص ۲۔)

۲۔ معتبرات امام ربانیؒ دفعہ اول حصہ چہارم ص ۱۰۰ مطبع مجددی منشی نبی بخش واقع امرتہ ۱۳۳۹ھ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے علماء (جو  
 ربانی ہیں)، بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح بلند مقام رکھتے ہیں۔  
 ۹۸۷ — عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا مُوسَى يَمْشِي ذَاتَ يَوْمٍ فِي الطَّرِيقِ فَنَادَاهُ الْجَبَّارُ  
 يَا مُوسَى! فَالتَفَتَ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ نَادَاهُ الثَّانِيَّةُ يَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ!  
 فَالتَفَتَ فَلَمْ يَرِ أَحَدًا فَارْتَعَدَتْ فَرَأَيْصُهُ ثُمَّ نَادَى الثَّالِثَةُ يَا  
 مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَقَالَ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَخَرَّ  
 لِلَّهِ سَاجِدًا فَقَالَ ارْقُ رَأْسَكَ يَا مُوسَى! فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ يَا مُوسَى! حَبِيبُ  
 أَنْ تَسْكُنَ فِي ظِلِّ عَرْشِي يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلِّي يَا مُوسَى! كُنْ لِلْيَتِيمِ كَالْأَبِ  
 الرَّحِيمِ وَكُنْ لِلْأَرْمَلَةِ كَالزَّوْجِ الْعُطُوفِ يَا مُوسَى! كُنْ عِمْرَانُ رَحِمَ  
 تُرَحِمُ يَا مُوسَى! كُنْ عِمْرَانُ كَمَا تُدِينُ تُدَانُ يَا مُوسَى! كُنْ عِمْرَانُ  
 نَبِيَّ بَنِي إِسْرَآئِيلَ ثُمَّ مِنْ لَقِينِي وَهُوَ جَاحِدٌ بِأَحْمَدَ أَدْخَلَتْهُ  
 النَّارَ وَكَانَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِي وَمُوسَى كَلِيمِي قَالَ وَمَنْ أَحْمَدُ قَالَ



يَا مُوسَى وَعِزَّتِي وَجَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْزَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اسْمَهُ  
 مَعَ اسْمِي فِي الْعَرْشِ قَبْلَ أَنْ أُخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَالشَّمْسَ وَ  
 الْقَمَرَ بِأَلْفِي أَلْفِ سَنَةٍ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي إِنَّ الْجَنَّةَ لَمُحَرَّمَةٌ عَلَى  
 جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَدْخُلَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَّتُهُ  
 قَالَ مُوسَى وَمَنْ أُمَّتُهُ؟ قَالَ: الْحَمَادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ صُغُورًا وَهُبُوطًا  
 وَعَلَى كُلِّ حَالٍ لِيُشَدُّوا أَوْ سَاطِعُهُمْ وَيُطَهَّرُونَ أَطْرَافَهُمْ صَائِمُونَ بِالتَّهَارِ  
 رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ أَقْبَلُ مِنْهُمْ الْيُسَيْرَ وَأَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةٍ أَنْ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. قَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ اجْعَلْنِي نَبِيًّا نَبِيَّكَ الْأَمَّةِ، قَالَ: نَبِيَّتُهَا  
 مِنْهَا، قَالَ: فَاجْعَلْنِي مِنْ أُمَّتِهِ، قَالَ: اسْتَقْدَمْتُ وَأَسْتَخِرُ سَاجِدٌ بَيْنَكَ  
 وَبَيْنَهُ فِي دَارِ الْجَلَالِ -

(الخصائص الكبرى للسيوطي) باب بواله حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الموابہ اللدنیہ<sup>۴۲۵</sup>

المهداة الى من يزيد العلم على احاديث المشكوة ص ۳۳ مؤلف: موسى سيد نور الحسن خان ابن نواب صدیق حسن

خان - نشر الطيب في ذكر النبي الحبيب ص ۳۳ مؤلف: موسى بن يوسف صاحب تفتاوى -

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ایک دن حضرت موسیٰؑ کہیں جا رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو آواز دی۔ اے  
 موسیٰ! حضرت موسیٰؑ نے آواز سن کر وائیں بائیں دیکھا انہیں کوئی نظر نہ آیا۔  
 پھر دوسری دفعہ ان کو آواز آئی۔ اے موسیٰ بن عمران! اس پر پھر انہوں نے  
 دوبارہ ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے موسیٰؑ ڈر گئے۔ کندھے  
 کا گوشت کاپنے لگا یعنی جسم میں ہجر ہجری سی محسوس ہوئی کہ نہ معلوم کہاں

سے یہ آواز آرہی ہے۔ تیسری دفعہ پھر آواز آئی۔ اے موسیٰ! میں اللہ ہوں میرے  
 سوا کوئی معبود نہیں۔ اس پر موسیٰ لٹیک لٹیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے  
 حضور سجدہ میں گر گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! اپنا سر اٹھا حضرت  
 موسیٰ نے سجدے سے سر اٹھایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! میں چاہتا  
 ہوں کہ تو میرے عرش کے سایہ کے نیچے آرام کرے جس دن میرے سایہ کے  
 سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ اس لئے تم یتیم کے لئے مہربان باپ کی طرح بن جاؤ  
 بیوہ کے لئے محبت کرنے والے خاوند کی طرح ہو جاؤ۔ اے موسیٰ! رحم کر تاکہ  
 تجھ پر رحم کیا جاوے۔ اے موسیٰ! جیسا تو کرے گا ویسا بھرے گا۔ اے موسیٰ  
 بنی اسرائیل کو بتادو کہ جو بھی میرے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس نے حضرت  
 احمد علیہ السلام کا انکار کیا ہوگا تو میں اسے دوزخ میں ڈالوں گا۔ خواہ وہ میرے  
 خلیل ابراہیم ہی کیوں نہ ہوں یا میرے کلیم موسیٰ ہی کیوں نہ ہوں۔ حضرت  
 موسیٰ نے عرض کیا یہ احمد کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ! مجھے اپنی  
 عزت اور جلال کی قسم! مخلوق میں سے مجھے اس سے زیادہ پیارا کوئی نہیں لگتا  
 میں نے اس کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ دیا ہے۔ میں نے آسمان و  
 زمین، شمس و قمر کے پیدا کرنے سے بیس لاکھ سال پہلے اس کا نام اپنے نام کے  
 ساتھ لکھ دیا تھا۔ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! محمد اور اسکی امت سے پہلے  
 کسی کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے  
 عرض کیا اس عظمت اور جلال والے نبی کی امت میں کیسے لوگ ہوں گے۔  
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ بلند یوں پر چڑھتے اور اترتے

اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے، دین کی خدمت کیلئے ہر وقت کمر بستہ رہیں گے۔ ان کے پہلو پاکیزہ ہوں گے، دن کو روزہ رکھیں گے اور راتیں رہبانیت کی حالت میں گزاریں گے میں ان سے تھوڑا عمل بھی قبول کر لوں گا۔ صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی شہادت دینے پر ان کو جنت میں لے جاؤں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے میرے رب! مجھے اس اُمت کا نبی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس اُمت کا نبی اسی اُمت میں سے ہوگا۔ پھر موسیٰؑ نے کہا مجھے اس اُمت کا ایک فرد ہی بنا دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تیرا زمانہ پہلے ہے، وہ نبی بعد میں آئے گا۔ اس لئے تو اس نبی کا امتی بھی نہیں بن سکتا۔ البتہ اگلے جہان میں دارالجلال اور جنت الفردوس میں اس نبی کی معیت تجھے عطا کروں گا۔

۹۸۸ — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَهْلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا أَهْلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ -

(بخاری کتاب الایمان والتذریب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۸۸)

حضرت جابر بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہ قیصر روم ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد اس شان کا کوئی اور قیصر نہیں ہوگا۔ اور جب یہ کسریٰ شاہ ایران ہلاک ہوگا تو اسکے بعد اس شان کا کوئی اور کسریٰ نہیں ہوگا۔ یعنی تمہارے ذریعہ ان سلطنتوں کی شان و شوکت مٹا دی جائے گی۔ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ان بادشاہوں کے خزانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

## مناقب صحابہ و علامات الاولیاء

۹۸۹ — عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : خَيْرُكُمْ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يُلُونَهُمْ، قَالَ عِمْرَانُ : فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفَوْنَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ.

(مسلم کتاب الفضائل باب فضل الصحابہ ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم)

حضرت عمرانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر وہ جو ان کے بعد آئیں گے۔ عمرانؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ آپؐ نے دو دفعہ یا تین دفعہ فرمایا۔ بہر حال آپؐ نے اس کے بعد فرمایا ان لوگوں کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو بن بلائے گواہی دیں گے خیانت کے مرتکب ہوں گے دینداری چھوڑ دیں گے، نذریں مان کر پوری نہیں کریں گے عہد کے پابند نہ رہیں گے اور عیش و آرام کی وجہ سے موٹا یا ان پر چڑھ جائے گا۔ یا رہبانیت اور ترکِ قرأض کی طرف انکار جان بڑھ جائے گا اور آہستہ آہستہ تقاضہ حالات سے غافل ہو جائیں گے۔

۹۹۰ — عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنِ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي  
 مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ التُّجُومِ  
 فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلِّ نُورٍ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا  
 عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالْتُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ اقْتَدِ يُتِمَّ  
 اهْتِدَايَتُهُمْ۔

۱ مشکوٰۃ کتاب المناقب مناقب الصحابہ مجدد بہار نبوی

حضرت عمر بن خطابؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ حضورؐ نے فرمایا : میں نے اپنے صحابہ کے  
 اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی  
 کی۔ اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں تارے  
 ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں۔ لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس  
 نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی۔ میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ حضرت  
 عمرؓ نے یہ بھی کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ ان  
 میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔

۹۹۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَقِّلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوا هُمْ عَرَضًا  
 بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبِيٍّ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ  
 وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ مَنْ آذَى اللَّهَ  
 يُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

۱ ترمذی

حضرت عبداللہ بن مغفلؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے خوف سے کام لینا، انہیں طعن و شنیع کا نشانہ نہ بنانا۔ جو شخص ان سے محبت کرے گا تو وہ دراصل میری محبت کی وجہ سے کرے گا۔ اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا دراصل وہ مجھ سے بغض کی وجہ سے اُن سے بغض رکھے گا۔ جو شخص ان کو دکھ دے گا اس نے مجھ کو دکھ دیا اور جس نے مجھے دکھ دیا اُس نے اللہ کو دکھ دیا۔ اور جس نے اللہ کو دکھ دیا اور ناراض کیا تو ظاہر ہے وہ اللہ کی گرفت میں ہے۔

۹۹۲ — عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أُنْفِقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا أَذْرَكَ مَدًّا أَحَدٍ وَلَا نَصِيفَهُ .

( ابن ماجہ باب فضل اہل بدر ص ۱۵ )

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کو برا بھلا مت کہنا نہ ان کے کسی اقدام پر تنقید کرنا۔ خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم احادیث کے برابر بھی سونا خیرات کرو تو بھی تمہیں اتنا ثواب و اجر نہیں ملے گا جتنا انہیں ایک مِدیہ اسکے نصف کے برابر خرچ کرنے پر ملتا تھا۔

۹۹۳ — عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حَزْبَيْنِ فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَائِشَةَ فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةً يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ فَكَلَّمَ حِزْبٌ أَمِ سَلَمَةَ فَقُلْنَ  
لَهَا كُلَّهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَيَقُولُ مَنْ أَرَادَ  
أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَلْيُهْدِهَا إِلَيْهِ  
حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ فَكَلَّمَتْهُ أَمِ سَلَمَةُ بِمَا قُلْنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهَا  
شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا فَقُلْنَ لَهَا فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ فَكَلَّمَتْهُ  
حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا فَسَأَلْنَهَا فَقَالَتْ مَا قَالَ لِي شَيْئًا  
فَقُلْنَ لَهَا كُلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكَ فِدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِينِي  
فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمُرْيَاتِنِي وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ  
فَقَالَتْ: اتُّوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ أَذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ارْتَهَنَ دَعُونَ فَاطِمَةَ  
بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِي  
بَكْرٍ فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ إِلَّا تُحْبِبِينَ مَا أَحْبُّ قَالَتْ بَلَى فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ  
فَأَخْبِرْتُهُنَّ فَقُلْنَ ارْجِعِي إِلَيْهِ قَابَتْ أَنْ تَرْجِعَ فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ  
جَحْشٍ فَأُعْلِظْتُ وَقَالَتْ إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهُ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ  
ابْنِ ابْنِي تُحَافَةُ فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ

فَسَبَّيْنَهَا حَتَّىٰ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ إِلَىٰ عَائِشَةَ  
هَلْ تَكَلَّمُ قَالَ فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تُرَدُّ عَلَىٰ زَيْنَبَ حَتَّىٰ اسْكَنْتُهَا قَالَتْ  
فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ عَائِشَةَ وَقَالَ إِنَّمَا بَنْتُ ابْنِي بَكْرًا.

۱ بخاری کتاب النبیہ باب من اهدى الى صاحبه و اتخذه من بعض نساء

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں میں۔ حفصہ۔ صفیہ اور سودہ اور دوسرے گروہ میں اُم سلمہ۔ زینب وغیرہ دوسری ساری بیویاں تھیں اور تمام مسلمانوں کو علم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اس وجہ سے جب کسی نے حضورؐ کو تحفہ دیتا ہوتا تو وہ انتظار کرتا کہ حضورؐ کی باری عائشہ کے ہاں کب ہے۔ جب آپؐ میرے گھر ہوتے تو لوگ تحفے مخالف حضورؐ کو بھیجتے یہ باتیں دوسرے گروہ کو بُری لگتیں۔ آخر انہوں نے صلح مشورہ کر کے یہ طے کیا کہ حضورؐ سے عرض کیا جائے کہ وہ لوگوں کو یقین کریں کہ آپؐ جس بیوی کے گھر میں بھی ہوں تم وہاں تحائف بھیج سکتے ہو (عائشہ کے گھر کی کوئی خصوصیت نہیں) حضور علیہ السلام سے بات چیت کرنے کیلئے ان سب نے اُم سلمہ کو منتخب کیا کہ جب تمہارے یہاں حضورؐ کی باری ہو تو عرض کرو۔ جب اُم سلمہ نے حضورؐ سے اس سلسلہ میں گفتگو کی تو حضورؐ خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ دوسرے دن اُم سلمہ سے سب نے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضورؐ سے بات ہوئی تھی۔ لیکن حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس پر ان سب نے کہا کہ پھر عرض کرنا۔ حضورؐ کی باری جب اُم سلمہ کے ہاں آئی تو انہوں نے دوبارہ عرض کیا لیکن حضورؐ نے پھر بھی



کوئی جواب نہ دیا۔ جب انہوں نے ان سب کو بتایا کہ حضورؐ نے کوئی جواب نہیں دیا تو ان سب نے مشورہ دیا کہ تم حضورؐ سے کہتی رہو جب تک کہ حضورؐ جواب نہ دیں۔ جب اُم سلمہ نے یہ باتیں سہ بارہ کیں تو حضورؐ نے فرمایا اُم سلمہ عائشہ کی وجہ سے تم مجھے تکلیف کیوں دیتی ہو عائشہ کی شان ایسی ہے کہ اسکے بستر کے علاوہ کسی اور بیوی کے بستر میں مجھے وحی نہیں ہوتی۔ یہ جواب سن کر اُم سلمہ اپنی غلطی پر پچھتائیں اور حضورؐ سے معافی مانگی۔ پھر اس گروہ نے حضرت فاطمہ کو اپنا نمائندہ بنا کر حضورؐ کے پاس بھیجا کہ جا کر کہو کہ آپؐ دوسری بیویوں کیساتھ بھی انصاف کیا کریں۔ جب فاطمہ نے یہ پیغام پہنچایا تو حضورؐ نے فرمایا۔ اے بیٹی جس سے میں محبت کرتا ہوں کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی؟ فاطمہ کہنے لگیں کیوں نہیں۔ میں اس سے محبت کرتی ہوں جس سے آپؐ محبت کرتے ہیں۔ جب فاطمہ نے ان سب کو واپس جا کر بتایا تو انہوں نے کہا کہ تم حضورؐ کی خدمت میں دوبارہ جاؤ۔ لیکن وہ آمادہ نہ ہوئیں۔ پھر ان سب نے زینب کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا۔ زینب نے حضورؐ کے سامنے پرزور طریقے سے مطالبات پیش کئے اور کہا کہ آپؐ کی بیویاں آپؐ کو خدا کا واسطہ دیکر انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں اور کہتی ہیں کہ صرف بنت ابن ابی قحافہ کو فوقیت نہ دیں اور باقیوں کے ساتھ بھی اسی طرح محبت کریں جس طرح اسکے ساتھ کرتے ہیں۔ زینب نے اتنے جوش سے گفتگو کی کہ ان کی آواز بلند ہو گئی اور انہوں نے مجھے بھی اپنی ملامت میں شامل کر لیا اور خوب برا بھلا کہا۔ حضورؐ خاموشی سے یہ سب کچھ سنتے رہے آخر میں نے زینب کو ایسا مسکت جواب دینا شروع کیا کہ وہ خاموش

ہو گئیں اور کچھ نہ بول سکیں۔ اس پر حضورؐ نے مسکرا کر فرمایا آخر ابو بکرؓ کی ہی توبیہ ہے۔ یعنی کوئی اس کے حسن فہم اور دلائل کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۹۹۴ — عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ، لِيَكُنْ شَعَارُكَ الْعِلْمُ وَالْقُرْآنُ۔

(مسند الامام الاعظم کتاب العلم ص ۲)

حضرت ام ہانیؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ تمہارا شعار قرآن کریم اور علم ہو یعنی قرآن اور علم کے ساتھ تمہیں اس قدر محبت ہونی چاہیئے کہ اس سے زیادہ قریب اور پیاری چیز تمہیں کوئی نہ ہو۔ شعار اس لباس کو کہتے ہیں جو جسم کے ساتھ لگا رہے۔

۹۹۵ — عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رِبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا - (الاحزاب: ۳۳) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّاهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلَى خَلْفِ ظُهُرِهِمْ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا۔

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ أَنْتِ عَلَى

مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرٍ۔ (ترمذی البواب التفسیر سورة الاحزاب ص ۱۵۲)

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ربیب ہیں بیان کرتے ہیں کہ جب آیت کریمہ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرَّجَسَ أَهْلَ الْبَيْتِ نازل ہوئی۔ اسوقت آپ اُم سلمہ کے گھر تھے حضور علیہ السلام نے حضرت فاطمہ حسن حسین کو بلوایا اور انکو ایک چادر سے ڈھانپ دیا اور حضرت علیؑ حضور علیہ السلام کے پیچھے تھے حضور نے ان کو بھی چادر کے نیچے لے لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ هُوَ لَآءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَادْهَبْ عَنْهُمْ الرَّجْسَ یعنی اے میرے اللہ یہ بھی میرے اہل بیت ہیں ان سے بھی ہر طرح کی ریس دور فرما اور انہیں پاک و صاف فرما حضرت اُم سلمہؓ کہنے لگیں حضور میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا تم تو پہلے ہی اس بہترین مقام پر فائز ہو (یعنی آیت کے مفہوم میں پہلے سے شامل ہو کیونکہ یہ آیت ازواج مطہرات کے ذکر کے ضمن میں ہی نازل ہوئی اور سیاق و سباق سے ظاہر ہے کہ ازواج مطہرات بطریق اولیٰ اور لحاظ مفہوم باور الی الفہم اس آیت کی مصداق ہیں۔)

۹۹۶۔ عَنْ اَلْسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَلْكُ فَقَالَ كُلُّ تَقِيٍّ وَتَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

قِيلَ هُمُ الْاِمَّةُ جَمِيْعًا قَالَ التَّوَوُّىُّ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَظْهَرُهَا..... وَالْيَهُ دَهَبَ نِسْوَانُ الْحَمِيْرِيْ اِمَامًا نَّعْتَهُ وَمِنْ شَعْرِهِ فِي ذَلِكِ۔

اَلِ النَّبِيِّ هُمُ اَتْبَاعُ مَلِيْهِ مِنْ اَلْاَعَاجِمِ وَالسُّوْدَانِ وَالْعَرَبِ

كُلُّهُمْ يَكُنُّ اَلْاَقْدَابِيْنَ صَلَّى الْمُصَلِّي عَلَى الطَّائِفِيْ اَبِيْ نَحْبٍ

و بعد علی ذلک ایضا قول عبد المصطب من بیات۔

وَالصُّرْعَى اَلِ الصَّنِيْبِ وَعَابِدِيْهِ الْيَوْمَ اَلْكُ - المراد بال الصیب اتباعه

۱۔ نیل الاوطار باب ما يستدل به علی تفسیر اللہ المصلی علیہم ص ۲

وَسَلَّمَ إِنَّ أَوْلِيَاءُكَ إِلَّا الْمُتَّقُونَ -

المعجم الصغير للطبرانی باب الجیم من اسم جعفر ص ۱۸۳ و در مستدرک

الشفاء لقاضی عیاض ۱ فصل فی الاختلاف فی الصلوة علی غیر النبی نبیل الا و طار ص ۲۸۵ کشف الغمہ

باب الصدقة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۹۱

حضرت انسؓ کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ کی آل سے کیا مراد ہے۔ آپ نے فرمایا ہر نیک اور متقی آدمی میری آل میں شامل ہے۔

۹۹۷ (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ رَهْطٍ عَيْنًا سَرِيَّةً وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ عَاصِمَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْهَدَاةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ ذُكِرُوا لِإِخِي مِنْ هُذَيْلٍ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو لِحْيَانَ فَنَفَرُوا لَهُمْ بِقَرِيبٍ مِنْ مِائَةِ رَجُلٍ رَامٍ فَأَتَتْصُوا أَثَارَهُمْ فَلَمَّا أَحَسَّ بِهِمْ عَاصِمٌ وَأَصْحَابُهُ لَجُّوا إِلَى مَوْضِعٍ فَأَحَاطَ بِهِمُ الْقَوْمُ فَقَالُوا : أَنْزِلُوا فَأَعْطُوا بِأَيْدِيكُمْ وَلَكُمْ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقُ أَنْ لَا نَقْتُلَ مِنْكُمْ أَحَدًا : فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ : أَيُّهَا الْقَوْمُ أَمَا أَنَا فَلَا أَنْزِلُ عَلَى ذِمَّةٍ كَافِرٍ - اللَّهُمَّ أَخْبِرْ عَنَّا نَبِيَّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَوْهُمْ بِالتَّبِيلِ فَقَتَلُوا عَاصِمًا وَنَزَلَ إِلَيْهِمْ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ عَلَى الْعَهْدِ وَالْمِيثَاقِ مِنْهُمْ حَبِيبٌ وَزَيْدُ بْنُ الدَّثِينَةِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَلَمَّا اسْتَمَكَّنُوا مِنْهُمْ أَطْلَقُوا أَوْتَارَ قَسِيَّتِهِمْ فَرَبَطُوهُمْ : قَالَ الرَّجُلُ

الثَّالِثُ ، هَذَا أَوَّلُ الْعُدْرِ وَاللَّهِ لَا أَصْحَبُكُمْ إِنَّ لِي بِهَذَا لَأَمْرًا سَوْءًا ،  
يُرِيدُ الْقَتْلَ فَجَرُّوهُ وَعَالَجُوهُ فَأَبَى أَنْ يَصْحَبَهُمْ فَقَتَلُوهُ وَأَنْطَلَقُوا  
بِخَبِيبٍ ، وَزَيْدِ بْنِ الدَّثَنَةِ ، حَتَّى بَاعُوهُمَا بِمَكَّةَ بَعْدَ وَقْعَةِ بَدْرٍ  
فَاتَّبَعَ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ عَامِرِ بْنِ نَوْقَلِ بْنِ عَبْدِ مَنَاظٍ خَبِيبًا ، وَكَانَ  
خَبِيبٌ هُوَ قَتَلَ الْحَارِثَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَبِثَ خَبِيبٌ عِنْدَهُمْ أَسِيرًا  
حَتَّى أَجْمَعُوا عَلَى قَتْلِهِ فَاسْتَعَارَ مِنْ بَعْضِ بَنَاتِ الْحَارِثِ مُوسَى لِيَسْتَحِدَّ  
بِهَا فَأَعَارَتْهُ فَدَرَجَ بَنَى لَهَا وَهِيَ غَائِلَةٌ حَتَّى أَتَاهُ فَوَجَدَتْهُ مُجْلِسَهُ  
فَخَذَهُ وَالْمُوسَى بِيَدِهِ فَفَرَعَتْ فَرْعَةً عَرَفَهَا خَبِيبٌ فَقَالَ  
أَتَخْشَيْنَ أَنْ أَقْتُلَكَ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ ذَلِكَ ! قَالَتْ : وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ  
أَسِيرًا خَيْرًا مِنْ خَبِيبٍ فَوَاللَّهِ لَقَدْ وَجَدْتُهُ يَوْمًا يَأْكُلُ قُطْفًا  
مِنْ عَنِيبٍ فِي يَدِهِ وَإِنَّهُ لَمَوْثِقٌ بِالْحَدِيدِ وَمَا بِمَكَّةَ مِنْ ثَمَرَةٍ  
وَكُنْتُ تَقُولُ ، إِنَّهُ لِرِزْقٍ رَزَقَهُ اللَّهُ خَبِيبًا فَلَمَّا خَرَجُوا بِهِ مِنَ  
الْحَرَامِ لِيَقْتُلُوهُ فِي الْحِلِّ قَالَ لَهُمْ خَبِيبٌ : دَعُونِي أُصَلِّ رُكْعَتَيْنِ  
فَتَرَكُوهُ فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ فَقَالَ : وَاللَّهِ لَوْ لَا أَنْ تَحْسَبُوا أَنَّ مَا بِي  
جَزَعٌ لَزِدْتُ : اللَّهُمَّ أَحْصِهِمْ عَدَدًا وَاقْتُلْهُمْ يَدَدًا ، وَلَا  
تُبْقِ مِنْهُمْ أَحَدًا - وَقَالَ :

فَلَسْتُ أَبَالِي حِينَ أُقْتَلَ مُسْلِمًا ، عَلَى أَيِّ جَنْبٍ كَانَ لِلَّهِ مَصْرَعِي  
وَذَلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلَهِ وَإِنْ يَشَاءُ ، يُبَارِكُ عَلَى أَوْصَالِ شَيْئٍ مُمَزَّعٍ  
وَكَانَ خَبِيبٌ هُوَ سَنَ كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ صَبْرًا الصَّلَاةَ ، وَخَبَرَ لَعْنِي

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ يَوْمَ أُصِيبُوا أَخْبَرَهُمْ  
وَبَعَثَ نَاسٌ مِنْ قَدِيشٍ إِلَى عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ حِينَ حَدَّثُوا أَنَّهُ  
قَتَلَ أَنْ يُؤْتُوا بِشَيْءٍ مِنْهُ يَعْرِفُ ، وَكَانَ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ عُظَمَائِهِمْ  
فَبَعَثَ اللَّهُ لِعَاصِمٍ مِثْلَ الظِّلَّةِ مِنَ الدَّيْرِ فَحَمَتُهُ مِنْ رُسُلِهِمْ  
فَلَمْ يَقْدِرُوا أَنْ يَقْطَعُوا مِنْهُ شَيْئًا .

بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ السرجیع ، رجل و ذکوان

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے  
دس آدمیوں پر مشتمل ایک جاسوسی مہم بھیجی ۔ اور عاصم بن ثابت انصاریؓ  
کو ان کا سردار مقرر کیا ۔ یہ پارٹی روانہ ہو کر جب ہذا نامی مقام پر جو عسکان  
اور مکہ کے درمیان ہے پہنچی تو بنو ہذیل کے ایک قبیلہ بنو لحيان کو اس پارٹی  
کی اطلاع مل گئی ۔ انہوں نے ایک سو تیرے انداز ان مجاہدین کے تعاقب میں بھیجے  
جنہوں نے قدموں کے نشانات سے راستہ مل کر تے ہوئے انکو جالیا  
جب حضرت عاصمؓ اور انکے ساتھیوں کو اس تعاقب کا علم ہوا تو انہوں نے  
ایک اونچی پہاڑی پر پناہ لی ۔ تعاقب کرنیوالوں نے اس پہاڑی کا محاصرہ کر لیا  
اور آواز دی کہ تم سب نیچے اتر آؤ ۔ اور اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دو ۔ ہم  
تم سے پتکا وعدہ کرتے ہیں کہ کسی کو کچھ نہیں کہیں گے ۔ حضرت عاصمؓ نے کہا  
میرے ساتھیو! میں ان کافروں کے وعدے کا اعتبار کر کے اپنے آپ کو انکے  
حوالے نہیں کروں گا ۔ پھر حضرت عاصمؓ نے دعا مانگی اے میرے خدا! تو  
ان نازک حالات کی ذمہ داری اپنے نبی پاک کو پہنچا دینا ۔ بہر حال جب دشمن نے دیکھا

کہ یہ محصور انکے کہنے پر نہیں اتریں گے تو انہوں نے تیروں کی بوجھاڑ شروع کر دی۔ عاصمؓ اور انکے کچھ ساتھی شہید ہو گئے۔ صرف تین آدمی ان کے غمہ و پیمان پر اعتبار کر کے نیچے اتر آئے اور اپنے آپ کو ان کے حوالے کر دیا ان میں ایک حضرت خبیثؓ دوسرے حضرت زید بن دثمہ اور ایک اور صحابی تھے جن کا نام راوی کو یاد نہیں رہا۔ جب دشمن نے ان تینوں پر قابو پالیا تو اپنی کمانوں کی تانتوں سے ان کو باندھنے لگے تو اس تیسرے صحابی نے جس کا نام راوی کو یاد نہیں۔ دشمن سے کہا یہ تمہاری پہلی غداری اور بد عہدی ہے۔ خدا کی قسم! میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا یہ شہید ہونے والے صحابہؓ میرے لئے نمونہ اور اسوہ ہیں میں انہی کی راہ پر چلوں گا۔ دشمن نے اس صحابی کو گھسیٹا اور زبردستی اسے ساتھ لے جانے کی کوشش کی لیکن اس نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے اسکو شہید کر دیا اور خبیثؓ اور زیدؓ کو وہ اپنے ساتھ لے گئے اور انہیں مکہ والوں کے پاس بیچ دیا۔ یہ واقعہ جنگ بدر کے بعد کا ہے۔ حضرت خبیثؓ نے اس جنگ میں مکہ کے ایک سردار حارث کو قتل کیا تھا چنانچہ اس کا بدلہ لینے کیلئے حارث کے بیٹوں نے حضرت خبیثؓ کو خریدا۔ خبیثؓ انکے پاس کافی عرصہ قید رہے آخر انہوں نے انکو شہید کر دینے کا فیصلہ کیا۔ انہی دنوں کی بات ہے کہ حضرت خبیثؓ نے حارث کی بیٹی سے اپنی ضرورت کے لئے اُسترا مانگا تھا۔ اُسترا ان کے ہاتھ میں تھا کہ اس عورت کا دودھ پیتا بچہ گھسٹتا ہوا پاس چلا گیا اور انکی گود میں جا کر بیٹھ گیا۔ حارث کی بیٹی نے اچانک جو دیکھا کہ اسکا بیٹا نبیؐ

کی گود میں ہے تو وہ سخت گھبرا گئی جسے حضرت خبیثؓ نے بھانپ لیا اور کہا کیا تجھے ڈر ہے کہ میں اس بچے کو مار ڈالوں گا۔ اس بزدلی کے فعل کی مجھ سے امید نہ رکھو۔ بعد میں حارث کی بیٹی یہ واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتی۔ خدا کی قسم میں نے خبیثؓ سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ خدا کی قسم! میں نے ایک دن دیکھا کہ وہ انگوروں کا ایک خوشہ ہاتھ میں پکڑے کھا رہے ہیں حالانکہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے تھے اور ان دنوں مکہ میں اس پھل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا رزق تھا جو خبیثؓ کو ملا۔ غرض جب حارث کے بیٹے حضرت خبیثؓ کو قتل کرنے حرم سے باہر مقتل میں لے گئے تو خبیثؓ نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو چنانچہ انہوں نے اجازت دیدی۔ خبیثؓ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر کہا۔ خدا کی قسم اگر تم یہ خیال نہ کرتے کہ مجھے قتل کے خوف سے گھبراہٹ ہے تو میں اور زیادہ لمبی نماز پڑھتا۔ پھر حضرت خبیثؓ نے یہ دعائیں کہ اے میرے خدا ان لوگوں کو گن رکھ ان کو ایک ایک کر کے ذلت کی موت مارنا اور کسی کو باقی نہ چھوڑنا۔ پھر خبیثؓ نے یہ شعر پڑھے :

جب میں مسلمان ہونے کی حالت میں بے قصور قتل کیا  
 جارہا ہوں تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ اللہ کی راہ  
 میں قتل ہونے کے بعد میں کس پہلو گرتا ہوں۔ میرا مارا  
 جانا خدا کی راہ میں اور اس کی رضا کی خاطر ہے اور اگر میرا  
 خدا چاہے تو ان کٹے ہوئے اور ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے



جوڑوں پر اپنی برکت نازل فرمائے۔“

حضرت نجیبؒ ہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے گرفتار ہو کر ظلم مارے جانے والے مسلمانوں کے لئے نماز پڑھنے کی سنت جاری کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر اپنے صحابہ کو اس دردناک واقعہ کی اسی دن خبر دے دی تھی جس دن اس مہم میں شریک صحابی شہید ہوئے تھے۔ اس واقعہ میں ایک یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ قریش کو جب معلوم ہوا کہ حضرت عاصمؓ شہید ہو گئے ہیں تو قریش کے کچھ لوگ انکی نعش یا اسکا کوئی حصہ اٹھانے کیلئے وہاں گئے۔ حضرت عاصمؓ نے قریش کے ایک بڑے سردار کو جنگ بدر میں قتل کیا تھا اور اس غصہ میں قریش حضرت عاصمؓ کی نعش کی بے حرمتی کرنا پاہنتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عاصمؓ کی حفاظت کے لئے سایہ کی مانند کثرت کے ساتھ شہد کی مکھیاں یا بھڑیں بھیج دیں جنہوں نے نعش کی بے حرمتی کی نیت سے آنے والوں کو کاٹ کھایا اور نعش کے قریب نہ پہنچنے دیا اور وہ خائب و خامہ ناکام واپس بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

۹۹۷ (۱۰) عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: شَهِدْتُ مِنَ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ مَشْهَدًا لِأَنْ أَكُونَ صَاحِبَهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَذْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: لَا تَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى إِذْ هَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا وَلَكِنَّا نَقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَقَ

وَجْهَهُ وَسَرَكَ - (بخاری کتاب المغازی قصۃ غزوۃ بدر باب قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم)

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے مقداد بن اسود کا ایک ایسا کارنامہ دیکھا ہے کہ اس کے مقابلہ میں میری ساری نیکیاں کچھ بھی وزن نہیں رکھتیں اور میری تمنا ہے کہ کاش یہ کام میں نے کیا ہوتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (جنگ بدر کے موقع پر) مشرکین کے خلاف لڑنے کی دعوت دے رہے تھے (اور اپنے صحابہؓ سے پوچھ رہے تھے کہ وہ جنگ کیلئے تیار ہیں یا نہیں) اس وقت مقداد بن اسود اٹھے اور حضورؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضورؐ ہم ایسا نہیں کہیں گے جیسا کہ موسیٰ کی قوم نے کہا تھا کہ جاؤ اور تیرا رب لڑیں (ہم تو یہاں بیٹھیں گے اور دشمن کے مقابلہ میں نہیں جائیں گے) بلکہ حضورؐ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپ کے بائیں بھی۔ آگے بھی اور پیچھے بھی (ہر حال میں آپ کا ساتھ دیں گے یہ سن کر) حضورؐ اس قدر خوش ہوئے کہ آپ کا چہرہ مبارک خوشی کی وجہ سے تہمتا اٹھا۔

۹۹۸ — عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: شَكَاهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا، يَعْنِي بَنِي أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَارًا فَشَكُّوا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ صَلَاتِي. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ صَلَاتِي. فَقَالَ أَمَا أَنَا وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أَصَلِّيُ بِنَهْذٍ صَلَوةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَخْذِرُ عَنْهَا أَصَلَّتِي

صَلَوَةُ الْعِشَاءِ فَأَرْكَدُ فِي الْأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَالَ: ذَلِكَ  
الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ وَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رَجَالًا، إِلَى الْكُوفَةِ،  
يَسْأَلُ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ فَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ  
مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدَ الْبَنِيِّ عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ  
لَهُ أَسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ، فَقَالَ أَمَا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنْ سَعْدًا  
كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ  
سَعْدٌ: أَمَا وَاللَّهِ لَا دُعُونَ بَثَلَاتٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا  
قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَاطْلُ عُمَرَةَ، وَاطْلُ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ-  
وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ: أَصَابَتْهُ دَعْوَةُ  
سَعْدٍ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ الرَّاَوِيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ:  
فَأَنَارَ آيَتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ  
لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ فَيَخْمَزُهُنَّ-

(بخاری کتاب الصلوۃ باب وجوب القراءة الامام ۲)

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے اہل کوفہ نے حضرت عمر بن  
خطابؓ کے پاس حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی شکایت کی۔ آپ نے حضرت سعد  
کو معزول فرما دیا اور حضرت عمار کو ان پر والی مقرر کر دیا۔ حضرت سعد کے خلاف  
انہوں نے یہاں تک شکایت کی تھی کہ وہ نماز بھی اچھی طرح نہیں پڑھا سکتے۔  
اس پر آپ نے حضرت سعد کو بلایا اور مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابواسحاق  
ان لوگوں کا تو خیال ہے کہ تم نماز بھی ٹھیک طرح نہیں پڑھا سکتے ہو۔ اس پر

حضرت سعد نے جواب دیا۔ امیر المومنین! میں اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے۔ اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا۔ میں مغرب و عشاء کی نماز پڑھتا ہوں، پہلی دو رکعتیں لمبی اور دوسری دو ہلکی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میرا آپ کے متعلق یہی گمان ہے۔ پھر حضرت سعد کے ساتھ کچھ اور آدمی تحقیق حال کے لئے کوفہ بھیجے جنہوں نے وہاں کے لوگوں سے انکی شکایات کے متعلق تحقیق کی۔ وہ کوفہ کی ہر مسجد میں گئے، حالات پوچھے۔ سب نے حضرت سعدؓ کی تعریف کی البتہ مسجد بنی عباس میں گئے تو موجود لوگوں میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا جس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا۔ اس نے کہا جب تم ہمیں قسم دے کر پوچھتے ہو تو میں صحیح حالات بتانے پر مجبور ہوں۔ حضرت سعد کے متعلق ہمیں یہ شکایت ہے کہ وہ خود شکروں کی قیادت نہیں کرتے، اموال کی تقسیم میں عدل و مساوات کو ملحوظ نہیں رکھتے فیصلوں میں انصاف سے کام نہیں لیتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب یہ باتیں سنیں تو آپ نے کہا میں اس شکایت کو نیوالے کے حق میں تین دعائیں کروں گا کہ اے میرے خدا! اگر تیرا یہ بندہ صرف دکھاوے اور شہرت کی غرض سے شکایت کیلئے کھڑا ہوا ہے تو اسکی عمر لمبی کر دے اس کی غربت اور احتیاج کو بڑھا دے، مصائب و بلیات کا یہ نشانہ بنے۔ پھر خدائے قادر و توانا نے ایسا ہی کیا اور اس شخص کی پھلی عمر میں جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو گیا تھا۔ جب بھی اس سے پوچھا جاتا کہ بڑے میاں کیا حال ہے، تو وہ کہتا بہت بوڑھا ہو گیا ہوں، مختلف آزمائشوں سے دوچار ہوں، لوگوں کے استہزاء

کا نشانہ بنا ہوا ہوں۔ مجھے تو حضرت سعد کی بددعا لگی ہے۔ جابر بن سمرہ جو اس واقعہ کے راوی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بد بخت انسان کو دیکھا تھا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ابروؤں کے بال بڑھ کر آنکھوں کے سامنے آئے ہوئے تھے۔ راستہ چلتے لڑکیوں کو چھیڑتا اور وہ اسے تنگ کرتیں۔ یعنی بچوں کی چھیڑ چھاڑ اور ان کے محول کا نشانہ بنا ہوا تھا اور اسکی بہت بُری حالت تھی۔

۹۹۹ — عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عَقَّارًا فَوَجَدَ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَّارَ فِي عَقَّارِهِ حَبْدَةً فِيمَا ذَهَبُ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَّارَ: اخُذْ ذَهَبَكَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ وَلَمْ أَشْتَرِ الذَّهَبَ وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ إِنَّمَا بَعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: لَكُمْ وَلَدٌ؛ قَالَ أَحَدُهُمَا لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ لِي جَارِيَةٌ قَالَ: أَنْكِحَا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ، وَأَنْفِقَا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ فَتَصَرَّفَا.

(بخاری کتاب الانبیاء، - مسلم کتاب الاقضیہ باب استحباب اصلاح

الحاکم بین الخصمین)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کچھ جائیداد خریدی۔ خریدنے والے کو اس زمین سے سونے سے بھرا ہوا ایک گھڑا ملا۔ اس پر خریدنے والے نے بیچنے والے کے پاس جا کر کہا تم نے جو زمین میرے پاس بیچی ہے اس میں سے یہ

سونا ملا ہے اس سونے پر تمہارا حق ہے۔ کیونکہ میں نے تو صرف زمین خریدی ہے یہ سونا نہیں خریدا۔ اس لئے یہ تمہیں واپس کرنے آیا ہوں۔ جس نے جائیداد بیچی تھی اس نے جواب دیا میں نے تو تمہارے پاس زمین اور جو کچھ اس میں ہے تمام حقوق کے ساتھ بیچ دی ہے اس لئے یہ سونا واپس نہیں لوں گا۔ آخر یہ تنازعہ وہ دونوں ایک بزرگ کے پاس لے گئے۔ اس نے حالات سن کر پوچھا کیا تمہارا کوئی بچہ ہے ان میں سے ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ اس پر ثالث نے تجویز کیا کہ تم ان دونوں کی آپس میں شادی کر دو اور شادی کا خرچ اس سونے سے پورا کرو۔ چنانچہ اس فیصلہ پر وہ راضی ہو گئے اور شادی کے ذریعہ اخلاق کے یہ انمول نمونے روحانی قرب کے ساتھ ساتھ دنیاوی رشتہ میں بھی ایک دوسرے کے قریب ہو گئے۔

۱۰۰۰ — جُبِلَتْ الْقُلُوبُ عَلَى حُبِّ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهَا وَبُغِضَ مَنْ

أَسَاءَ إِلَيْهَا۔ (جامع الصغير ص ۱۲۱ بحوالہ ابن عدی فی الکامل ۲۔ البیہقی فی شعب الایمان)

انسانی دل کی سرشت اور جبلت میں یہ بات شامل ہے کہ وہ محسن سے محبت اور بُرا سلوک کرنے والے سے نفرت کرے۔

## وہ احادیث جن میں لانی بعدی کے الفاظ آئے ہیں ان کی مختصر تشریح

(۱) لانی بعدی کے یہ معنی کسی ثقہ اور مستند عالم نے نہیں کئے کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا بلکہ اس کی تشریح میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار کیا گیا ہے۔

(۲) أَمَّا الْحَدِيثُ لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْتِي بَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهُ نَعَمْ وَرَدَّ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَ  
مَعْنَاهُ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ لَا يَحْدُثُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ يَشْرَعُ يَنْسَخُ شَرْعَهُ.

(الاشاعة في شرائط الساعة ص ۲۲۰ ص ۲۴۲ مصنفہ علی قاری کی)

ترجمہ : حدیث لَا وَحْيَ بَعْدَ مَوْتِي بَاطِل ہے اور اسکی کوئی بنیاد نہیں۔ ہاں۔ لَا نَبِيَّ بَعْدِي آیا ہے اور علماء کے نزدیک اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بیعت کیساتھ ہیں مبعوث ہوگا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے  
(۳) الْمَعْنَى لَا نَبِيَّ تَبْوَةَ الشَّرِيعِ بَعْدِي (حاشیہ نمبر اس شرح عقائد نسفی ص ۴۵)

ترجمہ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي میں نبی سے مراد تشریفی نبی ہے۔  
۴. لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولَ أَحَدٍ مَا تَمَّ مَنْ يَشْرَعُ بَعْدِي شَرِيعَةً خَاصَّةً.

(انبیاء اقصیت والجوہر ص ۲۹ للشعدانی)

ترجمہ : لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَلَا رَسُولَ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جو میرے بعد اپنی خاص شریعت نافذ کرے۔

۵. الْمَعْنَى لَا يَأْتِي بَعْدَهُ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِثْلَهُ وَنَحْمُ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهِ. (موضوعات کبیر ص ۵۸)

ترجمہ : معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے

اور وہ خود آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

(۶) لَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ أَيْ يَكُونُ عَلَى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِي إِذَا كَانَ يَكُونُ تَحْتَ حُكْمِ شَرْعِيَّيَ۔ (فتوحات مکیہ ص ۳۲)

ترجمہ : لَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ کے معنی یہ ہیں کہ ایسا نبی اور رسول نہیں آئے گا جو ایسی شریعت پر ہو جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ (بلکہ) جب ہرگز تو میری شریعت کے حکم کے تحت ہوگا۔

(۷) لَا يُوجِدُ مَنْ يَأْمُرُهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِالشَّرِّ عَلَى النَّاسِ۔ (تفہیمات الہیہ ص ۳۲)

ترجمہ : ایسا شخص نہیں پایا جائے گا جس کو اللہ سبحانہ لوگوں پر شریعت جاری کرنے کا حکم دے۔  
(۸) چونکہ لانی بعدی سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی تھی اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بطور احتیاط تنبیہ فرمایا کرتی تھیں کہ تم خاتم النبیین تو کہو لیکن لانی بعدہ نہ کہو یعنی اس سے تمہیں یہ غلط فہمی نہ ہو کہ آپ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اسی قسم کی روایت حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے بھی ہے  
(۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تَقُولُوا لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ (تکملة معجم البحار ص ۳۲)

ترجمہ : حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو) خاتم الانبیاء تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۱۰) عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ حَسْبُكَ إِذَا قُلْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّا كُنَّا نَحَدِّثُ أَنَّ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَارِجٌ فَإِنْ هُوَ خَارِجٌ فَقَدْ كَانَ قَبْلَهُ وَبَعْدَهُ (تفسیر در مشور ص ۳۲)

ترجمہ : شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس کہا اللہ تعالیٰ محمد خاتم الانبیاء جن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ پر درود و سلام بھیجے۔ اس پر مغیرہ نے کہا۔ تمہارے لئے اتنا صرف خاتم الانبیاء کہنا کافی تھا۔ کیونکہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر ہونا ہے۔ پس اگر وہ آئے تو



وہ آپ سے پہلے بھی تھے اور بعد میں بھی ہوں گے۔

(۱۱) سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَدْعُهُمْ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَالْمَعْنَى لَا نَبِيَّ مُبَوَّاةَ الشَّرِيعِ بَعْدِي إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْبِيَاءُ الْأَوَّلِيَاءِ (بز اس شرح العقائد نسفی ص ۴۴۵)

ترجمہ : ” عنقریب میری امت میں تینیں<sup>۳</sup> (شخص ایسے ہوں گے) جن میں سے ہر شخص سمجھے گا کہ میں نبی ہوں (جبکہ) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا سوائے اُس کے کہ اللہ چاہے ” یہاں نبی کے معنی تشریفی نبی کے ہیں۔ اور اِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ کے تحت انبیاء الاولیاء آتے ہیں۔

(۱۲) دعویٰ نبوت کرنے سے مراد یہ ہے کہ وہ مستقل نبی ہونے، نئی شریعت لانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے کا دعویٰ کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے اپنے آپ کو آزاد سمجھیں گے اور آپ کے تاقیامت نبی مقبول ہونے کا انکار کریں گے۔

(۱۳) مسئلہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالمقابل تشریفی نبوت کا دعویٰ کیا اور شہرب اور زنا کو حلال قرار دیا۔ فرضیہ نماز کو باطل کر دیا۔ قرآن مجید کے مقابل میں سورتیں بنائیں پس شہریہ اور مفسد لوگوں کا گروہ اس کے تابع ہو گیا۔ (حج الکرامہ ص ۳۳۴)

(۱۴) حدیث نمبر ۹۷۶ کا مدلول غزوہ تبوک میں حضرت علی رضی اللہ عنہ میں نائب یا مقامی امیر بنایا جانا اور حضرت ہارون سے تشبیہ دیا جانا ہے۔ جبکہ حضرت موسیٰ نے طور کی جانب سفر کیا اور بعدی کے معنی اس جبکہ غیری (میرے سوا کوئی نبی نہ ہونے) کے ہیں نہ بعدیت زمانی جیسا کہ آیت قَمَحَن يَمْدِيهِ مِنْ بَعْدِ اللَّهِ میں کہتے ہیں کہ بَعْدِ اللَّهِ کے معنی اللہ تعالیٰ کے سوا کے ہیں۔

(قرۃ العین فی تفضیل الشیخین ص ۱۱۱ مصنف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

(۱۵) مسجد نبوی کے آخری مسجد ہونے کے یہ معنی نہیں کہ آئندہ کوئی مسجد ہی نہیں بنے گی بلکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ مسجد آئندہ دوسری بننے والی مساجد کے لئے مکمل اور دائمی نمونہ کے طور پر

ہوگی اور اسی کی اتباع میں دوسری مساجد تعمیر ہوں گی اور اس مسجد کے تابع ہوں گی۔ پس اسی طرح آخر الانبیاء کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ جو بھی نبی یا ولی ہوگا وہ آپ کے تابع ہوگا اور آپ کی اتباع اور آپ ہی کے فیضان سے اسے یہ مقام حاصل ہوگا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آئندہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔

## وہ احادیث جن میں خاتم النبیین کے الفاظ آئے ہیں انکی مختصر بشریح

(۱) يُفَسِّرُونَ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ بِاللَّبِنَةِ حَتَّى اكْمَلَتِ الْبُنْيَانُ وَمَعْنَاهُ النَّبِيُّ الَّذِي

حَصَلَتْ لَهُ النَّبُوءَةُ الْكَامِلَةُ ۱ مقدمہ ابن خلدون ص ۲۱

ترجمہ : خاتم النبیین کی تفسیر اس حدیث سے کی جاتی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک عمارت کی تعمیر ایک اینٹ کے ذریعہ مکمل ہو گئی اس سے مراد ایسا نبی ہے جس کو کامل نبوت حاصل ہوئی ہو۔

(۲) مَعْنَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ أَنَّهُ لَا يَأْتِي بَعْدَكَ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ

أُمَّتِهِ (موضوعات کبیر ص ۵۹)

ترجمہ : خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو اسکی ملت کو منسوخ قرار دے اور وہ آپکی امت میں سے نہ ہو۔

(۳) خَتَمَ فِي النَّبِيِّينَ أَحَدًا لَا يُوجَدُ مِنْ يَأْمُرُهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ بِالتَّشْرِيعِ عَلَى

النَّاسِ (تفہیمات الہیہ ص ۵۳ مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی)

ترجمہ : محمد پر نبی ختم کئے گئے، کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی شخص نہیں آئے گا جس کو اللہ سبحانہ لوگوں کے لئے

شریعت دیکر بھیجے۔

(۴) أَنْبَاءُ الْأَوَّلِيَاءِ يَدُ بِذَلِكَ نُبُوَّةَ الْقُرْبِ وَالْإِعْلَامِ وَالْحُكْمِ إِلَّا لِمَنْ لَانْبُوَّةَ

التَّشْرِيعِ لِأَنَّ نُبُوَّةَ التَّشْرِيعِ انْقَطَعَتْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(الانسان: مکمل ص ۱۹۹ سید عبد الکریم جیلانی)

ترجمہ : انبیاء الاولیاء سے ان کی مراد قرب و اعلاام و حکمت یا اے الہیہ پرستوں نبوت ہے نہ کہ تشرعی نبوت کیونکہ تشرعی نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر منقطع ہو گئی ہے۔

۵) اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ نُبُوَّةُ نُبُوَّةِ الْوَلَايَةِ كَاَخْبَرْتَنِي بَعْضُ الْاَقْوَالِ وَكَلِمَاتِي اِذَا اُنْزِلَ اِلَى الدُّنْيَا فَلَهُ لَا يَكُوْنُ لَهُ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ (الانسان: مکمل ص ۱۹۹)

ترجمہ : انبیوں میں سے اکثر کی نبوت ولایت ہے۔ جیسے بعض اقوال کے مطابق خضر علیہ السلام میں یا عیسیٰ علیہ السلام جب دنیا میں نازل ہوں گے تو ان کے پاس نبوت تشرعی نہیں ہوگی۔

۶) لَا مُمَاقَاةَ بَيْنَ اَنْ يُّوْنِ نَبِيًّا وَاَنْ يَكُوْنَ تَابِعًا لِنَبِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ اَحْكَامِ شَرِيْعَتِهِ وَالتَّفَانِ طَرِيقَتِهِ وَلَوْ بِالْوَحْيِ اِلَيْهِ (مذہب شریعت مشکوٰۃ ص ۵۶۴)

ترجمہ : ان دو باتوں میں کوئی منافات نہیں کہ (ایک پہلے سے) وہ نبی ہوں۔ اور دوسری طرف ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں حضور کی شریعت کے احکام کے بیان میں اور حضور کی طریقت کی مضبوطی قائم کرنے میں خواہ ان معاملات میں انکی طرف وحی ہی کیوں نہ ہو۔

۷) اِنَّمَا النُّبُوَّةُ الَّتِي انْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هِيَ نُبُوَّةُ التَّشْرِيعِ لَا مَقَامَهَا فَلَا شَرْعَ يَكُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيًّا اِنَّ لَانَبِيَّ يَكُوْنُ عَلٰى شَرْعٍ يُخَالِفُ شَرْعِيْ ذَاكَ اِنْ يَكُوْنُ تَحْتَ حُجْرَةِ شَرِيْعَتِي (تو تاجیک باب مہتم)

ترجمہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ وَلَا نَبِيًّا کے یہی معنی ہیں۔ یعنی کوئی نبی ایسی نہ لیت پر نہیں آئے گا جو میری شریعت کے مخالف ہو۔ جب بھی کوئی

نبیؐ ہوگا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہوگا۔

(۸) **فَالنَّبِيُّ سَارِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَإِنْ كَانَ الشَّرِيْعُ قَدْ انْقَطَعَ فَالشَّرِيْعُ**

**جَزْءٌ مِنْ أَجْزَاءِ النَّبَوَةِ** (الف)

ترجمہ : نبوت قیامت کے دن تک مخلوق میں جاری ہے۔ اگرچہ شریعت منقطع ہو چکی ہے۔ کیونکہ شریعت نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

(۹) **قَالَ الْإِمَامُ مُلَا عَلِيُّ الْقَارِي فِي تَفْسِيرِهِ هَذَا الْحَدِيثُ لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ وَصَارَ**

**نَبِيًّا وَكَذَلِكَ وَصَارَ عُمَرُ نَبِيًّا لَكَانَ مِنْ أَتْبَاعِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَعِيسَى وَخَصْرٍ وَإِلْيَاسَ فَلَا يَنَاقِضُ قَوْلَهُ تَعَالَى خَاتَمَ النَّبِيِّينَ إِذَا مَعْنَى أَنَّهُ لَا يَأْتِي بَعْدَهُ نَبِيٌّ يَنْسَخُ مِلَّتَهُ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِهِ** (موضوعات کبیر ص ۵۹۵)

ترجمہ : امام ملا علی القاری نے اس حدیث کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ اگر ابراہیمؑ زندہ رہتے اور نبی بن جاتے اور اسی طرح اگر عمرؓ نبی بن جاتے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں میں سے ہوتے۔ جس طرح عیسیٰؑ، خضرؑ اور ایاسؑ (علیہم السلام) ہیں۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کے قول خاتم النبیین سے متناقض نہیں ہے جبکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں آئے گا جو آپؐ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپؐ کی امت میں سے نہ ہو۔

(۱۰) **انبیاء کے کامل تابعین انکی کمال فرمانبرداری اور ان سے انتہائی محبت کی بناء پر محض**

خدا تعالیٰ کی عنایت اور مودت سے اپنے متبوع انبیاء کے تمام کمالات کو جذب کر لیتے ہیں اور پورے طور پر ان کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ متبوع انبیاء اور ان کے کامل تابعین میں سوائے اصل اور تبعیت اور اولیت اور آخریت کے کوئی فرق نہیں رہتا۔ (مکتوبات مجدد الفانی جلد المکتوب ص ۲۴۸)

(۱۱) **سوا اسی طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمت کو تصور فرمائیے یعنی آپ موصوف بوصف**

نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں اور وہی نبوت آپ کا

فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں۔ (تخذیر الناس ص ۴)

(۱۲) غرض خاتمیت زمانی یہ ہے کہ دین محمدی بعد ظہور منسوخ نہ ہوا اور علوم نبوت انتہا کو پہنچ جائیں۔ کسی اور نبی کے دین یا علم کی طرف بنی آدم کو احتیاج نہ رہے۔

(مناظرہ عجیبہ ص ۴۱-۴۲ مصنفہ مولانا محمد قاسم نانوتوی)

(۱۳) بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہوا تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ (تخذیر الناس ص ۲)

(۱۴) خاتم النبیین کے معنی میں متصف بوصف النبوة بالذات اور کامل نبی کے دوسرے انبیاء اسی کا نقش ہوں اور سارے فیضان اسی کے واسطہ سے حاصل کریں اور جو آپ کے بعد آئیں وہ آپ ہی کی پیروی اور اطاعت سے سب کچھ پائیں انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں۔ (تخذیر الناس ص ۷)

(۱۵) کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ (ازالہ فوہم ص ۱۳۸)

۱۔ مزید تشریح کے لئے دیکھیں فتوحات مکیہ باب ۳۰، ص ۱۰، بیواقیات والجواب ص ۲۰۔

نبراس شرح عقاید نسفی ص ۴۲۵، بحر المحیط ص ۲۸۵۔